ماہنامہ

روحانی ڈائجسٹ

کراچی

ستمبر ۲۰۱۵ء

کیا ان کو دکھائی نہیں دیتا کہ یہ لوگ ہر سال ایک بار یا دو بار کسی نہ کسی آفت میں پھنسے رہتے ہیں پھر بھی نہ توبہ کرتے ہیں اور نہ نصیحت قبول کرتے ہیں۔ (القرآن)

میاں بیوی کے درمیان مسائل کے حل کے لیے وظائف

شوگر، بلڈ پریشر میں صحت کے لیے دعائیں اور نسخے

جنات کے دائرے افریقہ کے پراسرار صحرا میں

ستمبر ۲۰۱۵ء

قیمت 80 روپے

READING SECTION
Online Library For Pakistan
WWW.PAKSOCIETY.COM
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

www.paksociety.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پڑھ تیرا رب بڑا کریم ہے جس نے علم سکھایا قلم سے

پیغمبرانہ تعلیمات، روحانی وسائنسی علوم اور نظریہ رنگ ونور کا نقیب

ماہنامہ

کراچی

ممبر: آل پاکستان نیوز پیپرز سوسائٹی

جلد: 37 شمارہ: 10

ستمبر 2015ء، ذوالقعدہ، ذوالحج ۱۴۳۶ھ

فی شمارہ: 80 روپے

سرپرست اعلیٰ

ابدال حق قلندر بابا اولیاءؒ

چیف ایڈیٹر

خواجہ شمس الدین عظیمی

منیجنگ ایڈیٹر

ڈاکٹر وقار یوسف عظیمی

پی ایچ ڈی۔ کراچی یونیورسٹی

اعزازی معاون

سہیل احمد

سالانہ خریداری کی شرح

پاکستان (بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک)......سالانہ 850 روپے

بیرون پاکستان سے.........سالانہ 70 امریکی ڈالر

خط کتابت کا پتہ

1-D, 1/7 ناظم آباد کراچی 74600

پوسٹ بکس 2213

فون نمبر: 021-36685469

فیکس: 021-36606329

ای میل فیس بک ویب سائٹ

roohanidigest@yahoo.com

digest.roohani@gmail.com

facebook.com/roohanidigest

www.roohanidigest.net

READING Section

SCANNED BY AMIR

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

RSPK.PAKSOCIETY.COM

Unity in Diversity

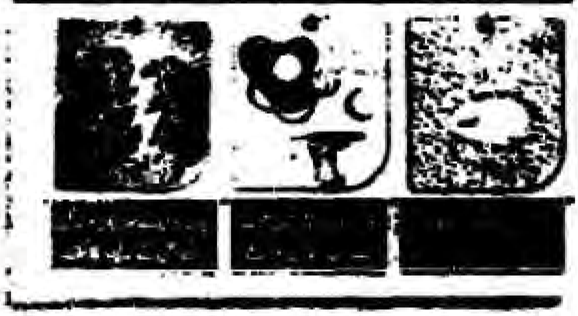

اس ماہ بطورِ خاص......

قدرتی آفات اور پاکستان

پاکستان میں ایک مرتبہ پھر سیلاب اور بارشوں سے تباہی ہورہی ہے، کیا پاکستانی سیلاب کو ایک سالانہ آفت سمجھ کر قبول کرلیں یا اس کے مقابلے کی کوئی صورت ہے؟

ابن وصی....15

زریاب Ziryab
جس نے دنیا کو سکھائے آداب....

زریاب خلیفہ ہارون رشید کے دور میں ایک سیاہ فام غلام تھا جو بعد ازاں اندلس (اسپین) چلا گیا۔ یہ مسلمان کئی حیرت انگیز صلاحیتوں کا حامل تھا۔ آج بھی دنیا کے ہر گھر میں اس کے ذہن اور تجربے سے گندھی ہوئی کوئی نہ کوئی چیز زیرِ استعمال ہے لیکن شاید کم ہی لوگوں کو علم ہے کہ یہ سب کچھ اسلامی مملکت کے ایک آزاد کردہ غلام کی مرہونِ منت ہے۔

ہرمیس....27

آدم ڈے

سلسلۂ عظیمیہ کے زیرِ اہتمام آدم ڈے کی تیرہویں سالانہ تقریبات کا احوال.....

194 ....❖❖❖

مائنڈ فلنیس

اس وقت مغربی دنیا کے کئی اداروں میں مائنڈ فلنیس کی ٹیکنیکس اور اس کے مفید اثرات زیرِ بحث ہیں۔ مائنڈ فلنیس کو بہت تیزی سے عملی زندگی میں اپنایا جارہا ہے۔

شاہینہ جمیل....51

عقل حیران ہے، سائنس خاموش ہے....
OOPARTS
زمان و مکان سے پرے دریافتیں

ایسی چیزیں جو شاید اپنے وقت سے ہزاروں سال قبل ہی بنالی گئی تھیں۔ سائنس اس بارے میں کیا کہتی ہے؟

59....❖❖❖

READING Section

SCANNED BY AMIR

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

نورِ الٰہی نورِ نبوت.... اللہ اور اس کے رسول کا فرمان.... خواجہ شمس الدین عظیمی 06

صدائے جرس.... وطن سے محبت نہ کرنا ذہن کے تحفظات سے دور ہونا ہے۔ خواجہ شمس الدین عظیمی . . . 07

حق الیقین.... تم پر جو عذاب نازل ہوتے ہیں تمہاری اپنی ہی بد اعمالیوں کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر وقار یوسف عظیمی ...11

67

دنیا بھر کے سائنسدان ان پراسرار دائروں کے متعلق کوئی حتمی نتیجہ پیش نہیں کرسکے کہ یہ کیوں بنتے ہیں۔ 67....

تسلیم و رضا کے بندے.... ارشادِ نبوی ہے کہ: مسکراہٹ بھی صدقہ جاریہ ہے.... اشفاق احمد....35

جشن کا دن نہیں پیدا کا دن۔ خدا سے محبت کی تکمیل اس کی مخلوق سے محبت ہو سکتی ہے۔ رضا علی عابدی 41

91

Activity بہت اچھی چیز ہے لیکن کثیر المقاصد شخص انتشار پراگندہ ہو جاتا ہے جس قدر کام سے نفرت کرنے والا ہوتی بانو قدسیہ....91

کیا دیکھا، کیا سیکھا.. آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے سفر کی داستان.... جاوید چوہدری 41

ازدواجیات.... ازدواجی زندگی پر طنز و مزاح سے بھرپور ایک تحریر.... ارشاد بھٹی 49

دانہ گندم.. براہوی ادب کا ایک شاہکار افسانہ.... ڈاکٹر تاج رئیسانی 79

جیتی جاگتی زندگی.... زندگی کا ایک رُخ یہ بھی ہے۔ آپ بیتی پر مشتمل سلسلہ....109

چھوٹا سا جھوٹ.... دوسروں کا خیال رکھنا ہر مسلمان کا دینی فریضہ ہے.... ظہیر احمد اظہر.........105

غریب کا مذاق.... بہت سے عیب چھپانے کا نام ہے۔ آپ بھی اسے کر سکیں۔ لیکن اگر آپ اس پر پردہ ڈال سکے تو آپ جنٹلمین ہیں۔ راجندر سنگھ بیدی 99

اپنا بزنس کیسے شروع کریں؟.... اپنا کاروبار انسان میں خود اعتمادی پیدا کرتا ہے۔ نیہا جین.....113

195 روحانی علاج

میاں بیوی میں اختلافات....

یہ بھی پاکستان 179 ہڑپہ

دنیا کی قدیم ترین تہذیب ہڑپہ کے کھنڈرات

83 پارس

ایک لڑکی کی کہانی جو روحانی راہوں پر چل نکلی....

Reading Section

SCANNED BY AMIR

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

145

تھوڑی سی توجہ اور دیکھ بھال سے آپ اپنی جلد کو تر و تازہ اور جھریوں سے صاف رکھ سکتی ہیں.....

فریحہ تاج....143

بچوں میں اعتماد پیدا کریں.....بچوں کو ترغیب دیں کہ وہ اپنے آپ کو منوائیں۔ کشور کنول....115

اگزیما، اذیت ناک جلدی بیماری.....راشدہ عفت میموریل ہیلتھ کمپین.... ❖❖❖....131

مہندی..... دوا بھی دلکشی کا ذریعہ بھی.... ریحانہ کوثر 135

کدو.... معدہ اور ہاضمہ میں مفید ہے........ مہوش اسلم...149

گھر کا معالج.... ایسے مسائل جن کا حل ہمارے کچن میں موجود ہے........ ❖❖❖....147

125

خاص طور پر خواتین کو اس بات کا اندازہ نہیں ہوتا کہ بے وقت کھانا ان کے لیے کتنا نقصان دہ ہو سکتا ہے۔ رات کو دیر سے کھانے کی عادت چھاتی کے سرطان کا سبب بن سکتی ہے۔

طبی مشورے.... عرق النساء سے بچاؤ اور علاج کی تدابیر........ حکیم عادل اسمٰعیل....151

اشرف باجی کے ٹوٹکے.... روز مرہ زندگی میں کام آنے والے نسخے......... ❖❖❖....155

کیفیات مراقبہ..... مراقبہ کے دوران مختلف کیفیات کا احوال.... ❖❖❖....163

137

یہ گرم اور صالح خون پیدا کرتا ہے اور جسم کو فربہ کرتا ہے۔ ایسے تمام امراض میں جن کا سبب صفراء ہو، گرما کھانا مفید بتایا جاتا ہے۔ سارہ اسد....137

قرآنی انسائیکلوپیڈیا..... قرآنی الفاظ کی تشریحات..... ❖❖❖....167

روحانی سوال وجواب.... روحانی سائنس سے متعلق سوالات کے جوابات.... خواجہ شمس الدین عظیمی...169

بچوں کا روحانی ڈائجسٹ.... بچوں کے لیے کہانیاں، لطیفے اور پہیلیاں..... نبیل عباسی 183

روحانی ڈاک.... آپ کے مسائل کا حل ڈاکٹر وقار یوسف عظیمی کے قلم سے..... ❖❖❖....199

73

دلچسپ خبریں، حیرت انگیز واقعات اور ایجادات

فینگ شوئی

117

صحت مند زندگی

زندگی میں بہتری لانے کا علم

جسم کے عجائبات

انسانی جسم کی کہانی، اس کی اپنی زبانی

READING Section

SCANNED BY AMIR

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

گزشتہ سالوں کی طرح اس بار پھر مون سون کے موسم میں شدید بارشوں سے سیلاب نے تباہی مچا دی۔ بلاشبہ قدرتی آفت انسان کی آزمائش ہوتی ہے، لیکن جب اس آفت میں انسانی کوتاہی بھی شامل ہو جائے تو انسانوں کی تکالیف کئی گنا بڑھ جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الشوریٰ میں فرمایا ہے:

"اور تم پر جو مصائب آتے ہیں وہ تمہارے ہی کرتوتوں کا نتیجہ ہیں اور خدا تو بہت خطاؤں سے درگزر کرتا ہے۔"

جس قوم میں خیانت اور بے ایمانی در آتی ہے اس قوم کے دلوں میں دشمن کا خوف بیٹھ جاتا ہے، وہ وسوسوں اور توہمات میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ ناپ تول میں کمی، ذخیرہ اندوزی، رشوت و ملاوٹ کا رواج معاشرے کے چند لوگوں کے لیے کتنی ہی خوش حالی لائے لیکن بالآخر اس کا نتیجہ قحط، طوفان، زلزلے اور سیلاب کی صورت میں سامنے آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام مصائب سے بچنے کا انتہائی مؤثر بھی قرآن میں بیان فرماتے ہیں:

"اور کیا ان کو دکھائی نہیں دیتا کہ یہ لوگ ہر سال ایک بار یا دو بار کسی نہ کسی آفت میں پھنسے رہتے ہیں، پھر بھی نہ توبہ کرتے ہیں اور نہ نصیحت قبول کرتے ہیں۔" [سورہ توبہ: آیت 126]

یعنی گزشتہ کوتاہیوں سے توبہ اور آئندہ اس کوتاہی کے دوبارہ نہ ہونے کی نصیحت پکڑنا.....

خدا کو سب سے زیادہ خوشی جس چیز سے ہوتی ہے وہ بندے کی توبہ ہے۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ.....

"سارے کے سارے انسان خطاکار ہیں اور خطاکاروں میں بہترین وہ ہیں جو توبہ کرنے والے ہیں"۔ [ترمذی، قزوینی]

توبہ کے معنی ہیں پلٹنا، رجوع کرنا، توبہ استغفار کے ساتھ اپنے اللہ خالق حقیقی کی طرف رجوع ہو کر یہ عزم کیجیے کہ ہم اپنے اور ملت کے اندر سے ان خطاؤں کو، بد عنوانیوں کو ختم کرکے دم لیں گے۔

توبہ کے بعد اس پر قائم رہنے کا پختہ عزم کیجیے اور شب و روز اللہ سے کیے ہوئے پیمان کی طرف دھیان رکھیے لیکن..... بے یقینی، درماندگی، پریشانی اور عدم و تحفظ کے اس دور میں جب ہم دیکھتے ہیں کہ ہر شخص اپنے چھوٹوں اور اپنے احباب کو برائی سے بچنے کی تلقین کرتا ہے اور خود اس پر عمل نہیں کرتا تو ہمارے سامنے یہ بات آجاتی ہے کہ نصیحت کا اثر اس لیے نہیں ہوتا کہ نصیحت کرنے والے خود بے عمل ہیں۔ ظلم و بربریت اور فتنہ و فساد کی ہیبت ہو یا قدرتی عذابوں کی تباہ کاریوں کا خوف، ہر حال میں بصیرت کے ساتھ اس کے اصل اسباب کا سراغ لگائیے اور سطحی تدبیروں پر وقت ضائع کرنے کی بجائے کتاب و سنت کے مطابق اپنی تمام صلاحیتوں کو کام میں لا کر صراط مستقیم پر قدم بڑھا دیجیے۔

"وہ جس کو چاہتا ہے دانائی بخشتا ہے اور جس کو دانائی ملی بیشک اس کو بڑی نعمت ملی اور نصیحت تو وہی لوگ قبول کرتے ہیں جو عقلمند ہیں۔" [سورہ بقرہ: آیت 269]

READING Section
SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

www.paksociety.com

اس رنگ رنگ دنیا کو رونق بخشنے کے لئے قدرت نے حیات و ممات کا ایک مکمل نظام بنایا ہے۔ زمین پر جو بھی چیز موجود ہے وہ حیوانات ہوں، جمادات ہوں، نباتات ہوں، حیوانات میں پرندے ہوں، چرندے ہوں، درندے ہوں یا انسان ہوں اور زمین کے اوپر یا زمین کے اندر حشرات الارض ہوں۔

زمین پر تین حصے پانی کی حکمرانی ہے۔ پانی کی مخلوق میں گھونگے ہوں، سیپ ہوں، موتی ہوں، مرجان ہوں، دریائی گھوڑا ہو اور پانی سے جنم لینے والی بے شمار مخلوقات ہوں، نباتات میں درخت ہوں، پودے ہوں، پھل ہوں، کھانے پینے کے لئے گھاس ہو، ترکاریاں اور سبزیاں ہوں، جمادات میں معدنیات ہوں، معدنیات میں ہیرے جواہرات ہوں، زینت و زیبائش کے لئے طرح طرح کے خوبصورت اور قیمتی پتھر ہوں، تانبہ ہو، جستہ ہو، ایلومینیم ہو، گیس ہو، پیٹرول ہو، چاندی ہو یا سونا ہو سب کی تخلیق کا قانون ایک ہے اور وہ یہ ہے کہ ہر چیز پیدا ہوتی ہے، جوان ہوتی ہے اور کہن سالی میں منتقل ہو کر اس دنیا سے غائب ہو جاتی ہے۔

پیدائش کا نظام ہو اس نظام میں جوانی بڑھاپا یا موت ہو، سب ایک معین قانون کے تحت حرکت کرتے ہیں اور یہ حرکت اس دنیا سے نکل کر دوسری دنیا میں بھی جاری رہتی ہے۔ قدرت کا نظام جس طرح پیدا کرنے کا پابند ہے اسی طرح ہر چیز کی حفاظت بھی اس نظام کی ذمہ داری ہے۔ زمین کے اوپر اللہ تعالیٰ نے ایک چھت بنائی ہے اور اس چھت کو ستاروں سے چاند سے، سورج سے ایسا مزین کیا ہے کہ انسان دیکھ کر خوش بھی ہوتا ہے اور حیران بھی ہوتا ہے۔

ہر شئے کی بنیاد پانی ہے، پانی کے اوپر ہر تخلیق کا پورا نظام چل رہا ہے، پانی نہ ہو تو زمین بے آب و گیاہ بنجر خطہ بن جائے گی۔ پودوں، درختوں اور نباتات کی، دوسری چیزوں کی نشوونما کے لئے نمی، ہوا اور گرمی کا ہونا ضروری ہے اس کے ساتھ ساتھ آکسیجن فاسفورس، پوٹاشیم اور نائٹروجن وغیرہ نہ ہوں تب بھی نشوونما نہیں ہو گی اور یہ سب چیزیں قدرت نے پانی میں جمع کر دی ہیں۔ جب پانی زمین میں دوڑتا ہے تو جڑیں پانی چوس کر اپنے اندر،

READING Section

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

جذب کرلیتی ہیں، درختوں کے ساتھ اگر پتے نہ ہوں تو انہیں درخت نہیں کہا جاتا۔ درختوں کی زیبائش ہی پتوں کے ساتھ ہے لیکن یہ پتے صرف زیبائش کا ہی کام نہیں کرتے، ان کے اوپر درخت کی زندگی کا انحصار ہے، ہر پتے میں رگیں ہوتی ہیں، مسامات ہوتے ہیں، یہ مسامات کاربن کو پتوں کی رگوں میں دوڑاتے ہیں اور یہی مسامات آکسیجن کو باہر نکالتے ہیں۔

پتوں کی بھی ایک پوری دنیا ہے، پتے درخت کو زندہ بھی رکھتے ہیں اور یہی پتے اگر بیمار ہو جائیں تو درخت بھی بیمار ہو کر ختم ہو جاتا ہے۔ یہی پتے جب زمین پر گرتے ہیں تو زمین کے اوپر نباتات کے لئے کھاد کا کام دیتے ہیں۔

انسان کے پاس کوئی طاقت نہیں ہے کہ وہ اتنی بڑی زمین پر کھاد ڈال سکے۔ بارش برستی ہے، بجلی کڑکتی ہے، بجلی کی کڑک سے اور بارش کی بوندوں سے کھیتوں کو بیش بہا نائٹروجن مہیا ہوتی ہے۔

دنیا میں ہر چیز ایک دوسرے کے لئے لازم و ملزوم ہے، ہر چیز دوسری چیز کے لئے ایثار کر رہی ہے، ہر چیز دوسری چیز کی خدمت میں مصروف ہے، پھولوں میں رنگ و بو بھنورے اور مکھیوں کو اپنی طرف کھینچ رہی ہیں۔

سمندر کی اندر کی دنیا پر غور کیا جائے تو وہاں بھی یہی نظام مکمل کار فرما ہے ہر چیز دوسری چیز کے کام آ رہی ہے، ہر چیز دوسری چیز کی خوراک بن رہی ہے۔ حیوانات کی زندگی کا دارومدار آکسیجن پر ہے اور نباتات کی زندگی کا انحصار کاربن پر، اگر آکسیجن کم ہو جائے تو حیوانات ہلاک ہو جائیں گے اور کاربن کا ذخیرہ نہ رہے تو نباتات فنا ہو جائیں گے۔ کائناتی سسٹم نے کاربن کو نباتات کی آکسیجن کو حیوانات کی غذا بنا دیا ہے۔

الحمدللہ رب العالمین، ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے جو ایسا منتظم اعلیٰ ہے جس نے عالمین کے لئے ایک مکمل نظام قائم کیا ہے، زمین کے اوپر موجود مخلوقات کی یہ بہت مختصر روئیداد اس لئے لکھی گئی ہے کہ ہمارے اندر تفکر پیدا ہو، ہم یہ دیکھ سکیں اور سمجھ سکیں اور اس بات پر یقین کریں کہ نظام کائنات میں یہ قدر مشترک ہے کہ ہر چیز دوسری چیز سے ایک مخفی رشتے سے بندھی ہوئی ہے اور یہ مخفی رشتہ ایسا مضبوط رشتہ ہے کہ مخلوق میں سے کوئی ایک فرد بھی اس رشتے سے انکار نہیں کر سکتا اور نہ اس رشتے کو توڑ سکتا ہے۔ جب تک کوئی شئے دوسری شئے کے کام آ رہی ہے اس کا وجود ہے ورنہ پھر وہ شئے مٹ جاتی ہے۔ یہ پورا نظام ہے جو پانی کی دنیا میں، فضاء میں، خلاء میں، آسمانوں میں اور انسانوں میں جاری و ساری ہے۔

بارش کے بعد آسمان کھل جاتا ہے اور ہوا بادلوں کو اڑا کر لے جاتی ہے۔ نہ مسلسل بارش برستی ہے اور نہ آسمان کھلا ہی رہتا ہے۔ دونوں حالتیں یکے بعد دیگرے واقع ہوتی رہتی ہیں۔ اگر بارش لگاتار برستی رہے تو سبزیاں اور ترکاریاں اور ضروریات زندگی پوری کرنے کے لئے درکار غلے گل جائیں گے اور آمد و رفت کے راستے مخدوش ہو جائیں گے۔ کاروبار حیات میں رخنہ در آئے گا۔ اس کے برعکس اگر بارش برسنا ہی بند ہو جائے اور آسمان کھلا رہے تو چشموں اور جھیلوں کا پانی سڑ کر خشک ہو جائے گا، ہوا میں زہرناکی شامل ہو جائے گی اور اس طرح روئے زمین پر بیماریاں پھیل جائیں گی، چراگاہیں سوخت ہو جائیں گی۔ پھول پھلواری نہیں رہے گی تو مکھیاں پھولوں سے شہد حاصل نہیں کر سکیں گی اور اس طرح شہد کی پیداوار ہی ختم ہو جائے گی جس میں انسانوں کے

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN

لئے شفا رکھ دی گئی ہے۔

ہر جان دار کی زندگی کا مدار ہوا پر ہے۔ اگر ہوا ایک لمحہ کے لئے بھی رک جائے تو ہر جاندار کے اوپر موت وارد ہو جائے۔

قدرت یہ بھی چاہتی ہے کہ زمین کا کوئی خطہ کوئی حصہ قدرت کے فیض سے محروم نہ رہے۔ قدرت نے اس لئے درختوں کو دور دراز زمین تک پہنچانے کے لئے وسائل بنائے ہیں، ہوا نے بیجوں کو اپنے دوش پر بٹھا کر دور دراز مقامات تک پہنچایا، نالوں، ندیوں اور دریاؤں نے بیجوں اور جڑوں کو زمین کے ہر خطے تک پہنچا دیا۔ جب کوئی قوم اس سسٹم سے تجاوز کرتی ہے اور ایثار سے خود کو محروم کر دیتی ہے تو قدرت اس کو مٹا دیتی ہے۔

"اگر تم نے کائناتی سسٹم سے منہ پھیر لیا تو یہ زمین کسی اور کو قبضہ میں دے دی جائے گی۔" (القرآن)

کائنات اور ہماری دنیا اور ہماری دنیا کی طرح بے شمار دنیائیں ایک سسٹم کے تحت چل رہی ہیں.... ہر فرد کی اپنی ڈیوٹی ہے.... کہ اس نظام کو صحیح طریقے سے چلائے.... سورج کی اپنی ڈیوٹی ہے.... چاند کی اپنی ڈیوٹی ہے.... ہوا کی اپنی ڈیوٹی ہے.... بہتے سمندر اور سبک خرام دریاؤں کی اپنی ڈیوٹی ہے.... زمین کی اپنی ڈیوٹی ہے اور انسانوں کی اپنی ڈیوٹی ہے....

جب زمین پر بے انصافی، حق تلفی، حسد، لالچ، خود غرضی، دولت پرستی، غرور و تکبر اور اللہ تعالیٰ سے انحراف اتنا زیادہ ہو جاتا ہے کہ سسٹم میں اعتدال قائم نہ رہے تو سسٹم ٹوٹ جاتا ہے.... اور سسٹم ٹوٹنے کیلئے آندھیاں چلتی ہیں.... طوفان آتے ہیں.... ہریکین.... ٹائیفون.... اور سونامی (سمندری زلزلے) آتے ہیں.... قوموں کے عروج و زوال اور عذاب و ثواب میں یہ قانون کارفرما ہے کہ قومیں جب تک قدرت کے بنائے ہوئے فارمولوں کے مطابق زندگی گزارتی ہیں.... اپنے اور دوسرے کے حقوق کی پاسداری کرتی ہیں.... اپنے وطن اور اپنی زمین سے محبت کرتی ہیں.... انسان کی قدر کم نہیں ہوتی.... قدرت ان کی مدد کرتی ہے....

جب کوئی قوم اپنی زمین اور اپنے وطن سے محبت نہیں کرتی تو دراصل وہ زمین کے تحفظات سے خود کو دور کرتی ہے.... اور اللہ تعالیٰ کا بنایا ہوا قانون ایسے لوگوں کی مدد نہیں کرتا.... جب کوئی قوم الٰہی قوانین سے انحراف کرتی ہے تو دراصل وہ قدرت کے کاموں میں دخل اندازی کرتی ہے.... قدرت اس کو سسٹم سے باہر پھینک دیتی ہے.... یہ بات کون نہیں جانتا....؟ کون ہے جو برملا اس بات سے انکار کر سکے....؟ کہ آج کے دور میں دولت پرستی عام ہو گئی ہے!.... دولت پرستی شرک ہے!.... اور شرک اللہ تعالیٰ معاف نہیں کرتے.... اللہ تعالیٰ غفار الذنوب ہیں.... گناہ معاف کر دیتے ہیں.... لیکن شرک معاف نہیں کرتے....

مادی استحکام کیلئے انسانی قدریں پامال ہو رہی ہیں.... ہر فنا ہو جانے والی چیز پر بھروسہ کر لیا گیا.... عارضی آسائش و آرام اور زر پرستی زندگی کا مقصد بن گیا ہے....

دنیا میں ایسی کوئی مثال سامنے نہیں آئی کہ ظالم کو دیر سویر اس کے ظلم کا بدلہ نہ ملا ہو۔ اس حقیقت سے بھی

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

انکار ممکن نہیں کہ بدمعاش اور بدکار آدمی کو زندگی میں سکون قلب کی دولت حاصل نہیں ہوتی۔ کیا کوئی بندہ یہ کہہ سکتا ہے کہ خیانت اور بددیانتی سے اس کی مسرت میں اضافہ ہوا ہے۔ کیا کوئی آدمی متعفن اور سڑی ہوئی غذا کھانے کے بعد بیماریوں، پریشانیوں اور بے چینیوں سے محفوظ رہ سکتا ہے.....؟ ظاہر ہے کہ ان تمام سوالات کا جواب یہ ہے کہ برے کام کا نتیجہ برا مرتب ہوتا ہے اور اچھے کام کا نتیجہ اچھائی میں ظاہر ہوتا ہے۔ اس اصول کو لامحالہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ انسانی فلاح خیر میں ہے اور شر کا نتیجہ ہمیشہ تباہی کی صورت میں سامنے آیا ہے۔ یہی قانون اجتماعی زندگی کا ہے۔ اجتماعی طور پر اگر کوئی معاشرہ سیاہ کارانہ زندگی میں مبتلا ہو جائے تو اس کا نتیجہ بھی اجتماعی تباہی مرتب ہوتا ہے۔

یہ بات کون نہیں جانتا کہ آج کا مسلمان من حیث القوم ادبار زدہ زندگی گزار رہا ہے۔ ایک وقت تھا کہ اس کی حکومت ایک عالم کو محیط تھی۔ آج یہ ان لوگوں کا محتاج کرم ہے جو اس کی کفالت میں زندگی گزارتے تھے۔

راست بازی، دیانت اور حقیقت پسندی انسانی زندگی کی معراج ہے۔ جب کسی قوم کو یہ معراج حاصل ہو جاتی ہے تو اس کو سکون قلب مل جاتا ہے۔ جو قومیں اعلیٰ انسانی صلاحیتیں اپنے اندر پیدا کر لیتی ہیں وہ زمین پر حکمرانی کرتی ہیں۔ جو قوم ان صلاحیتوں سے کام نہیں لیتی یعنی وہ محکوم اور غلام بن جاتی ہے۔

آج کا دور ایک قوم کے لئے محرومیت اور طوق غلامی کا دور ہے۔ اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق جو قوم زندہ ہے اور اس کے خون میں زندگی رواں دواں ہے اور جو قوم زمین پر پھیلائے ہوئے اللہ تعالیٰ کے وسائل کو استعمال کرنے کی جدوجہد میں مشغول ہے وہ حاکم ہے اور دوسری قوم کے لئے جس میں انتشار ہے، اختلاف ہے، بے یقینی ہے اور اللہ تعالیٰ کی عطائی ہوئی نعمتوں کی ناشکری ہے وہ محروم اور ادبار زدہ ہے۔

آیئے! ہم اپنے گریبانوں میں جھانکیں اور اپنی زندگی کا تجزیہ کریں کہ ہمارا شمار حاکم قوم میں ہے یا ہمارا مقدر محرومیت بن گیا ہے۔

جو قوم غیروں کے دستر خوان کے ٹکڑوں پر پلتی ہے، محنت اور ایثار سے کام نہیں لیتی صرف دعاؤں اور وظیفوں میں مصروف رہتی ہے اور عملی اقدام نہیں کرتی وہ خشک درخت کی طرح ہو جاتی ہے جس کا کوئی سایہ نہیں ہوتا، جس پر کوئی پھل نہیں لگتا، وہ صرف جلانے کے کام آتا ہے، اس خوبصورت زمین پر صرف وہی قومیں باقی رہتی ہیں جو مظاہر فطرت کے جاری و ساری قانون سے واقف ہوں اور حیرت انگیز تخلیق اور نظام آفرینش کا مطالعہ کرتی ہوں، ظالم اور جاہل نہ ہوں، سب سے بڑا ظلم اور جہالت یہ ہے کہ انسان کو یہ معلوم نہ ہو کہ آسمانی دنیا کا مشاہدہ کئے بغیر کوئی قوم کائناتی سسٹم سے واقف نہیں ہوتی اور اپنی ذات کا عرفان نہ ہو تو انسان اور حیوان ایک گروہ کے دو افراد ہیں۔

انسان کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ زمین کے خزانوں کو استعمال کئے بغیر کوئی قوم زندہ نہیں رہ سکتی، زمین کے خزانوں کے استعمال کا عمل اور طریقہ قرآن میں تفکر اور زندگی میں ایثار کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔

❋

SCANNED BY AMIR
READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

حق الیقین

اللہ کا شکر ہے آسمان سے خوب پانی برسا، زمین کی پیاس بجھی، دریا رواں ہوئے تو ایک حسین منظر سامنے آیا نہروں سے کھیت و کھلیان سیراب ہوئے اور میدان سرسبز ہوگئے، درختوں پر سے کثافت دھلی، پودوں کی شادابی لوٹ آئی، صاف ہوا نے جسم و جاں کو صحت و توانائی اور قلب و ذہن کو فرحت و انبساط عطا کیا۔ یہ دنیا بھر کی طرح ہماری دھرتی پر بھی ابر رحمت کے باعث ملنے والے بے شمار فوائد میں سے چند فوائد ہیں۔ لیکن.... ہمارے ملک کے حوالے سے دیکھا جائے تو یہ تصویر کا ایک رُخ محسوس ہوتا ہے جو زندگی، صحت اور فرحت سے بھرپور ہے۔ اس تصویر کا دوسرا رُخ تکلیف، بیزاری و مایوسی پر مشتمل ہے۔

تصویر کا پہلا رُخ قدرت کے انعامات کا اظہار ہے.... جب کہ

تصویر کا دوسرا رُخ ہماری ناشکر گزاری، تساہلی و بدعملی کا اظہار ہے۔

تصویر کا یہ دوسرا رُخ کیا ہے؟

تھوڑی سی بارش برسی تو بجلی کا نظام درہم برہم ہو کر رہ گیا۔ روشنیوں سے جگمگاتی بستیاں اندھیرے میں ڈوب گئیں۔ لوگ گرمی اور حبس سے بے حال ہوگئے۔ چند ملی میٹر بارش سے ہی سڑکیں ندی نالوں کا منظر پیش کرنے لگیں۔ بجلی کی فراہمی میں تعطل اور نکاسی آب کے نظام میں خرابی کے باعث آمد و رفت کے نظام میں شدید دشواریاں ہوئیں۔ ذرائع مواصلات متاثر ہوئے اور بہت بڑی تعداد میں ٹیلی فونز خراب ہوگئے۔

ہمارا حال بھی عجیب ہے۔ کچھ عرصہ پہلے ہم بارش نہ ہونے سے سخت پریشان تھے۔ بارش ہوئی تو اور طرح کے کئی مسائل سامنے آگئے....

بارش نہ ہونے سے زراعت اور دیگر استعمال کے لئے پانی کی قلت کا معاملہ ہو یا بارشیں ہونے سے شہروں اور دیہاتوں میں بجلی، نکاسی آب، سڑکوں کی ٹوٹ پھوٹ اور ٹیلی فونز کی خرابی جیسے مسائل ان سب کی وجوہات ہماری اپنی تساہلی اور بد انتظامیوں میں پنہاں ہیں۔ اپنی تساہلی اور بد انتظامیوں کی وجہ سے رونما ہونے والی خرابیوں کی ذمہ داری قدرت پر ہرگز نہیں

SCANNED BY AMIR
READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 | f PAKSOCIETY

www.paksociety.com

ڈالی جاسکتی۔ اللہ تعالیٰ ہم پر بہت مہربان ہیں۔ اللہ نے ہمیں بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے۔ ان نعمتوں سے فائدہ اٹھانا، ان سے اپنی زندگی کے لئے آسانیاں فراہم کرنا، ان نعمتوں کو انسانوں اور اللہ کی دوسری مخلوق کی زیادہ سے زیادہ فلاح کے لئے استعمال کرنا ہمارا اپنا کام ہے۔ اگر پانی کے لئے ذخیرہ گاہیں تعمیر کرنا ہیں تو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی عقل اور اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ وسائل کو استعمال کرتے ہوئے یہ ہمیں خود تعمیر کرنا ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے کاموں کے لئے فرشتوں کو نہیں بھیجے۔

اللہ تعالیٰ نے ایک نظام تشکیل فرمادیا ہے۔ جو کوئی اس نظام کے مطابق عمل کرے گا اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ وسائل اس کے کام آئیں گے اور جو اس نظام کے خلاف عمل کرے گا اسے مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

"اور تمہارے اوپر جو عذاب نازل ہوتے ہیں وہ تمہاری اپنی بد اعمالیوں کا نتیجہ ہیں" (القرآن)

پاکستانی معاشرہ کو درپیش کئی مسائل بھی ہماری اپنی بد اعمالیوں کا نتیجہ ہیں.... کچھ بد اعمالیاں انفرادی ہیں اور کچھ اجتماعی۔ مثال کے طور پر جھوٹ بولنا ایک انفرادی فعل قرار دیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح رشوت طلب کرنا یا رشوت کی پیش کش کرنا، ملاوٹ کرنا، غیر معیاری مال کو معیاری بتا کر بیچنا، کاروباری وعدوں کی تکمیل نہ کرنا، کم تولنا وغیرہ جیسی بد اعمالیوں کو انفرادی فعل کہا جاسکتا ہے لیکن ان خرابیوں پر آنکھیں بند کرلینا یا انہیں ناگزیر قرار دے کر تسلیم کرلینا کوئی مجبوری نہیں بلکہ اجتماعی بد اعمالی کا مظہر ہے۔ دودھ فروش دودھ میں پانی ملاتا ہے، کریانہ فروش کم تولتا ہے۔ تاجر بتائی ہوئی چیز کے بجائے اس سے کمتر معیار کا مال فراہم کردیتا ہے حالانکہ ناپ تول میں کمی، ملاوٹ، وعدہ پورا نہ کرنا اسلامی تعلیمات کے صریحاً خلاف اعمال ہیں۔ قرآن کہتا ہے۔

جب کوئی چیز ناپ کر دینے لگو تو پیمانہ پورا بھرا کرو.... اور عہد کو پورا کرو
عہد کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا۔ (سورہ بنی اسرائیل)

بہت زیادہ تشویش کی بات یہ ہے کہ معاشرہ میں پائی جانے والی ان خرابیوں کو ہم نے ایک ناگزیر عمل سمجھ کر قبول کرلیا ہے۔ معاشرتی برائیوں کا انسداد کرنے کے بجائے عوامی سطح پر ہم ایک طرح بے حسی اور لاتعلقی کا شکار ہیں۔ معاشرہ کی خرابیوں پر آنکھیں بند رکھنے والی یہ طرزِ فکر برائی کے وجود سے بھی زیادہ خطرناک ہوسکتی ہے۔

ہمارے معاشرہ میں رشوت کا چلن عام ہے، اس نے ایک مہلک مرض بن کر جسدِ ملی کو بری طرح متاثر کیا ہے۔ اس مرض نے پاکستانی معیشت اور قوم کی اعلیٰ اخلاقی اقدار کو شدید متاثر کیا ہے۔ لوگوں سے بات کی جائے تو اندازہ ہوتا ہے کہ تقریباً ہر شخص رشوت کو برا سمجھتا ہے لیکن رشوت کو برا سمجھنے والوں کے رویے کا گہرائی میں جا کر تجزیہ کیا جائے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ رشوت کے بارے میں ہمارے رویئے یکطرفہ اور محدود طرزِ فکر کے حامل ہیں یعنی ہم میں سے اکثر لوگ رشوت لینے والوں کو بہت برا سمجھتے ہیں جب کہ رشوت دینے والوں کو برا نہیں سمجھتے بلکہ ان سے ہمدردانہ رویہ رکھتے ہیں۔ سمجھتے ہیں کہ رشوت لینے والا زیادتی کر رہا ہے۔ جب کہ رشوت

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

www.paksociety.com

دینے والا مجبور و مظلوم ہے۔ قوم کے مختلف طبقوں کے معاملات اور معمولات کا تجزیہ کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ یہاں مجبوری کے عالم میں رشوت دینے والوں کی شرح بہت کم ہے۔ ہمارے معاشرہ میں ان لوگوں کی شرح زیادہ ہے جو اپنے ناجائز مفادات کے حصول کے لئے رشوت دیتے ہیں۔ ایسے افراد کے لئے رشوت کی رقم کاروباری خرچ کی حیثیت رکھتی ہے اس خرچ کے ذریعہ وہ اپنی کئی ذمہ داریاں پوری کئے بغیر ناجائز طور پر زیادہ سے زیادہ منافع کمانا چاہتے ہیں۔

ایک سادہ سی مثال ٹیکس کی ادائیگی کے معاملات سے لیتے ہیں.... ٹیکس افسر بجا طور پر اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ ایک تاجر کے ذمہ ساٹھ ہزار ٹیکس بنتا ہے۔ اس افسر نے ٹیکس دہندہ تاجر کو نوٹس دینے سے پہلے پیشگی طور پر اس امر سے آگاہ کر دیا۔ تاجر نے ٹیکس افسر سے کہا کہ بھئی کچھ کرو۔ اس پر ٹیکس افسر نے دس ہزار روپے رشوت لے کر بیس ہزار روپے ٹیکس عائد کر دیا۔ اصل ٹیکس ساٹھ ہزار روپے بنتا تھا۔ ٹیکس افسر نے دس ہزار روپے رشوت لی۔ سرکاری خزانے میں بیس ہزار روپے جمع ہوئے۔ یہ کل تیس ہزار روپے ہوئے۔ اس طرح تاجر نے دس ہزار رشوت دے کر اپنے تیس ہزار روپے بچا لئے ان دونوں کی ملی بھگت سے قومی خزانے کو تیس ہزار روپے کا نقصان ہوا۔

ایک مثال ٹرانسپورٹ کے شعبے سے.... ایک بس کا مالک ٹریفک قوانین اور ضابطوں کی خلاف ورزی کرتے ہوئے بس میں گنجائش سے کہیں زیادہ مسافروں کو بھرتا ہے، سڑکوں پر لاپروائی اور تیز رفتاری سے بس کو چلواتا ہے بس کے انجن اور باڈی کی ضروری دیکھ بھال سے گریز کرتا ہے، نتیجتاً اس کی بس سے نکلنے والا گاڑھا اور کثیف دھواں فضا میں زہر پھیلاتا ہے۔ جس سے لوگوں کی صحت شدید متاثر ہوتی ہے۔ ان تمام باتوں سے اس کا مقصد محض اپنے منافع کی شرح میں اضافہ ہے۔ وہ اپنے اس غیر قانونی اور لوگوں کی صحت کے لئے شدید نقصان دہ عمل سے چشم پوشی کے لئے ٹریفک پولیس کے کسی اہلکار یا کسی دوسرے ادارہ کے ملازم کو ہفتہ وار یا ماہانہ کچھ رقم بطور "زرِ تعاون" پیش کرتا ہے۔ اس رقم کے تناسب کا جائزہ لیا جائے تو آپ دیکھیں گے کہ رشوت میں دی جانے والی رقم قانون سے انحراف کے ذریعے کمائے جانے والے منافع کی نسبت بہت کم ہے۔

مذکورہ دونوں مثالوں سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ مالی مفادات کے معاملہ میں رشوت دینے والا رشوت لینے والے کی نسبت کہیں زیادہ فائدہ حاصل کرتا ہے۔ لیکن ہمارے ہاں رشوت دینے والے کو برا سمجھنے اور اس برائی کو روکنے کی ضرورت کا کوئی احساس ہمیں نظر نہیں آتا۔ سوال یہ ہے کہ معاشرے میں پائے جانے والے بگاڑ کو کیسے روکا جائے اور اس کے مضر اثرات سے ملک و ملت کو کیسے بچایا جائے؟....

اس بگاڑ کی ذمہ داری کسی ایک فرد یا طبقے پر عائد نہیں کی جاسکتی۔ اس کے ذمہ دار تو معاشرے کے ہر طبقے میں موجود ہیں۔ اصلاح کا عمل اس طرح ممکن نہیں ہوگا کہ محض چند لوگوں کو موردِ الزام ٹھہرا کر عمومی طور پر اپنے اپنے اعمال کے احتساب سے پہلو تہی کی جائے۔

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

www.paksociety.com

بگاڑ کے فروغ کے کئی انداز ہوتے ہیں۔ کبھی بگاڑ "قوم اپنے حاکموں کے طریقے پر ہوتی ہے" کے مصداق اوپر سے نیچے سرائیت کرتا ہے اور کبھی اس کے اثرات نیچے سے اوپر جاتے ہیں ہمارے ملک میں بگاڑ کی دونوں طرزیں موجود ہیں۔

اپنے ملک کے مخصوص حالات کے حوالے سے غور کیا جائے تو ہم کہیں گے کہ اصلاح کا عمل محض حکمران طبقے اور سرکاری اہلکاروں پر الزام تراشی سے ممکن نہیں۔ اصلاح کے لئے معاشرے کے ہر طبقے کے افراد کی طرزِ فکر اور طرزِ عمل میں مثبت تبدیلیوں کی ضرورت ہے۔ پہلا کام یہ ہونا چاہئے کہ ملک و قوم میں پائی جانے والی کئی خرابیوں کو ناگزیر سمجھ کر انہیں تسلیم کر لینے کی روش کو ترک کیا جائے۔ معاشرے کا عام فرد خود کو کمزور اور بے بس سمجھنے اور دوسروں پر توقعات رکھنے کے بجائے اپنی حد تک حتی الامکان برائیوں کو روکنے اور اچھائیوں کے فروغ کی کوشش کرے۔ اس عمل کے آغاز کرنے کا قرآنی طریقہ یہ ہے کہ اصلاح کا کام اپنی ذات سے شروع کیا جائے۔

"کیا تم لوگوں کو نصیحت کرتے ہو اور اپنی جانوں کو بھول جاتے ہو"۔ (سورۂ بقرہ)

اسلام کا پیغام خیر خواہی، امن اور سلامتی کا پیغام ہے۔ اسلام اپنے پیروکاروں کو تلقین کرتا ہے کہ معاشرے میں اچھائیوں کو پھیلائیں اور برائیوں کا انسداد کریں۔ اسلام کا مطمع نظر یہ ہے کہ معاشرے میں عدل واحسان کا دور دورہ ہو۔ قرآن کہتا ہے:

"تم سب امتوں سے بہتر ہو اچھی بات کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو"۔ (سورۂ آلِ عمران)

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے

"تم میں سے جو شخص کوئی برائی دیکھے تو اسے ہاتھ سے روکے، اگر یہ بس میں نہ ہو تو زبان سے روکے، اگر یہ بھی اس کے بس میں نہ ہو تو دل میں اُسے بُرا سمجھے اور یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے"۔

ایک اور موقع پر ارشاد فرمایا

"اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ تم نیکی کا حکم دیتے رہنا اور برائی سے روکتے رہنا ورنہ اس بات کا شبہ ہے کہ اللہ اپنی طرف سے تم پر ایسا عذاب بھیج دے کہ تم اس کے حضور دعائیں کرو اور وہ تمہاری دعائیں قبول نہ کرے"۔

ڈاکٹر وقار یوسف عظیمی

READING Section
SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

پاکستان میں ایک
سیلاب اور بارشوں سے تباہی
کیا پاکستانی اسے
ایک سالانہ آفت سمجھ کر
یا اس کے مقابلے کی کوئی صورت

قدرتی آفات اور پاکستان

ابن وصی

سال کے وہ مہینے آ چکے ہیں جب اس ملک کے غریب و برباد عوام کو سیلاب کی تباہی آ گھیرتی ہے۔ گزشتہ کئی برسوں کی طرح اس سال بھی پاکستان شدید سیلابوں کی زد میں ہے۔

دریاؤں میں طغیانی کے باعث ہزاروں ایکڑ زرعی اراضی پر کھڑی فصلیں تباہ ہو گئیں جبکہ پانی کی تند و تیز لہریں کچے مکانات اور جھونپڑیوں کو اپنے ساتھ بہا کر لے گئی ہیں۔ بے قابو سیلابی پانیوں نے ملک کے کئی حصوں میں کئی دیہات ملیامیٹ کر دیے ہیں۔ متاثرہ علاقوں میں سڑکیں اور پل تباہ ہو چکے ہیں، گلگت، بلتستان اور چترال کی خوبصورت وادیاں آفت زدہ قرار پا چکی ہے۔ پنجاب سے سندھ تک کے علاقوں میں بھی مکین دربدر ہو رہے ہیں، کہیں غذائی قلت کا خدشہ ہے اور کہیں وبائی امراض پھیلنے کا خوف چھایا ہوا ہے۔

غربت، بیروزگاری، بیماری، دہشت گردی اور ناخواندگی کے زخم ہی کیا کم تھے؟ یا بجلی کے بلوں کے جھٹکے ناکافی کہ اب اس "قدرتی" آفت نے یہاں کے محروم باسیوں کو آ دبوچا ہے.....؟

بدعنوان سیاست ہو یا قاتل معیشت، یا پھر "قدرتی" آفات، نقصان تو اس ملک کے غریب اور کمزور ہی کو ہوتا ہے۔ اس نظام میں نام نہاد قدرتی آفات بھی طبقاتی ہیں جو استحصال زدہ محروموں کو ہی نشانہ بناتی ہیں۔ یہ سیلاب یا زلزلے اگر قہر خداوندی ہیں۔ تو یہ قہر پہلے سے ہی مشکلات میں گھرے غریبوں پر ہی کیوں نازل ہوتا ہے....؟ دنیا کا وہ کون سا گناہ، جرم اور ظلم ہے جو امیر طبقات اور حکمرانوں میں نہیں ہوتا؟ ان گناہوں کی پاداش میں زلزلوں اور سیلابوں سے ان طبقات کو کیا نقصان ہوتا ہے؟....

"اور کیا ان کو دکھائی نہیں دیتا کہ یہ لوگ ہر سال ایک بار یا دو بار کسی نہ کسی آفت میں پھنستے رہتے ہیں، پھر بھی نہ توبہ کرتے ہیں اور نہ نصیحت قبول کرتے ہیں"۔ [سورۃ توبہ: آیت 126]

حالیہ بارشوں اور سیلاب میں مرنے والے درجنوں افراد اور متاثریا بے گھر ولاچار ہو جانے والے ہزاروں افراد میں شاید ہی

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

www.paksociety.com

کوئی امیر یا حکمران طبقات کا فرد شامل ہو۔ سب کے سب غریب نادار اور محنت کرنے والے انسان ہیں۔ چند دنوں میں سینکڑوں غریب ڈوب چکے ہیں، لاکھوں بے گھر ہو گئے ہیں۔ بلند بانگ دعووں کے باوجود تباہی کی یہ داستان پاکستان میں ہر دوسرے تیسرے سال معمول کی ایک کہانی ہے۔ پاکستان کا منظر نامہ دیکھ کر محسن نقوی کا یہ شعر ذہن میں گونجنے لگتا ہے کہ

محسن غریب لوگ بھی تنکوں کا ڈھیر ہیں
ملبے میں دب گئے کبھی پانی میں بہہ گئے

ابھی چند مہینے قبل کے اخبارات اُٹھا کر دیکھیے تو ان دنوں ہمیں بتایا جا رہا تھا کہ پاکستان میں بارشوں کی کمی سے خشک سالی کا خطرہ ہے۔ موسمیات کے بین الاقوامی ماہرین نے پیش گوئی کی ہے کہ پاکستان کو گزشتہ سال کی بہ نسبت شدید قحط کی صورت حال کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ ساؤتھ ایشین موسمیاتی فورم کی جانب سے جاری کردہ نقشے کے مطابق شمالی علاقوں میں معمولی بارشیں ہوں گی جبکہ ملک کے زیادہ تر حصے میں معمول سے بھی کم بارشیں ہوں گی... پاکستان کے محکمہ موسمیات کے سربراہ کا کہنا ہے کہ "ہم پاکستان میں بہت کم بارشیں دیکھ رہے ہیں، جو تقریباً 20 سے 25 ملی میٹر تک ہو سکتی ہیں۔ جو اس شدید قحط کی سی صورت حال میں ایک مدد معلوم ہوتی ہے، لیکن یہ مدد بھی پائیدار ثابت نہیں ہو گی، اس لیے کہ یہاں گرمی کی شدت کی وجہ سے بخارات بننے کی شرح 10 ملی میٹر روزانہ ہے۔"

لیکن ہوا اس کے برعکس...! بادل پھٹ پڑے اور چند دنوں میں ہی اس قدر مینہ برسا جو پہلے کبھی ہفتوں یا مہینوں میں برستا تھا۔ دریائے سندھ طغیانی کے باعث اپنی حدوں کو پھلانگتے ہوئے دیہاتوں، قصبوں، دور دراز بستیوں اور چھوٹے بڑے بہت سے شہروں میں داخل ہو گیا... کس قدر بے چارگی ہے کہ اس سے قبل بھی ان علاقوں میں پانی کی کمی کا رونا تھا اور آج جب کہ ہر چیز پانی میں غرقاب ہو چکی ہے، تب بھی یہاں اللہ کی مخلوق تشنہ لب ہے۔ بقول شاعر

چار سُو ایک سمندر ہے مگر لب تشنہ
بوند پانی کی نہیں آتی نظر پانی میں

پاکستان میں تقریباً ہر سال ہی چھوٹے بڑے سیلاب آتے رہتے ہیں۔ مون سون بارشیں کہیں رحمت کا باعث بنتی ہیں اور کہیں زحمت کا باعث بنتی ہیں۔ عوام تکالیف برداشت کرتے رہتے ہیں۔

مون سون کے موسم میں ہر سال پاکستان میں درجنوں افراد موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں۔ آسمان سے اتنا پانی برستا ہے کہ زمین برداشت نہیں کر سکتی۔ پانی کی لہریں ندی نالوں سے ہوتی ہوئی گھروں کے اندر تک پہنچ جاتی ہیں۔ یہ سیلابی لہریں کتنی ہی بڑی اور ہلاکت خیز آفت کیوں نہ ہوں، قدرتی آفات سے نمٹنے کے سرکاری اداروں کی مدد تو نہیں پہنچتی۔ البتہ خطرے کی وارننگ ضرور پہنچ جاتی ہے اور وہ بھی کچھ دیر سے۔ ایسے میں لوگ اپنی مدد آپ کے تحت ہی اپنی جانیں اور اپنا مال اسباب بچانے کی کوشش کرتے ہیں۔

درد کے احساس سے وہی واقف ہوتا ہے جسے زخم لگتا ہے۔ غریب ہی غریب کا غم جانتا ہے۔ امداد

READING Section
SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

اور ریسکیو کی سرگرمیوں میں خود عوام ہی سب سے آگے ہوتے ہیں۔ سرکاری اداروں اور فلاحی تنظیموں میں بھی اصل کام قلیل اجرتیں پانے والے محنت کش اور سپاہی کرتے ہیں۔ شعوری یا لاشعوری طور پر محنت کش طبقہ خود ہی اپنے زخموں پر مرہم رکھتا ہے۔

حکومت کی طرف سے زیادہ تر تو محض اظہار افسوس و ہمدردی اور میڈیا کی طرف سے کوریج کے سوا کچھ نہیں ملتا۔ جہاں تک ہماری سول حکومت کا امدادی کاموں میں پھرتی دکھانے کا تعلق ہے تو وہ اس مشکل کے وقت میں ہماری فوجی قیادت سے حسب معمول پیچھے رہ جاتی ہے۔ جبکہ تمام سیلابی علاقوں میں ہماری فوج کے جوان سیلاب زدہ پاکستانی عوام کی خدمت میں مصروف نظر آتے ہیں۔

سال وماہ گزر جاتے ہیں عوام پھر سے تازہ دم ہو کر اپنی زندگی کے معاملات چلانے میں مصروف ہو جاتے ہیں اور ایسے ہی زندگی کے شب و روز رواں دواں ہیں۔ لوگ واپس انہی سیلابی گزرگاہوں پر ایسے زندگی گزارتے ہیں، جیسے یہ ان کے لیے ایک معمول کی بات ہو۔ پھر اگلے سال وہی سائیکل شروع ہو جاتا ہے۔

آفتوں کے سیلاب کتنی بار ہی کیوں نہ آئیں ان کی اذیت کم نہیں ہوتی۔ زخم ہر بار جب بھی لگے، درد تو ہوتا ہے۔ بقول غالب کہ

رنج سے خوگر ہوا انساں تو مٹ جاتا ہے رنج
مشکلیں مجھ پر پڑیں اتنی کہ آساں ہو گئیں

لیکن بربادیوں کے عذاب متواتر ہونے کے باوجود بھی کم نہیں ہوتے۔ کہیں لوگ جاڑے سے مرتے ہیں تو کہیں گرمی سے۔ ہر سال سیلاب ایک مستقل سزا بن کے غریبوں اور محروموں کو مجروح کرتا ہے۔ خشک دریا دیکھ کر ان میں پانی بھر جانے کی تمنا ابھرتی ہے اور جب پانی ان دریاؤں سے چھلک کر تباہی پھیلانا شروع کرتا ہے تو بارش کی دعا مانگنے والے محروم اور مجبور انسان ہی اُجڑتے ہیں۔ بستیاں بہہ جاتی ہیں اور پھر طوفان ٹلنے کی دعائیں مانگی جاتی ہیں۔

دریاؤں میں طغیانی اور سیلاب کوئی نئی چیز نہیں.... جب سے زمین پر انسانی زندگی کا آغاز ہوا، انسان کا ان سے واسطہ پڑتا رہا ہے۔ آج بھی دریائے نیل میں طغیانی آئے تو مصری خوشیاں مناتے ہیں کہ یہ طغیانی ان کے لیے تباہی نہیں بلکہ رحمت ثابت ہوتی ہے۔ لیکن اگر دور رس حفاظتی اقدامات پر توجہ نہ دی جائے تو پھر طغیانی کو زحمت بلکہ ہلاکت خیز آفت بننے سے روکنا ممکن نہیں رہتا۔

سیلاب عمومی طور پر ایسے آبی ریلے کو کہتے ہیں جو عارضی طور پر زمین کو ڈھانپ لیتا ہے اور راہ میں آنے والی ہر رکاوٹ کو تہہ وبالا کر دیتا ہے۔ سیلاب کا پانی ہر طرح کے تعمیراتی ڈھانچے جن میں عمارات، پل، سڑکیں، سیوریج، نہریں فصلیں اور مواصلات کے نظام کو تباہ و برباد کر دیتا ہے۔ ریلے کی زد میں آنے والے انسان اور مویشی ہلاک ہو جاتے ہیں۔ متاثرہ علاقے میں پینے کے صاف پانی کا حصول مشکل ہو جاتا ہے۔ ناصاف آلودہ پانی اور ماحول میں نمی کی وجہ سے بہت سی خطرناک بیماریاں جنم لیتی ہیں۔ سیلاب کا پانی خوراک کے ذخیروں کو بھی بہا کر لے جاتا ہے۔ درختوں کی بڑی تعداد بھی پانی کی نذر

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

www.paksociety.com

ہو جاتی ہے۔ سیلاب کی وجہ سے تعمیراتی کام نا صرف یہ کہ رک جاتا ہے بلکہ مستقبل قریب کے کئی منصوبے بھی متاثر ہوتے ہیں۔ فصلیں متاثر ہونے کی وجہ سے روز مرہ اشیاء کی قیمتوں میں بے تحاشہ اضافہ ہو جاتا ہے۔

دریائے سندھ کے کنارے آباد اقوام کی تاریخ گواہ ہے کہ دریائے سندھ کی طغیانیوں نے بعض مرتبہ کئی اقوام کو صفحہ ہستی سے مٹا کر رکھ دیا۔ "موئن جو دڑو" کے آثار اس کی ایک مثال ہیں.....

1830ء کے عشرے کے دوران دریائے سندھ میں گرنے والے شیوک دریا میں ایک بڑا گلیشیئر آ گرا تھا...... چنانچہ اس کی وجہ سے ایک بہت بڑی جھیل بن گئی اور جب یہ گلیشیئر پانی کے دباؤ سے ٹوٹا تو دریائے سندھ میں پانی کا نہایت تیز رفتار ریلا داخل ہوا، گویا دریائے سندھ اُبل ہی پڑا۔ اس وقت دریائے سندھ کا بہاؤ اس قدر شدید تھا کہ دریائے کابل، جو اٹک کے مقام پر دریائے سندھ میں گرتا ہے، الٹا بہنے لگا تھا.....

اسی طرح کی ایک تباہی 1841ء میں آئی تھی، جب نانگا پربت کا ایک بہت بڑا ٹکڑا جو خود گویا ایک پہاڑ تھا، ٹوٹ کر دریا میں اس مقام پر آن گرا جہاں استور دریا، دریائے سندھ میں شامل ہوتا ہے۔ چھ مہینے کے عرصے میں یہاں 35 میل لمبی ایک طویل جھیل بن گئی، اور دیکھتے دیکھتے پانی اس قدر بلند ہوتا گیا کہ اس کا دوسرا سرا گلگت شہر کو چھونے لگا۔

مقامی باشندوں کو اندازہ ہو چکا تھا کہ چند ماہ کے بعد کس قدر خوفناک تباہی آنے والی ہے، چنانچہ وہ لوگ یہاں سے بلند مقامات پر منتقل ہو گئے۔ کچھ عرصے بعد قدرت کا بنایا ہوا یہ ڈیم پانی کے بے پناہ دباؤ کے باعث ٹوٹ گیا۔ جانی نقصان تو بہت کم ہوا لیکن کئی گاؤں دیہات دریا برد ہو گئے۔ دریائے سندھ کے زیریں علاقوں کے لوگ چونکہ مواصلاتی رابطہ نہ ہونے کے باعث اس شدید سیلابی ریلے کے لیے تیار نہ تھے، اس لیے ان علاقوں میں بھی بہت تباہی ہوئی۔

READING Section
SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

www.paksociety.com

1885ء کے دوران بھی ایسی ہی ایک تباہی کا تذکرہ ملتا ہے جب ہنزہ میں لینڈ سلائیڈنگ کے باعث قدرتی ڈیم بن گیا تھا پھر وہ اچانک ٹوٹا تو تین سو میل کے فاصلے پر دریائے سندھ میں صرف ایک روز میں اتنا پانی آیا کہ وہ 90فٹ بلند ہو گیا.....

آزادی کے بعد 1950ء اور ستمبر 2015ء کے درمیان پاکستان کو تقریباً 2درجن بڑے سیلابوں کا سامنا کرنا پڑا جن میں 11ہزار سے زائد افراد جاں بحق ہوئے، 6لاکھ مربع کلومیٹرز سے زیادہ علاقہ متاثر ہوا اور اور ایک لاکھ 80ہزار 234دیہات صفحہ ہستی سے مٹ گئے۔ سیلاب اور موسم سے متعلق سرکاری محکمہ کی رپورٹ کے مطابق 1950سے لے کر 1959تک پانچ بڑے سیلاب آئے تھے لیکن 1973کے بعد تو سیلابوں نے غیر معمولی شکل اختیار کی اور 2015تک مزید 16سیلاب آچکے ہیں۔ اب تک دستیاب ریکارڈ کے مطابق حالیہ سیلاب سے ہونے والی تباہی یقیناً بہت زیادہ ہے لیکن یہ سیلاب سب سے بڑا نہیں......

ماہرین کے مطابق پاکستان میں اب تک آنے والے سیلابوں میں پانی کے بہاؤ کے لحاظ سے سب سے بڑا یعنی "سپر فلڈ" اگست 1976ء میں آیا تھا، جب دریائے سندھ پر گدو بیراج کے مقام پر پانی کا بہاؤ بارہ لاکھ کیوسکس ریکارڈ کیا گیا تھا.....(کیوسکس! پانی کے بہاؤ کا پیمانہ ہے، یعنی پانی کی کتنی مقدار کتنے وقت میں بہہ رہی ہے۔ ایک کیوسکس برابر ہے 28.32لیٹر پانی کا بہاؤ فی سیکنڈ کے)......اس سیلاب سے بھی بہت تباہی ہوئی تھی۔ میانوالی، لیہ، بھکر، مظفر گڑھ، ڈیرہ غازی خان، راجن پور، سکھر، نواب شاہ، نوشہرو فیروز، حیدر آباد شہر اور ان شہروں کے اردگرد سینکڑوں دیہاتوں کو نقصان پہنچا تھا۔ 1992ء میں آنے والے سیلاب کی شدت تو اتنی نہیں تھی لیکن متاثرین کی تعداد 1976ء کے مقابلے میں تین گنا زیادہ یعنی ایک کروڑ 85لاکھ آٹھ ہزار چار سو بیالیس تھی.....

1950ء کے سیلاب میں 2190افراد جاں بحق اور 17ہزار 920مربع کلومیٹرز پر پھیلے 10ہزار دیہات متاثر ہوئے تھے۔ بعض اندازوں کے مطابق 1950ء میں سیلاب سے ہلاکتیں 2900رہیں۔ جون 1977ء میں سیلاب سے ہزاروں افراد ہلاک ہوئے۔ 1992ء میں ہلاکتیں 1334رہیں۔ 1995ء میں سیلاب سے لاکھوں افراد بے گھر ہوئے۔ مارچ 1998ء کے سیلاب میں ہزار ہلاکتیں ہوئیں۔ 2003ء میں بارشوں اور سیلاب سے سندھ سب سے زیادہ متاثر ہوا۔ کراچی میں دو دنوں میں 284.5ملی میٹرز بارش نے تباہی پھیلادی اور معمولات زندگی مفلوج ہو گئے۔ ٹھٹھہ میں صورتحال بدترین رہی جہاں 404ملی میٹرز بارش نے پورے ضلع کو ہی متاثر کیا۔ 484افراد جاں بحق اور 4476دیہات متاثر ہوئے۔ 2007میں خیبر پختونخوا، سندھ اور بلوچستان کے ساحلی علاقے مون سون بارشوں سے شدید متاثر ہوئے۔ اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں سب سے بدترین سیلاب 2010ء میں آیا جس میں نقصانات کا تخمینہ 43ارب ڈالرز لگایا گیا جو دو سال کی ملکی برآمدات کے مساوی ہے۔ سال 2010سے 2015تک مون سون کی بارشوں میں شدت دیکھی گئی ہے جس کی وجہ سے پاکستان میں ہر سال شدید سیلاب آرہے ہیں۔ ذرائع ابلاغ کے مطابق حالیہ 2015ء کے سیلاب میں اب تک سو کے قریب اموات ہو چکی ہیں۔ پانچ لاکھ کے قریب لوگ متاثر ہوئے، سیلاب کے پانی سے وسیع رقبہ زیر آب آگیا ہے، ہزاروں ایکڑ پر کھڑی فصلیں تباہ ہو گئیں، لاکھوں

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

سیلاب 2015ء

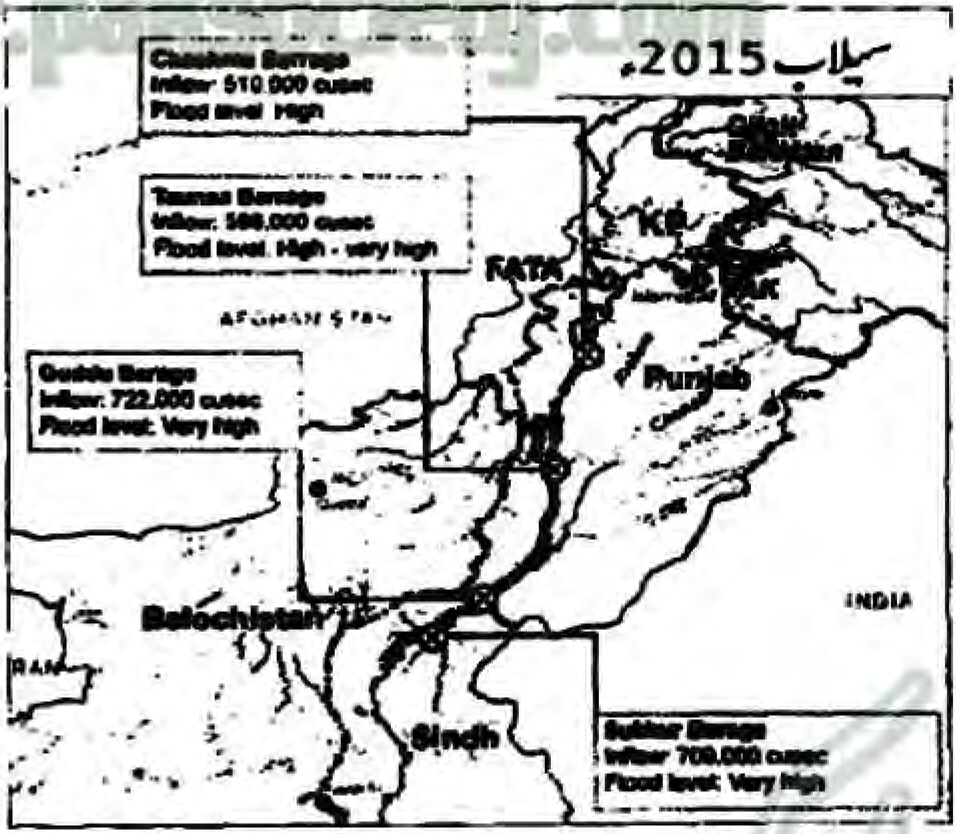

لوگ بے گھر ہوگئے۔

نسل انسان کی تاریخ ہی قدرتی آفات پر قابو پانے اور فطری حوادث کو انسانوں کی بہتری کے لیے استعمال کرنے کی کوششوں سے عبارت ہے۔

حالیہ سیلاب اپنے بہاؤ کے اعتبار سے ماضی کے سیلابوں سے کم ہے لیکن اس کی وجہ سے بڑے پیمانے پر تباہی اور جانی و مالی نقصان میں ہماری اجتماعی غفلت کا دخل زیادہ دکھائی دیتا ہے۔

مثال کے طور پر پاکستان میں کل رقبے کا صرف 2.5 فیصد حصہ ہی جنگلات پر مشتمل ہے۔ جنگلات سے نا صرف سیلابی ریلے کی رفتار کم ہوتی ہے بلکہ عارضی طور پر سیلاب کو روکا بھی جاسکتا ہے، ساتھ ہی ساتھ جنگلات کی وجہ سے سیلابی پانی میں مٹی کا بہت کم حصہ شامل ہوتا ہے۔ جنگلات کی کمی کی وجہ سے پہاڑوں سے سیلابی ریلا بہت تیزی سے نیچے آتا ہے اور بہت بڑی مقدار میں مٹی بھی ہمراہ لے آتا ہے جو بیراجوں اور ڈیموں میں کچھ ہی برسوں میں جمع ہو کر ان کی پانی ذخیرہ کرنے کی صلاحیت کو کم کر دیتی ہے...... انتہائی افسوسناک اور تشویش ناک امر یہ ہے کہ پاکستان میں محض 2.5 فیصد رقبے پر موجود جنگلات کو بھی مسلسل کاٹا جارہا ہے اور نئے درخت نہیں لگائے جارہے، چنانچہ اس طرح کی آفت تو آنی ہی تھی، پھر مزید ستم یہ ہوا کہ دریاؤں کے پشتوں کے ساتھ ساتھ غیر قانونی طور پر بے تحاشہ ریت کھود کھود نکالی گئی اور دریاؤں کو ہر طرح کی آلائشوں سے آلودہ کیا جاتا رہا۔

1947ء میں پاکستان کی آبادی کی مناسبت سے پانی کی دستیاب شرح فی کس پانچ ہزار چھ سو کیوبک میٹر تھی۔ یہ شرح اب گھٹ کر گیارہ سو کیوبک میٹر فی کس سے بھی کم رہ گئی ہے۔ ماہرین کے اندازوں کے مطابق 2020ء تک یہ شرح 885 کیوبک میٹر فی کس تک رہ جائے گی۔ 2003ء میں ہی ورلڈ بینک ہمیں خبر دار کرچکا تھا کہ پاکستان میں پانی کی فی کس دستیابی کی شرح ایتھوپیا، لیبیا، اور الجیریا کو بھی پیچھے چھوڑ چکی ہے، جبکہ آج ہم پانی کے حوالے سے ریڈ زون میں شمار کیے جاتے ہیں۔ پاکستان اسندھ طاس معاہدے کی روسے 30 دن کا پانی ذخیرہ کر سکتا ہے۔ یہ صلاحیت بھی ہمارے ڈیموں اور بیراجوں میں مٹی بھر جانے کی وجہ سے سوالیہ نشان بن چکی ہے۔ شاید اس لیے کہ ہمارے ہاں جدید سائنٹفک طریقوں سے استفادہ نہیں کیا جارہا ہے۔

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

www.paksociety.com

دوسری جانب ہمارے پڑوسی ملک بھارت میں 36 ریاستوں میں بسنے والے سوا ارب افراد کے لیے چار ہزار پانچ سو آبی ذخائر تعمیر ہو چکے ہیں، اور مزید ڈیموں کی تعمیر اور منصوبہ بندی جاری ہے...... وہاں پانی سے بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت 38 ہزار میگا واٹ تک جا پہنچی ہے...... شاید ہمارے ہاں طبقہ اشرافیہ اور صاحب اقتدار لوگوں کے لیے "پانی" کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے....... اس لیے کہ انہوں نے تو منرل واٹر کلچر کو فروغ دے کر اپنا مسئلہ حل کر لیا ہے۔ جبکہ ملک کے 90 فیصد عوام پانی کی بوند بوند کو ترس رہے ہیں..... اور جب آسمان سے یا دریاؤں سے پانی آتا ہے تو ان کے گھر، فصلیں اور مال مویشی ہی نہیں ان کی امیدیں اور خواب سب کچھ ڈوب جاتے ہیں.......

ساری دنیا میں سیلابوں سے انسانی آبادیوں کو بچانے کے لیے لوگ خود اور حکومتیں کوششیں کرتے ہیں۔ پاکستان میں دریاؤں کے کنارے آباد بستیوں کو ہمیشہ سیلاب سے نقصان پہنچتا ہے۔ اس طرح نشیبی علاقوں میں آباد بستیوں کو بھی سیلاب سے نقصان پہنچتا ہے۔ یہ سب کچھ جانتے ہوئے بھی لوگ ان جگہوں پر آباد ہوتے ہیں۔ کیا کیا جائے....؟ یہ ان لوگوں کی مجبوری ہے کہ ان کے لیے سر چھپانے کے امکانات بھی یہیں زیادہ ہوتے ہیں۔

اس ملک میں لوڈ شیڈنگ کے خاتمے، سستی بجلی کے حصول، وسیع و عریض بنجر زمینوں کو قابل کاشت بنانے اور سیلابوں کے خاتمے کے لئے کئی بڑے اور ہزاروں چھوٹے ڈیموں کی تعمیر کے ساتھ ساتھ نظام آبپاشی کو پختہ کرنے کی ضرورت ہے۔ استحصال پر مبنی یہ متروک نظام، بدعنوان اور حریص حکمران طبقہ ایک جدید سماج کی تعمیر کے یہ بنیادی فرائض کبھی بھی ادا نہیں کر سکتے۔ قدرتی آفات سے عوام کے تحفظ اور کروڑوں انسانوں کو محرومی سے نجات دلانے کے لئے ایک ایسا سماجی و معاشی نظام درکار ہے جس میں پیداوار، تعمیر اور خدمات کی قوت محرکہ منافع اور شرح منافع کی بجائے انسانی فلاح اور ضرورت کی تکمیل پر ہو۔

قوموں کی پہچان دعوؤں اور نعروں سے نہیں ہوتی، بلکہ فیصلوں سے ہوا کرتی ہے۔ جو قوم اپنا مستقبل اوج ثریا پر چمکتا دمکتا دیکھنا چاہتی ہے، وہ ہر میدان میں فیصلے بھی اسی طرح بلند و بالا کیا کرتی ہے۔

سیلاب ایک قدرتی پروسیس ہے، جس سے چھٹکارہ حاصل کرنا کسی بھی ملک کے بس کی بات نہیں ہے۔ دنیا بھر میں ہر سال سیلاب کے نتیجے میں لاکھوں لوگ متاثر ہوتے ہیں، ہزاروں ہلاک اور زخمی ہو جاتے ہیں۔ اربوں ڈالر کا بھاری مالی نقصان اٹھانا پڑتا ہے، لیکن جو ممالک سیلاب کا زور توڑنے اور تباہی پھیلانے والے پانی پر قابو پا کر اسے کارآمد بنانے کی منصوبہ بندی کرتے ہیں، وہی سرخرو ٹھہرتے ہیں۔ اس معاملے میں ہم چین کی مثال سامنے رکھتے ہیں۔

چین کی تاریخ خوفناک سیلابوں سے بھری پڑی ہے۔ شمالی چین ہر سال تباہ کن سیلابوں میں بہہ جاتا تھا، جس سے کروڑوں افراد متاثر ہوتے تھے اور ہزاروں موت کا شکار ہو جاتے تھے۔

چین میں 1887 میں آنے والے سیلاب نے 9 لاکھ افراد کی جان لی۔ 1911 میں ایک لاکھ لوگ سیلاب کی نذر ہو گئے۔ 1931 میں 3 لاکھ 50 ہزار اور 1938 میں 5 لاکھ افراد کو سیلابوں نے ہلاک کر دیا، لیکن پھر چینی قوم نے ایک زندہ قوم بن کر سوچا

READING Section
SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 | f PAKSOCIETY

www.paksociety.com

دانشمندی اور ہمت سے ان سیلابوں کے سامنے بند ھ باندھنے کی ٹھانی۔

چینی حکومت نے 1950 کی دہائی میں ایک سروے کیا۔ 15 بڑے دریاؤں کے پانیوں کو اسٹور کرنے کے لیے ڈیم بنانے کا آغاز کر دیا۔ صرف بیس سالوں میں یعنی 1950ء سے 1970ء تک چین کے شمال میں 1282 ڈیمز اور نہروں کا جال بچھا دیا گیا، مزید ڈیمز کی تعمیر کا سلسلہ اب بھی جاری ہے۔ چینی حکومت کے بروقت فیصلوں نے زحمت کو رحمت میں تبدیل کر دیا۔

چین میں اب بھی بارشیں ہوتی ہیں اور ان کے نتیجے میں سیلاب بھی آتے ہیں، لیکن ڈیمز لبالب بھر کر ان سیلابوں کی شدت کو کم کر دیتے ہیں۔ اب چین میں سیلابوں کی وجہ سے ہونے والے نقصان میں کئی سو گنا کمی آگئی ہے۔ وہ پانی جو کبھی عذاب بن کر نازل ہوتا تھا، اب خوشحالی کا نقیب بن کر آتا ہے۔ چین نے ہر سال ضائع ہونے والے پانی کو محفوظ کر کے اپنی زمینوں میں کاشت کاری کی اور گویا کہ سونا اگا دیا اور آج اناج میں خود کفیل ہو گیا ہے۔ اس پانی سے چین نے اور بہت سے فوائد حاصل کیے ہیں۔

دنیا بھر کے مختلف ممالک میں سیلاب آتے رہتے ہیں۔ سیلاب کے نقصانات سے بچنے کے لیے کئی ممالک نے دوررس منصوبہ بندی کر کے اس ناگہانی آفت سے بہت حد تک خود کو محفوظ بنا لیا ہے۔

1910ء میں فرانس کے دارالحکومت پیرس میں تباہ کن سیلاب کے بعد شہر کے درمیان جھیلیں بنا کر سیلاب کے پانی کو متبادل راستہ فراہم کیا گیا۔ یہ جھیلیں شہر کو تباہی سے بچانے کے ساتھ ساتھ سیاحوں کے لیے تفریح کا مرکز بھی بن گئیں۔

لندن کو سیلاب سے بچانے کیلئے دریائے ٹیمز کے ساتھ ساتھ بڑے Mechanical Barrier بنائے گئے ہیں، جب پانی کی سطح بلند ہوتی ہے تو ان میکینیکل دیواروں کو اوپر اٹھا دیا جاتا ہے۔

وینس میں بھی سیلاب سے بچاؤ کا اسی طرح کا انتظام کیا گیا ہے۔ اٹلی کو سیلاب کی تباہ کاریوں سے بچانے کے لیے ایک زیر زمین نہر بنائی گئی ہے۔ شدید سیلاب کے ایام میں اسی نہر کے ذریعے سن 1966ء اور 2000ء میں پانی کے اخراج سے شمالی اٹلی کو بچایا جا سکا۔

آسٹریلیا کے مختلف علاقوں کو سیلاب سے بچانے کیلئے 150 سال پہلے جو سسٹم بنایا گیا تھا، وہ آج تک کارآمد ہے۔

چین، بھارت اور یہاں تک کہ بنگلہ دیش نے بھی سیلابی پانی سے بچاؤ کے لیے محفوظ منصوبہ بندی کر رکھی ہے۔ چین نے اپنے سب سے بڑے دریا "یانگ سی" کو تھری گورجز ڈیم بنا کر روک لیا ہے۔ اس مون سون میں اس ڈیم کی بدولت اتنا پانی ذخیرہ کر لیا گیا کہ کروڑوں عوام اور لاکھوں ایکڑ رقبے پر زیر کاشت فصلوں کو سیلاب کی تباہی سے بچایا جا سکا۔

مصر میں بھی 1899ء کے دوران دریائے نیل پر اسوان ڈیم تعمیر کر کے سیلابی پانی کو کنٹرول کر کے آبپاشی کا انقلابی نظام بنا لیا گیا تھا۔

سیلاب جہاں تباہی اور بربادی کا سبب بنتا ہے وہاں انسانی زندگی اور ماحول میں مثبت تبدیلی کا باعث بھی بنتا ہے۔ سیلابی پانی کی وجہ سے زیر زمین میٹھے پانی کے ذخیرے کو تقویت ملتی ہے۔ سیلابی پانی اپنے ساتھ مختلف طرح کی کھاد اور زمین کو طاقت دینے والے معدنی اجزاء لاتا ہے، جو زمین کی زرخیزی کا باعث بنتے ہیں۔ دریا کی گزرگاہوں کے علاقے میں مچھلیوں اور دوسرے آبی پرندوں کی افزائش میں اضافہ ہوتا

READING Section
SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

ہے۔ جدید دنیا میں سیلاب کوئی ایسی آفت نہیں رہی جس سے محفوظ نہیں رہا جا سکے۔ اگر دریاؤں کو گہرا کیا جائے، پانی کو محفوظ کرنے کے لیے، نہریں، جھیلیں اور ڈیم تعمیر کیے جائیں تو نا صرف ان سیلابوں کی تباہ کاریوں سے محفوظ رہا جا سکتا ہے بلکہ اس پانی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اسے استعمال میں لا کر بجلی بھی حاصل کی جا سکتی ہے اور بارشیں نہ ہونے کی صورت میں خشک سالی کی تباہی سے بھی محفوظ رہا جا سکتا ہے۔

جدید دنیا میں فالٹ لائنز پر رہنے والے لوگوں نے اپنے تعمیراتی طریقوں اور طرز زندگی میں تبدیلیاں لا کر اپنے نقصانات کو کم کر لیا ہے لیکن ہم اتنے سالوں سے دریائی علاقوں میں موجود بستیوں کو نہیں ہٹا سکے۔ ہم پیشگی حفاظتی انتظامات کی بجائے آفت کے آنے پر شور مچانے اور آفت آنے پر کام شروع کرنے کا رویہ اپنائے ہوئے ہیں۔ تیزی سے رونما ہوتی ہوئی ماحولیاتی تبدیلیوں نے پاکستان میں سیلاب کو ہر سال کا مسئلہ بنا کر رکھ دیا ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق قدرت سے تو نہیں لڑا جا سکتا لیکن سیلابوں سے نمٹنا سیکھا جا سکتا ہے۔

پاکستان میں سیلابی نقصانات کو کم کرنے کے لیے نئے آبی ذخائر کی تعمیر، موجودہ آبی ذخائر کی مرمت و صفائی، حفاظتی پشتوں کی مضبوطی، آبپاشی اور دیگر متعلقہ محکموں سے کرپشن کو ختم کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ پاکستان کی تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی بھی ایک مسئلہ ہے اور جو شخص مکان خریدنے کی سکت نہیں رکھتا، وہ دریائی علاقے میں جا کر گھر بنا لیتا ہے۔ "پانی آنے پر اسے مدد کی ضرورت پڑتی ہے اور پانی جانے پر وہ پھر وہاں آ کر دوبارہ آباد ہو جاتا ہے۔

پاکستان پر ماحولیاتی تبدیلیوں کے جو اثرات رونما ہو رہے ہیں، ان سے میڈیا، سیاست دان اور پالیسی سازوں سمیت دیگر متعلقہ لوگ پوری طرح آگاہ محسوس نہیں ہوتے۔ بدقسمتی سے ماحولیات جیسے ترقیاتی امور پاکستان کی قومی ابلاغی پالیسی کا کبھی حصہ نہیں رہے۔ اگر حکمران چاہیں تو نہ صرف اتنے بڑے نقصانات سے بچا جا سکتا ہے، بلکہ پانی کے اس قیمتی خزانے کو محفوظ کر کے ملکی ترقی کے لیے گنج پائے گراں مایہ کے طور پر استعمال کر سکتے ہیں۔ چھوٹے بڑے ڈیم بنا کر بجلی کی قلت کو پورا کر سکتے ہیں۔ پانی کو بے آب و گیاہ زمینوں تک لے جا کر سبزے اگا سکتے ہیں۔ بارانی علاقوں میں نہروں کے ذریعے پانی لے جا کر بنجر زمینوں سے لہلہاتی فصلیں پیدا کر سکتے ہیں۔ ندی نالوں کو پختہ کر کے ان کے پشتے بنا کر پانی سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں، لیکن ستم دیکھیے! صرف نااہلی و کاہلی کی وجہ سے ہم قدرت کی ایک انمول نعمت کو اپنے لیے باعث زحمت بنا لیتے ہیں۔

ہر سال آنے والے ہولناک سیلابوں سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ کوئی لائحہ عمل تیار کیا جائے۔ ہم چین کی طرح سیلابوں کی تعداد، مقدار اور نقصان کو کئی گنا کم کر سکتے تھے۔ لیکن اگر حکمران اس معاملے کو سنجیدگی کے ساتھ لیں تب ہی یہ سب کچھ ہو سکتا ہے۔

اگر ہم ملک کے طول و عرض میں چھوٹے بڑے ڈیموں اور نہروں کا جال بچھا دیں تو ہم اس سیلابی پانی سے زندگی کشید کر سکتے ہیں۔ ہم بارشوں کے پانی کو ضائع ہونے سے بچا سکتے ہیں۔ اس کو استعمال میں لا کر بجلی بنا سکتے ہیں، زراعت کو ترقی دے سکتے ہیں۔ اگر چھوٹے یا بڑے ڈیمز ملکی ضروریات کے مطابق بنا دیے جائیں تو گلیشیئرز کے پگھلنے سے پیدا ہونے والے تند رو پانی اور بارشوں کے سیلابی ریلے زحمت کے بجائے رحمت کا روپ دھار سکتے ہیں۔

SCANNED BY AMIR
READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

Ziryab زریاب

جس نے دنیا کو سکھائے آداب

زریاب... ایک آزاد کردہ غلام جس نے اندلس (اسپین) میں رہ کر فنِ موسیقی، طرزِ معاشرت، حسن و آرائش اور دیگر شعبوں میں حیرت انگیز اختراعات کیں۔

بر عیس

یہ تو آپ کو معلوم ہی ہوگا، ہم بھی ان صفحات میں بار بار اس کا تذکرہ کرتے رہتے ہیں کہ مسلمانوں نے علم کے بیش بہا خزانے مغرب کو دیے اور مغرب نے ان سے خوب استفادہ کیا۔ چاہے وہ طب ہو، کیمیا ہو، جغرافیہ ہو یا طبعیات، مگر کیا آپ یہ بات جانتے ہیں کہ علمی میدان ہی میں نہیں بلکہ مغربی دنیا کے رہن سہن اور طرزِ معاشرت میں بھی مسلمانوں کا بہت کنٹری بیوشن ہے۔

آیئے...! آج ہم دوسری صدی ہجری کے ایک جینئس مسلمان کا تذکرہ کرتے ہیں۔ آج کے پڑھے لکھے مسلمانوں میں بھی شاید چند ہی لوگ ان صاحب کی شخصیت اور ان کے کارناموں کے بارے میں جانتے ہوں۔

یہ صاحب کون تھے...؟ خاندانی طور پر تو یہ صاحب غلام ابنِ غلام تھے۔

یہ ذکر ہے 799 عیسوی (182ھ) کا جب اس صدی کے تین روشن شہروں میں سے ایک بغداد میں عباسی خلیفہ ہارون الرشید کا دربار سجا تھا۔

عباسی خلیفہ کا یہ دور سائنسی، ثقافتی اور مذہبی رواداری کا دور کہلاتا ہے۔ ہارون رشید کے شستہ اور شاندار دربار نے سائنس اور آرٹ کی جیسی سرپرستی کی ویسی ہی سرپرستی نغمہ اور موسیقی کی بھی کی اور سرپرستی بھی ایسی کی کہ آسمان موسیقی کے نہایت تابناک ستارے اسی افق پر جگمگانے لگے۔

READING Section
SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

معروف مؤرخ ابن خلدون المقدمہ میں لکھتے ہیں

"اہل موصل کے یہاں زریاب نام کا ایک غلام تھا جسے خود انہوں (اہل موصل) نے گانا سکھایا لیکن جب وہ استاد کامل ہو گیا اور گانے میں استادوں سے بھی سبقت لے گیا تو اہل موصل نے حسد کے مارے اسے مغرب کی طرف نکال دیا۔ جو گھومتا ہوا امیر الحکم ابن ہشام بن عبدالرحمٰن امیر اندلس کے پاس پہنچا۔ حکم نے اس کی بڑی عزت کی یہاں تک کہ سواری لگا کر اسے لینے کے لیے نکلا اور بے انتہا انعام و اکرام اور جاگیر دے کر اپنا ندیم خاص بنالیا۔ اندلس میں اس کی بدولت ہی موسیقی کو رواج حاصل ہوا۔ اشبیلہ میں بالخصوص اس کا بہت چرچا ہوا، اور جب اشبیلہ کی حکومت زوال پذیر ہوئی تو اس فن کے جاننے والے وہاں سے نکل کر مغرب و افریقہ میں پہنچ گئے"۔ (مقدمہ ابن خلدون، ج:5: فصل 32)

ہارون الرشید کو موسیقی سے بہت دلچسپی تھی۔ اس کے دربار میں دنیا کے مشاق اور اپنے وقت کے جانے مانے عظیم موسیقار اور گائیکی میں اپنی مثال آپ موسیقار اور گلوکار اسحاق الموصلی اپنے شاگردوں کے ساتھ حاضر تھے۔ ایک سیاہ فام شاگرد بھی خلیفہ کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑا تھا۔

"اچھا تو تم کیا سناؤ گے"۔ خلیفہ نے الموصلی کے اس سیاہ فام شاگرد سے پوچھا....

"عالی مقام جو فرمائیں، کئی اچھوتے ساز اور روح پرور کلام میرے سینے میں ہیں۔ ایسا کلام ایسی دھن جو کسی نے اب تک نہ سنا ہو"۔ سیاہ فام کی آواز میں بلا کا اعتماد تھا۔

خلیفہ نے پر شوق انداز میں اس سیاہ فام کو گانے کا حکم دیا۔ شاگرد نے اپنے اُستاد کی طرف اجازت طلب نظروں سے دیکھا۔ وقت کے عظیم موسیقار اسحاق الموصلی نے بھی نظروں کے اشارے سے اپنے شاگرد کو اجازت دی۔ سیاہ فام کی میٹھی سریلی آواز اور سحر انگیز گائیکی نے ماحول کو بے خود کر دیا۔

اس کی انگلیاں تاروں کو چھوتیں تو جیسے جل ترنگ سے بجنے لگتے۔ محل میں تو خاموشی گہری سے گہری تر ہوتی جاتی صرف موسیقی اور گلوکاری کی صدا چاروں طرف پھیلتی رہی۔

خلیفہ اس گائیکی سے بے انتہا متاثر ہوا اور اس کی خوب پذیرائی کی۔ اس نے حکم جاری کر دیا کہ اس شاگرد پر خصوصی توجہ مرکوز کی جائے اس کے علاوہ بھی اسے کئی مراعات سے نوازا گیا۔

زریاب:

یہ سیاہ فام گلوکار کون تھا....؟

اس کا اصل نام تو ابو الحسن علی بن نافع تھا مگر خوش الحانی کی بدولت لوگ اسے "زریاب" کے نام سے زیادہ پکارتے تھے۔ کردستان سے تعلق رکھنے والے اس سیاہ فام غلام کو یہ لقب بغداد میں ملا۔

کہا جاتا ہے کہ اسے یہ لقب ایک خوش آواز سیاہ پرندے سے تشبیہ میں دیا گیا تھا۔ بعض اہل زبان کا یہ کہنا ہے کہ زریاب "مینا" کو کہتے ہیں۔ الدمیری نے بھی اس نام کا مطلب ایک کالی پھدکنے والی خوش

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

www.paksociety.com

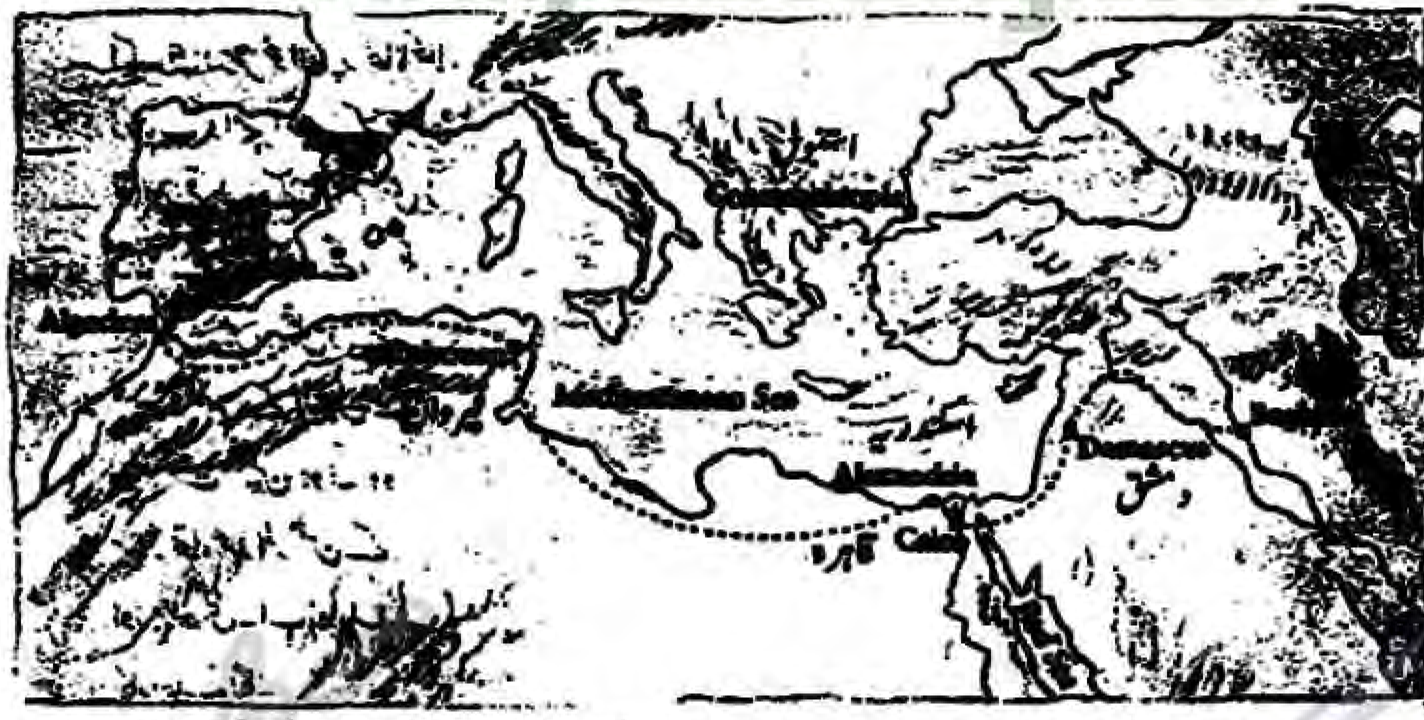

آواز چڑیا بتایا ہے۔ اصل میں یہ فارسی لفظ "زہراب" یعنی بلبل تھا جو عربی میں تبدیل ہو کر زریاب ہو گیا۔

زریاب سیاہ رنگت کا، سرو قد شخص تھا۔

زیادہ تر مورخین کا اندازہ ہے کہ اس کی پیدائش بغداد میں تقریباً 770ء تا 780ء کے درمیان میں ہوئی۔

زریاب کا بچپن خلیفہ مہدی کی غلامی میں گزرا۔ روایات میں ہے کہ زریاب کے والد بھی غلام تھے اس طرح زریاب نسلی اعتبار سے غلام تھا۔ بچپن میں ہی وہ اپنے دور کے مشہور موسیقار اسحاق الموصلی کی شاگردی میں آیا اور نوجوانی میں اسحاق الموصلی نے اسے ہارون الرشید کے دربار میں پیش کیا۔

موسیقی:

بغداد میں ہنر کے اظہار کے بعد خلیفہ اور اس کے درباریوں نے زریاب کو اپنے سر آنکھوں پر بٹھایا۔ یہ دیکھ کر اس کے استاد الموصلی اور دوسرے شاگرد عدم تحفظ محسوس کرنے لگے۔ ان کے حسد کی وجہ سے زریاب کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ خلیفہ ہارون الرشید کے انتقال کے بعد زریاب کو اپنی جان بچا کر بغداد سے نکلنا پڑا۔

تقریباً 813ء میں وہ بغداد سے دمشق (شام) اور پھر قاہرہ و اسکندریہ (مصر) اور سفر کی کئی منازل طے کرتے ہوئے قیروان (تیونس) پہنچا۔

زریاب بلا مبالغہ اس دور کا تان سین تھا۔ ایک روایت کے مطابق اُسے ہزار راگ یاد تھے۔

تیونس کے امیر زیادۃ اللہ نے انہیں اپنے پاس مہمان رکھا۔ دوسری جانب زریاب کے تیونس پہنچنے کی خبر اندلس یعنی اسپین کے امیر الحکم ابن ہشام ابن عبدالرحمن کو ملی۔ وہ بھی موسیقی اور فن کا دلدادہ تھا، الحکم نے زریاب کو اندلس (اسپین) آنے کی دعوت دی.... اس دعوت پر زریاب اندلس کے دار حکومت قرطبہ پہنچا۔ قرطبہ میں امیر الحکم نے اس کی خوب پذیرائی کی اور اس پر نوازشات کی بارش کرتے ہوئے ماہانہ 200 دینار وظیفہ مقرر کیا۔

امیر الحکم زریاب کی لیاقت و دانائی سے بے انتہا متاثر تھے۔ زریاب کو اپنے اور اپنے بیٹوں کے ساتھ

READING Section
SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

ایک ہی دستر خوان پر کھانا کھلاتے تھے۔ باوجود یہ کہ زریاب کو امیر الحکم کے مزاج میں بہت دخل ہو گیا تھا اور قرطبہ کے عوام بھی زریاب کے پاس سفارش کے لیے آنے لگے، مگر زریاب سیاسی اور ملکی معاملات میں دخل دینے سے ہمیشہ پرہیز کرتا تھا۔

الحکم کے انتقال کے بعد اس کا بیٹا عبدالرحمن دوم تخت نشین ہوا۔ وہ بھی زریاب کی ذہانت سے متاثر تھا، عبدالرحمن کے دربار میں زریاب کی حیثیت اور بڑھ گئی۔ اب زریاب، زریاب قرطبی کے نام سے پکارا جانے لگا۔

فن موسیقی میں زریاب کو کمال حاصل تھا۔ اس وقت اندلس میں "عود" نام کا ایک ساز استعمال کیا جاتا تھا۔ عود میں چار تار ہوتے تھے۔ زریاب نے ان چار تاروں کے ساتھ ایک اور تار کا اضافہ کر دیا۔ یہ موسیقی میں زریاب کا ایک بہت بڑا کنٹری بیوشن مانا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ عود میں چار تاروں کی حیثیت اگر نفس کی ہے تو زریاب کے متعارف کردہ پانچویں تار کی حیثیت جوہر (روح) کی سی ہے۔

عود کے تاروں کو حرکت دینے کے لیے لکڑی کے ٹکڑے استعمال کیے جاتے تھے۔ زریاب نے عود بجانے کے لیے عقاب کی چونچ کروائی۔ آج گٹار بجانے کے لیے "پلاسٹک کی نوکدار تکون" استعمال ہوتی ہے۔ یہ عقاب کی چونچ کی ایک تبدیل شدہ شکل ہی ہے۔ زریاب نے اندلس کی پوری موسیقی تبدیل کر دی۔ اس نے جدید خطوط پر نئی موسیقی ترتیب دی۔ آج بھی اسپین کی موسیقی پر زریاب کے تجربات کی گہری چھاپ ہے۔

طرزِ معاشرت Life Style:

موسیقی و دیگر فنونِ لطیفہ کا ماہر ہونے کے ساتھ ساتھ زریاب گویا ہر فن مولا بھی تھا۔ اُس کا ذوقِ لطیف بڑا اعلیٰ تھا۔ وہ بے حد ذہین اور جدت

طراز شخص تھا۔

زریاب کا جمالیاتی ذوق اور جدت طرازی اسلامی اسپین میں تمدن پر بھرپور انداز میں اثر انداز ہوئی۔ اس نے اسپین میں ''فنِ آرائش'' Decorative Art کو متعارف کروایا۔ وہ شاہی مجالس کی تزئین و آرائش کا ماہر تھا۔ یہ کام وہ اس حسن وخوبی سے کرتا تھا کہ قرطبہ کے حکمران اور امراء دنگ رہ جاتے تھے۔ اشرافیہ اور عوام اسے ایک غیر معمولی انسان قرار دیتے تھے۔

آدابِ طعام Dining Etiquette:

زریاب نے اندلسیوں کے طرزِ طعام میں بھی

READING Section
SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

www.paksociety.com

حیرت انگیز تبدیلیاں متعارف کروائیں۔ مثال کے طور پر میز پر کھانا کھانے کا رواج۔

در حقیقت میز کرسی پر کھانا کھانے کا رواج انگریزوں کا نہیں بلکہ اسپینش لوگوں کا ہے، اسپین میں اسے زریاب نے متعارف کروایا تھا۔ صفائی اور خوشنمائی کے لیے کھانے کی میز پر شیٹ ڈالنے کا رواج بھی زریاب سے شروع ہوا۔ اس کام کے لیے زریاب نے لکڑی کی میز کو ڈھانپنے کے لیے چمڑے کی باریک تہوں والی شیٹ استعمال کیں۔

زریاب کی یہ اختراع کھانے کی میز کو چادر، پلاسٹک شیٹ یا کسی اور چیز سے کور کرنے کی صورت میں آج تک چلی آرہی ہے۔

مشرقی ممالک میں کئی لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ کھانے میں چمچے، کانٹے اور چھری کا استعمال انگریزوں کا وطیرہ ہے۔ یہ بات بالکل ٹھیک ہے کہ یہ اندازِ طعام یورپ سے آیا ہے تاہم یورپ میں اس اندازِ طعام کی ابتداء انگریزوں سے نہیں بلکہ اندلس سے ہوئی۔ اندلس یعنی اسپین میں اس رواج کا بانی کوئی اور نہیں بلکہ زریاب تھا۔

اندلس میں لوگ کھانے پینے کے لیے دھات کے بنے ہوئے برتن اور گلاس استعمال کرتے تھے۔ امیر لوگ سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا کھاتے تھے۔ زریاب نے مشروبات کے لیے شیشے کے انتہائی خوبصورت گلاس متعارف کروائے۔ اندلس کے لوگوں نے سونے، چاندی، تانبے اور دیگر دھاتوں کے بجائے شیشے کے برتنوں کا استعمال زریاب ہی سے سیکھا۔

زریاب کی اس دریافت سے آج تک دنیا کے ہر حصے کے لوگ فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اندلس میں بڑی بڑی دعوتوں اور ضیافتوں میں شیشے کے برتنوں کا استعمال باعثِ افتخار سمجھا جاتا تھا۔ شیشے کے برتنوں کے علاوہ زریاب نے دورانِ طعام چمچ اور چھری کانٹے کا استعمال بھی متعارف کروایا۔

پکوان: Cuisine

زریاب نے کھانا پکانے میں بھی کئی جدتیں کیں۔ اس دور کے اسپین میں زیادہ تر بھنا ہوا گوشت پسند کیا جاتا تھا۔ زریاب نے لوگوں کو بتایا کہ گوشت کو صرف بھوننے کے علاوہ بھی مختلف طریقوں سے پکایا جائے۔ اس نے گوشت کو سبزیوں کے ساتھ پکانا

SCANNED BY AMIR
READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

بھی متعارف کروایا۔ زریاب نے کئی ڈشز کے لیے مختلف اجزاء پر مشتمل تراکیب (Recipes) ترتیب دیں۔ پکے ہوئے کھانوں کے ساتھ تازہ سبزیوں اور سلاد کا استعمال بھی زریاب سے منسوب ہے۔ زریاب نے لوگوں کو قائل کیا کہ کھانے میں سبزیاں اور پھل زیادہ سے زیادہ استعمال کریں۔ سفید موصلی (Asparagus) کو کھانے کے لیے استعمال کرنے والا زریاب تھا۔ آج بھی مغرب میں اسپراگس کو ایک مہنگی ترین سبزی کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

بہت سی مٹھائیاں بھی زریاب کی طرف منسوب ہیں۔ جلیبی برصغیر کے لوگوں کی ایک نہایت پسندیدہ مٹھائی ہے۔ جلیبی بھی دراصل اسپین میں رہتے ہوئے زریاب کی ہی تیار کردہ ہے۔ جلیبی کا لفظ دراصل زلابیہ کی تبدیل شدہ شکل ہے۔ اس کی ترکیب عرب اپنے ساتھ ہندوستان لائے تھے۔

گڑ کو پکا کر مونگ پھلی یا دیگر میووں کو ملا کر ایک مٹھائی تیار کی جاتی ہے اسے ہمارے یہاں گڑ کی پٹی (Guirlache) کہتے ہیں۔ یہ بھی سب سے پہلے زریاب ہی نے تیار کی تھی۔

زریاب نے ایک خاص قسم کے کباب بھی بنائے جن کو "ٹکیا" کہا جاتا تھا۔ ایک خاص قسم کے سموسے بھی اسی کی طرف منسوب ہیں جنہیں "تقیہ" کہتے تھے۔

زریاب نے کچھ نئے مصالحوں اور چند سبزیوں کو پہلی بار کھانے کے طور پر استعمال کیا۔

Three Course Meal:

زریاب نے اسپین کی شاہی دعوتوں میں کورس میل کی طرح ڈالی۔ اس کورس میل میں مہمانوں کو پہلے ایک گرم مشروب (Soup) پیش کیا جاتا۔ اس کے بعد مختلف کھانے اور پھر شیرینی یعنی Sweet Dish اور Desert پیش کیے جاتے۔ زریاب کے شروع کردہ تھری کورس میل کا رواج صدیاں گزرنے کے بعد آج بھی قائم ہے۔

مہمانوں کی تواضع کے لیے دعوتوں میں کئی مفرح مشروبات زریاب نے متعارف کروائے۔

بناؤ سنگھار:

اب ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ زریاب نے اسپین کے بناؤ سنگھار میں کیا کیا جدتیں کیں۔

جس زمانے میں زریاب اندلس میں داخل ہوا ان دنوں وہاں کے تمام مرد و عورت پیشانی کے اوپر مانگ نکالا کرتے تھے اور بالوں کو کنپٹی اور ابروؤں پر چھوڑ دیتے تھے۔ نفاست پسند زریاب کو بالوں کا یہ اسٹائل پسند نہ آیا۔ اس نے اسپین میں ہیئر اسٹائل کو بھی جدتیں بخشیں۔ زریاب اپنے بالوں کو صاف کر کے ٹیڑھی مانگ نکالتا اور بالوں کو کانوں کے پیچھے کر لیتا۔ امراء کو زریاب کا یہ ہیئر اسٹائل بہت بھایا اور رفتہ رفتہ اکثر لوگوں نے یہی ہیئر اسٹائل اپنا لیا۔

SCANNED BY AMIR

READING Section

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

زریاب نے آرائش گیسو کے لیے دیگر کئی منفرد اسٹائل بھی وضع کیے، اس دور میں مرد اور عورت دونوں ہی لمبے لمبے بال رکھتے تھے۔ زریاب نے شارٹ ہیر کا اسٹائل متعارف کروایا، ساتھ ہی اس نے پیشانی پر چھتری یا جھالر کی طرح بکھرائے ہوئے بالوں کا فیشن (سامنے کے بالوں کو اس طرح کاٹنا کہ پیشانی پر لٹکتے ہوں) بھی نکالا۔ اسے آجکل Bangs اور فرنج Fringe کہا جاتا ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ زریاب کا وضع کردہ یہ فیشن آج بھی دنیا بھر میں مقبول ہے۔

ملبوسات: Dress Designing

زریاب کی فطرت ہی میں جدت تھی۔ وہ ایک انتہائی نفیس انسان تھا۔ اپنی نفاست کا اظہار زریاب نے ملبوسات میں بھی کیا۔ کردستان میں پیدا ہونے والے اس غلام زادے نے اسپین کے لوگوں کو سکھایا کہ وقت اور موسم کی مناسبت سے اچھی تراش خراش کے ساتھ اُنہی رنگوں کے لباس پہننے چاہئیں جو پہننے والے پر اچھے لگیں۔

زریاب کے اس نظریے نے تو اسپین میں گویا تہلکہ ہی مچادیا۔ اس نظریے سے ایک نئی انڈسٹری یعنی فیشن انڈسٹری کی ابتدائی صورت سامنے آئی۔

نئے نئے فیشن نکالنے میں اُسے کمال مہارت حاصل تھی۔ اُس نے اسپین کے لوگوں کو خوش لباسی سکھائی۔ اس کے منہ سے نکلا ہر لفظ اہمیت اور جسم کی ہر حرکت ایک فیشن کا درجہ حاصل کرنے لگی تھی۔ زریاب نے اس دور میں لوگوں کے طرزِ معاشرت میں ایک انقلاب پیدا کردیا۔ یورپ بھر میں اُسے فیشن کا باوا آدم سمجھا جاتا تھا۔ اس کے وضع کردہ فیشن اتنے پائیدار تھے کہ ان کے اثرات آج بھی یورپ اور دنیا کے دیگر خطوں میں دیکھے جاسکتے ہیں۔

زریاب نے صبح، شام اور رات کے علیحدہ علیحدہ لباس کا تصور دیا۔ یعنی ہر وقت کا پہناوا مختلف ہونا چاہیے۔ زریاب نے لوگوں کو سکھایا کہ وقت اور موسم کے لحاظ سے لباس کی تراش خراش اور وضع قطع مختلف ہونی چاہیے۔ دراصل اس دور میں لوگ

READING Section
SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

www.paksociety.com

بھاری اور کڑھے ہوئے لباس کو اہم سمجھتے تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اندلس کے خواص و عوام کو ملبوسات میں کپڑے کے انتخاب اور رنگوں کی اہمیت کا کچھ زیادہ شعور نہ تھا۔ اگر انہوں نے موسم گرما کے دوران کپڑوں میں ایک رنگ کا استعمال شروع کر دیا مثال کے طور پر اگر وہ ہلکا نیلا رنگ استعمال کر رہے ہیں تو چاہے گرمیاں ختم ہو کر سردیاں شروع ہو جائیں مگر ہلکے نیلے رنگ کا استعمال جاری رکھتے تھے۔ اسی طرح گرمیوں میں گہرے رنگ استعمال کرتے رہتے تھے۔ زریاب نے اہل اسپین کو موسم کے مطابق کپڑے اور رنگوں کے انتخاب کا شعور دیا۔ اس نے لوگوں کو بتایا کہ گرمیوں میں ہلکے کپڑے اور موسم کی مناسبت سے ہلکے رنگ استعمال کرنا چاہیے۔ سردیوں میں گہرے رنگ کے موٹے کپڑے استعمال کرنا چاہیے یعنی زریاب نے یہ شعور دیا کہ موسم کے ساتھ ساتھ بتدریج لباس کا کپڑا اور رنگ تبدیل ہونا چاہیے۔ زریاب نے دربار میں حاضر رہنے والے وزراء اور امراء کے لیے بھی مخصوص لباس تیار کیے۔ عہدوں کی نشاندہی کے لیے زریاب نے مختلف رنگوں اور وضع کے مفلر یا من تیار کیے۔ اسے کیفی یا کرتا

کے گلے پر لگایا جاتا تھا۔

یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ کئی صدیوں بعد بھی مغرب نے اپنے کئی فیشن زریاب کے تجربے کو سامنے رکھ کر ترتیب دیے ہیں۔ یا ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ آج کے مغرب کے فیشن کی بنیاد زریاب کے تجربات پر ہے۔ اکثر مغربی مفکرین اپنی کتابوں میں اس حقیقت کو تسلیم بھی کرتے ہیں۔

صحت و حسن :Health & Beauty

اس دور کے اسپین میں روزانہ غسل کا کوئی رواج نہ تھا۔ یورپ میں اکثر لوگ تو کئی کئی ہفتے نہیں نہاتے تھے۔ زریاب نے اہل اسپین کو دن میں دو وقت یعنی صبح اور شام نہانے کے فوائد بتائے۔ زریاب کی اس ترغیب پر شاہی خاندان اور امراء میں دو وقت نہانے کا رواج چل پڑا۔

اسپین میں لوگ دانتوں کی صفائی پر خاص توجہ نہیں دیتے تھے۔ زریاب نے لوگوں کو سمجھایا کہ وہ اپنے دانتوں کی صفائی کا خاص اہتمام کریں۔ اس کے ساتھ ساتھ زریاب نے مقامی جڑی بوٹیوں کو استعمال کرتے ہوئے دنیا کا سب سے پہلا "ٹوتھ پیسٹ" بنایا۔ اس ٹوتھ پیسٹ کے اجزاء کے متعلق تو پتہ نہیں مگر کتابوں میں اتنا ضرور ملتا ہے کہ یہ خوش ذائقہ اور خوشبودار بھی تھا۔

اندلس کے بادشاہ اور امراء گلاب اور دیگر خوشبودار پھولوں کو پسوا کر خوشبو کے لیے کپڑوں پر چھڑک لیا کرتے تھے مگر اس سے کپڑوں پر دھبے پڑ جاتے تھے۔ زریاب نے خوشبو کو کپڑوں اور جسم میں بسانے کے لیے ایک خاص قسم کا مرکب بنایا۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ زریاب کا تیار کردہ

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN

www.paksociety.com

اگر آپ ٹوتھ پیسٹ، شیمپو یا پرفیوم استعمال کرتے ہیں، کھانے سے پہلے سوپ اور بعد میں سویٹ ڈش لیتے ہیں، ماتھے کے بال تراشتے ہیں، یا موسم کی مناسبت سے مختلف رنگوں کے لباس پہنتے ہیں اور اسے یورپی طرز معاشرت سے اخذ کردہ سمجھتے ہیں تو آپ کا خیال ٹھیک ہے۔ یہ رواج یورپ سے ہی عام ہوئے لیکن ان میں سے زیادہ تر طریقوں کے بانی اسپین میں رہنے والے ایک جینئس مسلمان زریاب تھے۔

یہ مرکب موجودہ دور کے پرفیوم اور ڈیوڈرینٹ کی ابتدائی شکل تھی۔

اس دور میں عورتیں اور مرد ایک خاص عرق سے بال دھوتے تھے اس میں گلاب ملا ہوتا تھا۔ زریاب نے اس عرق میں چند نمکیات اور خوشبودار بوٹیوں کا اضافہ کر دیا۔ بال دھونے کے لیے زریاب کے تیار کردہ اس عرق سے بالوں کی صفائی بھی ہوتی تھی اور مضبوط بھی ہو جاتے تھے۔ یوں کہہ لیجیے کہ یہ آج کے شیمپو کی ایک قدیم شکل تھی۔

کپڑوں سے غلاظت اور عفونت کو دور کرنے کے لیے زریاب نے واشنگ پاؤڈر تیار کیا۔ اس کے استعمال سے میلے کپڑے نہایت صاف ہو جاتے تھے۔ اس کی ترکیب کی بہت تعریف کی گئی۔

اندلس کے عوام زریاب کی جدت طبع سے بے حد متاثر تھے۔ وضع دارانہ زندگی کی چھوٹی سے چھوٹی بات میں بھی زریاب کو ایک اعلیٰ نمونہ قرار دیا جاتا تھا۔

طرز تعمیر: Architecture

نویں صدی میں یورپ کے اکثر مکانات کچھ اس طرح تعمیر ہوتے تھے کہ کمرے میں صرف ایک دروازہ ہوتا تھا۔ ہوا اور روشنی کے گزرنے کا کوئی تصور نہ تھا۔ زریاب نے اس طرز تعمیر میں تبدیلی کروائی۔ اس نے اہل اسپین کو ہوا اور روشنی کے لیے کمروں میں بڑے اور کشادہ روشن دانوں کا تصور دیا۔

متفرق:

زریاب نے کئی پودوں اور بوٹیوں کے طبی خواص بھی بتائے اور انہیں استعمال کرنے کے مختلف طریقوں سے آگاہ کیا۔ زریاب نے موسیقی کا اسکول، بیوٹی پارلر اور ریسٹورنٹ بھی تعمیر کیے۔

جس طرح ہم جانتے ہیں کہ ابن الہیثم اور الفارابی نے فزکس، جابر بن حیان نے کیمیا، الاصمعی نے بائیولوجی، الرازی اور الزہراوی نے طب، ابن خلدون اور البیرونی نے تاریخ، المسعودی الادریسی نے جغرافیہ، الجاحظ اور الغزالی نے فلسفہ، ابن رشد اور طوسی نے علم ہیئت و فلکیات اور الکندی اور خوارزمی نے ریاضی و الجبراء کا علم دنیا کو دیا، اور ان کے کارناموں کو مغرب نے ہاتھوں ہاتھ اپنایا، اسی طرح زریاب نے بھی فن موسیقی کو ترقی دینے کے ساتھ ساتھ اچھی طرز معاشرت اور صحت بخش رہن سہن کے اعلیٰ تصورات سے آشنا کیا۔

آج بھی دنیا کے ہر گھر میں نویں صدی عیسوی کے اس سیاہ فام موسیقار، فیشن ڈیزائنر، اسٹائل ٹرینڈر اور طباخ (شیف) زریاب کے ذہن اور تجربے سے گندھی ہوئی کوئی نہ کوئی چیز استعمال ہو رہی ہوگی۔

❄

SCANNED BY AMIR
READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

www.paksociety.com

تسلیم و رضا کے بندے

اشفاق احمد

انسان عجیب عجیب قسم کی مشکلات میں مبتلا رہتا ہے۔ اسے ان مشکلات کا کوئی مناسب حل بھی سوجھتا نہیں ہے۔ کوئی شخص اگر اپنے قد اور سوچ سے بڑی بات کرنے لگ جائے تو پھر وہ بری طرح سے پھنس جاتا ہے۔ مجھ سے لوگ آکر پوچھتے ہیں کہ آخر "خوش کیسے رہا جائے" اور سکونِ قلب کے لیے کونسا طریقہ اختیار کرنا چاہیے۔ اب ظاہر ہے کہ میرے پاس کوئی طب یا ہومیو پیتھک کی دوا تو نہیں ہے جو میں انہیں دے کر کہوں کہ اس کی چند خوراکیں کھاؤ تو سب ٹھیک ہو جائے گا۔ میرے پاس تو تجربات و مشاہدات ہی ہیں جن کی بنا پر میں ان سے کچھ کہہ سکتا ہوں۔ گو تمام کے تمام واقعات مجھ پر گزرے نہیں ہیں، لیکن میں ان کا شاہد ضرور ہوں۔

> حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ "مسکراہٹ بھی ایک صدقہ جاریہ ہے۔"

خواتین و حضرات خوش رہنے کے لیے ایک مشکل سا طریقہ یہ ہے کہ دوسروں کو اپنی خوشی میں شریک کیا جائے۔ اب یہ بڑا مشکل کام ہے۔ سائنس کے فارمولے کی طرح کہ پانی یا لیکوڈ اپنی سطح ہموار رکھتا ہے اس طرح کی کوئی بات خوشی کے حصول کے لیے دستیاب کرنا مشکل ہے۔ خوشی کے حصول کے لیے دوسروں کو شریک کرنا پڑتا ہے وگرنہ آپ خوش نہیں رہ سکتے۔ آپ دیکھتے ہوں گے کہ درختوں کو قادر مطلق نے جس طرح کا پیدا کر دیا وہ وہاں ہی کھڑے ہیں۔ ایک درخت کبھی دوسرے درخت سے حاسد نہیں ہوتا۔ کبھی درخت یہ نہیں کہتا کہ ہمیں تو جی آم کا درخت بناتا یا اور لوگ ہمیں کھا کھا کر موجیں کر رہے ہیں اور ہمیں نوچ نوچ کر ٹوکریاں بھر کر لے جا رہے ہیں۔ کاش خدا نے ہمیں شہتوت کا درخت بنایا ہوتا اور مجھ پر رنگ برنگے شہتوت لگتے۔

خواتین و حضرات! انسان ہمیشہ اپنی قسمت پر شاکی رہتا ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ مجھے ایسا ہونا چاہیے تھا، کوئی کہتا ہے مجھے ویسا ہونا چاہیے تھا لیکن درخت ایسا شکوہ نہیں کرتا۔ کبھی درختوں نے یہ شکایت نہیں کی کہ جناب جب سے پیدا ہوئے ہیں وہیں گڑھے ہوئے ہیں۔ نہ کہیں سیر کی ہے نہ گھوم پھر کے دیکھا ہے۔ لیکن وہ ہمیشہ خوشی سے جھومتے رہتے ہیں اور آپ کو بھی خوشیاں عطا کرتے ہیں۔

ایسے ہی پرندے اور جانور ہیں کبھی کسی شیر نے زیبرا بننے کی خواہش نہیں کی۔ یا کسی ہرن نے کبھی فاختہ بننے کا نہیں سوچا۔ وہ جانتے ہیں کہ ان کو بنانے والا علیم مطلق بہتر سمجھتا ہے کہ ہمیں کیسا ہونا چاہیے۔

اگر میں اپنے آپ کو نہ بدلوں تو مجھے کہا جائے گا کہ اشفاق صاحب آپ اپنے Status کا خیال رکھیں۔ ہمارے ہاں اس قسم کی عجیب و غریب

READING Section
SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

Terms بن چکی ہیں اور وہ انسان کو شرمندہ کرتی ہیں۔ ہمیں زندگی میں کبھی کبھی ایسا انسان ضرور مل جاتا ہے جس کو دیکھ کر حیرانی ضرور ہوتی ہے کہ یہ کیسا بادشاہ آدمی ہے؟ یہ مالی طور پر بھی کمزور ہے۔ علمی و عقلی اور نفسیاتی طور پر کمزور ہے لیکن یہ خوش ہے۔

ہمارے علاقے ماڈل ٹاؤن میں ایک ڈاکیا ہے جو بڑا اچھا ہے۔ اب تو شاید چلا گیا ہے۔ اس کا نام اللہ دتہ ہے۔ اس جیسا خوش آدمی میں نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھا۔ اس کا عشق ڈاک اور ہر حال میں خط پہنچانا ہے۔ چاہے رات کے نو بج جائیں وہ خط پہنچا کر ہی جاتا ہے۔ وہاں علاقے میں ایک کرنل صاحب کا ایک کتا تھا۔ اللہ دتہ کو پتہ نہ چلا اور ایک روز اچانک اس کتے نے اس کی ٹانگ پر کاٹ لیا اور اس کی ایک بوٹی نکال لی۔ خیر وہ ٹانگ پر رومال باندھ کر خون میں لت پت ڈاکخانے آگیا۔ اسے دیکھ کر پوسٹ ماسٹر صاحب بڑے پریشان ہوئے۔ اللہ دتہ نے انہیں ساری بات سے آگاہ کیا۔ پوسٹ ماسٹر صاحب کہنے لگے کہ تم نے کچھ لگایا بھی کہ نہیں!

وہ کہنے لگا نہیں جی۔ بس وہ بے چارہ بھوکا ہی کھا گیا۔ میں نے وہاں کچھ لگایا تو نہیں تھا۔ اب وہ نادان سمجھ رہا تھا کہ آیا پوسٹ ماسٹر صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ اس نے ٹانگ پر کتے کے کاٹنے سے پہلے کچھ لگایا ہوا تھا کہ نہیں۔ ہم اسے بعد میں ہسپتال لے کر گئے اور اسے ٹیکے وغیرہ لگوائے۔

وہ بڑی دیر کی بات ہے لیکن وہ مجھے جب بھی یاد آتا ہے تو خیال آتا ہے کہ وہ کتنا عجیب و غریب آدمی تھا جو گھبراتا ہی نہیں تھا اور ایسے آدمی پر کبھی خواہش گھیرا نہیں ڈال سکتی۔

انسان جب بھی خوش رہنے کے لیے سوچتا ہے تو وہ خوشی کے ساتھ دولت کو ضرور وابستہ کرتا ہے اور وہ امارت کو مسرت سمجھ رہا ہوتا ہے۔ حالانکہ امارت تو خوف ہوتا ہے اور آدمی امیر دوسروں کو خوفزدہ کرنے کے لیے بننا چاہتا ہے۔ جب یہ باتیں ذہن کے پس منظر میں آتی ہیں تو پھر خوشی کا حصول ناممکن ہو جاتا ہے۔

ہم ایک بار ایک دفتر بنا رہے تھے اور مزدور کام میں لگے ہوئے تھے۔ وہاں ایک شاید سلطان نام کا لڑکا تھا وہ بہت اچھا اور ذہین آدمی تھا اور میں متجسس آدمی ہوں اور میرا خیال تھا کہ کام ذرا زیادہ ٹھیک ٹھاک انداز میں ہو۔ میں اس مزدور لڑکے کا کچھ گرویدہ تھا۔ اس میں کچھ ایسی باتیں تھیں جو بیان نہیں کی جا سکتیں۔ ہم دوسرے مزدوروں کو تیس روپے دیہاڑی دیتے تھے لیکن اسے چالیس روپے دیتے تھے۔ وہ چپس کی اتنی اچھی رگڑائی کرتا تھا کہ چپس پر کہیں اونچ نیچ یا دھاری نظر نہیں آتی تھی۔ وہ ایک دن دفتر نہ آیا تو میں نے ٹھیکدار سے پوچھا کہ وہ کیوں نہیں آیا۔ دیگر افسر لوگوں کی طرح جس طرح سے ہم گھنیا اور بے کے ہوتے ہیں میں نے اس کا پتہ کرنے کا کہا۔ معلوم ہوا کہ وہ اچھرہ کی کچی آبادی میں رہتا تھا۔ میں اپنے سیکرٹری کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ کر اسے لینے چلا گیا۔ بڑی مشکل سے ہم اس کا گھر ڈھونڈ کر جب وہاں گئے تو سیکرٹری نے سلطان کہہ کے آواز دی۔ اس نے کہا کہ کیا بات ہے؟

میرے سیکرٹری نے کہا کہ صاحب آئے ہیں۔ اس نے جواب دیا کہیڑا صاحب! سیکرٹری نے کہا کہ ڈائریکٹر صاحب۔ وہ جب باہر آیا تو مجھے دیکھ کر حیران

READING Section
SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

رہ گیا اور اس نے انتہائی خوشی کے ساتھ اندر آنے کو کہا۔ لیکن میں نے اس سے کہا کہ میں سخت ناراض ہوں اور میں تمھاری سرزنش کے لیے آیا ہوں۔

وہ کہنے لگا کہ سر میں بس آج آ نہیں سکا۔ ایک مشکل ہو گئی تھی۔

میں نے کہا کونسی مشکل۔ تم ہمیں بغیر بتائے گھر بیٹھے ہوئے ہو اور اس طرح سے میری بڑی توہین ہوئی ہے کہ تم نے اپنی مرضی سے چھٹی کرلی۔ وہ کہنے لگا کہ سر آپ برائے مہربانی اندر تو آئیں۔ وہ مجھے زبردستی اندر لے گیا۔ اس کی بیوی چائے بنانے لگ گئی۔ میں نے اس سے کہا میں چائے نہیں پیئوں گا۔ پہلے یہ بتاؤ کہ تم نے چھٹی کیوں کی؟

وہ کہنے لگا کہ سر جب کل شام کو میں گھر آیا تو ٹمن کے کنستر میں میں نے سورج مکھی کا ایک پودا لگایا ہوا تھا اور اس میں وہ وڈی کمل کے اتنا بڑا پھول بن گیا تھا کہ میں کھڑا کھڑا اسے دیکھتا رہا اور میری بیوی نے کہا کہ یہ پہلا پھول ہے جو ہمارے گھر میں کھلا ہے۔

وہ کہنے لگا کہ سر مجھے وہ پھول اتنا اچھا لگا کہ میں خوشی سے پاگل ہو رہا تھا اور جب ہم کھانا کھا چکنے کے بعد سونے لگے تو میری بیوی نے مجھے کہا کہ

"سلطان کیا تمھیں معلوم ہے آج ہمارا کاکا چلنے لگا ہے اور اس نے آٹھ دس قدم اٹھائے ہیں۔" اس وقت کاکا سو چکا تھا لیکن جب میں صبح اٹھا تو میں نے اپنے بیٹے کو بھی جگایا اور ہم میاں بیوی دور بیٹھ گئے۔ ایک طرف سے میری بیوی کاکے کو چھوڑ دیتی۔ اور وہ ڈگمگاتا ہوا میری طرف چلتا ہوا آتا اور جب وہ مجھ تک پہنچتا تو میں اس کی ماں کی طرف اس کا منہ کر دیتا تو وہ ڈگ مگ ڈگ مگ کرتا ماں تک پہنچتا اور تھاؤ کرکے اس سے چمٹ جاتا۔ ہم بڑی دیر تک اپنے بیٹے کو دیکھتے رہے۔ وہ کہنے لگا "سر...! اتنا اچھا پھول کھلا ہو اور بچے نے ایسا اچھا چلنا سیکھا ہو اور ایسا خوب صورت دن ہو تو اسے چالیس روپے میں تو نہیں بیچا جا سکتا نا! سر آج کا دن میرا ہے۔

میں شرمندہ سا ہو کر واپس آ گیا۔

اگر انسان میں اتنی طاقت ہو اور وہ ایسی صلاحیت رکھتا ہو تو پھر وہ خوشیوں کے ساتھ وابستہ ہو جاتا ہے لیکن اگر اس کی زندگی کی خوشیاں ایسی ہوں جیسی ہماری ہیں تو اور ٹمن کے کنستر میں لگا پھول ہمیں کبھی نظر ہی نہیں آ سکتا ہے۔ دراصل ہمیں خوشیاں بانٹنا آتا ہی نہیں۔ ہم نے یہ فن سیکھا ہی نہیں ہے۔

شیئر کرنا ہمیں یہ کسی سکول، کالج یا یونیورسٹی نے سکھایا نہیں ہے۔ ہمیں اپنی چیزیں سنبھال کر رکھنے کی ہی ہمیشہ تلقین کی گئی ہے۔ جب پاکستان نہیں بنا تھا اس وقت تو ہمارے ہندو دوست کھانا کھاتے ہوئے اوپر پردہ ڈال لیتے تھے کہ کہیں کوئی اور کھانا نہ مانگ لے اور شریک نہ ہو جائے۔ اب ہمارے ہاں بھی ایسا رواج پروان چڑھ گیا ہے۔ ہمیں بھی چھپانا آ گیا ہے اور ہم شیئر کرنے سے گھبراتے ہیں۔ ہماری گردنوں پر بھی بوجھ وبال بنا ہوا ہے۔ میں اکثر چھوٹے بچوں، اپنے پوتوں پوتیوں اور نواسیوں سے کہتا ہوں کہ تمہارا زیادہ قصور نہیں ہے۔ ہمارے سارے ہی علاقے پر تیزاب کی بارش ہو رہی ہو تو جب باہر نکلو گے تو اس کے چھینٹے پڑیں گے ہی اور آپ کو ڈپریشن کا شکار ہونا پڑے گا کیونکہ آپ اپنا آپ کھول نہیں سکتے ہیں۔ اللہ کہتا ہے کہ جس طرح کا میں نے تمھیں بنایا ہے تم ویسے ہی ٹھیک ہو۔ آپ اس ناک، آنکھ،

SCANNED BY AMIR

READING Section

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

کان اور بالوں کو دیکھ کر خدا کی تعریف کرو اور سبحان اللہ کہو پھر دیکھو کتنی نعمتیں آپ پر وارد ہوتی ہیں۔ جیسے جانوروں، درختوں اور پرندوں پہ وارد ہوتی ہیں۔ آپ نے کبھی دیکھا کہ پرندہ کس قدر خوش نصیب ہے جو گاتے گاتے فوت ہو جاتا ہے۔ اس کی موت کا احساس ہی نہیں ہوتا۔ وہ ہم انسانوں کی طرح موت سے خوف زدہ ہو کر کئی دفعہ نہیں مرتا ہے۔ اسے فکرِ فردا نہیں ہوتی ہے۔ ہم تو فکرِ فردا کے عذاب میں مبتلا ہو کر مرتے جا رہے ہیں۔

بانو قدسیہ کی والدہ جو میری ساس تھیں وہ لمبے لمبے دوروں پر جایا کرتی تھیں۔ وہ اپنے ساتھ "کروشیا" ضرور رکھتی تھیں۔ (شاید ہمارے ان بچوں کو کروشیے کا پتہ نہ ہو۔) وہ سفر میں کروشیے کے ساتھ کھٹا کھٹ بنتی جاتی ہوتی تھیں اور جب دورے سے لوٹ کر آتی تھیں تو ان کے پاس کچھ نہ کچھ بنا ہوا اور مکمل ہوا ہوتا تھا۔ جب کبھی ولائیت کی خواتین آتی تھیں تو انہیں دیکھ کر بہت حیران ہوتی تھیں۔ ایک دفعہ ہم جہاز میں لاہور سے اسلام آباد جا رہے تھے تو انہوں نے اپنا کروشیا نکال لیا اور کچھ بننے لگیں۔ ان کے ساتھ ایک خاتون بیٹھی تھیں۔ وہ انہیں بڑے غور سے دیکھنے لگیں۔ (ان دنوں فوکر کا زمانہ تھا) وہ خاتون کہنے لگیں کہ آپ نے تو بڑے کمال کا ڈیزائن بنایا ہے۔ یہ بہت خوب صورت ہے۔ وہ گلاس کے نیچے رکھنے والی کوئی چیز تھی۔ میری ساس اس خاتون کو کہنے لگیں کہ یہ اب مکمل ہو گیا اور یہ اب تمہارا ہوا۔ اس نے بڑی مہربانی اور شکریے سے وصول کیا۔

جب میری ساس صاحبہ اس طرح کی کوئی دوسری چیز بنانے لگیں تو اس خاتون نے کہا کہ یہ تو میں حیدر کو دے دوں گی اور میں چاہتی ہوں کہ اس جیسا ایک اور میرے پاس بھی ہو۔ میری ساس کہنے لگیں کہ وقت تھوڑا ہے اور یہ بن نہیں پائے گا۔ آپ مجھے اپنا ایڈریس دے دیں میں پہنچا دوں گی لیکن انہوں نے بنانا شروع کر دیا۔

جب ہم پنڈی پہنچے تو اناؤنسمنٹ ہوئی کہ بہت دھند ہے جس کی وجہ سے لینڈنگ ممکن نہیں ہے لہٰذا اس جہاز کو پشاور لے جایا جا رہا ہے۔ اس اعلان سے میری ساس بڑی خوش ہوئی کہ انہیں مزید وقت مل گیا ہے۔ جب پشاور لینڈ کرنے لگے تو پائلٹ کی آواز آئی کہ ہم یہاں لینڈ کرنے آئے تھے لیکن ہمیں واپس پنڈی جانا ہوگا کیونکہ اطلاع ملی ہے کہ وہاں کا موسم ٹھیک ہو گیا ہے۔ جب ہم پنڈی آئے تو وہ چیز تھوڑی سی رہ گئی اور مکمل نہیں ہوئی تھی۔ پائلٹ کی آواز پھر گونجی کہ ہم لینڈنگ کرنے والے ہیں لیکن ایک دو چکر اور لگائیں گے تاکہ رن وے کا درست اندازہ ہو سکے۔ جب وہ چیز مکمل بن چکی اور دو چکر بھی مکمل ہو گئے تو جہاز میں موجود ایک فوجی نے تالی بجائی اور میری ساس کو مخاطب کرتے ہوئے بولا کہ

"بیگم صاحبہ....! اب لینڈ کرنے کی کیا اجازت ہے؟"

میری ساس نے کہا کہ ہاں۔

ہم نے اور آپ نے کبھی شیئر کرنے والا کام نہیں کیا ہے۔ ہم نے کبھی خوشیوں کو شیئر نہیں کیا۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ "مسکراہٹ بھی ایک صدقہ جاریہ ہے۔" لیکن ہم نے اپنی مسکراہٹ پر بھی

SCANNED BY AMIR
READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

کنٹرول رکھا ہوا ہے کہ خبردار مسکرانا نہیں۔ جب ہم کالج یونیورسٹی میں جاتے ہیں تو ہمارا منہ ایسے سوجا ہوتا ہے جیسے پتہ نہیں کیا غضب ہو گیا اور ہم کہتے ہیں کہ ہمیں کیا ضرورت پڑی ہے کہ ہم مسکراتے پھریں۔

ہمارا تو دین ہی سلامتی کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔

جب تک آپ خوشیاں بانٹیں گے نہیں خوشیاں پا نہیں سکتے۔

شیئر کرنے میں ہماری سوسائٹی میں تھوڑا نہیں بہت زیادہ خوف پایا جاتا ہے لیکن اگر سٹارٹ مسکراہٹوں سے لیا جائے چاہے وہ کروشیئے سے ہی کیوں نہ ہو تو وہ خوف ناک بات نہیں ہے۔

ہمارے بابا جی نور والے ایک دن کہنے لگے کہ اشفاق میاں تمہارے پاس جو لکھنے والا پین ہے وہ کتنے کا ہے۔ میں نے کہا جناب جو میرے پاس ہے وہ ایک سو نوے روپے کا ہے اور بہت اچھا ہے۔

وہ کہنے لگے جب بھی پین خریدیں سستا خریدیں۔ وہ پوچھنے لگے کہ سستا کتنے کا آتا ہے۔؟

میں نے کہا کہ وہ ایک روپے اسی پیسے کا آتا ہے۔ (اس زمانے میں آتا تھا)۔

فرمانے لگے بس وہی لے لیا کرو۔ میں نے کہا کہ اتنا سستا پین خریدنا تو میری بڑی بے عزتی ہے۔

وہ کہنے لگے پتر جب بھی آپ ڈاکخانے جائیں اور کوئی آپ سے پین مانگ لے کہ مجھے پتہ لکھنا ہے اور وہ بھول کر اپنی جیب میں لگا کے چلا جائے تو آپ کو کوئی غم نہیں ہوگا اور آپ آرام سے سو جائیں گے لیکن اگر ایک سو نوے روپے والا ہوگا تو آپ کو بڑا دکھ ہوگا۔

خواتین و حضرات....! اپنے دکھ اور کوتاہیاں دور کرنے کے لیے آسان طریقہ یہ ہے کہ ہم تسلیم کرنے والوں میں، ماننے والوں میں شامل ہو جائیں اور جس طرح خداوند تعالیٰ کہتا ہے کہ دین میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ۔

میرا بڑا بیٹا کہتا ہے کہ ابو دین میں پورے کے پورے کس طرح داخل ہو جائیں تو میں اس کو کہتا ہوں کہ جس طرح سے ہم بورڈنگ کارڈ لے کر ایئر پورٹ میں داخل ہو جاتے ہیں اور پھر جہاز میں بیٹھ کر ہم بے فکر ہو جاتے ہیں کہ یہ درست سمت میں ہی جائے گا اور ہمیں اس بات کی فکر لاحق نہیں ہوتی کہ جہاز کس طرف کو اڑ رہا ہے۔ کون اڑا رہا ہے بلکہ آپ آرام سے سیٹ پر بیٹھ جاتے ہیں اور آپ کو کوئی فکر فاقہ نہیں ہوتا ہے۔

اپنے دین کا بورڈنگ کارڈ اپنے یقین کا بورڈنگ کارڈ ہمارے پاس ہونا چاہیے تو پھر ہی خوشیوں میں اور آسانیوں میں رہیں گے وگرنہ ہم دکھوں اور کشمکش کے اندر رہیں گے۔

تسلیم نہ کرنے والا شخص نہ تو روحانیت میں داخل ہو سکتا ہے اور نہ ہی سائنس میں داخل ہو سکتا ہے۔

خواتین و حضرات ماننے والا شخص اس زمین سے اٹھ کر افلاک تک پہنچ جاتا ہے۔ جو نہ ماننے والا ہوتا ہے وہ بے چارہ ہمارے ساتھ یہیں گھومتا پھرتا رہ جاتا ہے۔

سائنسدان کہتے ہیں کہ جب ہم یہ مان لیتے ہیں کہ زمین میں کشش ثقل ہے تو پھر ہم آگے چلتے ہیں اور ہمارا اگلا سفر شروع ہوتا ہے جبکہ نہ ماننے سے مشکل پڑتی ہے۔

❖

READING Section

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

صوفی بزرگ خواجہ شمس الدین عظیمی کی زیر ادارت

ماہنامہ قلندر شعور کراچی

روحانی علوم سے دلچسپی اور اعلیٰ علمی ذوق رکھنے والے اساتذہ، دانشوروں
اور خواتین و حضرات کے لیے [illegible] ادارے کی پیشکش

ایڈیٹر: حکیم سلام عارف عظیمی

ماہنامہ قلندر شعور میں آپ کے خواب، ان کی تعبیر، تجزیہ
اور مشورہ، سائنسی، علمی، ادبی، سماجی، آسمانی علوم
اور Ph.D کے مقالہ جات شائع ہو رہے ہیں۔

تازہ شمارہ منگوانے کے لیے بذریعہ فون یا خط رابطہ کریں۔

فون نمبر: 021-36912020

پتہ: B-54 سیکٹر 4-C سرجانی ٹاؤن، کراچی

SCANNED BY AMIR

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

www.paksociety.com

جشن کا دن نہیں، پیار کا دن

رضا علی عابدی

عید اب کے برس بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر گئی۔ ایک اب کے ہی برس کیا، کتنی ہی عیدیں ہم نے یوں منائیں کہ کہیں ایک گھر میں ماتم تھا اور دوسرے میں جشن۔ یہ سلسلہ تھمنے کا نام نہیں لے رہا۔ لیکن اس برس تو ہم پر یہ ظلم زیادہ ہی ٹوٹا۔ کراچی کے صفورا چوک میں مسافروں سے بھری بس میں قتل عام، پشاور میں پھول جیسے بچوں کو خون میں نہلائے جانے کا دل کو چیر جانے والا سانحہ اور کراچی کے دھوپ اور لو کی تمازت میں سینکڑوں لوگوں کا راہ چلتے گر کر مر جانا۔

ابھی ان سب کو سپرد خاک کر کے ہم دامن جھاڑ کر اٹھے ہی تھے کہ عید کا دن آگیا۔ ایسے دن کو ہم جشن کا دن کیسے کہہ دیں۔ تصور کرنا مشکل ہے کہ آرمی پبلک اسکول، پشاور میں خاک و خون میں نہانے والے بچوں کے ماں باپ اور بھائی بہنوں نے عید کا دن قبروں کے سرہانے آوازیں دیتے ہوئے گزارا۔

کسی نے کہا کہ ہم اکیلے رہ گئے، کوئی بولا کہ آج اتنا اندھیرا کیوں ہے۔ کسی نے کچھ نہیں کہا، بس سارے آنسو اپنے دامن میں بٹور لیے۔ اس غضب کی اداسی، ایسا بلا کا غم اور کس قیامت کا دکھ کچھ یوں آیا کہ شاید کبھی نہیں جائے گا۔

اوپر سے بارشوں اور سیلابوں نے ہمارا گھر دیکھ لیا اور طغیانی مکانوں کے ساتھ مکینوں کو بھی بہالے گئی۔ بستیاں کی بستیاں اجڑ گئیں اور کوئی دکھیاروں کا حال پوچھنے بھی نہ آیا۔

جس کے دل میں ذرا سا بھی درد اور جس کا دماغ

> **خدا سے پیار کی اس وقت تک تکمیل ہو ہی نہیں سکتی جب تک اس کی مخلوق سے پیار نہ کیا جائے۔ میں ان تمام عبادات کو افضل جانتا ہوں جن سے خدا بھی خوش ہو اور اس کی مخلوق بھی سکھ اٹھائے۔ اس مخلوق کی فہرست میں صرف انسان ہی نہیں، اس میں اور بہت سے نام بھی آتے ہیں۔**

SCANNED BY AMIR
READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

www.paksociety.com

تھوڑا سا بھی حساس ہے اس نے یہ عید خاموشی سے منائی۔ ایسے موقعوں پر چپ سادھ لینا سب سے زیادہ سکون بخشتا ہے۔ ایسے حالات میں ہم وہ خوشیاں کہاں سے لائیں جو کبھی ہم عید کے عید بانٹا کرتے تھے۔ ہاں، ہماری جھولی میں ایک شے ہے جس میں اپنے پیاروں کو حصہ دار بنایا جاسکتا ہے اور وہ ہے پیار۔

میں نے اب عید کو جشن کا دن کہنے کی بجائے پیار کا دن کہنا شروع کر دیا ہے۔ یہ نعمت جس نے بھی ہماری جھولی میں ڈالی ہے، ایک عجب نعمت ہے۔ پیار کی سوغات چاہے کتنی بڑی خوشی اور چاہے کتنا ہی پہاڑ جیسا دکھ ہو، لینے میں بھی خوشی ہے اور دینے میں بھی مسرت ہے۔

عید میں عبادات کے بعد جو عمل سب سے زیادہ شادمانی عطا کرتا ہے وہ حلوہ مانڈا نہیں، وہ گلے ملنا ہے۔ انسانی جذبات اور احساسات کا جیسا مظاہرہ گلے ملنے میں ہوتا ہے، اس کا کوئی ثانی نہیں۔ ہم خوشی کا اظہار کرتے ہیں تو گلے ملتے ہیں، رنج اور دکھ کا اظہار ہو، سوگ ہو، پرسا دینا ہو یا تعزیت کا عمل ہو تو گلے ملتے ہیں۔ کسی کو رخصت کرتے ہیں تو گلے سے لگاتے ہیں، کوئی گھر میں یا زندگی میں آرہا ہو تو سینے سے لگاتے ہیں۔ کیونکہ جذبے کے اظہار کے یہ جتنے بھی ڈھنگ ہیں ان سب میں ایک چیز مشترک ہے۔ پیار۔

افسوس یہ ہے کہ اس لفظ کی قدر اگر چلی نہیں گئی تو گھٹ ضرور گئی ہے۔ کتنے ہی عقیدوں میں تو پیار کا دیوتا ہی الگ ہے۔ میرے عقیدے میں تو خدا ہی پیار ہے۔ جس نے اتنی چاہت سے ہمیں خلق کیا جس نے اس کا پیار اسی پیار سے لوٹایا وہ دنیا میں سرخرو ہوا۔ ہم مغرب میں جہاں آباد ہیں، انہوں نے یہ بات گرہ سے باندھ لی ہے کہ دنیا میں جو کچھ ہے، ہمارے پیار کا مستحق ہے۔ اس پر کینیڈا کا وہ پاکستانی ٹیکسی ڈرائیور یاد آتا ہے جس کی گاڑی کے نیچے آکر کتیا کا بچہ زخمی ہو گیا تھا۔ ڈرائیور کو پولیس کے ساتھ تین گھنٹے جانوروں کے اسپتال میں گزارنے پڑے۔ جب یہ یقین ہو گیا کہ اس حادثے میں ڈرائیور کا قصور نہیں تھا تب اسے رہائی ملی۔

خدا سے پیار کی اس وقت تک تکمیل ہو ہی نہیں سکتی جب تک اس کی مخلوق سے پیار نہ کیا جائے۔ میں ان تمام عبادات کو افضل جانتا ہوں جن سے خدا بھی خوش ہو اور اس کی مخلوق بھی سکھ اٹھائے۔ اس مخلوق کی فہرست میں صرف انسان ہی نہیں، اس میں اور بہت سے نام بھی آتے ہیں۔

میں پھر آتا ہوں اپنی پہلی بات کی طرف۔

مجھے اپنے زمانے یاد ہیں۔ سنہ سینتالیس سے پہلے کی تمام عیدیں یاد ہیں۔ وہ کوٹھوں پر چڑھ کر چاند دیکھنا جو بڑی باقاعدگی سے سال کے سال نظر بھی آتا تھا۔ جس نے پہلے دیکھ لیا وہ اب اپنی انگلی کے اشارے سے دوسروں کو دکھا رہا ہے۔ تمام ہاتھ دعا کے لیے بلند ہیں۔

وہ سراسر پیار کا تہوار تھا۔ صبح صبح ساری آبادی عید گاہ کو جاتی تھی۔ ہم کمسن نمازی ان لوگوں کو دیکھ کر ہنسا کرتے تھے جو نیا جوتا پہن کر آتے تھے، جوتا کاٹ رہا ہوتا تھا اور غریب لنگڑا کر چل رہے ہوتے تھے۔ نماز کے بعد پوری بستی کی آبادی گلے ملتی تھی۔ اس گلے ملنے میں نہ کوئی غرض ہوتی تھی نہ تصنع۔ وہ گرم جوشی آج تک میرے ذہن کے پردے پر تصویر کی طرح محفوظ ہے۔ عید گاہ سے سرشاری کے عالم

READING Section
SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

میں گھروں کو لوٹنا، سویاں کھانا، بڑوں سے وہ عیدی لینا جس کی چھوٹی چھوٹی چونیاں ہتھیلیوں میں دبائے ہم بازار کی طرف دوڑتے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ کچھ دیر بعد سارے ہندو اور سکھ پڑوسی ابا کو مبارکباد دینے آتے تھے۔ ابا ان سے بھی گلے ملتے تھے۔ اس لمحے کا مشاہدہ کرنے والی میری نو عمری نے میرے ذہن پر گہرا نقش چھوڑا ہے۔ اس معانقے میں کتنی صداقت ہوا کرتی تھی اور کتنا پیار۔

وہ دن تھے جب عید کو بجا طور پر جشن کا نام دے سکتے تھے۔ ایک مہینے کی ریاضت اور عبادت کے بعد اور پورے سال کی کثافتوں سے نجات پانے کے بعد اس مبارک دن کا طلوع ہونا اصل میں ایک نئی پاکیزہ زندگی کا آغاز سمجھا جاتا تھا۔ ایسے موقع پر جب ہم "عید مبارک" کہتے ہیں تو اس سے ہماری مراد یہ دعا اور یہ تمنا ہوتی ہے کہ آج سے شروع ہونے والا یہ برس آپ کے لیے مبارک ثابت ہو۔ عید مبارک کے الفاظ اسی آرزو کا اختصار ہیں۔

یہ دعا اپنے دامن میں خوشی سے زیادہ وہ پیار سمیٹے ہوئے ہے جو عید کے حقیقی جذبے اور احساس کا آئینہ ہے۔ اس مرحلے پر یہ سوچنے کو جی چاہتا ہے کہ خوشی اور پیار یا محبت میں کیا فرق ہے۔ پیار کبھی تنہا نہیں ہوتا۔ یہ کسی ایک اکیلے جذبے کا نام نہیں۔ اس میں سب سے بڑھ کر ہمدردی، دردمندی اور درد شناسی کار فرما ہوتی ہے، ایک دوسرے کے احساسات کو سراہا جاتا ہے، دوسرے کے نہ صرف سکھ میں ہاتھ بٹایا جاتا ہے بلکہ دکھ میں بھی ساجھے دار بنا جاتا ہے۔

پیار میں سپردگی ہوتی ہے، لگن ہوتی ہے، یگانگت ہوتی ہے، یکجہتی ہوتی ہے، یکسوئی ہوتی ہے، ایک دوسرے کا خیال رکھنا، نگہداشت کرنا، ایک دوسرے کو سمجھنا، درگزر کرنا، سمجھوتہ کرنا، مصالحت کرنا اور سب سے بڑھ کر ایک دوسرے کی قدر کرنا۔ یہی محبت ہے اور اسی کو فاتح عالم مانا گیا ہے۔

مجھے محترم اشفاق احمد مرحوم اور ان کی اہلیہ بانو قدسیہ کی وہ بات یاد آتی ہے کہ ایک روز یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ محبوب کون ہوتا ہے۔ جب کوئی حل نہ سوجھا تو طے پایا کہ چل کر بابا جی سے پوچھا جائے۔ بابا جی اپنے تکیے پر مل گئے۔ دونوں نے ان سے پوچھا کہ بابا جی محبوب کون ہوتا ہے۔

جواب ملا کہ جس کی ناگوار بات بھی گوارا لگے۔ یہی محبت کو پرکھنے کی کسوٹی ہے اور کسوٹی بھی پتھر کی طرح سیاہ اور سخت نہیں، دل کی طرح نرم اور گداز۔

اور آخر میں وہ مخصوص فقرہ نہیں کہ مجھے دعاؤں میں یاد رکھیے بلکہ مجھے اپنے پیار میں حصہ دار بنائیے، دعاؤں میں خود ہی یاد آؤں گا۔

❀

SCANNED BY AMIR
READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

www.paksociety.com

مہمان کالم

کیا دیکھا، کیا سیکھا؟

جاوید چوہدری

مسافر 16 گھنٹے کے مسلسل سفر کے بعد عید سے دو دن قبل اسلام آباد پہنچا، نیوزی لینڈ اور آسٹریلیا میں 25 دن گزرے۔

یہ 25 دن مسافر کی زندگی کے 45 سالوں سے کتنے مختلف تھے؟ یہ وہ سوال تھا جو وہ سارا راستہ اپنے آپ سے پوچھتا رہا۔

جواب واضح تھا۔

مسافر نے نیوزی لینڈ اور آسٹریلیا میں بے شمار ایسی چیزیں دیکھیں جو باقی دنیا سے مختلف تھیں، مثلاً آسٹریلیا عیسائی دنیا کا واحد ترقی یافتہ ملک ہے جس میں پرائمری کے بعد لڑکیوں کے اسکول الگ ہو جاتے ہیں۔

ملک میں ''کوایجوکیشن'' کی سہولت بھی موجود ہے، وہ والدین جو اپنی بچیوں کو مخلوط اسکولوں میں پڑھانا چاہتے ہیں، وہ بچیوں کو مخلوط اسکولوں میں بھجوا دیتے ہیں جب کہ باقی والدین لڑکوں کو مردانہ اسکولوں اور بچیوں کو زنانہ اسکولوں میں داخل کرا دیتے ہیں۔ یہ سہولت یورپ اور امریکا میں موجود نہیں، اسکول بارہ جماعتوں تک ہوتے ہیں، بارہ درجے پاس کرنے کے بعد طالب علم یونیورسٹیوں میں چلے جاتے ہیں۔

آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ تعلیم کو بہت اہمیت دے رہے ہیں۔

آپ ملک میں کوئی بھی کام کرنا چاہیں، آپ بال کاٹنا چاہتے ہیں یا انشورنس ایجنٹ بننا چاہتے ہیں یا پھر کشتی چلانا چاہتے ہیں آپ کے لیے ڈپلومہ ضروری ہو گا۔ آپ اس کے بغیر کوئی کام نہیں کر سکیں گے چنانچہ ملک بھر میں ہزاروں تعلیمی سینٹر کھلے ہیں، یہ سینٹر ''آر ٹی او'' کہلاتے ہیں، یہ ادارے شہریوں کو چھوٹے چھوٹے کورسز کرواتے ہیں، حکومت کورسز کرنے اور کروانے والوں دونوں

SCANNED BY AMIR
READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

کو امداد بھی دیتی ہے، کوئینز لینڈ اسٹیٹ میں حکومت "آرٹی اوز" کوئی اسٹوڈنٹ کے لحاظ سے ادائیگی کرتی ہے، کاسٹ آف لیونگ زیادہ ہے چنانچہ آسٹریلین اور نیوزی لینڈ کے شہری اسکول کی تعلیم کے بعد یونیورسٹی جانے کے بجائے پروفیشنل کورس کرتے ہیں اور کام شروع کر دیتے ہیں۔

اعلیٰ تعلیم کے رجحان میں اس کمی کے باعث یونیورسٹیوں میں زیادہ تر طالب علم غیر ملکی نظر آتے ہیں، آپ کسی یونیورسٹی میں چلے جائیں آپ کو وہاں چینی اور بھارتی طلباء کا قبضہ نظر آئے گا... حکومت اس مسئلے کو سیریس لے رہی ہے چنانچہ یہ یونیورسٹیوں سے فارغ ہونے والے طالب علموں کو شہریت دے کر انھیں وہیں رکھ لیتی ہے.... یوں ان کو سکلڈ لوگ بھی مل جاتے ہیں اور شہریوں کی "ٹیکس منی" بھی ضائع نہیں ہوتی.... ان دونوں ملکوں نے چھوٹی اور مشکل جابز اپنے شہریوں کے لیے آسان بنا دی ہیں۔

تعمیرات ان دونوں ملکوں میں مہنگا ترین پیشہ ہے۔

آپ کو اس شعبے میں صرف آسٹریلین اور نیوزی لینڈ کے لوگ نظر آئیں گے، آپ کو سڑک سے کثیر منزلہ عمارت کی تعمیر تک صرف گورے دکھائی دیں گے لیکن آپ لیبارٹریوں، اسپتالوں، ٹیکس ڈیپارٹمنٹ اور فیکٹریوں میں چلے جائیں۔ آپ کو وہاں غیر ملکی زیادہ نظر آئیں گے، یہ چیز ثابت کرتی ہے، حکومت کو جہاں اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگوں کی ضرورت ہوتی ہے یہ وہاں غیر ملکیوں کو شہریت کا لالچ دے کر "فٹ" کر لیتی ہے اور جہاں کم تعلیم اور معمولی ہنر سے کام چل سکتا ہے یہ وہاں اپنے لوگوں کو فوقیت دیتی ہے، حکومت نے آبادی اور وسائل دونوں پر کڑی نظر رکھی ہوئی ہے۔

آسٹریلیا کا رقبہ 76 لاکھ، 92 ہزار 24 مربع کلومیٹر ہے، یہ پاکستان سے نو گنا بڑا ملک ہے لیکن آسٹریلیا کی آبادی صرف دو کروڑ 38 لاکھ ہے گویا یہ آبادی کے لحاظ سے پاکستان سے دس گنا چھوٹا ملک ہے، آسٹریلیا کا نوے فیصد رقبہ بے آباد ہے، یہ اگر چاہے تو یہ اس نوے فیصد رقبے پر پاکستان جیسے دس ملک آباد کر سکتا ہے لیکن یہ جانتا ہے ملکوں کو صرف رقبہ درکار نہیں ہوتا انھیں وسائل بھی چاہیے ہوتے ہیں چنانچہ یہ امیگریشن کے معاملے میں بہت سخت ہیں۔

یہ غیر ہنر مند لوگوں کو ملک میں نہیں گھسنے دیتے ہاں البتہ آپ اگر اعلیٰ تعلیم یافتہ اور ہنر مند ہیں اور آپ آسٹریلیا کے شہریوں کے لیے فائدہ مند ثابت ہو سکتے ہیں تو آسٹریلیا کے دروازے آپ کے لیے کھلے ہیں۔ آپ خواہ دنیا کے کسی بھی خطے، کسی بھی نسل اور کسی بھی عقیدے سے تعلق رکھتے ہوں آپ کو آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ میں خوش آمدید کہا جائے گا۔ پاکستانی ڈاکٹرز، انجینئرز اور کمپیوٹر ایکسپرٹس اس سہولت کا جی بھر کر فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ آپ کو امریکا کے بعد آسٹریلیا میں سیکڑوں ڈاکٹر ملیں گے۔

حکومت وسائل کو بہت اہمیت دیتی ہے۔ یہ جانتی ہے ہم دنیا کو انڈسٹری میں مات نہیں دے سکیں گے چنانچہ انھوں نے زراعت کو اپنی صنعت بنا لیا۔ یہ لوگ لاکھوں ایکڑ پر گنا، کیلا، کپاس اور پھل اگاتے ہیں۔ آسٹریلین گائے اور بھیڑیں دنیا میں پہلے

READING Section
SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN

www.paksociety.com

نمبر پر ہیں۔ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ ڈیری پراڈکٹس پیدا کرنے والے دنیا کے دس بڑے ممالک میں شمار ہوتے ہیں۔ یہ ہر سال 24 بلین ڈالر کی ڈیری مصنوعات بیچتے ہیں۔ دنیا کا مہنگا ترین شہد نیوزی لینڈ میں پیدا ہوتا ہے۔ یہ دونوں ملک دنیا بھر کو گوشت بھی سپلائی کرتے ہیں۔

آسٹریلیا میں پانی کم ہے چنانچہ حکومت نے جدید ترین "ایری گیشن" سسٹم ایجاد کرا لیا، یہ سسٹم دونوں ملکوں میں استعمال ہوتا ہے، آپ اس سسٹم سے کم پانی سے زیادہ فصل حاصل کرتے ہیں۔ آپ اپنے ٹوائلٹ کا فلش سسٹم دیکھئے، آپ کو فلش ٹینک کے ساتھ دو بٹن نظر آئیں گے، ایک بٹن دبانے سے پوری ٹینکی خالی ہو جاتی ہے جب کہ دوسرے بٹن سے صرف آدھا ٹینک استعمال ہوتا ہے، یہ سسٹم آسٹریلیا نے ایجاد کیا اور یہ اس وقت پوری دنیا میں رائج ہے، اس سے پانی کی بچت ہوتی ہے۔

مسافر 25 دن عام ٹونٹی کا پانی پیتا رہا، کیوں؟ کیونکہ پورے نیوزی لینڈ اور آسٹریلیا میں ٹونٹی کا پانی پینے کے لیے محفوظ ہے چنانچہ وہاں گورنر جنرل سے لے کر عام شہری تک لوگ ٹونٹی کا پانی پیتے ہیں.... منرل واٹر صرف سفر کے دوران پیا جاتا ہے.... آپ اس کے مقابلے میں پاکستان کا کوئی ایسا شہر دکھا دیجیے جس میں ٹونٹی کا پانی پیا جا سکتا ہو..... ہمارے ملک میں وزیراعظم سے واسا کے چیئرمین تک اور وزیراعلیٰ سے عام شہری تک منرل واٹر پینے پر مجبور ہیں اور جو لوگ نہیں پیتے ان کی زندگی ڈاکٹروں اور اسپتالوں کی محتاج ہو جاتی ہے چنانچہ عوام کے پاس دو آپشن ہیں۔ یہ منرل واٹر کمپنیوں کو پیسے دیں یا پھر ڈاکٹروں اور فارماسوٹیکل کمپنیوں کی خدمت کریں۔

کاش ہم ملک کو صاف پانی ہی فراہم کر دیں۔ آسٹریلیا کی ٹرینوں کی نشستیں بھی مختلف ہیں۔ آپ نشست کی پشت کو کھینچ کر اس کا رخ بدل سکتے ہیں۔ سیٹ وہیں رہتی ہے لیکن بیک کو آگے اور پیچھے کیا جا سکتا ہے یوں آپ اپنا پورا رخ بدل سکتے ہیں۔ یہ بندوبست ٹرینوں کے رخ کو مدنظر رکھ کر کیا گیا، ٹرینوں میں انجن کبھی ڈبوں کے آگے لگتا ہے اور کبھی پیچھے چنانچہ گھنٹے بعد مسافروں کا رخ بدل جاتا ہے، وہ پہلے آگے کی طرف جا رہے ہوتے ہیں اور پھر ٹرین انھیں پیچھے سے کھینچ رہی ہوتی ہے، مسافر اس صورتحال میں کمفرٹیبل فیل نہیں کرتے چنانچہ حکومت نے اسپیشل سیٹس لگا دیں۔ مسافر اب ان سیٹس کو آگے پیچھے کر کے اپنا رخ بدل لیتے ہیں۔

مسافر کو آسٹریلیا میں ایک اور دلچسپ چیز بھی نظر آئی۔ آسٹریلیا کا ٹیکس ڈیپارٹمنٹ ہر سال انکم ٹیکس وصول کرنے کے بعد ٹیکس دہندہ کو ایک خط لکھتا ہے، یہ ٹیکس دہندہ کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ ملکی معیشت کے اعداد و شمار دیتا اور پھر اسے بتاتا ہے آپ نے اس معیشت میں کتنا حصہ ڈالا اور اب آپ کا ٹیکس کہاں کہاں خرچ ہوگا۔

یہ خط مسافر کے لیے ایک دلچسپ چیز تھی کیونکہ اس خط میں حکومت وہ تمام معلومات عام شہری کے دروازے تک پہنچاتی ہے جو ہماری حکومتیں ملک کے خاص لوگوں تک سے خفیہ رکھتی ہیں۔ آسٹریلین حکومت ٹیکس کا سب سے بڑا حصہ صحت پر خرچ کرتی ہے۔ اس کے بعد ویلفیئر اور اس کے بعد تعلیم اور دفاع کی باری آتی ہے۔

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

آسٹریلین لوگ ناموں کو مختصر کرنے کے ماہر ہیں، میں وہاں پہنچ کر جاوید سے "جے و" تھا، رضوی رز تھا، شہباز شیب تھا، عامر امیر تھا اور فیاض فیض۔ یہ ہر نام، ہر لفظ کو مختصر کر دیتے ہیں۔

فٹ بال کو پوری دنیا میں فٹ بال کہا جاتا ہے لیکن آسٹریلین فٹ بال کو "فٹی" کہتے ہیں۔

آسٹریلین فٹی اپنے نام کی طرح فٹ بال سے ذرا سا مختلف کھیل ہے۔

یہ لوگ یونیورسٹی کو "یونی" کہتے ہیں، مسافر نے دنیا کے کسی حصے میں یونیورسٹی کو یونی نہیں سنا۔ آسٹریلیا کے پاس کھلا آسمان اور وسیع ساحل ہیں، حکومت نے ان دونوں کو سیاحت کا ذریعہ بنا لیا، ملک میں ایسی سیکڑوں ہوائی کمپنیاں ہیں جو سیاحوں کو پیرا شوٹ کے ذریعے آسمان سے کودنے کا موقع فراہم کرتی ہیں۔

یہ کھیل "سکائی ڈائیو" کہلاتا ہے، مسافر نے بھی زندگی میں پہلی بار سڈنی کے مضافات میں "سکائی ڈائیو" کی، ہمیں جہاز کے ذریعے چودہ ہزار فٹ کی بلندی پر لے جایا گیا اور وہاں سے نیچے پھینک دیا گیا، یہ ایک ہولناک تجربہ تھا لیکن یہ اس کے ساتھ ساتھ شاندار تفریح بھی تھی، ساحلوں پر "سکوبا ڈائیونگ" بھی کرائی جاتی ہے، آپ کی پشت پر آکسیجن کا سیلنڈر باندھ کر آپ کو گہرے پانی میں پھینک دیا جاتا ہے اور آپ پانی میں میل ڈیڑھ میل نیچے جا کر آبی زندگی دیکھتے ہیں، مسافر پانی سے گھبراتا ہے چنانچہ یہ سکوبا ڈائیونگ نہ کر سکا۔

پاکستان سے لوگ پہلی بار 1861ء میں آسٹریلیا گئے تھے، یہ انگریز کا زمانہ تھا، آسٹریلیا آباد ہو رہا تھا، کراچی کے بلوچ اونٹ لے کر آسٹریلیا پہنچے اور یہ اور ان کے اونٹ آسٹریلیا میں رچ بس گئے، یہ لوگ آج بھی وہاں موجود ہیں لیکن یہ آسٹریلین بن چکے ہیں۔ یہ خان کی مناسبت سے "غان" کہلاتے ہیں۔ ان کی اکثریت مذہب تک تبدیل کر چکی ہے۔ آسٹریلیا میں 1861ء تک اونٹ نہیں تھا۔ پاکستانی خان اونٹ لے کر آسٹریلیا گئے۔ آج آسٹریلیا میں پاکستانی اونٹوں کی تعداد اتنی زیادہ ہے کہ یہ لوگ نہ صرف اونٹ ایکسپورٹ کرتے ہیں بلکہ یہ اونٹوں کی آبادی کنٹرول رکھنے کے لیے انھیں گولی مارنے پر بھی مجبور ہو جاتے ہیں۔

میلبورن کے قدیم ریلوے اسٹیشن کے ساتھ لوہے کا پرانا پل ہے۔ اس پل پر ان 128 ممالک کی تختیاں لگی ہیں جن کے باشندے آسٹریلیا میں موجود ہیں، ان 128 تختیوں میں پاکستان کی تختی بھی شامل ہے، تختی پر لکھا ہے، آسٹریلیا میں پاکستانی 1861ء سے آنا شروع ہوئے۔ یہ 1900ء سے قبل کراچی، لاہور، سیالکوٹ اور کے پی کے سے آئے۔ ان کی آمد کا سلسلہ آج بھی جاری ہے۔ مسافر تختی کے پاس رک گیا اور اس نے اپنے آپ سے پوچھا "رزق کتنی خوفناک چیز ہے، یہ انسان سے وطن بھی چھین لیتا ہے اور رشتے بھی" مسافر نے دیکھا، میلبورن کے اس پل پر 128 ممالک کی تختیوں کے سائے میں زندگی کی یہ سب سے بڑی حقیقت لکھی تھی۔

ہم انسان رزق کھاتے ہیں لیکن یہ رزق اکثر اوقات ہم انسانوں کے وطن سمیت سارے رشتے کھا جاتا ہے۔ ہم انسان کس قدر مظلوم ہیں، مسافر نے 25 دن کے اس سفر میں ہر جگہ یہ دیکھا، ہر جگہ یہ سیکھا۔

❁

www.paksociety.com
READING Section
SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

www.paksociety.com

ازدواجیات

ایک شخص پوسٹ آفس جا کر کاؤنٹر کلرک سے کہنے لگا "میری بیوی گم ہو گئی ہے رپورٹ لکھیں۔" کلرک نے کہا "حضور یہ پوسٹ آفس ہے پولیس اسٹیشن نہیں"، یہ سن کر وہ شخص بولا "اوہ اچھا، معاف کرنا، دراصل خوشی میں سمجھ ہی نہیں آ رہی کہ جاتا کدھر ہے۔"

جج نے ملزم سے کہا کہ "تم پر الزام ہے کہ تم نے دس سال بیوی کو ڈرا دھمکا کر اپنے کنٹرول میں رکھا"،
ملزم لیکن سر.....
جج..... صفائی چھوڑ..... طریقہ بتا۔

نامور شاعر منیر نیازی شادی کے بعد کراچی گئے تو جون ایلیا سے ملاقات ہو گئی۔ جون ایلیا نے کہا "منیر خان تمہارے تو آدھے بال سفید ہو گئے۔" منیر نیازی بولے "شادی کے بعد جو مجھ پر گزری اگر تم پر گزرتی تو تمہارا تو خون بھی سفید ہو جاتا۔"

عین رخصتی کے وقت دولہے کا موبائل بجا اور پھر نئی نویلی دلہن نے اسے خوب مارا کیونکہ دولہے کے موبائل کی رنگ ٹون تھی "دل میں چھپا کے ارمان لے چلے، ہم آج اپنی موت کا سامان لے چلے۔"

کہتے ہیں کہ بیوی کی خوبیاں تلاش کرنا ایسے ہی ہے کہ جیسے اپنی خامیاں تلاش کرنا۔ بیوی نئی ہو تو کہیں دل نہیں لگتا، پرانی ہو جائے تو پھر تو واقعی دل نہیں لگتا، بیگم خوبصورت ہو تو نظر نہیں ہٹتی، خوبصورت نہ ہو تو نظر نہیں لگتی، باپردہ بیوی وہ جو شوہر کو ہر عورت سے پردہ کرادے، خوبصورت بیوی وہ شوہر جس کی ہر بات سنتا ہو، خوب سیرت بیوی وہ جو شوہر کی ہر بات سنتی ہو۔

ایک مرتبہ آلوؤں کے پراٹھے کھاتے ہوئے شوہر بولا "یہ آلوؤں کے کیسے پراٹھے ہیں کہ جن میں آلو نظر ہی نہیں آ رہے"، بیگم نے کچن سے ہی جواب دیا "چپ کر کے کھاؤ، مجھے بھی تمہاری ماں کے کشمیری پلاؤ میں

کبھی کشمیر نظر نہیں آیا۔"

وہ عورت جسے آپ ساری زندگی متاثر نہیں کر سکتے، وہ بیوی ہے اور وہ عورت جسے آپ چند منٹوں میں متاثر کر سکتے ہیں وہ بھی بیوی ہے مگر دوسرے کی۔ وہ بیویاں جو اپنے خاوندوں کو یہ طعنہ دیں کہ نکھٹو، شاہ جہاں کو دیکھو کہ جس نے اپنی بیوی ممتاز کی محبت میں تاج محل بنا دیا، ان تمام بیویوں کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ

ارشاد بھٹی

READING Section
SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

شاہ جہاں نے سات شادیاں کیں اور ممتاز اس کی چوتھی بیوی تھی۔ شاہ جہاں نے ممتاز کے پہلے خاوند علی قلی خان کو قتل کروا کر اس سے شادی کی تھی..... ممتاز چودواں بچہ پیدا کرتے ہوئے مری اور ممتاز کے مرنے کے بعد شاہ جہاں نے اس کی چھوٹی بہن سے شادی کرلی۔ اب بتاؤ.... ! ابھی بھی چاہیے تاج محل۔

ہر بیوی کی نظر میں دنیا کا سب سے بہترین اور مکمل آدمی اس کا باپ، دنیا کا سب سے خوبصورت مرد اس کا بیٹا، دنیا کا سب سے خوش نصیب آدمی اس کی بہن کا شوہر اور دنیا کا سب سے کنجوس، خود غرض اور بیکار شخص اس کا اپنا شوہر ہوتا ہے۔

ایک وقت تھا کہ جب روسی صدر گورباچوف کی بیگم رئیسہ کے بڑے چرچے تھے لیکن پھر روس ٹوٹ گیا۔

ایک آدمی ایک بزرگ کے پاس گیا اور کہا "میں جب بھی کوئی کام کرتا ہوں، میری بیوی آگے آجاتی ہے، کوئی حل بتائیں۔

بزرگ بولے "توں ٹرک چلا کے دیکھ، اللہ مہربانی کرے گا۔"

آئے روز بیویاں اور گاڑیاں بدلتے عرب بھائیوں کے دیس میں ابھی پچھلے ماہ ایک شخص نے دوسری شادی کی تو سہاگ رات والی رات ہی غصے سے بھری پہلی بیوی اپنے شوہر کی گاڑی لے کر نکلی اور ٹریفک قوانین کی اتنی خلاف ورزیاں کیں کہ شوہر کو تین لاکھ ریال جرمانہ بھرنا پڑا۔

اپنے ملک کی بات کریں تو یہاں تو خیبر سے کراچی تک زرداری صاحب سے زیادہ خوش نصیب خاوند اور کوئی نظر ہی نہیں آتا۔ وہ بیوی کی وجہ سے زمین سے آسمان پر پہنچے اور جب بی بی آسمان پر پہنچیں تو وہ نیچے آ کر بادشاہ بن بیٹھے۔

ویسے پاکستان ہے بڑا عجیب ملک کہ جہاں گھر گھر تو "بیوی راج" مگر حکومت "میاں" کی۔

ایک پہلوان کا شاگرد شادی کی صبح سہرا باندھے گھوڑے پر سوار اکھاڑے میں آیا اور پہلوان کے گھٹنے چھو کر بولا "استاد جی کوئی نصیحت" اک پہلوانی جپھی کے بعد پہلوان نے کہا "بچے تمہارے پاس گھوڑا بھی ہے اور وقت بھی، بھاگ جا"۔

ہمارے ہاں میرج لائف ایسے ہی ہوتی ہے کہ جیسے پارک میں واک کرنا، بس مسئلہ اتنا سا کہ یہ پارک.... جراسک پارک ہوتا ہے۔ یہاں شادی اور درویشی اختیار کرنے کا End Result ایک ہی نکلے کیونکہ ترک دنیا کرنے پر ایک کو اللہ مل جائے تو دوسرے کو وہ بیوی جو بالآخر اسے اللہ تک پہنچا کر ہی دم لے۔

ہمارے معاشرے میں شوہر سر اور بیوی وہ گردن جو سر کو جب اور جس طرف چاہے موڑ لے۔

جاتے جاتے بیویوں سے ایک گزارش کہ اس سے بڑی بیوقوف بیوی کوئی ہو ہی نہیں سکتی کہ جو خاوند کو غلام بنا کر پھر عمر بھر خود بھی غلام کی بیوی کہلائے اور اس سے عقلمند بیوی بھلا کون ہوگی جو شوہر کو بادشاہ بنا کر خود ساری زندگی ملکہ بنی رہے اور یہاں شوہروں سے بھی ایک درخواست کہ قبلہ "تانکا جھانکی پروگرام" اور جوائس پر نہیں اپنی بیگموں پر فوکس کریں۔

(بشکریہ روزنامہ جنگ)

❄

SCANNED BY AMIR
READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

قسط نمبر 7

ساون اور آپ کی ناقابلِ تسخیر شخصیت

شابینہ جمیل

مائنڈ فلنیس کے ساون کے ساتھ حاضرِ خدمت ہیں۔ آج کے باب کا آغاز ذرا مختلف انداز میں ایک کہانی سے کرتے ہیں۔

یہ کہانی ایک بستی کی ہے جو ایک قدرتی نہر کے کنارے آباد تھی۔ ہوا کچھ یوں کہ اچانک نہر میں طغیانی آنے لگی۔ بہاؤ بھی تیز تر ہوتا چلا گیا۔ اس کی طغیانی اور بہاؤ کو دیکھ کر اہلِ بستی کو یقین ہو چلا تھا کہ بہاؤ کا یہی حال رہا تو بہت جلد سب ہی لقمۂ اجل بن جائیں گے۔ لہٰذا اس گھمبیر مسئلہ کے حل کے لئے اہلِ بستی ایک جگہ اکٹھا ہوئے۔ تبادلہ خیال کے دوران نظریہ فکر اور سوچ کی بنیاد پر ان کے تین گروہ بن گئے اور تینوں کو اپنی اپنی تجاویز پر عمل درآمد کرنے کی اجازت دے دی گئی۔

پہلے گروہ کے افراد نے اپنا تمام اسباب اور قوت اس ندی کے بہاؤ کو روکنے اور اس کے آگے آنے پر صرف کر دی مگر اس کے منہ زور ندی کے آگے ان کی ایک نہ چلی نتیجے میں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔

دوسرا گروہ اس بات پر مصر تھا کہ اس کا سرچشمہ تلاش کیا جائے۔ تاکہ اسے بند کرنے سے اس نہر کا بہاؤ کم سے کم ہو اور نقصان سے محفوظ رہا جا سکے۔ لہٰذا اس گروہ نے سرچشمہ کی تلاش میں اپنی کمر کس لی اور وہ کامیاب بھی ہو گئے۔ اب صورتحال یہ تھی کہ وہ ایک سوتا بند کرتے تو دوسرے سوتے پر دباؤ بڑھ جاتا اور پانی خارج ہونے لگتا۔ چشمے کے بہنے میں کوئی کمی نہ آئی اور تمام سوتوں کو بند کرنا ناممکن نظر آ رہا تھا۔ نتیجتاً اس گروہ کے اقدامات سے بھی کوئی فائدہ حاصل نہ ہوا۔

اب بستی کے مکانات اور کھیتوں کو محفوظ کرنے کی آخری امید تیسرا گروہ تھا۔ اس گروہ نے نہ تو پانی روکنے کی کوشش کی اور نہ ہی سوتے بند کرنے کا فیصلہ کیا۔ بلکہ انھوں نے اپنی تمام تر صلاحیتیں اور اسباب اس بات پر صرف کیں کہ ندی کے اس تند و تیز بہاؤ کا صحیح اندازہ لگا کر اسے حسبِ منشا صحیح راہ پر لگایا جائے جس کے لئے انھوں نے نہر کا رخ بنجر زمینوں، قابلِ زراعت کھیتوں کی جانب موڑ دیا اور تھوڑے تھوڑے فاصلے سے کئی مقامات پر تالاب بنا دیئے نتیجتاً یہ ہوا کہ تمام زمین سبزے سے مالا مال ہو گئی۔

اس پوری کہانی کا لب لباب یہ ہے کہ پہلے گروہ نے وقت ضائع کیا اور دوسرے نے بے جا محنت کی جبکہ تیسرے گروہ نے اس کے دباؤ کو قبول کرتے ہوئے نہ تو اسے روکا اور نہ ہی دبایا بلکہ اسے ایک مثبت اور باثمر کام میں استعمال کیا۔

READING Section
SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

www.paksociety.com

دوستو دراصل یہ تمثیلی کہانی مائنڈ فلنیس کے ساون کا پیغام ہے جو وہ آپ کے لئے لایا ہے۔ اب اگر غور کیا جائے تو نہر میں دو مخصوص عناصر ہیں۔ ایک پانی اور دوسرا اس کے ساتھ چلنے والی مٹی۔ اور یہ ہم جانتے ہیں کہ حضرت انسان کے تخلیقی فارمولے میں بھی یہ دو عناصر اپنی جگہ اہم اور لازمی ہیں۔

دوستو! ذرا گہرائی میں سوچنے تو آپ جان پائیں گیں کہ ساون، برسات یا بارش بھی تو پانی کا مٹی سے ایک گہرے تعلق ہے۔ ایک بندھن کا نام ہے جو بندھتا ہے تو دنیا میں سرسبزی وشادابی لاتا ہے، خوشحالی لاتا ہے۔ نہ بندھے تو چاروں اور ویرانی سی ویرانی، بنجر زمین، ریت اڑاتے سوکھے ویران میدان ہی نظر آئیں گے۔

یہ برکتی بوندیں جب آسمان سے زمین کا رخ کرتی ہیں تو ایک گول قطرے کی مانند آہستہ آہستہ نزول کرتی ہوئی جیسے جیسے پیاسی زمین کے قریب ہوتی جاتی ہیں ویسے ویسے اپنی ہیئت کھو کر مٹی میں مل جاتی ہیں ٹوٹ کر بکھر جاتی ہیں اس میں جذب ہو جاتی ہیں اور یہی جذب زمین کی سیرابی اور اس کی زرخیزی کا باعث بنتا ہے۔

اب ذرا اسی تمثیل کو مائنڈ فلنیس کے پیرائے میں سمجھتے ہیں۔

انسانی جذبات اور اس کی سوچ کا تال میل ہی ایک موثر اور مضبوط یا پھر ایک کمزور ٹوٹی پھوٹی شخصیت کی تخلیق کرتا ہے۔ مائنڈ فلنیس ایکسپرٹ بتاتے ہیں کہ اگر ہم اپنے جذبات اور احساسات کے بہاؤ کو صحیح رخ پر موڑنا سیکھ لیں اور اپنے ماحول میں بہتی لہروں کو مثبت انداز میں خود میں جذب کرنا سیکھ لیں تو کوئی وجہ نہیں کہ دنیا کے سامنے آپ ایک موثر اور مضبوط شخصیت کے روپ میں سامنے آئیں۔ ایک ایسی شخصیت جس کے جیسا بننے کی لوگ چاہ کریں۔ مگر یاد رکھیئے گا کہ صرف مطالعے سے کام نہیں چلے گا اپنی شخصیت کے ارتقاء اور کامیابی کے لئے اس پر عمل بھی بہت ضروری ہے۔ یقیناً ساون رت کا یہ پیغام ان افراد کے لئے مفید ہے جو خود کو ایک موثر اور پرکشش شخصیت کے روپ میں دیکھتے ہیں یا دیکھنا چاہتے ہیں۔

مائنڈ فلنیس میں لفظ س۔ا۔و۔ن۔ چار حرفی لفظ یعنی چار اہم قدمات ہیں جو دراصل کسی بھی طرح کی جذباتی کیفیت یا اتار چڑھاؤ کا سامنا کرنے اور سچویشن کو ہینڈل کرنے میں اہم ثابت ہوتے ہیں۔ آیئے....! سب سے پہلے بات کرتے ہیں ساون کے پہلے حرف س یعنی پہلے قدم کی۔

س: سنئے اور سمجھئے اپنے دل کی

یہ پہلا قدم ہے، اپنی کیفیت کو سمجھنے کی کوشش کیجیے۔ آپ کو غصہ آرہا ہے یا تھکن محسوس ہو رہی ہے یا اداسی ہے یا جلن۔ جو بھی ہے اسے محسوس کیجیے۔ جو بھی خیالات اس وقت آپ کے ہوں ان کو غور سے

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

بیٹھے۔ ایک شور سا آپ محسوس کرتے ہیں اپنے دل و دماغ میں۔ ایک جنگ سی چھڑی ہوتی ہے۔

آپ سمجھ نہیں پاتے کہ آپ کو غصہ زیادہ آ رہا ہے یا رونا۔ ان کیفیات کو آپ نظر انداز مت کیجیے۔ ہو سکتا ہے آپ کے دل پر چوٹ لگی ہو۔ کسی اپنے کی کہی کوئی بات بہت درد دے رہی ہو۔ یہ بھی ہو سکتا ہے آپ خود کو شکست خوردہ محسوس کر رہے ہوں۔ یا پھر اپنی کسی محرومی کا احساس شدت سے ستا رہا ہو۔

اب یہ وہ باتیں اور احساسات ہیں جو ہم میں سے کوئی بھی کسی اور سے بھی برملا تذکرہ کرنا بھی پسند نہیں کرے گا اور نہ ہی ہمیں ایسا کرنا چاہیے مگر اکثر دیکھا گیا ہے کہ احساسات سے ہم خود بھی چشم پوشی کرتے ہیں۔ اب اگر آپ کو احساس ہو جائے کہ آپ کو بے وجہ غصہ بہت آتا ہے۔ آپ کے گھر والے اور قریبی دوست آپ کی اس عادت سے سخت نالاں بھی ہیں۔ تو بہتر ہوگا کہ اپنی اس بری عادت سے منہ پھیرنے کے بجائے اپنی کیفیات کو سمجھنے کی کوشش کیجیے۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ آپ کا غصہ بے وجہ نہ ہو۔ ایسا بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ انتہائی معمولی بات پر کسی نے آپ کو جھڑک دیا۔ آپ کو برا لگا اور آپ نے چاہا کہ آپ اپنی ناپسندیدگی کا اظہار بھی کریں اور اپنا نکتہ نظر سمجھانے کی کوشش کریں۔ مگر آپ ایسا کرنے میں ناکام ہو گئے۔ وجہ کوئی بھی بنی بہرحال آپ ایسا نہ کر سکے اور ایسا نہ کر سکنے کی صورت میں الٹا اپنے آپ کو کوسنا شروع کر دیا یا تنہائی میں چھپ کر بیٹھ گئے، منہ بنا لیا، دل ہی دل میں جلتے کڑھتے رہے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ میں رات کو سونے لیٹے تو سر درد سے پھٹا جا رہا تھا۔ اب کیا کریں ماسوائے اس کے کہ ایک سر درد کی گولی کھائی اور تکیہ میں سر دبا کر لیٹ گئے۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ ایسا ہم ظاہری طور پر کرتے ہیں۔ حالانکہ قدرت نے ہمارے دماغ کو اتنی صلاحیت عطا فرمائی ہے کہ جب بھی وہ دباؤ محسوس کرتا ہے فوری طور پر آپ کی توجہ کو کسی اور جانب مبذول کرتا ہے۔ اس تبدیلی کو ہم شعوری طور پر

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

www.paksociety.com

محسوس نہیں کرپاتے۔

جوزف گولڈ سٹین Joseph Goldstein ایک ماہر نفسیات ہیں۔ ان کے مطابق ہمارے دماغ میں چیزوں کو خود کار کرنے کی بہترین صلاحیت موجود ہے۔ یعنی جب ہم زیادہ ڈپریشن یا ذہنی دباؤ میں چلے جاتے ہیں تو اس صورت میں اکثر لوگوں کو بھوک زیادہ لگنے لگتی ہے، کچھ لوگوں کی نیند بڑھ جاتی ہے اور وہ ہر وقت بستر پہ نظر آتے ہیں۔ ان کہنا ہے کہ ہم انہی پریشان کن اور منفی اتار چڑھاؤ میں اٹک کر رہ جاتے ہیں۔ گولڈ سٹین کہتا ہے کہ جب آپ کو یہ شعور ہے کہ آپ کو اچھی یا ایک موثر شخصیت بننا ہے تو آپ اپنے دماغ کی اس خود کار صلاحیت کو رحم دلانہ اور مثبت سوچ کی طرف گامزن کردیں۔ مائنڈ فلنیس اس خود کار صلاحیت کو بہتر بنانے اور متحرک کرنے میں مدد دیتی ہے۔

مائنڈ فلنیس آپ کو یہ نصیحت کرتی ہے کہ جیسے ہی آپ کے دماغ میں کوئی پریشان کن خیال آئے تو آپ فوراً اپنا دھیان وہاں سے نہ ہٹائیے اور اسی وقت اچھا بننے کی کوشش بھی نہ کریں۔ ایسا کرنے سے آپ مزید دباؤ میں چلے جائیں گے۔ یہین ممکن ہے کہ یہ دباؤ یا غصہ لاشعور میں گھس کر کسی اور جارحانہ روپ میں اپنا اظہار کرنے کی کوشش کرے۔ اس لئے اپنے جذبات کو ایک بچے کی طرح تربیت کریں۔ جیسے بچے کو کسی بات پر روکا جائے تو وہ اس کی ضد پکڑ لیتا ہے۔ اس لئے آپ اسے جھڑکنے کے بجائے اگر اس کی بات سن لیں اور کسی اور طرح بہلالے تو مسئلہ جلدی حل ہو جاتا ہے بالکل اسی طرح آپ نے اپنے جذبات اور احساسات کے ساتھ انتہائی پیار اور شفقت والا برتاؤ رکھنا ہے۔

اس کے لئے سانس کی مشق بہت اہم ہے۔ فوری طور پہ آپ ایک لمبی گہری سانس لیں۔ سانس لینے کی رفتار کو دھیما رکھئے۔ بہت تیز تیز سانس نہیں لینا ہے اور اپنے اس لمحے کے احساسات کو جو غصہ ہو، مایوسی یا اداسی یا پھر جلن حسد بھی ہو سکتی ہے قبول کیجئے۔ یعنی سب سے پہلے سنئے اپنے دل کی۔ اپنے احساس کو پوری طرح سمجھئے۔ بہتر یہ ہوگا کہ اگر رونا آرہا ہے تو رو لیجئے، مگر آپ کو شاید اس لمحے رونا اچھا نہ لگتا ہو۔ تو فوری طور پر اپنی پوری توجہ سانس کے آنے جانے پر مرکوز کر دیجئے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایسے کیسے ممکن ہو پائے گا۔ جب صورتحال بگڑتی ہے یا کوئی ناگوار بات سامنے آتی ہے تو اتنا ہوش

SCANNED BY AMIR
READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

www.paksociety.com

ہی کہاں ہوتا ہے کہ ان تمام باتوں پر دھیان دیا جائے اور سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اپنے دل کی سننے بیٹھ جاؤ۔

ہم آپ کے اس اعتراض سے ذرا بھی احتراز نہیں برتیں گے کیونکہ آپ کو ابھی مائنڈ فلنیس طرز حیات کی عادت نہیں ہے۔ مائنڈ فلنیس سے استفادہ کے خواہش مند خواتین و حضرات کو ابھی یہ عادت ڈالنی ہے اور یہ صرف مسلسل مشق سے ہی ممکن ہے۔ آپ اپنی ذات اور جذبات پر زیادہ سے زیادہ کنٹرول کیسے حاصل کر سکتے ہیں اسی کے لئے تو ہم آپ کو مائنڈ فلنیس سے آگاہی فراہم کر رہے ہیں۔

مائنڈ فلنیس ساون کے جس پہلے قدم کی ہم نے وضاحت کی اسے آسانی سے اپنانے کے لئے اب ہم آپ کو چند مشقیں بتاتے ہیں یہ مشقیں آپ کو اپنی دل کی بات سننے اور اسے سمجھنے کی اہلیت میں اضافہ کریں گی تاکہ کسی بھی صورتحال میں آپ فوری طور پر خود پر قابو پاسکیں اور بلاوجہ کے تخریبی عمل جن میں خود کو کوسنا، گالم گلوچ چیزیں پٹخنا یا دل نخواستہ خود اپنی ذات کو کوئی نقصان پہنچانا شامل ہے سے محفوظ رہ سکیں گے۔

مشق نمبر 1

آنکھیں کھلی رکھیے

ارے ارے ڈریئے مت۔ ہم خدا نخواستہ آپ کو ملکی حالات سے نہیں ڈرا رہے اور نہ ہی حالات حاضرہ پر نظر رکھنے کو کہہ رہے ہیں۔ مائنڈ فلنیس اوئیرنس (Mindfulness Awareness) کہتی ہے کہ آپ اپنے ارد گرد سے مکمل طور پر باخبر رہیے۔

چلیں ہم اسے بات کو اس طرح کہتے ہیں کہ آپ اپنے حواس کی آنکھیں کھلی رکھئے۔ اب یہ سوال مت پوچھئے گا کہ کیا حواس کی بھی آنکھیں ہوتی ہیں۔ کیونکہ اس کا جواب تو ہے مگر اس وقت اس مضمون کا موضوع نہیں ہے۔

اس لئے اپنی توجہ واپس لاتے ہیں مائنڈ فلنیس پر اور اس کی وضاحت اس طرح کرتے ہیں کہ آپ کسی بھی کام میں معروف ہوں اس کو پوری طرح سے محسوس کیجئے۔ اکثر گھروں میں ایسا ہوتا ہے کہ ٹی وی بھی چل رہا ہے۔ کوئی سلائی مشین چلا رہا ہے تو پانی کی موٹر بھی شور مچا رہی ہے، ساتھ میں ماسی صاحبہ جھاڑو بھی لگا رہی ہیں اور پڑوس سے کسی کی زور زور سے باتیں کرنے کی آوازیں بھی آرہی ہیں۔ ایسے میں کبھی ردی والا آوازیں لگاتا ہے تو کبھی سبزی والا۔ یا پھر کسی نے میوزک آن کیا ہوا ہے۔ اب آپ کو ان تمام کا علم یا احساس ہے مگر یہ آپ کی طبیعت پر یا آپ کے کام پر اس وقت تک اثر انداز نہیں ہوتے جب تک آپ ان پر توجہ مرکوز نہیں کرتے۔ اور آپ اپنے معمول کے کام میں مگن رہتے ہیں۔

اسی طرح آفس میں بھی کبھی فون کی گھنٹی بجی تو کبھی دیگر اسٹاف کی ادھر ادھر نقل

READING Section
SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

و حرکت آپ کے معمولات کو متاثر نہیں کرتی۔ مگر آپ کو بیباسب ہوتا ہے۔

محترم دوستو! اتنی طویل تمہید کا مقصد آپ کو یہ سمجھانا ہے کہ اپنے ارد گرد کے ماحول میں بکھری آوازوں کو من و عن قبول کرتے ہوئے کسی ایک آواز پر اپنا پورا دھیان مرکوز کر دیجیے اور جتنی گہرائی میں اس آواز کو سن سکتے ہیں سنیے۔ یہ آواز کس چیز کی ہے؟ کہاں سے آرہی ہے؟ کیوں پیدا ہو رہی ہے؟ ان سے آپ کو کوئی سروکار نہیں رکھنا ہے بس اس آواز پر غور کیجیے اور اسے سنیے۔ اب یہ آواز گھڑی کی ٹک ٹک بھی ہو سکتی ہے، ہوا کی سائیں سائیں بھی۔ یا پھر کوئی میوزک۔ اس دوران دیگر آوازیں بھی آپ کے کانوں سے ٹکرا رہی ہیں، مگر آپ کا دھیان اسی ایک آواز پر ہونا چاہیے۔ اس مشق کو آپ مائنڈ فلنیس مراقبہ بھی کہہ سکتے ہیں۔

مشق نمبر 2

انگلیوں میں سرسراہٹ محسوس کیجیے

ہم نے ابتدائی اقساط میں آپ کو مائنڈ فلنیس واک (walk) کے بارے میں بتایا تھا۔ اب اس میں مزید کرنا یہ ہے کہ آپ مخصوص اوقات میں ہی نہیں بلکہ اپنے سارا دن میں جب بھی حرکت میں آئیں، چلنے کے دوران اپنی پوری توجہ اپنے ایک ایک قدم قدم پر مرکوز رکھیے۔ کام کے دوران آپ ایک جگہ سے دوسری جگہ اٹھ کر جا رہے ہیں۔ واش روم میں ہیں، یا

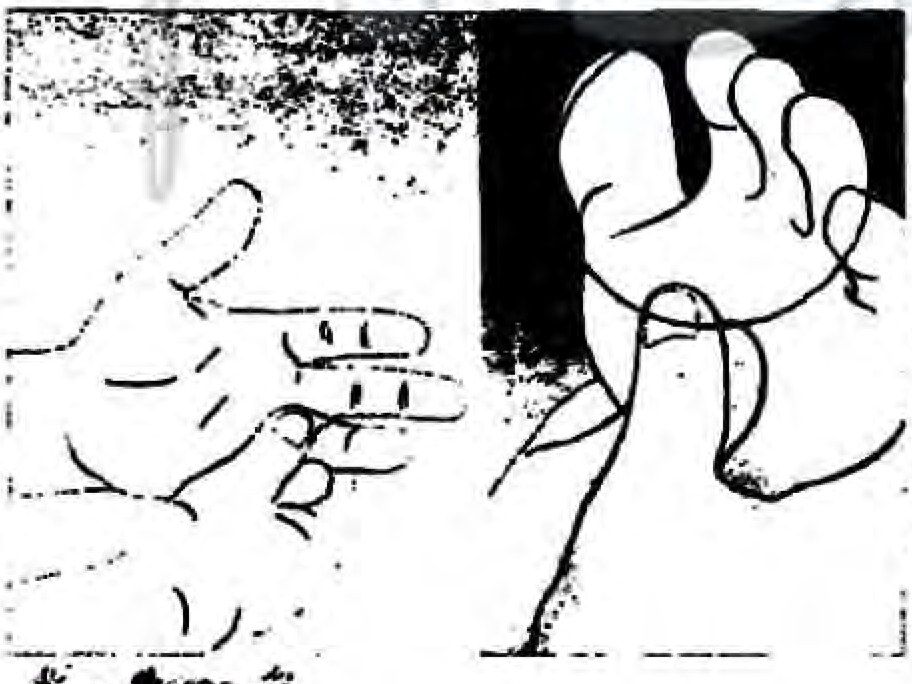

پھر شام کی چہل قدمی پر سیر کے لیے باہر نکلے ہیں چلنے کے دوران اپنی محسوس کرنے کی حس کو مکمل طور پر ایکٹو رکھیے۔ زمین سے جب جب آپ کا تعلق جڑے اس کا احساس رکھیے۔ آپ کے پیروں کے تلوے انگلیاں انگوٹھے چکنے فرش کو چھو رہے ہیں یا دبیز قالین کے روئیں کو یا پھر صحن کی گرم زمین پر پڑ رہے ہیں تو زمین کی نرمی، سختی، ٹھنڈک اور گرمی کا پورا پورا احساس رکھیے۔ مگر اس احساس کے ساتھ ساتھ اپنا کام بھی جاری رکھیے، اس دوران آپ کے کام میں کوئی رکاوٹ نہیں آنی چاہیے۔

کام کے دوران کرنا آپ نے یہ ہے کہ جیسے ہی فرصت کا کوئی لمحہ میسر آئے تو اپنے پیروں اور ہاتھوں کی انگلیوں میں ہونے والی سرسراہٹ پر توجہ مرکوز کر دیجیے۔ محسوس کیجیے کہ اس سرسراہٹ کی حرکت کس سمت میں جا رہی ہے۔ جتنی انگلیوں کی پوروں سے اندر کی جانب پھیل رہی ہے یا اندر سے باہر انگلیوں کی جانب بڑھ رہی ہے۔ ویسے ہم بتا دیتے ہیں کہ انگلیوں میں یہ سرسراہٹ پوروں سے اندر کی جانب ہوتی ہے۔ پھر آہستہ آہستہ اپنی توجہ انگوٹھوں

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

مائنڈ فلنیس

ہر حال میں خوش رہنے کا فن

پر لے آیئے۔

مشق نمبر 3 سانس کی مشق۔

اپنے انگوٹھوں پر توجہ دیجئے۔

ابتدائی تعارفی اقساط میں بتائی گئی مشقوں پر آپ پابندی سے عمل کرتے رہے ہیں تو پھر مائنڈ فلنیس سانس کی مشق آپ کے لئے کوئی مشکل نہیں۔

کرنا آپ نے بس اتنا ہے کہ اٹھتے بیٹھتے، کام کرتے یا فارغ بیٹھے ہوئے اپنی ہر پوزیشن اور سچویشن میں مائنڈ فلنیس بریدھنگ (Breathing) یا سانس لینے کی عادت ڈالنی ہے۔ اس کے لیے کوشش کیجئے کہ سانس کی آمد و رفت میں تیزی نہ ہو۔

دوسرا مرحلہ یہ ہے کہ آپ روزانہ اپنی مائنڈ فلنیس بریدھنگ (Breathing) کے دوران تھوڑی دیر کے لئے اپنی پوری توجہ اور دھیان اپنے پیروں کے انگوٹھوں پر مرکوز کر دیجئے۔

نوٹ: یاد رکھنے کی باتیں

* بیان کی گئی ابتدائی دونوں مشقوں دورانیہ کم سے کم 5 منٹ رکھئے۔ تیسری مشق 2 منٹ سے زیادہ نہیں کرنی ہے۔
* مشق آپ نے روزانہ کرنی ہیں یعنی اپنے معمول کا حصہ بنایئے۔
* اس مشق کا بہترین وقت دن کے مصروف اوقات ہیں جب زندگی میں زندگی دوڑ رہی ہوتی ہے، ایک ہلچل ہوتی ہے۔

(جاری ہے)

READING Section
SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

SHAIKH & COMPANY

Accounts, Corporate & Tax Consultant

We Provide following Services

- Filling of Income Tax, Sales Tax & wealth Tax Returns Electronically.
- Registration with FBR for NTN.
- Registration for Sales Tax.
- Registration with Chamber of Commerce & Industry Karachi (KCCI).
- New Company Registration.
- Compliance for any Tax Matter.
- Accounting & Financial Service provide to the Companies, NGO's and NPO's

---

Please Contact: Mr. Mahmood Shaikh

Consultant: 0300-2359009, 0336-2378690

Fax No: 021-36614748

Email: shaikh.n.company@gmail.com

Office: I-K/2 1st floor, Room # 3

Ansari Mansion Nazimabad No. 1 Karachi 74600

SCANNED BY AMIR

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

www.paksociety.com

عقل حیران ہے....! سائنس خاموش ہے....!

دلچسپ، عجیب و غریب اور حیرت انگیز واقعات و آثار
سائنس جن کی حقیقت سے آج تک پردہ نہ اٹھا سکی....

زندگی منطق کے بغیر تو گزر سکتی ہے۔ جذبات، احساسات اور وجدان کے بغیر نہیں....

پراسراریت میں انسان کی دلچسپی ازلی ہے اور ابد تک رہے گی۔ گو کہ پراسرار مافوق الفطرت باتوں کی کوئی منطق نہیں ہوتی اور نہ سائنس کے مروجہ اصولوں سے انہیں ثابت کیا جاسکتا ہے لیکن عشق، محبت اور سچے خوابوں کی بھی تو کوئی عقلی توجیہہ یا تشریح نہیں کی جاسکتی۔ ان کا ہونا ہی ان کی سائنس ہے۔ عقل کی محدودات میں انہیں سمیٹا نہیں جاسکتا۔ یہ سب بظاہر غیر عقلی باتیں بھی لوازمات حیات ہیں۔ یوں تو سائنس نے انسان کے سامنے کائنات کے کئی حقائق کھول کر رکھ دیے ہیں لیکن ہمارے اردگرد اب بھی بہت سے ایسے راز پوشیدہ ہیں جن سے آج تک پردہ نہیں اٹھایا جاسکا ہے۔ آج بھی اس کرۂ ارض پر بہت سے واقعات رونما ہوتے ہیں۔ کئی آثار ایسے موجود ہیں جو صدیوں سے انسانی عقل کے لیے حیرت کا باعث بنے ہوئے ہیں، جن کے متعلق سائنس سوالیہ نشان بنی ہوئی ہے۔

OOPArt
Out of Place Artifact
زمان و مکان سے پرے دریافتیں

ہماری یہ زمین انگنت پراسرار رازوں کی امین ہے۔ آثار قدیمہ کے ماہرین زمین کی تہوں سے ماضی کے متعلق نئی نئی چیزیں دریافت کرتے رہتے ہیں۔ جو ہر دم ہمیں حیران کیے رہتی ہیں.... ماضی کی بعض دریافتیں ایسی بھی ہیں، جو پراسرار معمے کی صورت اختیار کر گئی ہیں اور ان کی وضاحت سائنس تاحال نہیں کر سکی ہے....

ان دریافتوں سے متعلق ماہرین اور مورخین اتنا ہی کہتے ہیں کہ ان چیزوں کا ماضی کے ان وقتوں میں اور اس مقام میں ہونا یقیناً باعث حیرت ہے۔ اسی لیے سائنسدانوں نے ان کو Out of Place Artifact یعنی "زمان و مکان سے پرے صناعی" مختصراً OOPArt کا نام دیا ہے۔ یعنی ایسی چیزیں جو شاید اپنے وقت سے ہزاروں برس پہلے ہی بنائی گئی تھیں۔ یہ oopart آج بھی سائنسدانوں کے لیے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتے ہیں۔

ایسے ہی چند oopart کا ذکر ہم یہاں کر رہے ہیں، جنہوں نے آج بھی سائنسدانوں کو چکرائے رکھا ہے....

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 | f PAKSOCIETY

www.paksociety.com

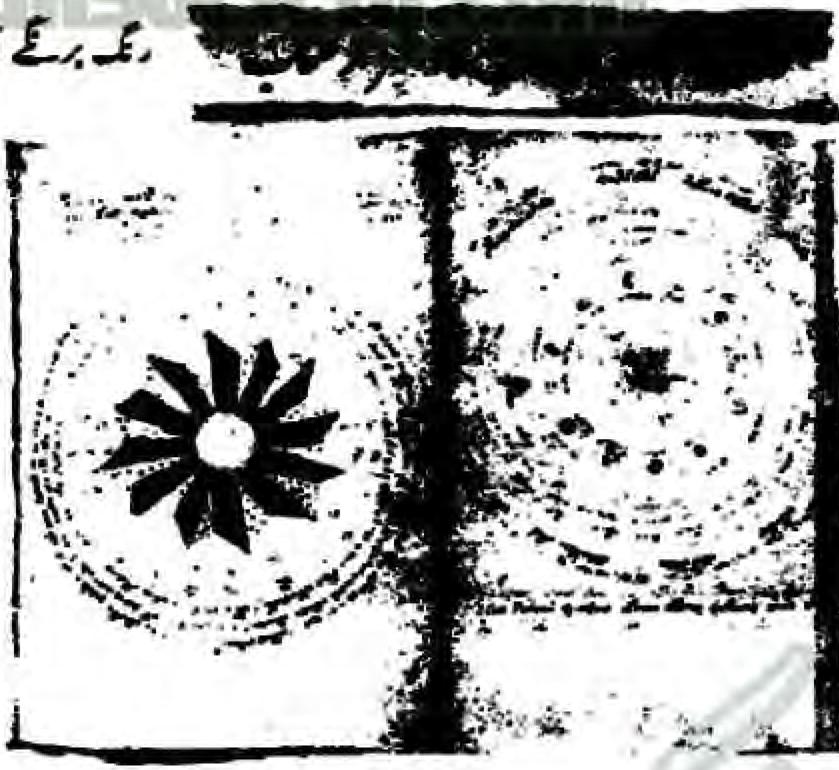

ولفرڈ ایم ووئیچ پولینڈ میں رہنے والے ایک امریکی نژاد کتب فروش ہیں، جو قدیم و نادر کتابوں کی تلاش میں لگے رہتے ہیں۔ 1912ء میں انہیں اٹلی میں ایک قدیم عیسائی خانقاہ ولا مونڈراگون کی لائبریری میں ایک قدیم اور نادر کتاب نظر آئی، 240 صفحات پر مشتمل یہ قلمی کتاب انگریزی اور یونانی سے ملتی جلتی کسی انجان زبان میں لکھی ہوئی تھی، پوری کتاب رنگ برنگے آرٹ ورک اور عجیب و غریب لائنوں سے بھری پڑی تھی۔

پرانی اور نادر کتاب سمجھ کر ولفرڈ نے اسے خرید لیا اور اسے کئی محققین اور علمی شخصیات کو دکھایا۔ مگر کوئی بھی اس کتاب کو سمجھ نہ سکا۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران کرپٹوگرافر Cryptographer کی ایک ٹیم نے اس کا مطالعہ کیا تھا، مگر وہ بھی حروف کو وضاحت نہیں کرپائے اور انکشاف کیا کہ یہ کتاب ایسی زبان میں لکھی گئی ہے جو دنیا میں کہیں نہیں پائی جاتی، اس سے دنیا کوئی شخص واقف نہیں، اسے شاید ہی کوئی پڑھ پائے۔

اس کتاب کو ووئیچ مینوسکرپٹ Voyinch Script کا نام دیا گیا۔ کاربن ڈیٹنگ کی مدد سے انکشاف ہوا ہے کہ کتاب پندرہویں صدی عیسوی میں 1404-1438ء کے درمیان لکھی گئی ہوگی....

اس کے بعد دنیا کے بہت سے ریاضی دان،

کتاب کے صفحات پر بنی ڈرائنگ جو ابتداء میں پھول سمجھے جاتے تھے، جدید تحقیق سے معلوم ہوا کہ یہ کہکشاؤں سے ہو بہو مماثلت رکھتی ہیں

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

www.paksociety.com

اس کتاب کی بعض ڈرائنگ انسانی جسم کی ساخت سے متعلق ہیں

کر پٹو گرافر اور زبان اور تاریخ کے ماہرین نے طبع آزمائی کی لیکن لاکھ کوششوں کے بعد بھی اب تک یہ واضح نہیں ہو پایا ہے کہ آخر اس کتاب کو لکھنے والا کون ہے اور اس کتاب میں آخر کیا لکھا ہے۔

کچھ کا خیال ہے کہ قرون وسطی کے کسی ماہر نباتیات نے پودوں کی تصاویریں اکٹھا کی ہیں۔ تو کوئی اسے جڑی بوٹیوں پر طبی علاج کی کتاب کہتا۔ کوئی اسے اناٹامی کی کتاب بتاتا تو کوئی اسے فلکیات کی کتاب کہتا ہے۔ لیکن اس کتاب میں ایسی تصویریں اور آرٹ ورک ہے جنہیں آج تک سمجھا نہیں جا سکا ہے۔

ان میں بنی ہوئی تصاویر کو ابتداء میں کسی پھول یا پودے کی تصویریں کہا جاتا تھا۔ مگر کہکشاؤں کی دریافت کے بعد پتہ چلا کہ یہ کسی پودے کی تصویریں نہیں بلکہ کہکشاؤں اور ملکی وے کے نقشے ہیں۔

اس کتاب میں بنی کچھ اشکال کہکشانی نظام سے حد درجہ مماثلت رکھتی ہیں تو کوئی انسانی جسم کے اعضاء کو ظاہر کرتی ہیں۔ جنہیں دیکھ کر نہیں کہا جا سکتا کہ یہ پندرہویں صدی عیسوی کے کسی شخص کی بنائی ہوئی ہیں۔ کیونکہ ایسے دور میں جب لوگ نظام شمسی کے متعلق یہ تک نہیں جانتے تھے کہ سورج زمین کے گرد نہیں گھوم رہا بلکہ زمین سورج کے گرد گھوم رہی ہے۔ وہ کہکشانی نظام سے کس طرح واقف ہو سکتے تھے۔

کہکشاؤں کے یہ نقشے ماضی بعید میں آخر کس نے ترتیب دیئے؟؟؟.... سائنسدانوں کے لیے یہ بتانا مشکل ہے.....

مانچسٹر یونیورسٹی کے ڈاکٹر مرسیلو منٹیمرو نے کئی سالوں تک اس سکرپٹ کا مطالعہ کیا۔ انہوں نے اپنی ایک تحقیق میں کہا کہ یہ متن نایاب ہے۔ کمپیوٹرائزڈ اسٹیٹس ٹیکل میتھڈ سے اس زبان کو پڑھنے کی کوشش بھی کی گئی۔

سالوں سے دنیا بھر میں سائنسی اور تاریخی ماہرین اس کی تحقیق میں لگے ہیں۔ مگر اب بھی یہ راز بنا ہوا ہے کہ آخر اس کتاب میں کیا لکھا ہے، کس نے لکھا اور یہ کون کی زبان ہے۔

وئنچ مینو سکرپٹ کو آج بھی دنیا کی سب سے پراسرار کتاب کہا جاتا ہے۔

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

17 مئی 1902ء میں یونانی غوطہ خوروں نے جزیرہ کریٹ سے 18 میل دور انٹی کیتھرا Antikythora نامی جزیرے کے قریب ایک ایسے ڈوبے ہوئے جہاز کی نشاندہی کی جس پر کانسی کی دھات اور بلور کے بنے ہوئے مجسمے لدے ہوئے تھے۔ فنونِ لطیفہ کے اس شاہکار کو بہت اہتمام سے سے بچالیا گیا۔ کافی چھان بین کے بعد یہ حقیقت سامنے آئی کہ یہ جہاز حضرت عیسیٰ کے زمانے سے کم از کم بیاسی سال پہلے ڈوبا ہوگا۔ جب مزید چھان بین کی گئی تو اس جہاز میں گلی ہوئی لکڑی میں ایک بے ہیت ڈلے کی مانند شئے برآمد ہوئی جس کے ساتھ اور بھی بہت سے پرزے منسلک تھے۔ کانسی کی ایک چادر بھی تھی جس پر بہت سے دائرے اور نشانات بنے ہوئے تھے جن کا تعلق علم فلکیات سے تھا۔

اسے مزید تحقیق کے ایتھنز کے میوزیم بھجوا دیا گیا۔ جب اس شے کو خشک کیا گیا تو گیلی جمی ہوئی لکڑی الگ ہوگئی اور جدید اینالوگ گھڑی کی طرح کی ایک مشین ظاہر ہوئی۔

جب تمام پرزوں کو صاف کرکے آپس میں جوڑا گیا تو ایک عجیب و غریب قسم کی چیز وجود میں آئی جس پر پیمانے اور ڈائل نصب تھے۔ اس مشین پر کل 32 گراریاں تھیں جن کا سائز 9 سے 132 ملی میٹر تک تھا۔ ان گراریوں کی حرکت سے ایک سوئی گھومتی ہے جو کسی سمت کی نشاندہی کرتی ہے۔ اس مشین کے ایک طرف ایک ایسا لیور بھی نصب ہے جس کی مدد سے مشین کی رفتار کو کم و بیش کیا جاسکتا ہے۔ اس کی گھومنے والی سوئیوں پر کانسی کی تہہ چڑھائی گئی ہے جن پر کچھ تحریر بھی ہے۔ یہ مشین کافی اُلجھاؤ والی ہے۔ یہ لیور گھڑی کی طرح گھومتا تھا۔ جُوں جُوں اندر لگی ہوئی گراری چلتی تھی تمام ڈائل ساتھ ساتھ گردش کرتے تھے۔

امریکن پروفیسر ڈیرک جے سولا پرائس جو 1958ء میں کیمبرج یونیورسٹی سے وابستہ تھے، انہوں نے اس مشین کو دنیا کا قدیم ترین فلکیاتی اینالوگ کمپیوٹر کہا ہے اور ہو بہو اس جیسی ایک نئی مشین بنا کر انکشاف کیا کہ یہ مشین آج بھی چاند، سورج کی حرکت کا حساب رکھ

انٹی کیتھرا میکنزم کے پرزے گراریاں موجودہ دور کی کسی گھڑی یا مشین کی طرح نظر آتی ہیں۔

SCANNED BY AMIR
READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

اب یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ قدیم یونانی سائنسدانوں نے اسے بنایا ہوگا اور رومن جہاز کے ذریعے اس مشین کو کہیں بھیجا جارہا تھا۔ اس مشین کو لکڑی کے ایک ٹوکری میں رکھ دیا گیا تھا۔ اس میں کانسی کے ڈائل (سوئیاں)، گیئرز (گراری) اور ڈینٹ لگے ہوئے تھے۔ 40 چینل ڈینٹ اور گیئرز پر مشتمل اس آلے کو قدیم دور میں نظام شمسی پر نظر رکھنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہوگا۔ اس کے پچھلے حصے پر دو ڈائل لگے ہوئے تھے جو چاند کی حرکات کا اور پہیہ سورج کے بارے میں معلومات ظاہر کرتے تھے۔ یہ آلات عطارد، زہرہ، مریخ، مشتری اور زحل کی سرگرمیوں پر نظر رکھنے کے لئے بھی استعمال کیے جاتے ہوں گے۔

اب آپ ہی سوچیں کہ سائنسدانوں کو ایک ایسی شئے سے واسطہ پڑ رہا ہے جس کی ایجاد آج سے دو ہزار سال پہلے ہوئی جو نظام شمسی کی گردش پر نظر رکھتی ہے جبکہ محض پانچ سو سال قبل ماہر فلکیات گلیلیو نے پندرہ سو میسوی میں اس راز سے پردہ کشائی کی تھی، ورنہ اس سے قبل لوگ تمام ستاروں کو سائنس اور سورج کو زمین کے گرد گردش کرتا سمجھتے تھے۔

سائنسدان کے لیے یہ بات باعث حیرانی ہے کہ آخر اس قسم کی پلانیٹیریم Planetarium کو دو ہزار سال پہلے کن لوگوں نے بنایا ہوگا؟....

یہ مشین آج بھی یونان کے قومی آثار کے عجائب گھر ایتھنز میں موجود ہے۔ اس میشن کو جزیرہ کے نام سے انتی کیتھرا میکنزم کا نام دیا گیا۔

انتی کیتھرا میکنزم کو دیکھ کر بنائی گئی نئی مشین

بیٹری

عام تاثر یہی ہے کہ 1800ء سے پہلے بجلی اور اس سے چلنے والی اشیاء سے دنیا واقفیت نہیں رکھتی تھی۔ پہلے دور کے لوگ صرف مشعلیں، چراغ، موم بتی، لالٹین وغیرہ کا استعمال ہی جانتے ہیں مگر سائنسدانوں اس وقت حیرت کے سمندر میں ڈوب گئے جب 1938ء میں بغداد کے قریب ڈھائی ہزار سال پرانی تہذیب کے کھنڈرات سے ایک الیکٹرک بیٹری دریافت ہوئی۔ یہ بیٹری بغداد کے قریب خجت ربو Khujut Rabu کے مقام سے کھدائی کے دوران برآمد ہوئی۔ یہ 6 انچ لمبی پیلی رنگ کی مٹی کے گلدان کی طرح تھی۔ اسے ایک معمولی گلدان سمجھ کر بغداد میوزیم میں رکھ دیا گیا۔

بغداد میں ہی آثار قدیمہ کے جرمن ماہر ڈاکٹر ولہیم کونگ Wilhelm Konig نے جب اس کا

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

www.paksociety.com

بغور مطالعہ کیا تو انکشاف کیا کہ یہ کوئی عام گلدان نہیں بلکہ ایک الیکٹرک بیٹری ہے جس میں 60 فیصد قلعی کا آمیزہ Asphalt کی تہہ کے ساتھ تانبہ کا پانچ انچ لمبا اور ڈیڑھ انچ چوڑا سلنڈر بھی موجود تھا جس پر تیزاب کی طمع کاری کی گئی تھی اور ایک لوہے کی سلاخ گزار کر تانبے کے سلنڈر میں پہنچائی گئی تھی۔

دریافت کرنے والوں نے اسے بغداد بیٹری کا نام دیا۔

بعد میں مسٹر کونگ کو دریافت کے مقام کے قریب سے مزید بیٹریاں بھی ملیں، جن میں سے ایک برلن کے عجائب گھر میں رکھی گئی۔ ایک اور بیٹری تسیفون نامی بستی سے ملی۔ مورخین بتاتے ہیں کہ یہ شہر پارتھین دور کے ہیں جو 300 قبل مسیح میں تباہ ہو گیا تھا۔ ولہیم کونگ نے ان بیٹریوں کو اس دور کے

عراق میں طلائی الیکٹروپلیٹنگ کے ثبوت قرار دیا۔ ہو سکتا ہے کہ یہ بیٹری جس سے برقی قوت حاصل کی جاتی تھی برتنوں اور زیورات پر سونے کا پانی چڑھانے کے لئے استعمال کی جاتی ہو.....

1940ء میں ولارڈ ایف ایم گرے Willard F.M Gray جو پٹسفیلڈ میساچوسٹس میں جنرل الیکٹرک ہائی وولٹیج لیبارٹری میں انجینئر تھے۔ انہوں نے ولہیم کونگ کے نظریات اور بیٹری پر مزید ریسرچ کی اور پہلے بغداد بیٹری کا ایک اسٹرکچر ڈیزائن کیا اور پھر ویسا ہی نمونہ تیار کیا۔ جرمن راکٹ سائنسدان ولی لے گرے Willy Lay Gray نے اس بیٹری سے ملتی جلتی دوسری بیٹری تیار کی اور ڈیڑھ وولٹ کے قریب بجلی حاصل کی۔

1970ء میں مصری آثار قدیمہ کے جرمن ماہر ارن ایگبرچٹ Arne Eggebrecht نے بغداد بیٹری جیسی ایک بیٹری بنا کر اس میں انگور کا تازہ رس ڈالا، اس سے کئے گئے تجربات سے 0.87 وولٹ بجلی پیدا ہوئی۔ اس نے اس سے ملنے والی برقی رو سے چاندی کے مجسمہ پر سونے کا پانی چڑھایا۔

ہمارے مورخین بتاتے ہیں کہ دو سو برس پہلے ہی جرمن طبیعات دان جارج اوہم نے برقی کرنٹ کا قانون پیش کیا اور اٹلی کے سائنسدان وولٹا نے الیکٹرک بیٹری ایجاد کی تھی، اس سے قبل کوئی بجلی کے متعلق جانتا ہی نہیں تھا، تو پھر ڈھائی ہزار برس قبل الیکٹرک کی یہ بیٹری کس نے بنا ڈالی۔ کیا اس دور کے لوگ برقی کرنٹ سے اسی طرح واقف تھے جس طرح کہ ہم....

READING Section

SCANNED BY AMIR

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

[illegible]ات ستون

دہلی کے علاقے مہرولی میں قطب مینار کے احاطے میں دو ہزار سال سے بھی پرانا لوہے کا ایک 23 فیٹ (7 میٹر) لمبا اور چھ ہزار کلوگرام وزنی ستون کھڑا ہے۔ اس ستون کے متعلق بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ اسے قدیم ہندوستانی بادشاہ چندر گپت وکرمادتی کے دور اقتدار (375ء تا 413ء) میں تعمیر کیا گیا، بعض اسے چندر گپت موریہ (322 تا 298 قبل مسیح) کے دور کی ہیں، بعض مبینہ طور پر اسے 912 قبل مسیح کا بتاتے ہیں۔ لیکن سب سے مشہور روایت یہ ہے کہ اسے 273 تا 232 ق م کے سب سے مشہور اور طاقتور بادشاہ اشوک اعظم نے بنوایا تھا اور اسی مناسبت سے اسے "اشوک کی لاٹ" کہا جاتا ہے۔

مؤرخین کا کہنا ہے کہ پہلے یہ مینار متھرا کی وشنو پہاڑی پر تعمیر مندر میں لگا ہوا تھا، 1050ء میں مسلمان اسے دہلی لے آئے تھے اور 1233ء میں بادشاہ قطب الدین ایبک نے قطب مینار تعمیر کیا تو اس کے احاطے میں اس ستون کو لگوا دیا گیا۔

لوہے کے اس ستون کی جو بات دنیا کے لئے حیرت کا باعث ہے وہ یہ ہے کہ تقریباً دو ہزار سال سے زیادہ عرصہ اس کھلے آسمان کے نیچے تمام موسموں میں کھڑا رہنے کے باوجود بھی اس ستون میں آج تک ایک بھی زنگ نہیں لگا ہے۔

حیرت انگیز بات یہ ہے کہ موسمی تغیرات، فضائی گندھک اور فاسفورس سے اس کو کسی طرح کا نقصان نہیں پہنچا اور اس کی چمک اور تازگی آج تک برقرار ہے۔

واضح رہے کہ سائنسدان اب تک لوہے کی ایسی قسم تیار نہیں کر پائے ہیں جو ہزاروں سال گزر جانے کے باوجود کسی قسم کے اثرات سے محفوظ رہ سکے۔

1961ء میں اس ستون کے کیمیائی ٹیسٹ سے پتہ چلا کہ یہ کالم حیرت انگیز طور پر خالص سٹیل سے بنا ہے اور آج کے سٹیل کے مقابلے میں اس میں کاربن کی مقدار بہت کم ہے۔ اس میں فاسفورس زیادہ مقدار اور سلفر اور میگنیز کم مقدار میں ہے۔ یعنی اسے 98 فیصد خالص لوہے سے تیار کیا گیا اور یہ تب ہی ممکن ہے اگر اسے 900 ڈگری سے زائد ڈگری سینٹی گریڈ درجہ حرارت تک پگھلا کر تیار کیا جائے، اور اس پر دھات کا میل Slug اور آئرن آکسائیڈ کی تہہ چڑھا دی جائے۔

لوہا دھوپ اور نمی کی زد میں رہے تو اس کی سطح پر زنگ لگنے لگتا ہے۔ زنگ دراصل لوہے کا ہائیڈریٹڈ آکسائیڈ ہے۔ جدید دور لوہے کو زنگ سے بچانے کے لیے کئی طریقے اپنائے جاتے ہیں۔ لوہے کی سطح پر گریس یا تیل کی تہہ چڑھا دیا جاتا ہے۔ یا وارنش اور پینٹ کی تہہ چڑھائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ الیکٹرو پلیٹنگ اور گلونائزنگ وغیرہ بھی ہوتے ہیں۔ 273 ق م کے کاریگر کیا اس ٹیکنالوجی سے واقف تھے....؟

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

یونان میں ٹرائی پولس Tripol's کے نزدیک پائی گئی۔ میکنائی Mycenae اور پائی لوس Pylos کے شہروں سے بھی لوہے اور اسٹین لیس اسٹیل کی انگوٹھیاں ملی ہیں جو 15 سو قبل مسیح سے بھی پرانی ہیں۔ واضح رہے کہ اسٹیل بنانے کے لئے لوہے کو 750 سے 900 ڈگری سینٹی گریڈ درجہ حرارت کی ضرورت پڑتی ہے۔

مصر، عراق اور یونان کے آثار قدیمہ سے آنکھوں کے ایسے تراشیدہ لینس دریافت ہوئے ہیں بالکل ویسے ہی جیسے آج کل سیلسیم اوکسائیڈ سے تیار کئے جاتے ہیں۔

ایک ریسرچر رابرٹ ٹیمپل نے اپنی کتاب Forbidden Technology میں اس طرح کے 450 قدیم اشیاء کا تذکرہ کیا ہے جو لینس، میگنیفائنگ گلاس یا عینک کے عدسے سے مشابہ ہیں۔ ان میں 48 لینسز تو یونان کے شہر ٹرائے سے دستیاب ہوئے ہیں یہ لینس کسی بھی شے کو ڈیڑھ سے دو گنا تک بڑا دکھاتے ہیں۔ ایک بہت بڑا کرسٹل لینس کریٹ سے بھی دریافت ہوا۔ افسیس (ترکی) سے برآمد ہونے والا لینس ہر شے کو 75 فیصد چھوٹا کرکے دکھاتا ہے۔ لبنان میں شیشے نما پتھر کے ایسے ٹکڑے بھی ملے ہیں جو ٹیسنائس کہلاتے ہیں۔ ان میں تابکار المونیم آئسوٹوپ موجود ہے۔

❄

چین میں قنگ ہئی Qinghai صوبہ میں ڈیلنگھا Delingha شہر سے 40 کلومیٹر دور بائیگونگ Baigong نامی پہاڑ کے تین قدیم غاروں میں لوہے کے پائپ دریافت ہوئے، اس غار سے 80 میٹر کے فاصلے پر واقع ٹاسن جھیل Toson Lake کے ساحل پر اور جھیل کے اندر بھی ایسے پائپ ملے ہیں۔

لال اور بھورے رنگ کے ان پائپ کا قطر 2 سے 4.5 انچ ہے۔ چین کے سائنسدانوں کے مطابق ان پائپس میں فیرک آکسائیڈ، سلیکون ڈائی آکسائیڈ اور کیلشیئم آکسائیڈ پایا گیا ہے۔ بیجنگ انسٹیٹیوٹ آف جیولوجی نے thermoluminescence تھرمو لومینیسین کے ذریعے اس پائپ کی عمر کا اندازہ کیا۔ اس میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ کوئی شے کتنے عرصے سورج کی روشنی یا حرارت میں رہی۔ ان کے مطابق یہ پائپ ڈیڑھ لاکھ سال قدیم ہیں۔ جبکہ خطہ میں انسانی تہذیب کا آغاز ہی 30 ہزار سال پہلے بتایا جاتا ہے۔ آخر کس نے اس قدیم غار میں پائپ لائننگ کی ہوگی۔

موجودہ دور کے سائنسدان خیال کرتے ہیں کہ لوہے کی دریافت ایک ہزار قبل مسیح میں ہوئی مگر اس سے بھی ڈیڑھ ہزار برس پرانی لوہے کی ایک بھٹی

www.paksociety.com
READING Section
SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

عجیب غریب

دنیا بھر میں رونما ہونے والے دلچسپ اور عجیب واقعات

جنات کے دائرے

افریقہ کے صحرائے نامیب کی سیکڑوں میل پر پھیلی وادی میں ہزاروں کی تعداد میں پراسرار دائرے موجود ہیں۔ چالیس سال سے زیادہ عرصہ گزر جانے کے باوجود بھی دنیا بھر کے سائنسدان ان پراسرار دائروں کے متعلق کوئی بھی حتمی نتیجہ پیش نہیں کر سکے کہ یہ کیوں بنتے ہیں۔

نامیبیا Namibia ایک افریقی ملک ہے۔ یہ جنوبی افریقہ میں بحر اوقیانوس کے کنارے واقع ہے۔ نامیبیا کا صحرائے نامیب Namib Desert دنیا کے خشک ترین صحراؤں میں سے ایک ہے۔ اس کا رقبہ 50 ہزار مربع کلومیٹر ہے۔ یہ بحر اوقیانوس کے ساتھ ساتھ نمیبیا کے ساحلوں پر ایک ہزار میل تک پھیلا ہوا ہے۔ اس کا کچھ حصہ جنوب مغربی انگولا میں بھی شامل ہے۔ صحرائے نمیب کو دنیا کا قدیم ترین صحرا سمجھا جاتا ہے جو کم از کم 8 کروڑ سال قدیم ہے۔ اس صحرا کا بیشتر حصہ غیر آباد اور ناقابل رسائی ہے۔ اس صحرا کے ٹیلے دنیا کے بلند ترین ریت کے ٹیلوں میں شمار ہوتے ہیں۔ چند ریت کے ٹیلوں کی بلندی تو 383 میٹر تک ہے یعنی ایمپائر اسٹیٹ بلڈنگ اور اہرام مصر سے بھی اونچی۔

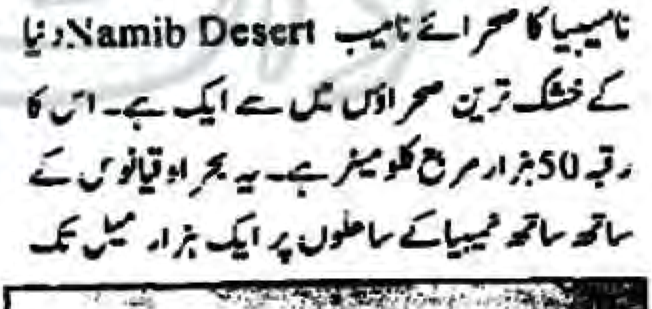

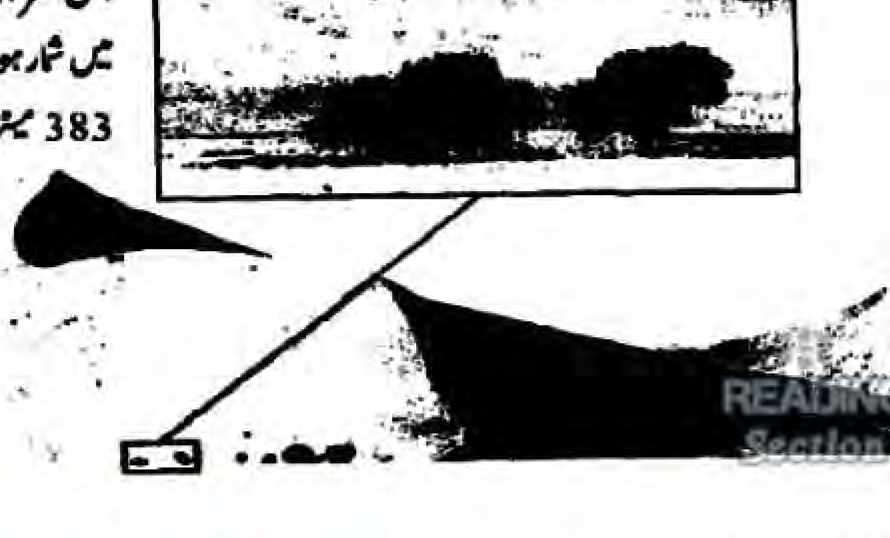

سوسو ولے Sossusvlei میں موجود صحرائے نمیب کا بلند ترین ٹیلہ

READING Section
SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

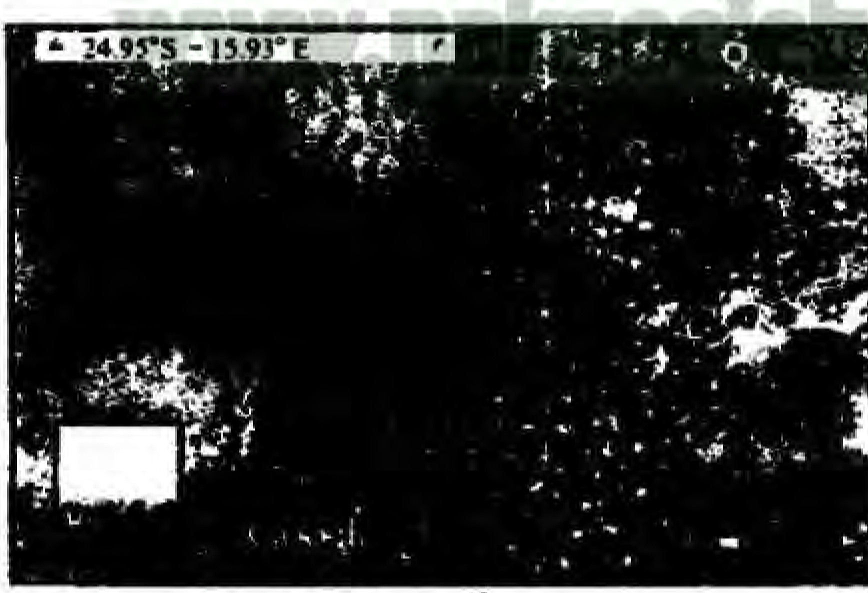

یہ صحرا معدنیات خصوصاً ٹنگسٹن، نمک اور ہیرے کے ذخائر کے لحاظ سے اہمیت رکھتا ہے۔ جس جگہ یہ صحرا ساحل سمندر سے ملتا ہے وہ علاقہ ڈھانچوں کا ساحل Skeleton Coast کہلاتا ہے۔ یہ نام اسے ساحل پر دھند کے باعث چٹانوں سے تباہ ہونے والے بحری جہازوں کے ملبے اور صحرا میں بھٹک کر مرنے والے ان افراد کی نسبت سے ملا جن کی باقیات ڈھانچوں کی صورت میں ہی ملیں۔

لیکن ہمارے اس مضمون کا موضوع صحرائے نامیب کے بلند و بالا ٹیلے اور ڈھانچوں کا ساحل نہیں، بلکہ اس صحرا کی وادیوں میں موجود پر اسرار دائرے ہیں۔ جنہیں دوائر الجن اور Fairy's Circles یعنی پریوں اور جنات کے دائرے کہا جاتا ہے۔

یہ چاند کی سطح پر بنے داغ نہیں بلکہ افریقی ملک نامیبیا کی وادی میں گھانسوں پر بنے پر اسرار دائرے ہیں۔

اوپر دی گئی تصویر کو دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ جیسے یہ کسی چکن پاکس (کاکڑا) کے مرض میں مبتلا انسان کے جلد کی تصویر ہے، لیکن کوئی انسانی جلد نہیں بلکہ نامیبیا کے صحرائی خطے کا بالائی منظر ہے۔

اگر سیٹلائٹ سے زمین کے 24.95 درجہ عرض البلد جنوب اور 15.93 درجہ طول بلد مشرق کی تصویر لی جائے تو سینکڑوں میل پر پھیلی صحرائے نامیب کی اس وادی میں ہزاروں کی تعداد میں نقطے نظر آئیں گے، جو دراصل صحرائی گھانس میں بنے بنجر دائرے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک دائرے کا قطر 2 سے 15 میٹر (7 سے 49 فیٹ) ہے۔ یہ دائرے صحرائے نامیب کی 160 کلو میٹر (100 میل) چوڑی اور 2400 کلو میٹر (1500 میل) لمبی سرحدوں پر صرف نامیبیا ہی میں نہیں بلکہ انگولا اور ساؤتھ افریقہ تک پھیلے ہوئے ہیں۔

اس وادی میں دودھیائی تھور کی قسم کی خودرو گھانس Euphorbia damarana بڑی تعداد میں اُگتی ہے، مگر حیران کن طور پر ان دائروں میں کوئی گھانس نہیں اُگ پاتی.... اور مزید حیرت کی بات یہ ہے کہ دائروں کے ارد گرد یہ گھانس معمول

READING Section
SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

سینکڑوں میل پر پھیلی اس صحرائی وادی میں ہزاروں کی تعداد میں نظر آنے والے نقطے دراصل صحرائی گھاس میں بنجر دائرے ہیں اور ہر ایک دائرے کا قطر 2 سے 15 میٹر ہے۔

سے تین گنا زیادہ بڑھتی ہے۔ مزید حیران کن بات یہ ہے کہ یہ دائرے زندہ مخلوق کی طرح گھٹتے بڑھتے رہتے ہیں۔

مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ گزشتہ ساٹھ سالوں کے تجربے سے پتا چلا ہے، ابتداء میں گھانس کے دائرے اچانک پیدا ہوتے ہیں، ان کی چوڑائی دو میٹر ہوتے ہی یہ دور سے واضح نظر آنے لگتے ہیں۔ رفتہ رفتہ یہ بڑھ کر 12 تا 15 میٹر تک پہنچ جاتے ہیں اور پھر ان کی نشو نما رک جاتی ہے۔

ان دائروں پر 1971ء سے سائنسی تحقیق کی جاری ہے، کہ آخر اس زمین میں ایسی کیا خاص بات ہے کہ 15 میٹر چوڑے لاکھوں دائروں میں ایک پودا نہیں اگ پاتا۔ لیکن آج تک سائنسدانوں کی طرف سے کوئی ٹھوس جواب نہیں مل پایا ہے۔

مقامی قبیلہ ہمبا Himba کے لوگوں کا ماننا ہے کہ یہاں کی زمین کے اندر ایک بہت بڑا ڈریگن رہتا ہے۔ جو سانس لیتا ہے تو اس کی سانسوں کی گرم اور آتشی ہوا بلبلوں کی صورت میں زمین کی سطح تک پہنچتی ہیں اور یہ بلبلے دائرے کی صورت میں سطح زمین کی گھانس کو ختم کر دیتے ہے۔

صحرائے نامیب میں سان San نامی بشمین Bushmen قبائل کی ایک روایت یہ کہتی ہے کہ یہ دائرے دراصل جنات اور دیوتاؤں کے قدموں کے نشانات ہیں وہ یہ بھی بتاتے ہیں کہ ان کے آباؤ اجداد

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

www.paksociety.com

بعض کا کہنا تھا کہ یہ محض مقامی جانوروں مثلاً افریقی غزال اور شتر مرغ کے آرام کرنے کی جگہ ہیں۔

میں مکورو Mukuru نامی کوئی دیو ہیکل ہستی گزری تھی یہ دائرے اسی کے پیدا کردہ ہیں۔ کچھ قبائل نے انہیں قدیم بشمین لوگوں کی قبریں کہا جنہیں کالونیل آبادی کے دور میں قتل کیا گیا تھا۔ بعض کا کہنا تھا کہ یہ محض مقامی جانوروں مثلاً افریقی ہرن اور شتر مرغ کے آرام کرنے کی جگہ ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ شتر مرغ کے ریت میں لوٹیاں لگانے سے یہ دائرے بنے ہیں۔

یوں تو اس دائرے کے متعلق 1920 کی دہائی سے مختلف لوگوں نے اپنے سفرناموں اور کتابوں میں تحریر کیا مگر سائنسی لحاظ سے ان پراسرار دائروں پر تحقیق کا آغاز 1971ء میں شروع ہوا۔ اس صحرا کا بیشتر حصہ غیر آباد اور ناقابل رسائی ہے۔ اس وادی میں جنگلی جانور خصوصاً تیندوا، افریقی ہرن، شتر مرغ بڑی تعداد میں پائے جاتے ہیں اور یہاں سے نزدیک ترین انسانی آبادی بھی 180 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔

ابتداء میں سائنسدانوں نے اس کے متعلق کئی نظریات پیش کیے۔ کسی نے کہا کہ اس زمین کی مٹی میں کوئی ریڈیو ایکٹیویٹی یا کوئی کیمیائی عنصر کی موجودگی سے منسوب کیا تو کسی نے اسے صحرائی دیمک کا کارنامہ کہا۔ کسی نے ذرئیگن کی روایت کو بنیاد بنا کر زیر زمین کسی زہریلی گیس کی موجودگی کا نظریہ پیش کیا۔ کسی نے پودوں میں زہریلے مواد کو وجہ بتایا لیکن گذشتہ تیس برسوں کی تحقیق میں کوئی بھی نظریہ درست ثابت نہ ہو سکا۔

گمنش برگ ساؤتھ افریقہ کی پریٹوریا یونیورسٹی کے ماہر نباتات پروفیسر وان روین van Rooyen نے یہاں کے پودوں اور مٹی پر کئی سال تحقیق کی لیکن وہ اس مقام پر پودے نہ اُگنے کی کوئی وجہ دریافت نہیں کر پائے۔

ہیمبرگ یونیورسٹی کے بائیولوجسٹ ناربرٹ جیورجنس Norbert Juergens نے یہاں کی مٹی میں صحرائی دیمک کی موجودگی کا نظریہ پیش کیا۔ ان کا ماننا تھا کہ صحرائی ریتیلی دیمک ان پودوں کو کھا جاتی ہے۔ اس موضوع پر جیورجنس نے مقالے تحریر کیے جو انتہائی سادہ اور قابل قبول نظریہ ہونے کی وجہ سے

سائنسدان گزشتہ چالیس سالوں سے یہاں کی مٹی اور پودوں کے نمونے لے رہے ہیں مگر پھر بھی کسی نتیجے پر نہیں پہنچ سکے۔

READING Section
SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

www.paksociety.com

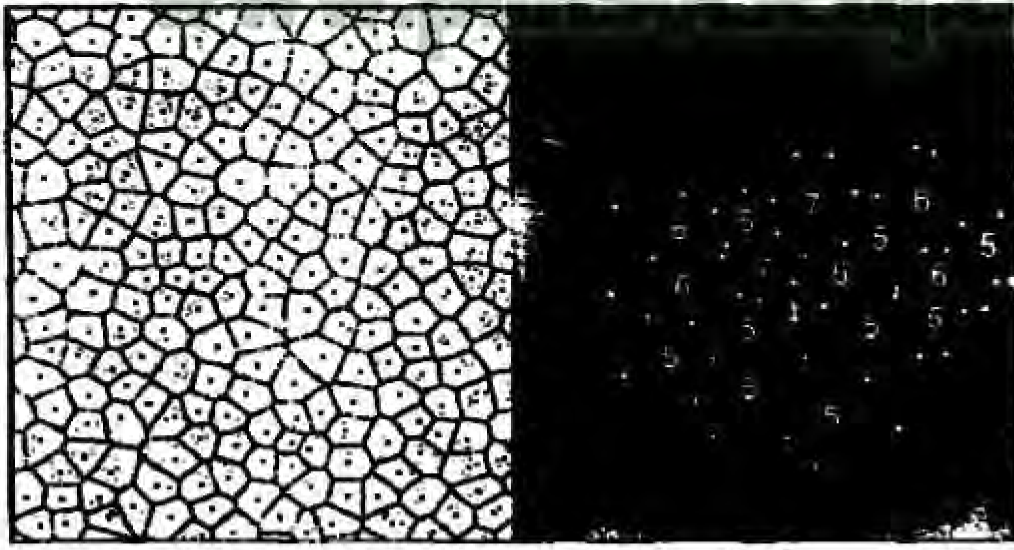

دائیں جانب زیر افش لینس مائیکروسکوپ سے لی گئی انسانی جلد کے خلیوں کے پیٹرن کی تصویر اور بائیں جانب نامیبیا کے دائروں کا پیٹرن جو ہو بہو میچ کرتا ہے۔

کافی مقبول ہوا، مگر جب اس نظریہ کی بنیاد فلوریڈا یونیورسٹی کے بائیولوجسٹ والٹر شینکر Walter R. Tschinkel نے یہاں کے چند دائروں کو کئی فیٹ تک کھود ڈالا تو انہیں کسی بھی دیمک اور دیمک کے گھونسلے کا نام ونشان نہیں ملا۔

یونیورسٹی آف کولاریڈو کے محققین نکول برجر Nichole Barger اور مائیکل کریمر Michael Cramer نے یہاں کی مٹی اور پودوں کے نمونے حاصل کیے اور یہ نظریہ پیش کیا کہ یہاں کی مٹی میں نائٹروجن اور نمی زیادہ پائی گئی ہے جبکہ ان پودوں کو نشوونما کے لیے مخصوص مقدار میں پانی کی ضرورت ہوتی ہے، بارشوں کی وجہ سے جن جن مقامات پر پانی زیادہ جمع ہو جاتا ہے وہاں یہ پودے نہیں اگ پاتے، لیکن تحقیق میں دیکھا گیا ہے کہ بعض دائرے ڈھلانوں پر بھی بنے ہوئے تھے وہاں پانی ٹھہرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

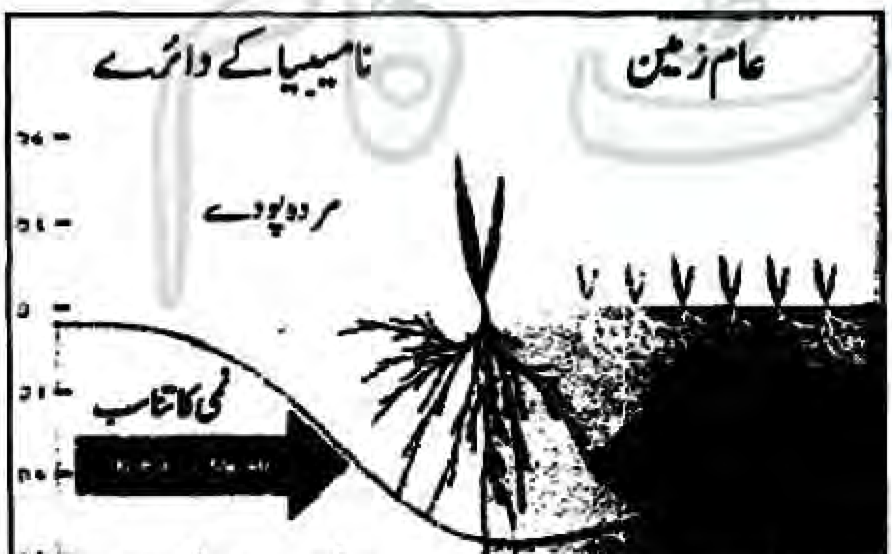

بعض ماہرین کے مطابق یہاں کی مٹی میں نمی کا تناسب زیادہ ہے جبکہ ان پودوں کو نشوونما کے لیے کم مقدار میں پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔

گٹن برگ ساؤتھ افریقہ کی پریٹوریا یونیورسٹی کے ماہر کیمیا وینٹی ناڈے Yvette Naudé کے نظریئے کے مطابق یہاں کی زمین کے اندر شاید کوئی ایسی کیمیائی گیس خارج ہو رہی ہے جو آکسیجن کو ختم کر دیتی ہے جس کی وجہ سے جگہ جگہ دائرے بن گئے ہیں جہاں آکسیجن کی کمی کی وجہ سے پودے پنپ نہیں پاتے۔ سائنسدانوں نے اس نظریے پر بھی تحقیق کی اور مٹی اور پودوں کے بیچ میں کسی کیمیائی گیس کے اثرات کا تجزیہ کیا مگر کوئی سراغ نہ لگ سکا۔

READING Section
SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN

www.paksociety.com

پریٹوریا یونیورسٹی ہی میں مائکروبائیو ایکولوجی اور جینیومکس شعبے کے ڈائریکٹر ڈون کوآن Don Cowan کا ماننا ہے کہ شاید یہاں پودوں میں کسی طرح کا فنگس یا مرض پیدا کرنے والا نامیہ pathogenic organism پایا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے پودے مرجاتے ہیں اور فنگس کے پھیلنے کی وجہ سے دائرے کا حجم بھی بڑھتا جاتا ہے۔

جاپان میں اوکیناوا انسٹیٹیوٹ آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی OIST میں میتھامیٹیکل بائیولوجی کے پروفیسر رابرٹ سنکلیر Robert Sinclair کہتے ہیں کہ سیٹلائیٹ سے لیے گئے ان دائروں کے پیٹرن کو جب انسانی جلد کے خلیات کے پیٹرن سے میچ کیا گیا تو یہ ہو بہو میچ کر گئے، جو یقیناً حیرت انگیز ہے۔

ہیلم ہالٹز اینوائرمنٹ ریسرچ سینٹر، جرمنی کے سائنسدان اور ایکولوجسٹ اسٹیفن گیزن Stephan Getzin نے بھی ان پراسرار دائروں پر تحقیق کی ان کا کہنا تھا کہ سائنس کے اصولوں کے تحت انہیں سمجھا نہیں جاسکتا۔ یہ ایک خود رو عمل ہے۔ ان گھانسوں کو اگر اپنے اردگرد کی زمین سے پانی نہیں ملتا تو اس کی جڑیں بڑھ کر اردگرد سے پانی کھینچ لیتی ہیں لیکن جن جگہوں سے پانی کھینچا جاتا ہے وہاں گھانس پیدا نہیں ہوتی ہے۔ پودوں کے اس خودکار self-organization نظام کے تحت دائرے تشکیل پا رہے ہیں۔ مگر مخالف سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ اس قسم کی گھانس دیگر ممالک میں بھی ہے وہاں یہ خودکار سسٹم کیوں نہیں ہوتا۔

جرمن ایکولوجسٹ اسٹیفن گیزن ان کوششوں میں لگے ہیں کہ ان دائروں پر مستقل نظر رکھنے کے لیے ڈرونز (UAV) کی مدد لی جائے، ہو سکتا ہے کہ کہیں کوئی سراغ مل جائے۔

غرض چالیس سال سے زیادہ عرصہ گزر جانے کے باوجود بھی دنیا بھر کے سائنسدان ان پراسرار دائروں کے متعلق کوئی بھی حتمی نتیجہ پیش نہیں کرسکے، دائروں کے متعلق اب تک جتنی بھی سائنسی توجیہات اور نظریات پیش کیے گئے ہیں کوئی بھی اس کا عملی ثبوت پیش نہیں کرسکا۔ نامیبیا کے یہ عجیب و غریب اور پراسرار دائرے آج تک ایک راز ہیں۔

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

کوا، انسانوں جیسا ذہین

قدرت کے کارخانے میں ہر چیز حیرت انگیز خوبیوں کی حامل ہے۔ بظاہر معمولی نظر آنے والی کئی چیزیں غیر معمولی خوبیوں کی حامل ہوتی ہیں۔ انسان قدرت کی نعمتوں کو جاننے میں مختلف جتن کرتا رہتا ہے۔ ایسا ہی جتن حیاتیات کے سائنس دانوں نے حالیہ دنوں میں کیا۔ روس کے سب سے بڑے اعلیٰ تعلیمی ادارے یعنی ماسکو سٹیٹ یونیورسٹی کے شعبہ حیاتیات کے سائنس دان کئی سال سے پرندوں کی ذہنی صلاحیت کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ جانوروں کی ذہنی صلاحیت پرندوں کی نسبت کہیں بہتر ہوتی ہے۔ روسی سائنس دان یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ پرندے بھی ذہین ہوتے ہیں اور اسی سلسلے میں ماہرین نے پرندوں پر ایک دلچسپ تجربہ کیا ہے۔ سائنس دان دماغ کے ڈھانچے اور ذہنی صلاحیت کے درمیان موجود رابطہ معلوم کرنا چاہتے تھے۔ تجربے کے لیے مختلف قسم کی چڑیاؤں، الوؤں طوطے، مرغی اور کوؤں سمیت مختلف پرندوں کو استعمال کیا گیا۔ ان تمام پرندوں کے دماغ کا ڈھانچہ مختلف ہے۔

سائنسدانوں نے ہر پرندے کی ذہنی صلاحیتوں کی آزمائش کی جس میں پرندوں کو کھانا حاصل کرنا تھا۔ کوؤں کو گوشت کے چھوٹے ٹکڑے دیئے گئے اور چڑیاؤں کو میوہ۔

کھانا حاصل کرنے کے لیے پرندوں کو رسی کھینچنی تھی۔ زیادہ تر پرندے یہ کام نہیں کر سکے لیکن یہ کام کرتے ہوئے پرندوں نے مختلف صلاحیت کا مظاہرہ کیا۔ تاہم جو پرندے رسی کھینچ کر کھانا حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے وہ مقابلے کے اگلے مرحلے میں پہنچ گئے۔

دوسرے مرحلے میں پرندوں کو چند رسیوں میں سے ایک رسی کا انتخاب کرنا تھا۔ یوں ناکام ہونے والے کچھ اور پرندے مقابلے سے باہر ہو گئے۔ پھر آزمائش کو زیادہ مشکل کر دیا گیا رسیوں کو آپس میں الجھا دیا گیا اور پرندوں کو ڈرا کر

انکشافات

بھگانے کی کوشش کی گئی۔ یوں پرندوں کو کھانا حاصل کرنے کے لیے زیادہ ذہنی صلاحیت استعمال کرنی پڑی۔ اس پرندوں کی ذہنی صلاحیتوں کی آزمائش کے نتیجے میں ماہرین حیاتیات کو معلوم ہوا کہ کوا سب سے ذہین پرندہ ہے، جو زیادہ تر آزمائشوں میں کامیاب رہا۔

اب ماسکو اسٹیٹ یونیورسٹی کے ماہرین کا ایک گروپ مشرق بعید میں واقع کوریل جزائر کے ایک نیشنل پارک میں کوؤں کی ذہنی صلاحیت کا مطالعہ کر رہا ہے۔ اس تجربات میں کوؤں سے کھانے کی چیزیں تلاش کرنے کے لیے ایسے طریقے اپنائے جا رہے ہیں جو ان کی فطرت کا حصہ نہیں ہو سکتے۔

مثلاً ٹن پیک ڈبوں سے مچھلی نکال لینا، مرغی خانوں سے انڈے چوری کرنا، کھیتوں سے گاجر اکھاڑ لینا۔ دیگر پرندوں کی بہ نسبت کوؤں کا غیر معمولی رویہ سائنس دانوں کے لیے مرکز توجہ ہے۔

SCANNED BY AMIR
READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

www.paksociety.com

قدرتی آفات میں لوگوں کی جان بچانے والے لال بیگ اور تتلیاں

قدرتی آفات اور حادثات میں لوگوں کی جان بچانے کے لیے نیم مشینی کیڑے مکوڑے بنا لیے گئے ہیں۔ سائنسدانوں نے لال بیگ، تتلیوں بھنوروں اور ایسے دوسرے حشرات کے اعصابی نظام کو ایک خاص چپ سے جوڑا ہے جو ان کے جسم پر لگی ہوگی۔ حادثات کی صورت میں ان حشریوں کو ملبے تلے بھیجا جائے گا جو وہاں پھنسے لوگوں کا پتا چلانے میں مدد دیں گے

نارتھ کیرولینا اسٹیٹ یونیورسٹی کے ایلپر بوزکرٹ اور ان کے ساتھیوں نے 2 طرح کے "بگ بیگ" تیار کیے ہیں جو بہت چھوٹے سرکٹ پر مشتمل ہیں اور انہیں خاص آواز خارج کرنے والے لال بیگ کی پیٹھ پر رکھا جا سکتا ہے جو مڈغاسکر میں پائے جاتے ہیں ان میں سے ایک پر حساس مائیکروفون لگایا گیا ہے جو بہت درستگی سے آواز کی سمت بتا سکتا ہے جب کہ دوسرے پر 3 مائیکروفون ہیں جو ایک ساتھ کام کر کے ملبے میں دبے شخص کی آواز کا تعین کر سکتے ہیں۔ ماہرین کے مطابق بہت جلد قدرتی آفات مثلاً زلزلوں کے بعد ملبے تلے دبے لوگوں کی شناخت کے لیے ایسے نیم مشینی کیڑے مکوڑے دستیاب ہوں گے جو ایک جانب تو پرواز کر کے تباہ شدہ علاقے کا جائزہ لیں گے تو دوسری جانب ملبے تلے دبے زندہ افراد کی خبر دیں گے۔

اس ضمن میں الیکٹرونک آلات سے مزین سائبر کاکروچ (لال بیگ) خاص شہرت رکھتا ہے جو اپنے اینٹینا سے کسی جگہ کے ڈیجیٹل شور کو

جعلی ادویات کی اصلیت جاننے والا آلہ تیار

جعلی یا ناکارہ ادویات ترقی پذیر ملکوں کے لیے ایک بڑا چیلنج تھا۔ لیکن آئندہ ایک دو سال میں اس مسئلے سے نمٹنا آسان ہو جائے گا۔ امریکہ میں مقیم پاکستانی سائنسدان نے غیر معیاری اور جعلی ادویات کو منٹوں میں پکڑنے والا آلہ تیار کر لیا ہے۔ بوسٹن یونیورسٹی کے 36 سالہ بائیو میڈیکل انجینئر ڈاکٹر حامد زمان نے فارما چیک نامی ایسا آلہ تیار کیا ہے جو منٹوں میں یہ بتا دے گا کہ دوا اصلی ہے یا نقلی....

پاکستانی سائنسدان کی ایجاد فارما چیک کو امریکہ کے علمی جریدے دی سائنٹیفک امریکن نے بھی سراہا ہے۔ ڈاکٹر محمد حامد زمان کے مطابق فارما چیک اینٹی بائیو ٹکس، اینٹی ملیریا اور اینٹی ٹی بی ادویہ کی جانچ پڑتال کے لئے تیار کیا گیا ہے۔

انہوں نے بتایا کہ اس مشین کو پہلے مرحلے میں گھانا اور انڈونیشیا میں استعمال کیا جائے گا۔

ایسی گھڑی جس سے نابینا افراد بھی ایس ایم ایس پڑھ سکتے ہیں

اسمارٹ فون کی خوب ترقی کے باوجود نابینا حضرات اس سے استفادہ نہیں کر سکتے تھے لیکن اب جنوبی کوریا کی ایک کمپنی نے "ڈاٹ" نامی گھڑی تیار کی ہے جو دنیا کی پہلی بریل اسمارٹ واچ ہے۔ جسے تعلیمی مقاصد کے لیے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ڈاٹ نامی اس بریل اسمارٹ واچ میں ابھرے ہوئے نقطے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتے ہیں اس میں نقطوں کے 4 خانے ہیں جن میں سے

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

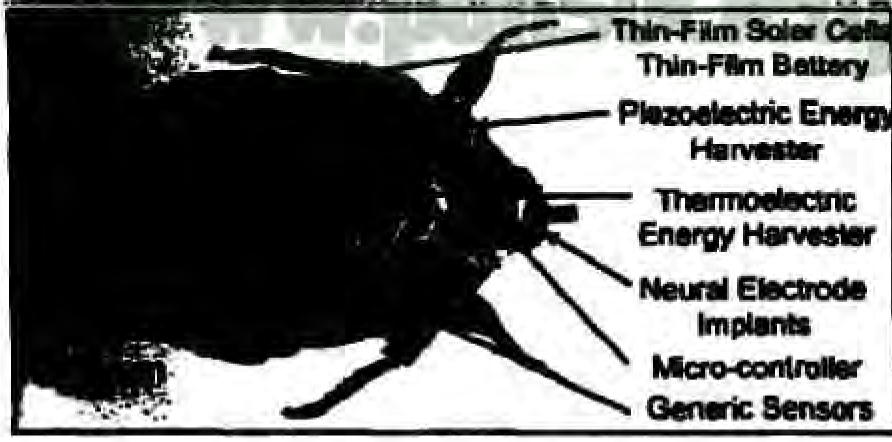

پہچانیں گے اور اسی جانب رینگ کر مزید اطلاع دیں گے جب کہ دلچسپ بات یہ ہے کہ سرکٹ کا ایک حصہ لال بیگ کے اعصابی نظام سے جوڑا گیا ہے اور وہ امدادی اہلکار کے ریموٹ کنٹرول سے دائیں اور بائیں موڑے جاسکتے ہیں۔ کسی قدرتی آفت کے نتیجے میں ایسے ہزاروں لال بیگ بھیج کر ملبے تلے موجود لوگوں کی خبر لینا ممکن ہے۔ اسی طرح امریکی دفاعی اداروں نے روبوٹک تتلیاں اور بھنورے بھی بنائے لیکن ان کا مقصد خالصتاً جاسوسی اور دفاعی تھا۔

آدھے کیڑے آدھی مشین: سائبر حشرات کی دوسری قسم فضا میں پرواز کرنے والی خرد مشینیں (مائیکرو ایئرو ہیکل) ہیں جنہیں "ایم اے وی" بھی کہا جاتا ہے۔ امریکی فضائیہ نے جاسوس بھنورے اور مچھر بھی ڈیزائن کیے ہیں جو جھنڈ کی صورت میں کسی علاقے پر اڑ کر اس کا ڈیٹا جمع کرسکتے ہیں۔ ان میں سب سے اہم ایجاد ہارورڈ یونیورسٹی کے سائنسدانوں کی ہے جسے روبوٹ مکھی (روبوبی) کا نام دیا گیا ہے۔ روبوبی ایک بہت ہلکی پھلکی روبوٹک مکھی ہے جس کا وزن ایک گرام کے دسویں حصے کے برابر ہے یہ زمین سے اٹھ کر ہوا میں منڈلا سکتی ہے۔ ماہرین کے مطابق اس میں آپٹیکل سینسر، اڑنے والے گیئرز، اینٹینا اور آپٹیکل فلو سینسر نصب کیے گئے ہیں۔ روبوبی فضائی نگرانی، ماحولیاتی آلودگی قدرتی حادثات اور آفات کے نتیجے میں خبر دینے کا کام کرسکتی ہے۔

ہر خانے میں 6 نقطے ہوتے ہیں۔ یہ نقطے ابھر کر یا دب کر ایک وقت میں بریل کے 4 حرف بناتے ہیں جنہیں نابینا حضرات چھو کر پڑھ سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ بلیو ٹوتھ کے ذریعے آئی میسج کے پیغامات کو واچ میں لا کر بریل سسٹم میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ اس کی خاص بات یہ ہے کہ یہ آلہ 5 دن تک آپ کے بریل پیغامات کو محفوظ بھی رکھتا ہے۔

سب سے سستی سواری

جاپان میں ایک کار تیار کرلی گئی ہے جس میں پٹرول ڈالنا پڑتا ہے اور نہ ہی اسے پارک کرنے میں کوئی دشواری پیش آتی ہے۔ تین کلو گرام وزنی یہ کار سکیٹ بورڈ جیسی ہے جس پر کھڑے ہو کر سفر کیا جاتا ہے۔ دائیں بائیں پاؤں کا ذرا سا دباؤ ڈالنے پر یہ اسی سمت میں مڑ جاتی ہے۔ بیٹری سے چلنے والی یہ انوکھی گاڑی تین من وزن اٹھا سکتی ہے۔

مائیکرو ڈاکٹر

ٹی بی اور دمے کی تشخیص کے لیے سستی مائیکرو چپ تیار کرلی گئی ہے جو تھوک اور بلغم کے ذریعے بیماری کا پتا لگا سکتی ہے۔ اس چپ میں تھوک کی معمولی سی مقدار کو چند مائعات کے ساتھ ملا کر الٹرا ساؤنڈ سے گزارا جاتا ہے جس سے مرض کی علامات سامنے آجاتی ہیں۔ اس کی بدولت نا صرف جراثیم پھیلنے کا خطرہ نہیں رہتا بلکہ چپ کو با آسانی تلف بھی کیا جاسکتا ہے۔

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

www.paksociety.com

مستقبل کی دنیا

اب اے ٹی ایم مشین سے کیش نہیں پانی نکلے گا.....

پینے کا صاف پانی پاکستان سمیت ترقی پذیر ممالک کا ایک بڑا مسئلہ ہے، اندازہ یہ ہے کہ ابھی تک ساری دنیا میں 70 کروڑ لوگ پینے کے صاف پانی سے محروم ہیں۔ پاکستان میں آج بھی ایسی آبادیاں ہیں جہاں کے مکین پانی بیچنے والوں پر انحصار کرتے رہے ہیں جو پانی مہنگا بھی دیتے ہیں اور اکثر وہ آلودہ بھی ہوتا ہے۔ ان مسائل پر قابو پانے کی کوششوں میں سے ایک کوشش پینے کا صاف پانی دینے والی اے ٹی ایم کی طرح کی مشین ہے۔ جس میں اسمارٹ کارڈ ڈالنے سے کیش نہیں بلکہ پینے کا صاف پانی حاصل ہوگا۔

دو مربع فٹ جگہ گھیرنے والی دو فٹ بلند پروٹوٹائپ اے ٹی ایم مشین بالکل اصلی اے ٹی ایم مشین کی طرح دکھائی دیتی ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ اس مشین سے پیسوں کی جگہ پانی نکلتا ہے۔ مزید یہ کہ یہ مشینیں بجلی کی بجائے سورج سے چلتی ہیں۔ اس نئے نظام کے تحت لوگ ایک سمارٹ کارڈ کے ذریعے اے ٹی ایم مشینوں سے پانی حاصل کرسکتے ہیں۔ یہ سمارٹ کارڈ پانی سپلائی کرنے والے ادارے کے دفاتر یا موبائل فون کے ذریعے چارج

صحت

کروٹ لے کر سونا دماغی صحت کیلئے مفید

سونے کا انداز ہماری نیند کے علاوہ صحت پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔ امریکا کی اسٹونی بروک یونیورسٹی میں کی گئی ایک تحقیق کے مطابق کروٹ لے کر سونے سے دماغی صحت کو بہتر بنانے میں مدد ملتی ہے۔ کروٹ لے کر سونا سیدھے یا پشت کے بل سونے کے مقابلے میں دماغی بیماری الزائمر کے خطرے کو کم کردیتا ہے۔ دوران نیند جب ہمارا جسم آرام کررہا ہوتا ہے تو ایسے میں ہمارا دماغ اپنی صفائی کرتے ہوئے فاسد اور زہریلے مادوں کا اخراج کررہا ہوتا ہے۔ اگر اس عمل میں رکاوٹ آجائے تو الزائمر کے علاوہ پارکنسن وڈیمینشیا جیسی دماغی بیماریوں کے علاوہ نیند کی کمی اور دوسرے مسائل لاحق ہوسکتے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ کروٹ لے کر سونے سے دماغ میں خون کی گردش تیز ہوتی ہے۔ اس کی وجہ سے دماغ بہتر طریقے سے فاسد مادوں کی صفائی کرسکتا ہے۔ اس کے علاوہ جسم میں موجود بیکٹیریا کے خاتمے میں بھی مدد ملتی ہے۔ اگر آپ کروٹ لے کر اور گھٹنوں کو پیٹ کی طرف موڑ کر سوئیں تو اس انداز کو فیٹس کہا جاتا ہے، اس انداز سے سونے کی صورت میں آپ باآسانی اور روانی کے ساتھ سانس لے سکتے ہیں جس کے نتیجے میں جسم کو آکسیجن کی مطلوبہ مقدار بلا رکاوٹ فراہم ہوتی ہے اور آپ صبح ہشاش بشاش بیدار ہوتے ہیں۔

چیونگم کا زیادہ استعمال سر درد کا باعث

چیونگم بچوں بلکہ بڑے افراد میں بھی یکساں طور پر پسند کی جاتی ہے تاہم اس کے کئی مضر اثرات بھی ہیں۔ ایک تحقیق کے مطابق چیونگم کا بہت زیادہ استعمال نوجوانوں میں مستقل سر درد اور مائیگرین (درد شقیقہ) کا باعث بن سکتا ہے۔ تحقیق میں یہ بات سامنے آئی کہ نوجوانوں میں مستقل سر درد کی ایک بڑی وجہ ہر وقت چیونگم چبانا بھی ہوسکتی ہے۔

READING Section
SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

کیے جا سکیں گے۔ اس مشین کی مدد سے نہ صرف صاف پانی کے ضیاع کو روکنے میں مدد ملے گی بلکہ صاف پانی کی فراہمی کا ریکارڈ بھی رکھا جا سکے گا اور منرل واٹر کے مقابلے میں بہت کم قیمت پر صاف پانی فراہم ہو گا۔

یہ آبی اے ٹی ایم مشینیں گلوبل پوزیشننگ سسٹم (جی پی ایس) سے منسلک ہوں گی، جس سے بہت دور بیٹھ کر بھی تمام مشینوں کا اسٹیٹس معلوم کیا جا سکتا ہے، اور صاف پانی کی فراہمی کے لیے ہر ماہ مشین کی صفائی اور باقاعدہ چیکنگ کی جا سکے گی ہے ان آبی اے ٹی ایم مشینوں کی خاص بات یہ ہے کہ اگر ان میں پانی ٹھیک سے صاف نہ ہو تو مشین خود بخود پانی کی فراہم روک دیتی ہے۔

مشین کا استعمال بہت آسان ہے جب کارڈ کو مشین میں ڈالا جاتا ہے تو ایک آڈیو پیغام کارڈ کی تصدیق کرتا ہے جس کے بعد کارڈ ہولڈر پانی حاصل کر لیتا ہے جب کہ مشین پر لگا سبز اور سرخ رنگ کا بٹن پانی نکالنے اور بند کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، مشین پر لگا فلو کنٹرول میٹر پانی نکالنے کی مقدار کے بارے میں بتاتا ہے جب کہ اس میں لگا سینسر مشین میں موجود پانی کی مقدار بتاتا ہے کہ کتنا پانی باقی ہے۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ صرف ایک ماہ چینی سے دوری اختیار کر کے اس بیماری پر قابو پایا جا سکتا ہے۔

زیادہ دیر تک سیدھا بیٹھنا صحت کیلئے انتہائی مضر

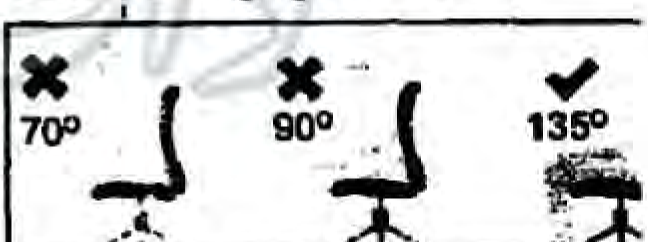

سکاٹ لینڈ اور کینیڈا کے طبی ماہرین نے کہا ہے کہ دفتر میں کام کرنے والے افراد کا زیادہ دیر تک سیدھا بیٹھ کر کام کرنا ان کی صحت کیلئے مضر ثابت ہو سکتا ہے۔ حال میں کی گئی طبی تحقیق کے مطابق دفتری اوقات کار کے دوران کام کرتے ہوئے اپنی کمر کو 135 ڈگری کے زاویے پر خم دینا صحت کیلئے انتہائی مفید ہے جس سے کمر درد کے مسائل میں نمایاں کمی کی جا سکتی ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق اسطرح بیٹھنے سے ریڑھ کی ہڈی کے مہروں پر کم دباؤ پڑتا ہے جس سے وہ درد سے محفوظ رہتے ہیں۔ طبی ماہرین نے دفتر میں کام کرنے والے افراد کو مشورہ دیا ہے کہ وہ زیادہ دیر تک ایک ہی جگہ پر بیٹھے رہنے سے گریز کریں جبکہ کام کے دوران اپنی کمر کو مناسب حد تک جھکا کر رکھیں تاکہ ریڑھ کی ہڈی پر کم سے کم دباؤ پڑے جس سے وہ کمر درد کے بہت سے مسائل سے محفوظ رہ سکیں گے۔

بلڈ پریشر کے مریضوں کیلئے مفید پھل امرود

طبی ماہرین نے کہا ہے کہ امرود بلڈ پریشر کے مریضوں کیلئے انتہائی مفید اور موثر ایک ایسا پھل ہے جو فرحت بخش اور لذت سے بھرپور ہے، امرود میں وٹامن اے اور سی کے علاوہ کیلشیم بھی پایا جاتا ہے جو بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت پیدا کرتے ہیں۔ امرود میں موجود اجزا خون کی روانی کو کم کر کے بہاؤ کو متوازن کرنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں، جس سے ہائی بلڈ پریشر سے نجات

SCANNED BY AMIR
READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

www.paksociety.com

حیرت انگیز

عمر 8 سال ہاتھ کا وزن 8 کلو

بھارت کی مشرقی ریاست جھاڑکھنڈ کے ایک چھوٹے سے گاؤں کا رہائشی 8 سالہ بچہ محمد کلیم ایک عجیب و غریب مرض میں مبتلا ہے۔ سب سے بڑے ہاتھ ہیں۔ محمد کلیم کے ہاتھ غیر معمولی طور پر بڑھتے بڑھتے خوفناک جسامت اختیار کرچکے ہیں، دونوں ہاتھ قریباً 13 انچ طویل اور 8 کلو وزنی ہیں۔ خاص بات یہ ہے کہ اس بچے کی عمر کے مطابق اس کا قد بھی بہت زیادہ ہے اور بچے کا سینہ بھی زیادہ بڑا دکھائی دیتا ہے۔ کلیم کے والدین کے مطابق ان کے بیٹے میں یہ جسمانی تبدیلی پیدائشی ہے، کلیم جس وقت پیدا ہوا تھا، تبھی سے اس کے ہاتھ اس طرح سے بڑھنے شروع ہوگئے تھے، جیسے جیسے وہ بڑا ہوا اس کے ہاتھ اور بھی زیادہ بڑھنے لگے، اس کے ساتھ ہی کلیم کی روزمرہ کے کاموں میں مشکلات بھی بڑھنے لگی۔ وہ کھانا کھانے، کپڑے پہننے اور نہانے تک کے کام بھی خود نہیں کرسکتا۔ کلیم کا ہاتھ ٹھیک سے نہیں مڑپاتا ہے، کلیم بڑی مشکل سے دو انگلیوں کی مدد سے گلاس پکڑ کر پانی پی سکتا ہے، لیکن اسے کھانا کھانے میں دقت ہوتی ہے۔ لہٰذا کھانا اسے والدین ہی کھلاتے ہیں۔ کلیم کے دیگر بھائی بہن نارمل ہیں۔ کلیم کے والدین غریب ہیں وہ اس کا مہنگا علاج نہیں کرواسکتے۔ کلیم کے والد کہتے

حاصل کرنے میں مدد حاصل کی جاسکتی ہے۔ امرود میں موجود کئی طرح کے وٹامنز جسم کی صحت برقرار رکھنے میں مدد کرتے ہیں۔ امرود جلد کی حفاظت، ہاضمہ درست رکھنے، بلند فشار خون کو معمول پر رکھنے اور وزن کم کرنے میں بھی مددگار ہے۔

دہی اور ڈی ہائیڈریشن

جب گرمی شدت میں اضافہ ہوتا ہے تو جسم میں پانی کی کمی کا مسئلہ درپیش آتا ہے، لیکن غذا میں چند چیزیں شامل کرنے سے اس مسئلے پر

قابو پانا نہایت آسان ہے مثال کے طور پر دہی کا استعمال گرمیوں میں بے حد مفید ہے۔ دہی گرمی کے موسم میں پانی کی کمی کو روکنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ اس میں 85 فیصد پانی ہوتا ہے۔ اس میں کئی وٹامن اور کیلشیم موجود ہیں اور یہ گرمی میں

مختلف الرجی کے خلاف بہت اچھی غذا ہے۔ دہی کی لسی بناکر پینے سے معدے کی تیزابیت دور ہوتی ہے اور دہی السر کے مریضوں کے لیے نہایت مفید ہے۔ گرمیوں کے موسم میں دہی سے بہتر غالباً کوئی دوسری غذا نہیں ہوسکتی۔

مطالعہ، صرف ذہن کو نہیں شخصیت کو بھی بدل دیتا ہے

یوں تو سب جانتے ہیں کہ کتابوں کا مطالعہ آپ کے علم، آپ کے ذخیرہ

READING Section
SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

ہیں کہ انہوں نے شروع میں اس بہت علاج کرایا، لیکن دور کوئی کامیابی نہ ملنے پر پھر انہوں نے اسے خدا کے سہارے چھوڑ دیا۔ کلیم کی بیماری کی خبریں کئی بین الاقوامی اخبارات میں شائع ہوئیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جنوبی انڈیا کے کچھ میڈیکل ایکسپرٹس نے اس کی مدد کرنے کا عزم مصمم کرلیا۔ ان ایکسپرٹس ڈاکٹروں کے مطابق اسے نایاب جینیٹک بیماری "میکروڈیکٹائلی" macrodactyly لاحق ہے جسے دیوپن یا جائنٹزم بھی کہا جاتا ہے۔ جنوبی ہند کے معروف سرجن ڈاکٹر راجہ سباپتی نے کلیم کا معائنہ کیا اور اس کا علاج کرنے کی ٹھان لی۔ ڈاکٹر کے مطابق کلیم کی بیماری پورے میڈیکل کیریئر میں منفرد کیس ہے۔ اب اس بچے کی ایک خاص سرجری کی جارہی ہے، تاکہ اس کے ہاتھ کا قدرتی شکل دی جاسکے۔ ڈاکٹر اور ان کی ٹیم اس کوشش میں ہیں کہ بچے کے اعضاء کو بغیر کسی رگ کو نقصان پہنچائے چھوٹا کر سکیں۔ اس حوالے سے انہوں نے سب سے پہلے ایک ہاتھ سے شروعات کی ہے اور اس سے اضافی گوشت الگ کرنے کی کوشش کی ہے۔

دوسری طرف کلیم کے گاؤں میں تمام لوگ اس کے خاندان کو کوس رہے ہیں، اس بیماری کی وجہ سے کلیم کے دوست بھی اسے خوب چڑاتے ہیں، اسے کسی اسکول میں بھی ایڈمشن نہیں دیا گیا، اسکولوں میں یہ کہہ کر اس کے ایڈمشن کے لئے منع کیا گیا کہ اسے دیکھ کر اور بچے ڈرتے ہیں۔ محلے کے لوگ اسے کسی بدبختی اور بددعا کی وجہ سمجھتے ہوئے اس بچے کو "دیوبچہ" کے نام سے پکارتے ہیں۔ کلیم کے والد شمیم نے بتایا کہ لوگ یہاں تک کہتے تھے ضرور اس کے ماں باپ نے کوئی خراب کام کئے ہوں گے، جو ان کو یہ بچہ ملا۔ تمام گاؤں والے ان توہمات پر یقین کرتے ہیں۔ لیکن شمیم کا کہنا ہے کہ کلیم ان کا بیٹا ہے اور وہ اس کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گے۔

الفاظ اور ذہنی صلاحیتوں میں اضافہ کرتا ہے تاہم ماہرین کہتے ہیں کہ کتابوں سے دوستی کے صرف یہی چند فوائد نہیں بلکہ ایک کتاب سے آپ کے جسم اور سماجی شخصیت کو بھی متعدد فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ مطالعہ کا شوق نہ صرف آپ کی یادداشت کو بہتر بناتا ہے، یہ آپ کو دماغ کو الزائمر امراض سے بھی تحفظ دیتا ہے اور ذہنی تناؤ کو ختم کردیتا ہے، ذوق وشوق سے کیا جانے والا مطالعہ مثبت سوچ کی حوصلہ افزائی سمیت لوگوں سے دوستی اور رشتوں کو مضبوط کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ امریکا کی رش یونیورسٹی میڈیکل سینٹر کی تحقیق کے مطابق کتب بینی آپ کے دماغ کو نوجوان رکھتی ہے۔ کسی اچھی کتاب میں گم ہو جانا در حقیقت آپ کے ذہن سے برسوں کی گرد جھاڑ دیتا ہے۔ جو نوجوان فارغ وقت تحقیقی یا دانشورانہ سرگرمیوں میں گزارتے ہیں ان میں بڑھاپے میں دماغی تنزلی کا باعث بننے والے الزائمر امراض کا خطرہ دیگر افراد سے 32 فیصد تک کم ہوتا ہے۔ چاہے آپ کسی دلچسپ ناول کا مطالعہ کر رہے ہوں یا کوئی عام سی کتاب ہی کیوں نہ پڑھ رہے ہو مطالعہ دماغ کی ساخت کو مسلسل بدلتا رہتا ہے اور اس کے افعال عمر گزرنے کے باوجود فعال رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ مطالعہ ذہنی تناؤ کو دور بھگاتا ہے کسی اچھی کتاب کے بہاؤ میں بہ جانا مضر صحت تناؤ کا باعث بننے والے ہارمونز جیسے کورٹیسول کی مقدار کو کم کردیتے ہیں۔

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

www.paksociety.com

دانہ گندم

بلوچی ادب سے انتخاب

ڈاکٹر تاج رئیسانی

دونوں شریر بچے یہ دیکھ کر خوشی سے تالیاں پیٹنے لگے کہ جونہی بوڑھی اماں نے دڑبہ کھولا تو موٹی تازی ولایتی مرغیوں کے غولے میں ان کا پسندیدہ کالا دیسی مرغا بھی نکل کر سینہ تانے یوں بانگ دے رہا تھا گویا نامعلوم دشمن کے خلاف جنگ کا اعلان کر رہا ہو.....

وہ دونوں خوشی خوشی مرغی کی جانب لپکے۔ ایک بچہ جس نے قمیض کی جگہ ایک لمبی سی میلی بنیان پہن رکھی تھی۔ ہاتھ میں روٹی کا ایک ٹکڑا دبائے ہوئے تھا۔ جسے وہ کبھی کبھار کسی موٹے چوہے کی مانند کترتا بھی جاتا تھا۔ دوسرے بچے نے اپنی مٹھی مضبوطی سے بند کر رکھی تھی۔

ذرا سی جدوجہد کے بعد انہوں نے مرغ کو پکڑ لیا اور گلی کے اس کونے کی جانب لپکے، جہاں کوڑے کے ڈھیر پر سبزی والے چاچا کریم کا سفید مرغا سر پر کلغی کا تاج سجائے کسی زرخیز جزیرے کے شہنشاہ کی طرح گھوم رہا تھا۔

دونوں بچوں نے خوشی سے ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھا اور روٹی کترنے والے بچے نے بوڑھی اماں کا کالا مرغ، سفید مرغ پہ اچھال دیا۔ پہلے تو دونوں مرغ ایک دوسرے کے سامنے تن گئے۔ ان کی گردنوں کے چھوٹے اور ہلکے پر کھڑے ہونے لگے۔ ان کی کلغیاں دھیرے دھیرے یوں لرزنے لگیں جیسے ہلکے بھونچال سے کسی اونچے درخت کے پتے۔

لیکن پھر شاید دونوں مرغوں نے نہ لڑنے کا فیصلہ کر لیا۔ کیونکہ جب ایک مرغ نے گردن جھکا لی تو دوسرے نے بھی دھیرے دھیرے پیچھے ہٹنا شروع کر دیا اور یوں محتاط انداز میں ایک دوسرے سے دور ہٹنے

READING Section
SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

اچھے اور بڑے افسانہ نگار کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ وہ اپنے معاشرے کا نباض ہوتا ہے۔ وہ نہ صرف اپنے تلخ و شیریں تجربات کو پیرایہ اظہار میں لاتا ہے بلکہ عمیق مشاہدات کو بھی افسانوی انداز میں بیان کرنے پر قدرت رکھتا ہے۔ بلوچستان کے نمائندہ افسانہ نگار جناب تاج رئیسانی میں بھی اسی قسم کی خوبیاں ہیں.... ایک ڈاکٹر کی حیثیت سے وہ اپنی عملی زندگی میں تو نباض ہیں ہی، دوسری جانب وہ اپنی ادبی زندگی میں اپنے اطراف میں بکھری کہانیوں، داستانوں، سچی حکایتوں، حادثات، سانحات، المناک واقعات اور نئی جنم لینے والی کتھاؤں کو اپنے افسانوں کے موضوعات بناتے ہیں اور پھر ان موضوعات سے متعلق تمام محاسن و مصائب کو بیان کرتے ہوئے افسانے کی بنت کرتے ہیں۔

براہوی ادب کے افسانہ نگار اور مصنف ڈاکٹر تاج رئیسانی کا تعلق بلوچستان سے ہے۔ تاج رئیسانی 15 اپریل 1957ء کوئٹہ میں پیدا ہوئے پیشے کے لحاظ سے آپ ڈاکٹر ہیں اور بلوچستان میں میڈیکل سپریڈنٹ کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ بلوچستان میں حاملہ خواتین اور نوزائیدہ بچوں کی صحت، دوران زچگی اموات کے حوالے سے آگہی کے تحت آپ میٹرنل، نیو بارن اینڈ چائلڈ ہیلتھ پروگرام MNCH کے صوبائی سربراہ Provincial Coordinator بھی رہ چکے ہیں۔۔ تاج رئیسانی نے 1980 کی دہائی سے افسانے اور کہانیاں لکھنا شروع کیں آپ کا پہلا براہوی افسانوی مجموعہ "انجیر نا پھل" 1982ء میں شائع ہوا۔ آپ نے ٹیلی ویژن کے لیے بھی کئی ڈرامے تحریر کیے جن میں ریت، ناخدا اور شب گرد مشہور ہیں۔

لگے جیسے جنگ کے اختتام پر ایک دوسرے سے خوفزدہ فوجیں اپنے اپنے علاقوں کو روانہ ہوتی ہیں۔

یہ دیکھ کر دوسرے بچے نے اپنی مٹھی کھول دی۔ پسینے سے تر اس کی ہتھیلی پر گندم کے تین دانے چپکے ہوئے تھے۔ اس نے اپنا ہاتھ زور سے جھٹکا تو گندم کے تینوں دانے زمین پر گر پڑے۔

فوراً ہی دونوں مرغ یوں اچھلے جیسے انجانے میں ان کے پنجے کلیر کے انگاروں پر پڑ گئے ہوں۔

ابھی دونوں مرغوں نے گندم کا ایک ایک دانہ ہی چگا تھا کہ تیسرا دانہ ان کی کشمکش کے باعث مٹی کے تہوں میں کھو گیا۔ مرغ متلاشی نظروں سے گندم کے دانے کو ادھر ادھر تلاش کرنے لگے۔ پھر مشکوک نگاہوں سے ایک دوسرے کو گھورنے لگے۔

ادھر بچے بھی معنی خیز مسکراہٹ سے ایک دوسرے کی جانب دیکھنے لگے....

فوراً ہی گندم کے تیسرے دانے پر دونوں مرغ لڑنے لگے۔ بچے یہ دیکھ کر خوشی سے گویا ناچ اٹھے۔

ان کے سامنے دنیا کا ایک دلچسپ مقابلہ ہو رہا تھا۔

وہ بچے جانے کتنے روز مزید گندم کے ایک دانے پر لڑنے کا تماشا دیکھتے رہتے.... مگر ایک روز چاچا کریم نے اپنے مہمانوں کی تواضع کی خاطر اپنا مرغ ذبح کر دیا۔

بچوں کو دکھ تو بہت ہوا مگر جلد ہی انہوں نے اس

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

کھیل کا ایک اور طریقہ تلاش کر لیا۔

ایک روز ایک بچہ کہیں سے ایک کتا پکڑ لایا اور اسے روٹی کے ایک ٹکڑے پر پالنے لگا۔ جلد ہی وہ کتا ان کا دوست بن گیا۔ اب وہ دونوں بچے سارا سارا دن آس پاس کی گلیوں میں کتے کو پرانے ازار بند سے باندھے گھومتے رہتے تھے اور جہاں کہیں انہیں کوئی دوسرا کتا نظر آتا وہ دونوں کے بیچ روٹی کا ایک ٹکڑا پھینک کر ان کی لڑائی کا تماشا دیکھتے اور خوش ہوتے رہتے۔

ایک روز کوڑے کے ڈھیر پر انہوں نے ایک دبلا پتلا کتا دیکھا۔ کتے سے ذرا دور ایک ٹوٹی دیوار کے سائے میں ایک فقیر نیم دراز ستا رہا تھا۔ کتے کو دیکھ کر دونوں بچے بہت خوش ہوئے....

ایک بچہ دوڑ کر تنور والے سے جلی ہوئی روٹی مانگ لایا....

اس کے پیچھے پیچھے ان کا کتا بھی دم ہلاتے ہوئے آرہا تھا۔ اب انہوں نے دیکھا کہ دبلا پتلا کتا فقیر کے پاس بیٹھا ہے جسے وہ پیار سے پچکار رہا ہے۔

فقیر کے کتے نے بچوں کے کتے کو دیکھ کر کان کھڑے کر لیے۔ بچوں نے شرارتاً روٹی فقیر کے کتے کی جانب پھینکی....

لیکن قبل اس کے کہ دونوں کتے روٹی پر جھپٹتے، فقیر نے روٹی اچک لی۔ اب دونوں کتے اس کی جانب دیکھ کر دم ہلانے لگے۔

فقیر نے اطمینان سے روٹی کے تین ٹکڑے کیے ایک ٹکڑا خود رکھا اور دو ٹکڑے دونوں کتوں کے آگے ڈال دیے۔

بچوں کے حیرت کی انتہا نہ رہی جب انہوں نے دیکھا کہ ان کا تین روٹیوں پر پلنے والا کتا روٹی کے تیسرے حصے پر دم ہلا رہا ہے....

یہ دیکھ کر ایک بچے نے نفرت سے اپنے کتے کو ایک ٹھوکر ماری اور کہنے لگا۔

"آؤ کوئی دوسرا کتا تلاش کریں۔

یہ بزدل ہو گیا ہے۔"

عمر 11 سال، تین مرتبہ گریجویشن کر لی

گیارہ برس کی عمر میں بچے عموماً پانچویں چھٹی جماعت میں ہوتے ہیں مگر تھیشق ابراہام اس عمر میں ایک دو نہیں تین مرتبہ گریجویشن کر چکا ہے! تیسری گریجویشن کی ڈگری اس نے گذشتہ ہفتے کیلیفورنیا کے شہر سیکرامینٹو میں واقع امریکن ریور کالج سے حاصل کی ہے۔ غیر معمولی ذہین اس بچے نے ہائی اسکول کی تعلیم ایک برس پہلے مکمل کی تھی۔

ذرائع ابلاغ میں چرچا ہونے پر صدر براک اوباما کی جانب سے اسے مبارکبادی خط بھی موصول ہوا تھا۔ تھیشق کو گریجویشن کی تیسری ڈگری تفویض کرنے کے لیے کالج انتظامیہ کی جانب سے خصوصی تقریب کا انعقاد کیا گیا تھا۔

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

17

سترھویں قسط

پارس

آفرین ارجمند

کچھ نہیں بلکہ بہت سارے لوگ یہ سوچ رکھتے ہیں کہ مرد ہونا طاقت اور اکرام کا سبب ہے۔ عورت کا وجود کمزوری اور شرمندگی کی علامت ہے۔

ایسا سوچنے والے صرف مرد ہی نہیں ہیں کئی عورتیں بھی اس بات پر یقین رکھتی ہیں۔

بیٹے کی ماں بن کر بعض عورتیں خود کو محفوظ اور معزز خیال کرتی ہیں، بیٹی کی ماں بن کر خود کو کمزور محسوس کرتی ہیں۔

مردانہ تسلط والے معاشرے میں کئی مصیبتوں، دکھوں اور ظلمتوں کے درمیان ابھرنے والی ایک کہانی.... مرد کی انا اور رعونت، عورت کی محرومیاں اور دکھ، پست سوچ کی وجہ سے پھیلنے والے اندھیرے، کمزوروں کا عزم، علم کی روشنی، روحانیت کی کرنیں، معرفت کے اجالے، اس کہانی کے چند اجزائے ترکیبی ہیں۔

آفرین ارجمند نے اپنے معاشرے کا مشاہدہ کرتے ہوئے کئی اہم نکات کو نوٹ کیا ہے۔ آفرین ارجمند کے قلم سے ان کے مشاہدات کس انداز سے بیان ہوئے ہیں اس کا فیصلہ قارئین خود کریں گے۔

گزشتہ سے پیوستہ:

دروازے کی دھڑ دھڑ کے ساتھ سکینہ کی دھک دھک بھی تیز ہونے لگی

کلثوم دروازے کی جانب بڑھ گئی۔

"اری دیکھ کر کھولنا۔ پہلے پوچھ تو لے کہ کون ہے"۔ سکینہ چیخی۔

READING Section

SCANNED BY AMIR

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

مگر تب تک کلثوم نے دروازہ کھول دیا تھا
"اتنا وقت لگاتے ہو ایک دروازہ کھولنے میں"۔ شفیق نے کلثوم کو ہی ڈانٹ پلا دی
"چاچا وہ...." کلثوم اسے غصے میں دیکھ کر کچھ نہ کہہ پائی۔
"ہائے دیکھا..... کیسے آگ کی طرح یہ خبر دور دور تک پھیل گئی ہے۔ سب لوگ اب اسی طرف ہی آرہے ہیں"۔ یوں اچانک شفیق کو گھر میں دیکھ کر سکینہ کو یقین ہو گیا کہ بہت گڑبڑ ہے۔ وہ زور سے چلائی۔
"کیا ہو گیا ہے تجھے.... مجھے ذرا ضروری کام تھا اس لئے راستے سے واپس آیا ہوں"۔
پھر بھی سکینہ نے اٹھ کر باہر جھانکا.... وہاں کوئی نہیں تھا۔ گلی میں معمول کی چہل پہل تھی
"اچھا ہوا آگئے، آپ کو بتاؤں کیا ہوا"۔ سکینہ جلدی سے دروازہ بند کر کے بولی
مگر شفیق سکینہ کی بات کو نظر انداز کر کے جلدی سے کمرے میں چلا گیا۔
"ارے آپ کو نہیں پتا آج تو باہر....." سکینہ بھی شفیق کے پیچھے پیچھے اندر چلی آئی۔
پارس ہاتھ میں پانی سے بھرا پیالہ لیے کھڑی کی کھڑی رہ گئی اور اندر جھانکنے لگی۔
کلثوم نے بھی اندر جھانکنے کی کوشش کی مگر الماری کا پٹ سامنے تھا اور شفیق پیچھے۔
"ہو گی کوئی بات" وہ کندھے اچکا کر پیچھے ہٹ گئی۔ اس کی نظریں تو بس پارس پر تک تک جاتیں۔ وہ اندر سے ایک انجانی خوشی محسوس کر رہی تھی۔
منزل مقصود کا راستہ چاہے کتنا کٹھن ہو، اگر اسے پار کرانے والا سامنے آجائے تو اس سے بڑی خوش نصیبی کیا ہو گی۔ یہی سوچ اس کی رگ رگ میں خون کی رفتار کو بڑھا رہی تھی۔
"اری نیک بخت ایسی باتیں نہ سوچا کر"۔ شفیق کی آواز آئی: "شکر منا شکر۔ او تجھے تو رات دن دسی گنبد کے چراغ جلانے چاہیئے"۔ یہ کہتے ہوئے باہر نکل آیا۔ اس نے نیفے میں کچھ اڑسا ہوا تھا۔
"رب نے اپنی خاص رحمت بھیجی ہے تیرے گھر میں"۔ سامنے کھڑی پارس کو پیار سے دیکھا۔
"بابا...." پارس کی گہری نظروں میں سوال تھا
"ہاں ایک بہت ضروری کام تھا"۔ اس کی آنکھوں میں بے تحاشہ چمک تھی
"پر کہاں چل دیئے.... بات تو بتاؤ"۔ سکینہ نے اصرار کیا:
"صبر کر.... آکے بتاتا ہوں"۔ شفیق ان کو ہکا بکا چھوڑ کر جتنی تیزی سے آیا تھا اتنی ہی تیزی سے باہر نکل گیا۔
"اب شفیق کو کیا ہوا"۔ سکینہ نے رونی سی صورت بنائی:
"ارے میری اماں جان۔ خوامخواہ کیوں ہول رہی ہیں۔ کچھ نہیں ہو گا"۔
"ہاں یہی سنتی ہوں تجھ سے پر کچھ نہ ہوتے ہوتے اتنا کچھ ہو جاتا ہے"۔ وہ جل کر بولی۔
پارس نے کوئی جواب نہ دیا۔ سکینہ نے اس کی طرف دیکھا۔ وہی ہمیشہ کی طرح پر سکون مسکراتا ہوا چہرہ جسے دیکھ کر روح میں ایک ٹھنڈک سی اتر جاتی۔ سکینہ کے دل میں پیار امڈنے لگا....
کلثوم خاموشی سے قاعدہ لے کر پارس کے پاس

READING Section
SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

آکر بیٹھ گئی۔ کسی کو اس کی موجودگی کا احساس ہی نہ رہا تھا.....

"لائیے باجی۔ درگاہ تو جانا نہ ہوا۔ لائیے میں آپ کو حروف کی پہچان بتاؤں"

"ہاں!....." وہ شوق سے قاعدہ کھول کر بیٹھ گئی۔ پارس کلثوم کو حروف کی پہچان اور حرف جوڑنا سکھانے میں مگن ہو گئی۔

"اماں.... ہم چھت پے جائیں" ۔پارس نے اجازت چاہی۔

اس نے سر ہلا دیا۔ انہیں دیکھ کر لگا سب نارمل ہے۔ کچھ بھی نہیں ہوا۔ شاید یہ بے چینی بے جا ہو، میرے اندر کا ہے۔ وہ سیڑھیاں چڑھتی کلثوم کو گھور رہی تھی۔

سکینہ کا دل چاہا کہ کلثوم یہاں سے چلی جائے۔ پتا نہیں اس کا کہ یہاں آنا اب مزید کیا گل کھلائے گا۔

"اف!.... اس نے سر پکڑ لیا۔ مجھے کیوں لگ رہا ہے کہ کچھ ہونے والا ہے" ۔وہ الجھنے لگی

اتنے میں دھڑ سے دروازہ کھول کر کوئی اندر داخل ہوا۔ شفیق جلدی میں دروازہ ٹھیک طرح بند کر کے نہ گیا تھا۔ شاید اسی وجہ سے کھلے ہی ایک عورت دروازہ کھول کر اپنی بہو کے ساتھ اندر گھستی چلی آئی۔ اس کی گود میں ایک شیر خوار بچہ بری طرح رو رہا تھا۔

سکینہ کے کچھ پوچھنے سے پہلے ہی وہ بول پڑی

"سکینہ ذرا پارس کو تو بلا" ۔وہ اچک کر اندر جھانکنے لگی۔

"کیوں پارس کو کیوں بلاؤں"۔ سکینہ کو کچھ شک ہوا وہ سختی سے بولی۔

شور کی آواز سن کر پارس نے اوپر سے جھانکا

"ارے دیکھ ناں اس معصوم کو۔ صبح سے تڑپ رہا ہے۔ بس روئے جا رہا ہے۔ ایک بوند دودھ کی حلق سے نہیں اتری اس کی"۔

"ہاں تو حکیم کے پاس جاؤ، یہاں کیوں لائی ہو"۔ سکینہ نے بھی سختی سے جواب دیا

"نہیں نہیں۔ اس نے تیزی سے سر ادھر ادھر انکار میں ہلایا۔ مجھے یقین ہے اسے نظر لگی ہے۔ آخر کو لاڈلا پوتا ہے میرا، جلنے والے ہزار"۔ وہ اترا کر بولی

"پارس نہ تو کوئی حکیم ہے نہ مولوی، وہ کیا جانے اسے کیا ہوا ہے۔ جاؤ اسے بڑے حکیم کو دکھاؤ"۔

"مجھے تو ڈر ہے کہیں کوئی ہوائی نظر نہ ہو"۔ اس عورت نے پورے وثوق سے کہا

"ہاں ہاں، جن بھوتوں کو اور کوئی کام تھوڑی ہے۔ بس تیرے پوتے پر نظر جمائے بیٹھے رہتے ہیں"۔ سکینہ اسے جھڑکتے ہوئے تقریباً باہر دھکیلتے ہوئے بولے جا رہی تھی۔

مگر اس نے بھی پارس سے ملنے کی ضد پکڑی تھی۔ "اے ہاں کلثوم کا بھوت بھی تو اتارا تھا اس نے۔ او تو بس جلدی سے پارس کو بلا دے، وہ اس کی نظر اتار دے گی تو یہ ٹھیک ہو جائے گا"۔ وہ عورت ایک ہی سانس میں بولتی چلی گئی۔

کلثوم جو پارس کے ساتھ چھت سے یہ تماشہ دیکھ رہی تھی اپنا نام سن کر جلدی سے پیچھے ہو گئی

"پارس.... پارس"۔ اس عورت کی آواز اور تیز ہو گئی ساتھ ساتھ بچے کے رونے میں بھی بیقراری بڑھ گئی تھی۔ پارس سے برداشت نہ ہوا۔ وہ تیزی سے نیچے اتر آئی۔ مگر کلثوم وہیں دبکی بیٹھی رہی۔

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY
Reading Section

www.paksociety.com

اسے سامنے دیکھ کر عورت سکینہ کو سامنے سے ہٹاتے ہوئے جلدی سے آگے بڑھی، "پارس پارس دیکھ نہ میرا پوتا کیسے رو رہا ہے اس پر زرا دم تو کردے"۔وہ منمنائی

"خالہ.... آپ اسے بڑے حکیم صاحب کے پاس لے جایئے وہ اس کا علاج بہتر طور پر کریں گے"۔پارس نے سکینہ کے موڈ کا اندازہ کرتے ہوئے اسے ٹالنے کی کوشش کی۔

مگر اس عورت نے بچے کو پارس کی گود میں ڈال دیا۔بچہ سچ مچ تکلیف میں تھا۔وہ بری طرح بلک بلک کر رو رہا تھا۔پارس سے رہا نہ گیا وہ اسے گود میں لے کر پچکارنے لگی اور پھر یہ اس کی محبت کی گرمی تھی یا پھر ایسا ہونا رب کو مقصود تھا وہ روتا بلکتا بچہ زرا دیر میں چپ ہو گیا۔

وہ عورت لہک کر اپنی بہو سے بولی، "دیکھا میں نہ کہتی تھی یہ بڑی اللہ والی ہے۔ یہ جو کہتی ہے ہو جاتا ہے"۔

کیسی باتیں کرتی ہیں خالہ.... ہوتا تو بس وہی ہے جو اللہ چاہتا ہے۔میں بھی عام سی بندی ہوں آپ کے جیسی...."وہ سمجھانے والے انداز میں بولی

"اچھا بتا... کیا میں کل پھر آجاؤں"۔اس عورت نے اس کی بات نہ سمجھتے ہوئے انتہائی میٹھے لہجہ میں کہا۔

""جی! آپ کا اپنا گھر ہے ضرور آیئے گا"۔پارس نے بھی سادہ سا جواب دے دیا"مگر آپ اسے بڑے حکیم صاحب کو ضرور دکھایئے گا۔پارس نے ایک بار پھر نصیحت کی"۔

"ہاں ہاں ضرور"۔عورت نے جلدی سے بچے کو گود میں لیا

"میں چلتی ہوں پھر آؤں گی۔تُو ضرور اسے ٹھیک کر دینا"۔عورت کے انداز میں پارس کے لئے اعتقاد جھلک رہا تھا۔

"اللہ تمہارا بھلا کرے"،وہ اسے دعائیں دیتی چلی گئی۔

پارس دروازہ بند کر کے پلٹی تو سکینہ اسے گھور رہی تھی۔پارس نے نظریں جھکالیں

کلثوم یہ نظارہ اوپر سے دیکھ رہی تھی۔اب اس سے بھی صبر نہیں ہو رہا تھا۔اس کا دل چاہا کہ وہ بھی اپنا مدعا جلد سے جلد بیان کرے،وہ تیزی سے نیچے اتر آئی۔

پارس نے اسے بہت غور سے دیکھا۔کلثوم کی آنکھوں کی چمک بہت کچھ کہہ رہی تھی۔

پارس نے کچھ کہے بغیر صحن کے کچے فرش پر پانی چھڑکنا شروع کر دیا

وہ بڑے انہماک سے زمین لیپ لے رہی تھی۔

گیلی مٹی کی بھینی خوشبو جیسے روح میں اتر رہی تھی

سکینہ وہیں چارپائی پر لیٹ گئی تھی۔وہ دھیرے دھیرے خود کو پنکھا جھل رہی تھی مگر اس کی نگاہیں آسمان پر لگی تھیں۔جہاں بادلوں کا ڈیرا تھا مگر برسنے کوئی بھی تیار نہ تھا۔

"لا میں تیری مدد کروں"۔کلثوم نے تھوڑی سی چکنی مٹی ہاتھ میں لے لی۔

"پر میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر پاؤں گی"۔پارس دھیرے سے بولی۔وہ اس کا مدعا سمجھ چکی تھی

"تو پھر حالِ دل کس سے کہوں"۔اس نے

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

سسکی لی۔

"باجی....! تُو رب کو اپنے دل کا حال سنایا کر۔ رب سے باتیں کیا کر"۔ پارس ایک ترنگ میں کہہ گئی۔

"ہائے ہائے توبہ کر"۔ کلثوم نے خوف سے جلدی جلدی اپنے کانوں کو پکڑلیا۔

"کیا ہوا"۔ پارس نے اسے حیرت سے دیکھا

"توبہ کر پارس، رب سے بھی کوئی باتیں کرتا ہے۔

سکینہ یہ گفتگو سن کر اٹھ کر بیٹھ گئی۔ اس نے کلثوم کو گھورا۔

"اری لڑکی....! تُو اپنے گھر کیوں نہیں جاتی۔ اتنی دیر تک یہاں رہے گی تو تیری ماں اور باپ شور مچاتے چلے آئیں گے"۔ سکینہ نے اسے ڈرانے کی کوشش کی۔

"آنے دو انہیں.... دیکھ لوں گی۔ یہاں سے اب کوئی بھوت بھی نہیں نکال سکتا"۔ کلثوم دلیری سے بولی۔

سکینہ کو اندازہ تھا یہ اعتماد آج کے واقعہ کا نتیجہ ہے۔

"نہیں بی بی....! ہوش میں آجاؤ۔ میں پارس کو اب کسی معاملے میں نہیں کودنے دوں گی۔ یہ میرا حکم ہے اس کے لئے"۔ سکینہ سختی سے بولی:

سکینہ کے غصے پر ایک دم سے خاموشی چھاگئی۔

کلثوم پارس کو تکنے لگی۔

پارس کی نظریں جھکی ہوئیں تھیں وہ ابھی بھی لپائی میں مصروف تھی۔

کلثوم نے دیکھا کہ پارس نے گیلی مٹی کو ہاتھ میں لے کر ایک گولا سا بنالیا تھا۔ وہ غور سے دیکھنے لگی۔

تھوڑی ہی دیر میں ایک چھوٹی سی مورت تیار تھی۔

کیا کہہ رہی ہے، پارس نے اس مورت کا منہ اپنے کان سے قریب کرلیا جیسے کچھ سن رہی ہو۔

کلثوم کی آنکھیں پھٹ گئیں۔ سکینہ بھی اس کی یہ حرکت خاموشی سی دیکھ رہی تھی

اچانک سے پارس اٹھ کر سکینہ کے پاس آگئی۔

"اماں اماں دیکھو....تو یہ گڑیا کہتی ہے کہ اسے بھوک لگی ہے، کچھ کھانا چاہئے"۔

سکینہ نے اسے گھورا۔ پر کچھ نہ بولی سچ تو یہ تھا اسے کچھ سمجھ بھی نہ آیا کہ کیا کہے:

"کہیں اس میں بھی کوئی بات نہ چھپی ہو"۔ پارس کی اکثر ایسی باتیں کسی اور ہی کیفیت میں ہوتی تھیں۔ وہ دل ہی دل میں بڑبڑائی

"دیوانی تو نہیں ہوگئی"۔ اسے سر پر کھڑا دیکھ کر سکینہ تھوڑا سنبھل کر بولی "بھلا یہ مٹی کا پتلا بھی بولے گا تجھ سے"۔

"ہاں کہتا ہے کہ اسے بھوک لگی ہے"۔ پارس ضدی بچوں کی طرح بولی

سکینہ کے دل میں آئی کہہ دے کہ "کفر مت بک" مگر وہ پارس کو ایسا کہہ نہ سکی۔

"بول نا اماں کیا کروں"۔ پارس پھر بولی۔

"دیوانی ہوگئی ہے تو بھلا اس پتلے کی بھی کوئی مرضی"۔ وہ گڑبڑا گئی

"سچ کہتی ہے تُو...."پارس بردباری سے بولی

"ہاں تو اور کیا"۔ سکینہ نے نظریں چرالیں

"بتا ناں کیا کروں...."

"ارے تو نے بنایا تیری مرضی...."

SCANNED BY AMIR

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

www.paksociety.com

پارس نے مٹی کا پتلا زمین پر دے مارا۔ چاروں اور مٹی پھیل گئی۔

''اگر مجھ میں رب کی مرضی نہیں تو میں اس مٹی کے ڈھیر سے زیادہ نہیں''۔

اس کی بات سن کر سکینہ نے اس کا چہرہ ہاتھوں میں لے کر قریب کر لیا۔

''آخر میں تیری ماں ہوں''۔ سکینہ نے جیسے اسے اپنا مقام یاد دلایا۔

پارس کے لبوں پر ایک ہلکی سی مسکراہٹ چمکی

''اماں مشکل تب ہوتی ہے جب ہم اپنی سوچ کسی پر لادتے ہیں۔ ہمیں تو بس اپنی بات ان کی سمجھ کے مطابق انہیں سمجھانی ہے۔ اب اگر وہ اپنی غرض کو بھی آتے ہیں تو آنے دیں''۔

''تو جو چاہے کہہ لے، چاہے جو کر لے۔ تو ان کے لئے دعا کر اور میں تیرے لئے دعا کروں گی''۔ سکینہ نے بڑھ کر پارس کا ماتھا چوم لیا۔

کلثوم کے لئے ماں کا یہ روپ بالکل نرالا تھا۔ اتنا عزم اتنا پیار۔ اس کے ذہن میں کنیز کا چہرہ گھوم گیا۔ اگر یہ حرکت میں نے کی ہوتی تو ماں اب تک تھپڑوں سے لال کر چکی ہوتی۔ کلثوم کی آنکھیں بھیگنے لگیں۔

❖❖❖

کلثوم گھر پہنچی تو دروازے پر ہی رک گئی۔ سامنے سے بانو باہر نکل رہی تھی۔ اس کا چہرہ غصے سے تمتما رہا تھا۔

''سلام چاچی....'' غیر ارادی طور پر اس کی قاعدہ پر گرفت مضبوط ہو گئی جو اس نے پہلے ہی چادر میں چھپایا ہوا تھا۔

بانو نے نخوت سے اس کی طرف دیکھا اور جھٹکے سے باہر نکل گئی۔ وہ سنبھل سنبھل کر اندر داخل ہوئی۔

کنیز سینے پر ہاتھ مار مار کر رو رہی تھی اور مہرین اور صائمہ ڈری سہمی سی ماں کو پنکھا جھل رہی تھیں۔

کلثوم کو سامنے دیکھ کر کنیز میں جیسے جن گھس گیا۔

''کم بخت، جنم جلی.... چھپ چھپ کر جاتی اس کے گھر۔ کچھ خیال کر ہماری عزت کا۔ منحوس.... برادری میں ناک کٹوا دی''۔

''کیا ہوا.... ؟ میں نے ایسا کیا کیا''۔

''اری.... اب کہتی ہے کیا کیا۔ پہلے میکہ چھڑایا میرا اور اب سسرال میں بے عزتی کروا رہی ہے۔ بے حیا۔ بتا کیوں گئی تھی اس کے گھر....''

''میں تو بس، یہ....'' وہ قاعدہ سامنے لاتے لاتے رک گئی

''اگر تو اس ڈائن سے ملی تو یہ رشتہ ہمیشہ کے لئے ختم.... سمجھی''۔ پیچھے سے بانو کی آواز آئی

''آخری بار سمجھانے واپس آئی ہوں، کسی غلط فہمی میں مت رہنا''۔ اس نے واپس آنے کا احسان جتایا....

''کسے ڈائن کہہ رہی ہو۔ چاچی!.... سکینہ خالہ کو یا اپنی بیٹی کو'' ۔ کلثوم ایک دم پلٹی۔

''نہیں جنا کسی بیٹی کو میں نے''۔ میرے صرف تین بیٹے ہیں۔ وہ غرور سے بولی

''رسی جل گئی پر بل نہیں گیا تیرا چاچی''۔ کلثوم بولی۔

''بڑی غلطی ہو گئی چاچی تجھ سے بڑی غلطی ہو گئی۔ تو نے اپنے غرور میں اللہ کی بہت بڑی رحمت ٹھکرا دی'' ۔ کلثوم چیخی۔

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

"وہ سچ میں تیری بیٹی نہیں۔ سکینہ خالہ ہی اس کی ماں تھیں....."

"اری.... چپ کر کم بخت۔ کیوں پرائی کے لئے اپنی بہن کو اجاڑتی ہے"۔ کنیز نے ایک زور دار تھپڑ کلثوم کے منہ پر مارا۔

"نہیں اماں، جتنا چاہے مار لو۔ مگر میری بہن اس گھر میں نہیں جائے گی جہاں عورت کی کوئی قدر ہی نہیں"۔

"اری کیسی قدر....؟ بے وقوف۔ تجھے سرخاب کے پر بھی لگ جائیں تو تو پیر کی جوتی ہی رہے گی"۔

"تو کیا مردوں کے سرخاب کے پر ہوتے ہیں۔ میں نہیں ہوں کسی کے پیر کی جوتی...."

"چپ کر جا منحوس...." کنیز نے زبردستی اپنی بیٹی کا منہ دبا لیا۔

"ہاہاہا.... دیکھو تو کیسی گز بھر کی زبان ہے۔ یہی سکھا رہی ہے ناڈائن تجھے"۔ بانو کی ہنسی زہر خند تھی۔

"نہ خود آباد ہوئی نہ بہن کو بسنے دے گی"۔ یہ سب اس بے حیا کا اثر ہے"۔ اس کے لفظوں کی چوٹ سیدھی دل پر لگی۔

"اسے بے حیا نہ بول چاچی۔ اللہ کی پیاری ہے وہ"۔

"ہائے ہائے میں مر جاواں"۔ اس نے سینے پر دو ہتھڑ مارے جیسے کوئی پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ کنیز کے ہاتھ سے جوتی چھوٹ گئی۔ اس کا چہرہ خوف سے سفید پڑنے لگا۔

"اللہ معافی!.... دیکھو تو کیسا کفر بک رہی ہے"۔ بانو چلائی

اس نے باہر کی جانب منہ کر کے آواز لگائی۔

"ارے گاؤں والو! ذرا اس کی بات تو سنو۔ کیا کہہ رہی ہے یہ....."۔ بانو نے واویلا مچا دیا۔

"کہتی ہے پارس اللہ کی پیاری ہے"۔

"توبہ توبہ..... جہنم میں جلے گی۔ اپنے ماں باپ کو بھی جلائے گی"۔ بانو کے شور سے ایک کھلبلی سی مچنے لگی تھی۔ کسی کو کچھ سمجھ آیا تو کسی کو کچھ۔

"چپ کر جا باجی۔ ہمیں ڈر لگ رہا ہے"۔ مہرین کے ٹھنڈے کپکپاتے ہاتھوں نے کلثوم کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اس کے چہرے پر خوف تھا۔ جسم میں کپکپاہٹ اور آنکھوں میں التجا تھی

کلثوم نے اس کی طرف بے بسی دیکھا۔ چند لمحوں کے لئے اس کا دل بھی ڈرنے لگا۔

اس کے سامنے اس ننھی منی مہرین کا چہرہ گھومنے لگا جسے ہر وقت گود میں اٹھائے پھرتی تھی۔ بہت لاڈ اور بہت دلار سے پالا تھا۔ بڑی بہن سے زیادہ ایک ماں کی طرح اس کا خیال رکھا تھا۔

کلثوم کا سارا اعتماد ڈھیر ہونے لگا اس نے ایک گہری لمبی سانس کھینچی۔

"اب بول.... بتا گاؤں والوں کو۔ کیا کفر بک رہی تھی تو....بانو نے جمع ہوئے چند لوگوں کے سامنے کلثوم کو طیش دلایا۔

"ہونہہ!...." اسے خاموش دیکھ کر بانو کی نخوت کی بھری ہونہہ سنائی دی

بات تو کھلنے ہی لگی تھی۔ اب کیا ڈرنا۔ کلثوم بانو کا تکبر سنگانے لگا اور پھر نہ جانے کیا ہوا۔ اس نے مہرین کا ہاتھ مضبوطی سے تھام لیا....

(جاری ہے)

❄

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

www.paksociety.com

ذات کا محاسبہ

بانو قدسیہ

کمل گٹھڑی کی طرح وہ بکھر رہا تھا۔ اس نے کئی راتیں ہمسائے کے چھتنارے درخت کو کھڑکی میں سے دیکھ کر گزاری تھیں۔ ذیشان کو اس درخت کے پتے ڈالیاں چاندنی راتوں میں خاموش چمک کے ساتھ بہت پراسرار وحدت لگتی تھیں۔ وہ سوچتا کہ اتنے سارے پتوں کے باوجود درخت کی اکائی کیسے قائم رہتی ہے۔ اگر یہ پتے ڈالیوں سے علیحدہ ہو جائیں تو ان بکھرے پتوں کو کیسے سمیٹا جا سکتا ہے....؟

تب تک اسے معلوم نہیں تھا کہ پتے درخت کے اپنے وجود سے پیدا ہونے والے تھے، اور وہ جن خواہشات کی وجہ سے بکھرا تھا وہ سب اس کے بیرون سے آئی تھیں۔

کبھی کبھی کار چلاتے ہوئے اسے احساس ہوتا کہ جس طرح جاپانی خودکشی کرتے ہیں اور ہارا کیری کرتے وقت اپنی کھوکھری کے ساتھ تمام انتڑیاں اور پیٹ کے عضلات نکال پھینکتے ہیں۔ ایسے ہی اس کے بھی کسی عمل سے اس کا انتڑ پیٹا بکھر گیا اور اب جلد اور پٹھوں کی وہ مضبوط ڈھال نہیں تھی جس میں اس کے بکھرے ہوئے وجود کو منڈھا جاتا۔

> Activity بہت اچھی چیز ہے لیکن کثیر المقاصد انسان اتنا ہی پراگندہ ہو جاتا ہے جس قدر سست الوجود کام سے نفرت کرنے والا ہوتی....

اس بات کا ایک بار اسے ہلکا سا خیال ان چھ ماہ کی چھٹیوں میں آیا تھا۔ جب اس نے ایف اے کا امتحان دے کر بی اے کے داخلے سے پہلے اپنے لیے بہت لمبے چوڑے پلان بنائے تھے۔ صبح سوئمنگ پھر ورزش پھر گٹار کے سبق شام کو فرنچ کی کلاسیں رائٹنگ وغیرہ تمام دوستوں کے ساتھ فرداً فرداً کا رشتہ ماں باپ کی عزت، بہن بھائیوں سے محبت رشتہ داروں کا پاس....

ایف اے کے امتحانوں سے پہلے اسے نہ دوسروں سے اتنی توقعات تھیں نہ ہی وہ اپنے وجود کو اس قدر گانٹھ

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

www.paksociety.com

کر رکھتا تھا۔ لیکن امتحانوں کے دنوں میں اس نے بڑی محنت کی۔ پرچے اچھے ہوئے اور پہلی بار اسے احساس ہوا کہ وہ اپنی ذات کا محاسبہ اور مواخذہ کیے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ محاسبہ چاہے کسی غیر کا ہو یا اپنا ہو ہمیشہ کڑا ہوتا ہے۔ اس میں چونی دونی کی چھوٹ نہیں ملتی۔

اس محاسبے تلے وہ بہت جلد کثیر المقاصد ہوتا چلا گیا لیکن ایف اے پاس تھا اس لیے اسے علم نہ ہو سکا کہ فوارے کی طرح وہ بہت سے چھیدوں میں سے نکل کر پھوار تو بن سکتا ہے۔ آبشار کی صورت اختیار نہیں کر سکتا۔ جب تمام تجارتوں کا گیدڑ بننے کی خاطر اسے اپنا سونا، کھانا پینا آرام گپ بازی ترک کرنا پڑتی تو اندر عاجز آجانے کا خیال ابھرتا۔ اسے لگتا جیسے وہ کسی مبہم سے عارضے میں مبتلا ہے۔ لیکن اس نے اپنے آپ سے ایسی توقعات وابستہ کر رکھی تھیں، کہ اپنے بنائے ہوئے ضابطے سے باہر نکلنا اس کے بس کی بات بھی نہ تھی۔

ایک روز وہ الیکٹرونک کی ہابی میں مشغول اپنے ارد گرد بہت سے سرکٹوں کے کاغذ چھپیس تاریں گتے کا دیا پھیلائے بیٹھا تھا کہ ماموں آگئے۔ ماموں خوش زبان، متوسط طبقے کے کچھ بے فکرے کچھ ذمہ دار آدمی تھے۔ انہوں نے اپنی کائنات اس قدر نہیں پھیلا رکھی تھی کہ اس کے پیچھے انہیں خوف آنے لگے۔

"مچھلی کا شکار کھیلنے جا رہے ہیں، چلو گے....؟"

"کہاں ماموں.... میں یہ چھوٹا سا سرکٹ مکمل کر لوں۔"

ماموں آرام سے کرسی میں بیٹھ گئے۔

"ذیشان"

"جی ماموں"

"تم بہت اچھے آدمی ہو۔"

"تھینک یو ماموں۔"

"باوجود کہ تمہارے ابو امی نے تم پر زیادہ توجہ نہیں دی تم میں ایک اچھے انسان بننے کی تمام خوبیاں اور خرابیاں موجود ہیں۔"..... "بات یہ ہے بیٹا کہ Activity بہت اچھی چیز ہے لیکن کثیر المقاصد انسان انتہائی پراگندہ ہو جاتا ہے جس قدر ست الوجود کام سے نفرت کرنے والا ہوتی..... اپنے آپ کو کبھی دھجیوں میں نہ بانٹ دینا... سالم رہنا.... سالم۔"

وہ ماموں کی بات بالکل نہ سمجھتا تھا۔ پھر بھی اس نے سوال کیا۔ "وہ کیسے ماموں.... آج کی زندگی میں سالم کیسے رہا جا سکتا ہے....؟"

"بس خواہشات کا جنگل نہ پالو.... آرزو کا ایک پودا ہو تو آدمی منزل تک پہنچتا ہے، اور بکھرتا بھی نہیں۔"

ذیشان چونکہ گوشت پوست کا بنا ہوا انسان تھا اور انسان جو بھی سیکھتا ہے یا تو ذاتی لگن سے سیکھتا ہے یا اپنے تجربے کی روشنی میں خوف سے سیکھتا ہے، اس لیے تجربے کی کمی کے باعث ذیشان کو ماموں کی باتیں کتابی لگیں۔ پھر یہ بات بھی تھی کہ ماموں متوسط طبقے کا آدمی تھا۔ اس کی قمیض کے کالر پر ہلکی سی میل ہوتی، ماموں کا رہن سہن معمولی تھا۔ ایسے لوگوں کی باتیں سنی تو جا سکتی ہیں لیکن ان کی سچائی پر عمل نہیں کیا جا سکتا۔

ذیشان کے لیے زندگی ایک دوڑ کی شکل اختیار

ماہنامہ خواتین ڈائجسٹ

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

کرتی گئی۔ ایسی دوڑ جو سیدھی نہیں تھی۔ کئی راستوں کئی پگڈنڈیوں کی سرنگوں میں سے ہو کر نکلتی تھی۔ اپنی دستار بندی میں وہ اتنا مشغول تھا کہ اسے علم نہ ہو سکا، کہ کب اس نے اکونومکس کا ایم اے کر لیا۔ کس وقت وہ اعلیٰ قسم کا ڈی بیٹر بھی ہو گیا۔ اسے ڈراموں میں بھی ٹرافیاں مل گئیں۔ فوٹو گرافی کے مقابلوں میں بھی اس کی تصویروں کو انعام ملنے لگا۔ کھیلوں میں بھی اس کا نام بولنے لگا۔ مختلف رسالوں میں اس کی غزلیں بھی چھپ چھپا کر قابل ذکر کہلانے لگیں۔ دو ایک اخباروں میں خصوصی نمائندہ بنے رہنے کی وجہ سے اس کی جنرل نالج شہری واقعات کے متعلق بہت بھرپور ہو گئی۔

اس کے ساتھ ساتھ ان چار سالوں میں اس نے تین چار پورے ادھورے عشق بھی کیے۔ ان محبتوں کا اس کی ذات پر گہرا اثر نہ ہو سکا۔ کیونکہ جن لڑکیوں سے اس نے محبت کی تھی۔ ان کے بھی عشق کے علاوہ کئی مشاغل تھے۔ وہ بھی کثیر المقاصد تھیں۔ اور پرانے زمانے کی محبوباؤں کی طرح نہ تو ہار سنگھار ہی کو اپنا شعار سمجھتی تھیں نہ ہی اپنی انگوٹھی لے کر پڑی رہتی تھیں..... انہیں بھی کاٹ جانا ہوتا۔ شاپنگ کے لیے وقت نکالنا پڑتا۔ بیوٹی پارلروں سے فیشل کرانے ہوتے۔ سہیلیوں، مرجائیوں کا دل رکھنے کو لمبے لمبے فون کرنے ہوتے۔ پھر سوشل لائف تھی۔ کچھ ان کے والدین کی کچھ ان کی اپنی..... کچھ خواب تھے شادی کے کچھ خواب تھے Career کے..... ان لڑکیوں کے ساتھ جو معاشقے ہوئے..... ان میں زیادہ وقت فون پر گزارا یا پھر اچھے ہوٹلوں میں جہاں زبان کے لطف کے ساتھ ساتھ اچھی خوشبوؤں، خوبصورت لباسوں کی چمک کے ارد گرد روشنیوں میں ایک دوسرے کے ٹیسٹ پر اعتراضات کے ساتھ ساتھ لڑائیاں بھی ہوئیں۔ اچھی پیاری پیاری باتیں بھی کی گئیں اور آخر میں دوستوں کی طرح ایک دوسرے کو الوداع بھی کہا گیا۔

"بس خواہشات کا جنگل نہ پالو..... آرزو کا ایک پودا ہو تو آدمی منزل تک پہنچتا ہے، اور بکھرتا بھی نہیں۔"

یہ شکم سیر قسم کے عشق نہیں تھے جو دکھ یا سکھ کی آخری سرحدوں کو چھوا کرتے ہیں۔ یہ تو را کشتی سے مشابہہ تھے کہ خوب دھپ دھپیا کے بعد اکھاڑے سے بریف میں سینے میں شر اور تھکی زخموں سے چور نکلے اور اپنے اپنے راستے پر یوں چل دیے جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔

ان ہی دنوں جب اس کی شادی کی باتیں کامن ٹاپک تھیں۔ رشتے بھی آ رہے تھے اور افیئر بھی چل رہے تھے، اس کی پھوپھی زاد بہن کا رشتہ بھی آیا۔ پھوپھی عرصے سے غیر تھیں۔ وہ اپنے سسرال میں رچ بس گئی تھیں لیکن ذیشان کی لیاقتوں کے شہرے سن کر وہ بھی امیدوار تھیں کہ ان کی آراء کا کچھ جوڑ توڑ ذیشان سے ہو جائے۔ نام تو پھوپھی زاد کا پتہ نہیں نسرین آراء یا شمیم آراء یا جہاں آراء تھا لیکن بلاتے سبھی اسے آراء تھے۔ ذیشان کو یہ دھان پان سی لڑکی شروع سے ہی لکڑی چیرنے والا آرا ہی لگی۔

آراء بالکل ماڈرن تھی۔ سطحی طور پر دلچسپ اور

READING Section
SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

اندر سے ٹھس سی لڑکی تھی۔ وہ میک اپ، کپڑے، بی اے کی ڈگری، بیوٹی پارلر، وی سی آر پر دیکھی ہوئی فلموں کا ملغوبہ تھی۔ دو چار ملاقاتوں کے بعد کھلا کہ اس کی پسند نہ پسند کچھ ذاتی نہ تھی۔ بلکہ فلم ایکٹرسوں، شاعروں، ادیبوں اور کرکٹروں کے انٹرویو پڑھ پڑھ کر مرتب کی گئی تھی۔ ایسے ہی اس کے کچھ نظریات تھے جو ہرگز کسی ذاتی کاوش یا تدبر کا نتیجہ نہ تھے بلکہ بڑوں کی محفلوں میں بیٹھ بیٹھ کر اخذ کیے گئے تھے.... وہ دیکھنے سننے اور چاہنے میں بڑی جاذب تھی۔ لیکن کچھ ملاقاتوں کے بعد اس روغنی ہانڈی کا اصلی پن ظاہر ہونے لگتا اور لوگ اسے پریشر ککر کے زمانے میں بالکل ویسے ہی بھولتے جیسے وہ روغنی ہانڈی کو بھولتے ہیں۔

ذیشان کو آراہ میں واقعی کوئی دلچسپی نہ تھی لیکن کچھ ملاقاتیں دلچسپ رہیں اور پھر بخار ٹوٹ گیا۔ ان ہی دنوں وہ دو چار نوکریوں کے لیے بھی کوشش کر رہا تھا۔ اباجی کی وہ زمین جو واہگے کے قریب تھی اس کی دیکھ بھال بھی اس کی ذمہ داری تھی۔ پھر دو لڑکیاں اور بھی تھیں جن کو کبھی کبھی ڈرائیو پر لے جانا، ہوٹل میں ٹریٹ دینا اس کا سر درد تھا۔

ان مشاغل کے علاوہ اس کی امی کی صحت بھی گر رہی تھی اور انہیں جملہ ڈاکٹروں کو دکھانا، دوائیاں لانا، ٹسٹ ایکس رے کرانا، امی کی دلجوئی اور رشتہ دار خواتین کو بیماری کی تفصیلات مہیا کرنا۔ اس کے مشاغل تھے۔ ان مشاغل کے علاوہ اسے وی سی آر پر فلمیں دیکھنے کا بھی بہت شوق تھا۔ کرکٹ میچ اور وڈیو فلموں کو دیکھنے کے لیے جب اسے وقت نکالنا پڑتا تو کبھی کبھی بڑی الجھن کا سامنا ہوتا۔

ایسے ہی وقت میں جب وہ وی سی آر پر ایک دھماکے دار مار دھاڑ کی فلم دیکھ رہا تھا اور اس کی امی نے فون پر اپنی نند کو جواب دے دیا تھا تو آراہ ان کے گھر آئی۔ ذیشان کی تمام تر توجہ اس وقت فلم میں تھی، لیکن آراہ روئی روئی ہوئی لگتی تھی۔ وہ اس کے پاس آکر صوفے پر بیٹھ گئی اور چپ چاپ مار دھاڑ کی فلمیں دیکھنے لگی۔

ذیشان کو معلوم نہیں تھا کہ اس کی امی اس رشتے کے لیے انکار کر چکی ہیں۔ اگر اسے معلوم بھی ہوتا تو بھی کچھ اتنی زیادہ حسرت اس کے دل میں نہ پاتی وہ کبھی کبھی تکلف کے ساتھ آراہ کو مسکرا کر دیکھ لیتا اور پھر فلم دیکھنے میں مشغول ہو جاتا۔ آراہ کی حالت اس سے مختلف تھی، وہ اندر ہی اندر کچھ جملے بنا سنوار رہی تھی۔ کچھ پوچھنا چاہ رہی تھی۔ کچھ بتانے پر آمادہ تھی۔ جب فلم میں وقفے کے بعد چند اشتہار آنے شروع ہو گئے، تو ذیشان نے فراخدلی سے پوچھا۔

"کیا حال ہیں....؟"

"آپ کو معلوم ہو گا۔ کیا حال ہو سکتے ہیں....؟"

"کیوں خیر تو ہے بڑی مایوس سی لگتی ہو۔"

آراہ کی جانب سے بڑا لمبا وقفہ خاموشی کا آ گیا۔

جس وقفے میں ذیشان نے اپنے اندر ہی اندر آنے والے چار گھنٹوں کا پروگرام مرتب کیا اور وہ روٹ بنایا جس پر کار لے جانے سے اسے دوہرے تہرے پھیرے پڑنے کا احتمال نہ تھا۔

"مامی جی نے تو انکار کر دیا ہے آج صبح....؟"

وہ چند لمحے سمجھ نہ سکا کہ کس لیے کس کو اور کس بات سے مامی جی نے انکار کیا ہے۔

"آپ کو تو شاید کچھ فرق نہ پڑے....؟"

READING Section

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

اب بات کچھ کچھ اس کی سمجھ میں آنے لگی۔
"آراء.... دیکھو میں تم سے جھوٹ نہیں بولوں گا.... یہ بہتر ہے کہ اب میں تمہیں چھوٹا سا زخم دوں بہ نسبت یہ کہ بعد.... میں تمہیں ساری عمر تکلیف دیتا رہوں۔ ابھی میں Settle ہونا نہیں چاہتا۔ میں ابھی طے نہیں کر سکا کہ میں کیا کرنا چاہتا ہوں، کدھر اور کس کے ساتھ جانا چاہتا ہوں۔"
آراء یقیناً ایک ماڈرن لڑکی تھی۔ لیکن ماڈرن لڑکیوں کے بھی کئی گریڈ ہوتے ہیں اور اس کا گریڈ چپراسیوں کا سا تھا جو انکار سن کر زیادہ اصرار نہیں کرسکتے، وہ اٹھی اور دروازے کی طرف بڑھنے لگی۔
پھر اس نے دو قدم ذیشان کی جانب بڑھائے اور کہا۔
"ذیشان.... تمہاری Activities زیادہ ہیں۔ اتنے مشاغل ہوں تو آدمی بٹا رہتا ہے۔ کبھی کبھی خالی بیٹھ کر اپنے ساتھ بھی وقت گزارہ کرو.... کافی دھند چھٹ جاتی ہے، اور دور تک نظر آنے لگتا ہے۔ پھر فیصلے اپنے بھی ہوتے ہیں اور آسان بھی"....
ذیشان نے آراء کی بات پر کوئی توجہ نہ دی۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ آراء زیادہ تر باتیں نامور ادیبوں کے اقتباسات یاد کر کے کرتی ہے۔
آراء اس کی زندگی سے نکل گئی۔ غالباً وہ کبھی آئی ہی نہ تھی۔ اس کے بعد اس کی شادی ہوگئی اور شادی کے بعد مشاغل میں اور اضافہ ہوگیا۔
اس کی بیوی ایک کھاتے پیتے گھرانے کی خود ساختہ لاڈلی تھی۔ وہ بھی ایک متمول خاندان کا پڑھا لکھا خوبصورت فرد تھا۔
کبھی سسر کی گاڑی کبھی باپ کی کار کبھی اپنی کبھی بیوی عاتکہ کی گاڑی میں کئی جگہوں پر جانا پڑتا۔ کہیں کام کہیں تفریح.... لیکن مل جل آنا جانا سمیٹنا پھیلانا اس قدر تھا کہ فرصت کے لمحات سکڑتے گئے اور وہ اپنے آپ سے کبھی نہ مل سکا۔
ایک بات طے پاگئی کہ پاکستان میں رہ کر خاطر خواہ ترقی نہیں ہوسکتی۔ یہاں وسائل مواقع کی بڑی کمی ہے، یہ نہیں کہ ذیشان کو مالی طور پر کسی ترقی کی ضرورت تھی۔ لیکن زندگی جمود کا نام بھی تو نہیں ہوسکتا۔
پاکستان میں ذیشان اور عاتکہ کی زندگی ایک روٹین کا شکار ہوچکی تھی، اور اتنے سارے مشاغل کی پیروی نے انہیں چڑچڑی بلی کی طرح ہر کھمبے کو نوچنا سکھا دیا تھا۔
جب بھی انہیں فرصت کا کچھ وقت ملتا۔ وہ ایک دوسرے سے کسی نہ کسی طور کی شکایت ہی کرتے۔ کبھی تمام الجھنوں کی وجہ یہ تھی کہ پاکستان میں ٹریفک ٹھیک نہیں۔ یہاں کا تعلیمی نظام پسماندہ ہے۔ تمام سسٹم کام نہیں کرتے۔ وقت بہت ضائع ہوتا ہے۔ پھر خاندان والے بے جا.... مداخلت کرتے ہیں۔ شخصی آزادی کا نام و نشان کہیں نہیں۔ دوست ریاکار منافق ہیں۔ اصلی رشتوں کی پہچان گم ہوگئی ہے۔ نقلی رشتے بہت زیادہ ہیں۔
دفتروں میں گپ بازی فائل سسٹم بہت زیادہ ہے۔ بیوروکریٹ کی سرداری ہے۔ ماں باپ مشفق کم ہیں۔ مطالباتی زیادہ ہیں۔ بہن بھائیوں کی اپنی اپنی دلچسپیاں ہیں۔ وہ اپنے اپنے مدار پر ہیں۔ غرضیکہ جب ذیشان اور عاتکہ کو پاکستان سے اور پاکستان میں بسنے والوں سے اتنی شکایات ہوگئیں کہ انہیں ان

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

شکایات کا کوئی حل نہ مل سکا تو انہوں نے اپنی بے قراری کا حل صرف یہی سوچا کہ وہ لندن چلے جائیں اور وہاں قسمت آزمائیں۔

لندن جانے سے پہلے ایک روز وہ پھوپھی جان سے ملنے بھی گیا۔ آراء ایک کند قینچی سے گلاب کے پھول کاٹ کر اپنی ٹوکری میں ڈال رہی تھی۔ وہ ذیشان سے ایسے ملی جیسے ان دونوں کے درمیان کبھی کچھ تھا ہی نہیں۔ لیکن جب ذیشان چلنے لگا تو آراء کچھ چپ سی ہو گئی۔

"واپس کب آؤ گے....؟"

"بس آتا جاتا رہوں گا....؟"

"اچھا....؟" آراء نے سوالیہ نظروں کے ساتھ پوچھا۔

"بھئی آتا جاتا رہوں گا، یہ بھی کوئی پوچھنے والی بات ہے۔ امی ابو سے تو ملنے آؤں گا ہی۔"

"کبھی کبھی اپنے آپ سے بھی مل لینا ذیشان.... تنہائی میں.... جو شخص اپنے ساتھ نہیں رہ سکتا وہ کسی کے ساتھ بھی نہیں رہ سکتا۔"

ذیشان نے آراء کی طرف دیکھا۔ وہ جانتا تھا کہ آراء ایسی باتیں اقتباسات سے اخذ کر کے بولا کرتی تھی، اس لیے اس نے جب آراء کو خدا حافظ کہا تو ساتھ ہی آراء کی بات کو بھی بھلا دیا۔

اس کے بعد پورے بیس سال سے اس کی ملاقات اپنے آپ سے نہ ہو سکی۔

لندن کی زندگی میں مشاغل اور بھی گوناگوں ہو گئے۔ پاکستان میں مالی، باورچی، دھوبی، جمعدار غرض ایسے بہت سے وافر لوگ موجود تھے جو اس کی گھریلو زندگی کو سہل بناتے تھے۔ لندن میں یہ گھریلو کام بھی ان دونوں پر آن پڑے۔ عاتکہ اور وہ دونوں کام کرتے تھے۔ دونوں مل کر کھانا پکاتے تھے۔ دونوں مل کر صفائی کرتے تھے۔ دونوں مل کر بچے پالتے تھے۔ دونوں تمام چھٹیاں یورپ میں گزارتے تھے۔ چھٹیوں کا پروگرام بنانا.... سستے ٹکٹوں کی تلاش، سستے ہوٹلوں کا سراغ ان گنت مصروفیات.... تھیں۔

گھر سے کام.... کام سے گھر.... پھر گھر پر گھریلو کام.... اس کی زندگی مکمل طور پر اپنی ضروریات اپنے بچے کی ضروریات اپنے خاندان کی کفالت کی نذر ہو گئیں، اور بیس سال بعد اسے پتہ چلا کہ وہ اندر سے بکھر چکا ہے۔ تب اس نے فیصلہ کیا کہ وہ اپنے دونوں بیٹوں کو لے کر واپس پاکستان چلا جائے گا۔

عاتکہ اس تبدیلی پر رضامند نہ تھی۔ وہ ایک کھاتے پیتے گھرانے کی لڑکی تھی۔ پاکستان میں اسے اپنے ہاتھ سے اپنے ذاتی کام کرنے کی بھی عادت نہ تھی۔ مغرب میں رہنا اس نے اس لیے پسند کیا تھا کہ یہاں ذیشان اس کا گھریلو ملازم تھا۔ وہی Groceries لاتا۔ کار چلاتا۔ تمام بل ادا کرتا۔ چونکہ ان کے فلیٹ میں لفٹ عموماً خراب رہتی تھی اس لیے تیسری منزل پر تمام بھاری سامان اٹھا کر لے جانا بھی ذیشان کی شاندار ڈیوٹی تھی۔ مغرب میں کھاتے پیتے گھرانوں کے ایسے لوگوں کے لیے مشکل زندگی تھی جو عیاش نہ تھے۔ پاکستان میں کوئی کار ملازم تمام چیزیں مہیا تھیں اور ان کے لیے کوئی جدوجہد یا تگ ودو.... کرنا نہ پڑتی تھی۔

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

www.paksociety.com

ذیشان کے لیے مغرب کی زندگی ایک بڑی بیکار جدوجہد کا نام تھا۔ لمبی روٹین جس میں چھٹیاں بھی معمولات کے تحت آتیں۔ لیکن عاتکہ پاکستان واپس نہ جانا چاہتی تھی۔ وہ مغربی طرز معاشرت میں اپنے لیے ایک چھوٹی سی آزادی، ایک چھوٹا سا مقام حاصل کر چکی تھی۔ اس مقام اور آزادی کے لیے اسے بہت محنت کرنا پڑتی تھی لیکن وہ واپس جانا نہیں چاہتی تھی۔

جب ذیشان نے فیصلہ کرلیا کہ وہ پاکستان واپس جاکر بزنس کے امکانات دیکھے تو عاتکہ اور بچے پیچھے رہ گئے اور اس سفر کے دوران اسے دوبئی کے ایئرپورٹ پر آراء ملی وہ ان بیس سالوں میں بھاری ہو گئی تھی۔ لیکن اس کے چہرے پر بڑی شانتی تھی۔ اس کی آنکھوں میں کسی قسم کے گلے یا شکایتیں نہ تھیں۔ وہ دونوں ڈیوٹی فری شاپ پر سینٹ دیکھ رہے تھے جب اچانک ان کی نظریں ملیں۔

"آراء تم آراء"

"ہائے ذیشان تم تو موٹے ہو رہے ہو۔ اور بال بھی گرے کر لیے ہیں۔"

بڑی مدت کے بعد ملنے سے جو تپاک کی فضا پیدا ہوئی تھی اس کے تحت وہ دونوں لاؤنج میں ان ڈور پلانٹز میں گھری ایک بنچ پر بیٹھ گئے۔

"کہاں جارہی ہو....؟"

"امریکہ.... اور تم ذیشان....؟"

"میں وطن.... پاکستان۔"

"امریکہ میں رہتی ہو....؟" بڑی لمبی خاموشی کے بعد ذیشان نے سوال کیا۔ اسے کچھ دھندلا سا یاد تھا کہ آراء کا شوہر شکاگو میں کیش اینڈ کیری کی بزنس کرتا ہے۔

"ہاں"

"خوش ہو....؟" امریکہ میں۔

"ہاں.... جس قدر خوشی ممکن ہے۔" آراء نے آہستہ سے کہا اور پھر چند ثانیے رک کر بولی۔

"اور تم.... تم خوش ہو لندن میں....؟"

"پتہ نہیں.... میں کچھ کہہ نہیں سکتا.... مجھے لگتا ہے جیسے میری زندگی روٹین کی نذر ہو گئی ہے۔ چھوٹی چھوٹی دلچسپیوں میں بکھر گئی ہے۔ اچھا کھانا صاف ستھرے گھر میں رہنا اچھے بازاروں میں گھومنا.... ہر وقت صفائی کا خیال رکھنا.... زندگی کیا یہی کچھ ہے....؟ اس کے کیا یہی معنی ہیں....؟"

آراء مسکراتی رہی۔

"عاتکہ بھی کام ہی کرتی رہی ہے۔ میں بھی الجھا ہی رہا ہوں، کاموں میں حالانکہ اپنے وطن میں ہمیں سب کچھ میسر تھا.... اور اس کے بدلے مجھے کیا ملا ہے۔ اونچا معیار زندگی....؟ لیکن معیار زندگی ہے کیا چیز....؟ اور جو کچھ مجھے ملا ہے۔ اس کے عوض میں اندر اس قدر کیوں بکھر گیا ہوں آراء.... تم نے بھی تو ساری عمر امریکہ میں گزاری ہے کیا تم بھی اپنی زندگی کو اتنا بے معنی سمجھتی ہو، کیا تم بھی بکھری ہو اندر سے۔"

"نہیں۔"

"پر میں.... میں کیوں اتنا کھوکھلا ہو گیا ہوں۔"

"اس لیے کہ تم کثیر المقاصد تھے ذیشان.... ایک وقت میں کئی آرزوئیں پال کر جینے والا ٹوٹے گا نہیں تو اور کیا ہو گا۔"

"اور تم....؟ تم بھی تو اس بیہودہ دور کی پیداوار

SCANNED BY AMIR
READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

www.paksociety.com

ہو، تم نے اپنے آپ کو کیسے بچایا۔"

"اندر والے کو تو اندر ہی سے بچایا جاسکتا ہے، ذیشان۔"

"پر کیسے....؟ کیسے....؟"

"میں نے ساری عمر ایک ارمان پالا.... اور اندر صرف اس کو سینچا اس کی خاطر جیتی رہی.... باقی ساری Activities تو فروعی تھی.... جب خواہش ایک ہو.... اور اس کی سمت دیکھتے رہیں، تو باقی بھاگ دوڑ اندر اثر نہیں کرتی۔

"وہ ارمان....؟ پورا ہو گیا تمہارا....؟"

"نہیں.... لیکن خواہش پوری ہو تو ہو یہ ضروری نہیں ہے۔ خواہش ایک ہی رہے.... ایک وقت میں تو انتشار پیدا نہیں ہوتا.... توڑ پھوڑ نہیں ہوتی۔"

ذیشان نے تعجب سے آراہ کو دیکھا اور پھر ڈرتے ڈرتے سوال کیا۔

"اور وہ خواہش.... وہ ارمان کیا تھا....؟ کیا میں پوچھ سکتا ہوں۔"

آراہ نے چند ثانیے ذیشان کو دیکھا جیسے بیس سال پیچھے لوٹ گئی۔ ہلکا سا مسکرائی اور ڈیوٹی فری شاپ کی طرف بڑھتے ہوئے بولی۔

"ذیشان اگر تمہیں بھی معلوم نہیں تو بتانے سے فائدہ....؟ پھر میں سوچتی ہوں کہ ارمان تو سینٹ کی بند شیشی کی طرح ہوتا ہے۔ اظہار ہو جائے تو خوشبو پھیل کر اڑ جاتی ہے۔ خواہش باقی نہیں رہتی۔"

آراہ ڈیوٹی فری شاپ میں اس طرح داخل ہو گئی جیسے جھومتی ہتھنی سندر بن میں غائب ہو جائے۔

ذیشان سوچتا رہا کہ اس آخری عمر میں.... اتنے انتشار کے باوجود وہ کس اکلوتی خواہش کے دھاگے میں اپنے تسبیح کے دانے پرو سکتا ہے....؟

❄

علمی تعاون کیجیے....

روحانی ڈائجسٹ سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روحانی مشن کی ترویج و اشاعت میں سرگرمِ عمل ہے، اس مشن میں ہمارے معزز قارئین کرام بھی شامل ہوسکتے ہیں۔ آپ کے پسندیدہ رسالہ کو مزید بہتر بنانے کے لیے کثیر تعداد میں کتب اور علمی مواد کی شدید ضرورت ہے۔ کسی بھی موضوع، عنوان پر اردو یا انگریزی زبان میں نئی اور پرانی کتابیں ارسال کی جاسکتی ہیں۔ آپ کے اس تعاون کو ہم شکریہ اور محبت کے ساتھ قبول کریں گے۔ آپ کی یا آپ کے متعلقین کی منتخب کردہ ان کتابوں کا عطیہ ایک علمی اور قلمی جہاد کی حیثیت رکھتا ہے جس کا اجرِ عظیم آپ کو اس وقت تک ملتا رہے گا جب تک ان کتب سے اخذ کیا ہوا علم لوگوں کو فائدہ پہنچاتا رہے گا۔

ایڈیٹر روحانی ڈائجسٹ

1-D.1/7 ناظم آباد۔ کراچی 74600

READING Section

SCANNED BY AMIR

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

تہذیب کا کردار

منشی پریم چند

تہذیب صرف ہنر کے ساتھ عیب کرنے کا نام ہے۔ آپ برے سے برا کام کریں، لیکن اگر آپ اس پر پردہ ڈال سکتے تو آپ مہذب ہیں، شریف ہیں۔ جنٹلمین ہیں۔ اگر آپ میں یہ وصف نہیں تو آپ غیر مہذب ہیں، دیہاتی ہیں، بدمعاش ہیں۔ یہی تہذیب کا راز ہے۔

یوں تو میری سمجھ میں دنیا کی ایک ہزار ایک باتیں نہیں آتیں، جیسے لوگ علی الصباح اٹھتے ہی بالوں پر چھرا کیوں چلاتے ہیں.... ؟ کیا اب مردوں میں بھی اتنی نزاکت آگئی ہے کہ بالوں کا بوجھ ان سے نہیں سنبھلتا۔ ایک ساتھ ہی سبھی پڑھے لکھے لوگوں کی آنکھیں کیوں کمزور ہو گئی ہیں؟ دماغ کی کمزوری ہی اس کا سبب ہے یا اور کچھ؟ لوگ خطابوں کے لئے اتنے حیران ہوتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ لیکن اس وقت مجھے ان باتوں سے مطلب نہیں۔ میرے دل میں ایک نیا سوال اٹھ رہا ہے اور اس کا جواب مجھے کوئی نہیں دیتا۔ سوال یہ ہے کہ مہذب کون ہے اور نامہذب کون؟ تہذیب کی علامتیں کیا ہیں؟ سرسری نظر سے دیکھئے تو اس سے زیادہ آسان اور کوئی سوال ہی نہ ہوگا۔ بچہ بچہ اس کا جواب دے سکتا ہے، لیکن ذرا غور سے دیکھئے تو سوال اتنا آسان نہیں معلوم ہوتا۔ اگر کوٹ پتلون پہننا، ٹائی ہیٹ، کالر لگانا، میز پر بیٹھ کر کھانا کھانا، دن میں تیرہ بار قہوہ پینا اور سگار پیتے ہوئے چلنا تہذیب ہے تو ان گوروں کو بھی مہذب کہنا پڑے گا جو سڑکوں پر شام کو کہیں کہیں ٹہلتے نظر آتے ہیں۔ شراب کے نشے سے آنکھیں سرخ، پیر لڑکھڑاتے ہوئے۔ راستہ چلنے والوں کی خواہ مخواہ چھیڑنے کی دھن۔ کیا ان گوروں کو مہذب کہا جا سکتا ہے؟ کبھی نہیں۔ تو یہ ثابت ہوا کہ تہذیب کوئی اور چیز ہے۔ اس کا جسم سے اتنا تعلق نہیں ہے، جتنا دل سے۔

(2)

میرے گنے چنے دوستوں میں ایک رائے رتن کشور بھی ہیں۔ آپ بہت ہی نیک دل، بہت ہی سخی بہت زیادہ تعلیم یافتہ اور ایک بہت بڑے عہدے دار ہیں۔ بہت اچھی تنخواہ پانے پر بھی ان کی آمدنی خرچ کے لئے کافی نہیں ہوتی۔ ایک چوتھائی تنخواہ تو بنگلے ہی کی نذر ہو جاتی ہے۔ اس لیے آپ اکثر متفکر رہتے ہیں۔ رشوت

تو نہیں لیتے، کم از کم میں نہیں جانتا۔ حالاں کہ کہنے والے کہتے ہیں۔ لیکن اتنا جانتا ہوں کہ وہ سفر خرچ بڑھانے کے لئے دورے پر زیادہ رہتے ہیں، یہاں تک کہ اس کے لئے ہر سال بجٹ کے کسی دوسری مد سے روپے نکالنے پڑتے ہیں۔ ان کے افسر کہتے ہیں کہ اتنا دورہ کیوں کرتے ہو تو جواب دیتے ہیں کہ اس ضلع کا کام ہی ایسا ہے کہ جب تک خوب دورے نہ کئے جاویں، رعایا ٹھیک ہی نہیں رہ سکتی۔ لیکن لطف تو یہ ہے کہ رائے صاحب اتنے دورے واقعی نہیں کرتے جتنے وہ اپنے روزنامچہ میں درج کرتے ہیں۔ ان کے پڑاؤ شہر سے پچاس میل پر ہوتے ہیں۔ خیمے وہاں گڑے رہتے ہیں۔ عملے وہاں پڑے رہتے ہیں اور رائے صاحب گھر پر دوستوں کے ساتھ گپ شپ کرتے رہتے ہیں، مگر کس کی مجال ہے کہ رائے صاحب کی نیک نیتی پر شک کر سکے۔ ان کے مہذب ہونے میں کسی کو شبہ نہیں ہو سکتا۔

ایک روز میں ان سے ملنے گیا۔ اس وقت وہ اپنے گھسیارہ دمڑی کو ڈانٹ رہے تھے۔ دمڑی رات دن کا نوکر تھا لیکن روٹی کھانے گھر جایا کرتا تھا۔ اس کا گھر تھوڑی دور پر گاؤں میں تھا۔ کل رات کو کسی سبب سے یہاں نہ آسکا تھا اسی لئے ڈانٹ پڑ رہی تھی۔

رائے صاحب۔ ”جب ہم رات دن کے لیے تم کو رکھے ہوئے ہیں تو تم گھر پر کیوں رہے؟ کل کے پیسے کٹ جائیں گے۔“

دمڑی۔ ”حضور ایک مہمان آگئے تھے، اسی سے نہ آسکا۔“

رائے صاحب۔ ”تو کل کے پیسے اسی مہمان سے لے لو۔“

دمڑی۔ ”سرکار اب کبھی ایسی کھتا (خطا) نہ ہوگی۔“

رائے صاحب۔ ”بک بک مت کرو۔“

دمڑی۔ ”حضور......“

رائے صاحب۔ ”دو روپے جرمانہ۔“

دمڑی روتا ہوا چلا گیا۔ روزہ بخشوانے آیا تھا۔ نماز گلے پڑ گئی۔ دو روپے جرمانہ ٹھونک دیا گیا۔ خطا یہی تھی کہ بے چارہ قصور معاف کرانا چاہتا تھا۔

یہ ایک رات غیر حاضر ہونے کی سزا تھی۔ بے چارہ دن بھر کا کام کر چکا تھا۔ رات کو یہاں سویا نہ تھا۔ اس کی یہ سزا اور گھر بیٹھے بھتے اڑانے والوں کو کوئی نہیں پوچھتا۔ کوئی سزا نہیں دیتا؟ سزا تو ہے اور ایسی ہے کہ عمر بھر یاد رہے۔ مگر پکڑنا تو مشکل ہے۔ دمڑی بھی اگر ہوشیار ہوتا تو ذرا رات رہے آکر کوٹھری میں سو جاتا۔ پھر کسے خبر ہوتی کہ وہ رات میں کہاں رہا؟ مگر غریب اتنا چالاک نہ تھا۔

(3)

دمڑی کے پاس کل چھ بسوہ زمین تھی، مگر اتنے ہی آدمیوں کا خرچ بھی تھا۔ اس کے دو لڑکے، دو لڑکیاں اور بیوی سب کھیتی میں لگے رہتے تھے۔ پھر بھی پیٹ بھر کھانے کو روٹیاں میسر نہیں ہوتی تھیں۔ اتنی زمین کیا سونا اگل دیتی؟ اگر سب کے سب گھر سے نکل کر مزدوری کرنے لگتے تو آرام سے رہ سکتے تھے لیکن موروثی کسان مزدور کہلانے کی بے عزتی گوارا نہیں کر سکتے تھے۔ اس بدنامی سے بچنے کیلئے دو بیل باندھ رکھے تھے۔ اس کی تنخواہ کا کثیر حصہ بیلوں کے چارہ دانہ ہی میں صرف ہو جاتا تھا۔ یہ ساری تکلیفیں منظور تھیں۔ مگر کھیتی چھوڑ کر مزدور بن جانا منظور نہ تھا۔ کسان کی جو عزت ہے وہ کہیں مزدور کی ہو سکتی ہے۔ خواہ وہ ایک روپیہ روزی کیوں نہ کمائے؟ کسانی کے ساتھ مزدوری کرنا اتنی ذلت کی بات نہیں۔ دروازے پر بندھے

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 | PAKSOCIETY

ہوئے بیل، اس کی عزت قائم رکھتے ہیں، مگر بیٹوں کو بیچ کر پھر کہاں منہ دکھانے کی جگہ رہ سکتی ہے؟

ایک روز رائے صاحب اسے ٹھنڈ سے کانپتا دیکھ کر بولے۔ "کپڑے کیوں نہیں بنواتا؟ کانپ کیوں رہا ہے؟"

دمڑی۔ "سرکار پیٹ کی روٹی بھی تو پوری نہیں پڑتی۔ کپڑے کہاں سے بنواؤں؟"

رائے صاحب۔ "بیلوں کو بیچ کیوں نہیں ڈالتا۔ ؟ سیکڑوں بار سمجھا چکا، لیکن نہ جانے کیوں اتنی موٹی سی بات تیری سمجھ میں نہیں آتی؟"

دمڑی۔ "سرکار برادری میں کہیں منہ دکھانے کے لائق نہ رہوں گا۔ لڑکی کی سگائی نہ ہونے پاوے گی۔ ٹاٹ باہر کر دیا جاؤں گا۔"

رائے صاحب۔ "ان ہی حماقتوں کی وجہ سے تو تم لوگوں کی یہ درگت ہو رہی ہے۔ ایسے آدمیوں پر رحم کرنا بھی گناہ ہے۔ (میری طرف مڑ کر) کیوں منشی جی اس پاگل پن کا بھی کوئی علاج ہے؟ جاڑوں میں مر رہے ہیں، مگر دروازے پر بیل ضرور باندھیں گے۔"

میں نے کہا۔ "جناب! یہ تو اپنی اپنی سمجھ ہے۔"

رائے صاحب۔ "اس سمجھ کو دور سے سلام کیجیے۔ میرے یہاں کئی پشتوں سے جنم اشٹمی کا جشن منایا جاتا تھا۔ کئی ہزار روپیوں پر پانی پھیر جاتا تھا۔ گانا ہوتا تھا۔ دعوتیں ہوتی تھیں۔ رشتہ داروں کو نوید وغیرہ بھیجا جاتا تھا۔ غربا کو کپڑے وغیرہ بانٹے جاتے تھے۔ والد صاحب کے بعد اول ہی سال میں نے یہ جشن بند کر دیا تھا۔ فائدہ کیا؟ مفت چار پانچ ہزار کی چپت پڑتی تھی۔ کل قصبہ میں واویلا مچا، آوازے کسے گئے، کسی نے ناستک بھی کہا ہے، کسی نے عیسائی بنایا۔ لیکن یہاں ان باتوں کی کیا پرواہ۔ آخر چند روز میں سارا کہرام مٹ گیا۔ اجی بڑی دل لگی تھی۔ قصبہ میں کسی کے یہاں شادی ہو تو لکڑی مجھ سے لے۔ پشت ہا پشت سے یہ رسم چلی آتی تھی۔ والد صاحب تو اوروں سے درخت خرید خرید کر یہ رسم نبھاتے تھے۔ تھی حماقت یا نہیں؟ میں نے فوراً لکڑی دینا بند کر دیا۔ اس پر بھی لوگ بہت روئے دھوئے۔ مگر دوسروں کا رونا دھونا سنوں یا اپنا نقصان دیکھوں؟ اس لکڑی ہی سے کم از کم پانچ سو سالانہ کی بچت ہو گئی۔ اب کوئی بھول کر بھی مجھے ان چیزوں کے لئے دق کرنے نہیں آتا۔"

میرے دل میں پھر سوال پیدا ہوا، دونوں میں کون مہذب ہے؟ خاندانی وقار پر جان دینے والا جاہل دمڑی یا روپیہ پر خاندانی وقار کو قربان کرنے والا رائے رتن کشور؟

(4)

رائے صاحب کے اجلاس میں ایک بڑے معرکے کا مقدمہ پیش تھا۔ شہر کا ایک رئیس قتل کے الزام میں ماخوذ تھا۔ اس کی ضمانت کے لئے رائے صاحب کی خوشامدیں ہونے لگیں۔ عزت کی بات تھی۔ رئیس کا حکم تھا کہ چاہے ریاست فروخت ہو جاوے مگر اس مقدمے سے بے داغ نکل آؤں۔ ڈالیاں لگائی جانے لگیں۔ سفارشیں پہنچائی گئیں۔ مگر رائے صاحب پر کوئی اثر نہ ہوا۔ رئیس کے آدمیوں کو اعلانیہ رشوت کا تذکرہ کرنے کی ہمت نہ ہوئی تھی۔ آخر جب کوئی بس نہ چلا تو رئیس کی بیوی نے رائے صاحب کی بیوی سے مل کر سودا کرنے کی ٹھان لی۔

رات کے دس بجے تھے۔ دونوں خواتین میں گفتگو ہونے لگی۔ بیس ہزار کی بات چیت تھی۔ رائے صاحب کی بیوی تو اتنی خوش ہوئیں کہ اسی وقت رائے صاحب کے پاس دوڑی ہوئی آئیں اور کہنے لگیں۔ "لے لو، لے لو، تم نہ لوگے تو میں لے لوں گی۔"

رائے صاحب نے کہا۔ "اتنی بے صبر نہ ہو۔ وہ

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

تمہیں اپنے دل میں کیا سمجھیں گی؟ کچھ اپنی عزت کا خیال بھی ہے یا نہیں؟ مانا کہ رقم بڑی ہے اور اس میں یکبار گی تمہارے آئے دن کی فرمائشوں سے چھٹکارا پا جاؤں گا۔ لیکن ایک سویلین کی عزت بھی تو کوئی معمولی چیز نہیں۔ تمہیں پہلے بگڑ کر کہنا چاہئے تھا کہ مجھ سے ایسی بے ہودہ باتیں کہتی ہو تو یہاں سے چلی جاؤ۔ میں اپنے کانوں سے نہیں سننا چاہتی۔"

بیوی "یہ تو میں نے پہلے ہی کیا۔ بگڑ کر خوب کھری کھوٹی سنائی، کیا اتنا بھی نہیں جانتی؟ بچاری میرے پیروں پر سر رکھ کر رونے لگی۔"

رائے صاحب۔ "یہ کہا تھا کہ رائے صاحب سے کہوں گی تو مجھے کچا ہی چبا جائیں گے۔"

یہ کہہ کر رائے صاحب نے جوش محبت سے بیوی کو گلے لگالیا۔

بیوی۔ "اجی، میں ایسی نہ جانے کتنی باتیں کہہ چکی ہوں، مگر وہ کسی طرح ٹالے نہیں ٹلتی..... رو رو کر جان دے رہی ہے۔"

رائے صاحب۔ "اس سے وعدہ تو نہیں کر لیا؟"

بیوی۔ "وعدہ! میں تو روپے لے کر صندوق میں رکھ کر آئی ہوں، نوٹ تھے۔"

رائے صاحب۔ "کتنی بڑی احمق ہو، نہ معلوم ایشور تمہیں سمجھ بھی دے گا یا نہیں۔"

بیوی۔ "اب کیا دے گا، دینا ہوتی تو دے نہ دی ہوتی۔"

رائے صاحب۔ "ہاں معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے۔ مجھ سے کہا تک نہیں اور روپے لے کر صندوق میں داخل کر دیئے۔ اگر کسی طرح بات کھل جائے تو کہیں کا نہ رہوں گا۔"

بیوی۔ "تو بھئی سوچ لو۔ اگر کچھ گڑبڑ ہو تو میں جا کر روپے واپس کر دوں۔"

رائے صاحب۔ "پھر وہی حماقت! ارے اب تو جو کچھ ہونا تھا ہو چکا۔ ایشور پر بھروسہ کر کے ضمانت لینی پڑے گی۔ جانتی ہو، یہ سانپ کے منہ میں انگلی ڈالنی ہے۔ یہ بھی جانتی ہو کہ مجھے ایسی باتوں سے کتنی نفرت ہے۔ پھر بھی بے صبر ہو جاتی ہو۔ اب کی بار تمہاری حماقت سے میرا برت ٹوٹ رہا ہے۔ میں نے دل میں ٹھان لی تھی کہ اب اس معاملے پر ہاتھ نہ ڈالوں گا، مگر تمہاری حماقت کے آگے میری کچھ چلنے پاوے۔"

بیوی۔ "تو میں جا کر لوٹائے دیتی ہوں۔"

رائے صاحب۔ "اور میں جا کر زہر کھائے لیتا ہوں۔"

ادھر تو میاں بیوی میں یہ ناٹک ہو رہا تھا۔ ادھر دمڑی اسی وقت اپنے گاؤں کے مکھیا کے کھیت میں جوار کاٹ رہا تھا۔ آج وہ رات بھر کی چھٹی لے کر گھر گیا تھا۔ دیکھا کہ بیلوں کے لئے چارہ کا ایک تنکا بھی نہیں ہے۔ ابھی تنخواہ ملنے میں کئی دن کی دیر تھی۔ مول لے نہ سکتا تھا۔ گھر والوں نے دن کو کچھ گھاس چھیل کر کھلائی تو تھی۔ مگر اونٹ کے منہ میں زیرہ، اتنی گھاس سے کیا ہو سکتا ہے۔ دونوں بیل بھوکے کھڑے تھے۔ دمڑی کو دیکھتے ہی دونوں پونچھیں کھڑی کر کے ہنکارنے لگے۔ جب پاس گیا تو دونوں اس کی ہتھیلیاں چاٹنے لگے۔ بے چارہ دمڑی من مسوس کر رہ گیا۔ سوچا کہ اس وقت تو کچھ نہیں ہو سکتا۔ سویرے کسی سے اُدھار لے کر چارہ لاؤں گا۔

لیکن جب گیارہ بجے رات کو اس کی آنکھ کھلی تو دیکھا کہ دونوں بیل ابھی تک ناند پر کھڑے ہیں۔ چاند رات تھی دمڑی کو معلوم ہوا کہ دونوں اس کی طرف التجا آمیز نظروں سے دیکھ رہے ہیں۔ ان کو بھوک سے

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

دکھی دیکھ کر اس کی آنکھیں ڈبڈبا آگئیں۔ کسان کو اپنے بیل اپنے لڑکے کی طرح پیارے ہوتے ہیں انھیں جانور نہیں بلکہ اپنا دوست اور مددگار سمجھتا ہے۔ بیلوں کو بھوکا کھڑا دیکھ کر اس کی نیند اچٹ گئی آخر وہ کچھ سوچتا ہوا اٹھا۔ ہنسیا نکالی اور چارے کی فکر میں چلا۔ گاؤں کے باہر باجرا اور جوار کے کھیت کھڑے تھے۔ دمڑی کے ہاتھ کانپنے لگے۔ لیکن بیلوں کی یاد نے اسے کام پر آمادہ کر دیا۔ چاہتا تو کئی بوجھ کاٹ سکتا تھا، لیکن وہ چوری کرتے ہوئے بھی چور نہ تھا۔ اس نے اتنا ہی چارہ کاٹا جتنا بیلوں کے لئے رات بھر کے لئے کافی ہو۔ سوچا کہ اگر کسی نے دیکھ بھی لیا تو اس سے کہہ دوں گا کہ بیل بھوکے تھے، اس لئے کاٹ لیا۔ اسے یقین تھا کہ تھوڑے سے چارے کے لئے کوئی مجھے پکڑ نہیں سکتا۔ میں کچھ بیچنے کے لئے تو نہیں کاٹ رہا ہوں۔ پھر ایسا بے درد کون ہے جو مجھے پکڑ لے؟ بہت کرے گا اپنے دام لے لے گا۔

اس نے بہت سوچا۔ چارہ کا قلیل ہونا ہی اسے چوری کے الزام سے بچانے کے لئے کافی تھا۔ چارہ اتنا کاٹا جتنا اس سے اٹھ سکتا۔ اسے کسی نقصان سے کیا مطلب؟ گاؤں کے لوگ دمڑی کو چارہ لئے دیکھ کر چڑتے مگر کوئی اس پر چوری کا الزام نہ لگاتا۔ لیکن اتفاق سے حلقہ کے تھانے کا سپاہی اُدھر آنکلا۔ وہ قریب کے ایک بنیے کے یہاں جو ہونے کی خبر پا کر کچھ اینٹھنے کی فکر میں آیا تھا۔ دمڑی کو چارہ سر پر اٹھاتے دیکھا تو اسے شک ہوا اتنی رات گئے کون چارہ کاٹتا ہے۔ ہو نہ ہو کوئی چوری سے کاٹ رہا ہے۔ ڈانٹ کر بولا۔ "کون چارہ لئے جا رہا ہے، کھڑا رہ!"

دمڑی نے چونک کر پیچھے دیکھا تو پولیس کا سپاہی۔ ہاتھ پیر پھول گئے۔

کانپتا ہوا بولا۔

"سرکار تھوڑا سا کاٹا ہے، دیکھ لیجئے۔"

"تھوڑا کاٹا ہو یا بہت۔ ہے تو چوری۔ کھیت کس کا ہے۔"

دمڑی۔ "بلدیو مہتو کا۔"

سپاہی نے سمجھا تھا شکار پھنس گیا۔ اس سے کچھ اینٹھ لوں گا۔ مگر وہاں کیا رکھا تھا۔ پکڑ کر گاؤں میں لایا اور جب وہاں بھی کچھ ہاتھ آتا نہ دکھائی دیا تو تھانہ لے گیا۔ تھانہ دار نے چالان کر دیا۔ مقدمہ رائے صاحب ہی کے اجلاس میں پیش ہوا۔

رائے صاحب نے دمڑی کو ماخوذ دیکھا تو ہمدردی کے بجائے سختی سے کام لیا۔ بولے۔ "یہ میری بدنامی کی بات ہے تیرا کیا بگڑا؟ سال چھ مہینے کی سزا ہو جائے گی۔ شرمندہ تو مجھے ہونا پڑ رہا ہے۔ لوگ ہی تو کہتے ہوں گے کہ رائے صاحب کے آدمی ایسے بدمعاش اور چور ہیں۔ تو میرا نوکر نہ ہوتا تو ہلکی سزا دیتا، لیکن تو میرا نوکر ہے اس لئے سخت سے سخت سزا دوں گا۔ میں یہ نہیں سن سکتا کہ رائے صاحب نے اپنے ملازم کے ساتھ رعایت کی۔"

یہ کہہ کر رائے صاحب نے دمڑی کو چھ ماہ کی قیدِ سخت کا حکم سنایا۔ اسی روز انہوں نے اس قتل کے مقدمہ میں ضمانت لے لی۔

میں نے دونوں داستانیں سنیں اور میرے دل میں یہ خیال اور بھی پختہ ہو گیا کہ تہذیب صرف ہنر کے ساتھ عیب کرنے کا نام ہے۔ آپ برے سے برا کام کریں، لیکن اگر آپ اس پر پردہ ڈال سکے تو آپ مہذب ہیں، شریف ہیں۔ جنٹلمین ہیں۔ اگر آپ میں یہ وصف نہیں تو آپ غیر مہذب ہیں، دہقانی ہیں، بدمعاش ہیں۔ یہی تہذیب کا راز ہے۔

❄

SCANNED BY AMIR
READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

www.paksociety.com

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

www.paksociety.com

چھوٹا سا جھوٹ!

ڈاکٹر ظہور احمد اظہر

دوسروں کو اپنی خوشیوں میں شریک کرنے سے خوشیاں دوبالا ہو جاتی ہیں، دوسروں کا خیال رکھنا، ان کا دکھ درد بانٹنا، اچھے برے لوگوں کے کام آنا ہر مسلمان کی ذمہ داری اور دینی فریضہ ہے، اسلامی معاشرے کی امتیازی خصوصیت یعنی اپنی اپنی ذمہ داری کو محسوس کرنا اور اسے پورا کرنا بھی مسلمان کی شان اور ایمان ہے۔

بیٹی ان کی ایک ہی تھی، لیکن عید کے روز وہی پرانا سوٹ پہنے ہوئے تھی جسے بیٹی نے خود دھو دھلا کر بالکل نیا بنا لیا تھا۔ وہ اس لباس میں بھی اپنے ماں باپ کو بہت پیاری لگ رہی تھی۔ محلے کی بچیوں کے ساتھ اسے کھیلتا دیکھ کر دل ہی دل میں دونوں بہت خوش ہو رہے تھے اور ان کے چہروں پر اطمینان بھری مسکراہٹیں کھیل رہی تھیں۔ وہ کبھی اپنی بیٹی کو دیکھتے اور کبھی آپس میں باتیں کرنے لگتے۔

"دیکھا صادق! ہماری بیٹی (امل) کی "عید"! یہ اپنے اسی پرانے سوٹ میں بھی کس قدر پیاری اور پروقار لگ رہی ہے! ہے نا؟!" بیوی نے شوہر سے کہا۔

"ہاں ماجدہ! تمہاری بات بالکل درست ہے، اصل خوشی تو ہوتی ہی وہی ہے جس میں دوسروں کو بھی شریک کیا جائے، یہی خوشی کبھی نہ ختم ہونے والی خوشی ہوتی ہے، اس کا تعلق انسان کے دلی اطمینان سے ہوتا ہے۔ شوہر نے بیوی کی تائید کی۔

"ہمیں اپنی بیٹی پر فخر ہے، دراصل صادق یہ آپ کی ہی تربیت کا اثر ہے، اس روز اسے آپ ہی نے تو سمجھایا تھا کہ دوسروں کو خوشیوں میں شریک کرنے سے خوشیاں دوبالا ہو جاتی ہیں!"۔

"ہاں ماجدہ! لیکن اس کی تربیت میں تمہارا حصہ زیادہ ہے!"۔

والد کے حسن تربیت نے گویا صادق کو ایک اچھا انسان اور ذمہ دار مسلمان بنا دیا تھا، اس کا عملی مظاہرہ انہوں نے ہمیشہ اپنی ملازمت کے دوران بھی کیا بلکہ اپنے اہل خانہ سے

SCANNED BY AMIR
READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 | f PAKSOCIETY

www.paksociety.com

حسن سلوک اور اپنی اولاد کی سیرت سازی کے ضمن میں بھی کیا، نتیجہ یہ تھا کہ ان کا بیٹا تکمیل صادق حفظ قرآن کی نعمت جیسے زیور سے آراستہ ہو کر اور پھر ایف ایس سی کر کے میڈیکل کے آخری سال میں پہنچ گیا تھا، ہونہار اور نیک بیٹا اپنی بہن امل کو پڑھائی میں بھی مدد دیتا اور اس کی دینی و اخلاقی تربیت میں بھی والدین کا معاون تھا۔ آٹھویں جماعت کی طالبہ ہونے کے باوجود امل نے سیرت نبوی اور اسلامی معلومات کے متعلق متعدد اچھی کتابوں کا بغور مطالعہ کر لیا تھا....

سکول کی باقاعدہ تعلیم کے ساتھ ساتھ امل شام کے وقت محلے کی مسجد میں قاری صاحب سے قرآن کریم بھی سیکھ رہی تھی۔

ایک روز امل مسجد سے فارغ ہو کر گھر آئی تو اس نے حسب معمول اپنے والد کو "بزم اسلامیات" کی روداد سنائی اور بتایا کہ آج مقامی کالج کے ایک پروفیسر آئے تھے انہوں نے بچوں کو عیدین کے حوالے سے بہت اچھی اچھی باتیں بتائی ہیں انہوں نے یہ بھی فرمایا ہے کہ حقیقی خوشی وہ ہے جو اللہ کی مخلوق کی خدمت سے حاصل ہوتی ہے عیدین کے موقع پر دوسروں کو بھی اپنی خوشیوں میں شریک کرنا چاہیے مگر ابو انہوں نے ہمیں ایک ایسی بات بتائی ہے جسے ہم نے نہ صرف یاد رکھنا ہے اور دوسروں کو بھی بتانا ہے، اس کی صحیح سمجھ ہمیں زندگی میں آگے چل کر آئے گی! پروفیسر صاحب نے کہا ہے کہ بچو! اگر تم سے کوئی پوچھے کہ اسلامی معاشرے کی امتیازی خوبی یا خصوصیت کیا ہے تو تم کہنا کہ "اسلامی معاشرہ ایک ذمہ دار معاشرہ ہے"۔ اللہ کا خوف، خدمتِ خلق اور ایثار و قربانی اس ذمہ دار معاشرہ کے بنیادی ستون ہیں..... !

باپ نے کہا ! دیکھو بیٹی! دوسروں کو اپنی خوشیوں میں شریک کرنے سے خوشیاں دوبالا ہو جاتی ہیں، دوسروں کا خیال رکھنا، ان کا دکھ درد بانٹنا، اچھے برے لوگوں کے کام آنا ہر مسلمان کی ذمہ داری اور دینی فریضہ ہے، اسلامی معاشرے کی امتیازی خصوصیت یعنی اپنی اپنی ذمہ داری کو محسوس کرنا اور اسے پورا کرنا بھی مسلمان کی شان اور ایمان ہے، آپ نے اپنے پیارے نبی کی یہ بات تو سنی ہی ہے نہ کہ "تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے اور اس نے اپنی ذمہ داری کے لیے اللہ تعالیٰ کو جواب دینا ہے" سیرت کی کتابوں میں آپ نے یہ بھی پڑھا ہے کہ صحابہ کرامؓ مہاجرین و انصار اپنی ضرورت کو پس پشت ڈال کر اپنے بھائیوں کی ضرورت کو مقدم رکھتے تھے اسی کا نام تو ایثار و قربانی ہے!

"بہت بہت شکریہ ابو! آپ نے تو میری مشکل آسان کر دی ہے، میں اب یہی باتیں اپنی سہیلیوں اور ہم جماعتوں کو بھی سمجھاؤں گی اور ہم سب ان پر عمل بھی کریں گے...!"

"اچھا ابو! اب قریب ہے اور آپ نے مجھ سے وعدہ کیا ہوا ہے کہ مجھے آپ لبرٹی سے ایک خوبصورت ساٹیتی سوٹ لے کر دیں گے، بہت بڑھیا والا! آپ نے پچھلی عید پر بھی مجھے سستا سا سوٹ دلوا کر ٹال دیا تھا مگر اب کے کوئی بہانہ نہیں چلے گا!"

"نہیں بیٹا نہیں! فکر مت کرو اب کے ایسا نہیں ہو گا، اس عید پر آپ کو ایک شاندار سوٹ لے کر دینا ہے، انشاءاللہ اور.....

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

"اور کیا ابو؟"

"بس بیٹا کچھ نہیں!"

امل ایک ذہین اور سمجھدار بچی تھی، وہ سمجھ گئی کہ اس کے ابو عید پر کسی اور کو بھی سوٹ لے کر دینا چاہتے ہیں مگر اس کا نام ظاہر نہیں کرنا چاہتے، اسلام میں احسان کا تقاضہ بھی یہی ہے تاکہ کسی کی خودداری مجروح نہ ہونے پائے، والد کی بات کو بھانپ کر اور نیکی کے لیے ان کے ارادے کا اندازہ کرتے ہوئے امل نے بھی نیکی کا ایک ایسا ہی پروگرام سوچ لیا تھا!

عیدالاضحیٰ قریب آرہی تھی، عید کی تیاریاں زوروں پر تھیں، قربانی کے لیے جانور خریدے جارہے تھے اور موقع کی مناسبت سے پروگرام طے ہورہے تھے.....

عید سے کچھ دن پہلے صادق حبیب دو خوبصورت سوٹ خرید لائے..... امل اور اس کی والدہ بھی سوٹ دیکھ کر بہت خوش ہوئیں، امل نے اپنے والد سے کہا "ابو آپ ایک جیسے دو سوٹ کیوں لائے ہیں!!"

میرا ایک ہی بھائی تھا اشرف علی، انہیں فوت ہوئے سال سے زائد عرصہ ہوگیا ہے ان کی وفات کے بعد یہ دوسری عید ہے، جعفر اور حسناء یتیم ہیں اور میرے یتیم رشتہ دار بھی، ان کا خیال رکھنا ہمارا دینی اور اخلاقی فریضہ ہے، جعفر بھی ایم اے فائنل کا امتحان دے رہا ہے اور حسناء تو ابھی تمہاری طرح آٹھویں میں ہے، یہ دوسرا سوٹ میں تمہارے چچا کی اسی یتیم بیٹی کے لیے لایا ہوں!"

"ابو یہ تو آپ نے بہت ہی اچھا کیا ہے، میں اور امی خود دینے کے لیے جائیں گے، کیوں امی؟!"

"ہاں بیٹی تم سچ کہتی ہو، میں تو خود سوچ رہی تھی کہ ان دونوں بھائی بہن کا بھی ہمیں ہی خیال رکھنا ہے۔

کرم دین کے چھوٹے چھوٹے بچے تھے، ان میں سے سب سے بڑی اس کی بیٹی ہادیہ تھی جو امل کی سہیلی اور ہم جماعت تھی، دونوں میں پیار کا بہت گہرا رشتہ تھا، ایک ہی اسکول میں پڑھتی تھیں، سکول جانا اور سکول سے واپس آنا ایک ساتھ ہوتا تھا، ہادیہ بے حد ذہین اور ہونہار بچی تھی امتحانات میں پہلی اور دوسری پوزیشن ہمیشہ ان دونوں سہیلیوں کے درمیان ہی رہتی تھی، حتیٰ کہ کلاس میں دوسری لڑکیاں مذاقاً پوچھ لیا کرتی تھیں کہ اب کے کیا فیصلہ ہے؟ اول کون آئے گی؟ سب کلاس کا اتفاق تھا کہ یہ دونوں آپس میں طے کرلیتی ہیں کہ اب کے اول کون آئے گی!

امل اور ہادیہ کا ساتھ اسکول آنے جانے تک محدود نہ تھا بلکہ اسکول سے واپسی کے بعد بھی وہ زیادہ وقت ایک ساتھ گزارتی تھیں سکول کا کام بھی اکٹھے بیٹھ کر کیا جاتا، جب تک ہادیہ کا باپ کرم دین زندہ رہا وہ امل کے گھر آجایا کرتی تھی اور زیادہ وقت وہیں گزرتا، کبھی لکھائی پڑھائی کا کام ہورہا ہے کبھی پڑھے ہوئے سبق دہرائے جارہے ہیں، کبھی امل کے والد کی لائبریری میں سے اچھی اچھی کتابیں نکال کر پڑھی جارہی ہیں اور کبھی ایک دوسرے کا امتحان لیا جارہا ہے یہ سلسلہ تبھی ختم ہوتا جب کرم دین اپنی بیٹی کو لینے آجاتا تھا، کرم دین کی حادثاتی موت کے بعد کرم دین کی بیٹی کو شام کو لانے والا کوئی نہ تھا اس لیے اب امل نے اپنی سہیلی کے گھر جاکر کام کرنے کا

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

معمول بنالیا تھا۔

صادق حبیب عید الاضحیٰ کے دن عید گاہ سے واپس آئے تو باپ کے بلانے پر جھجکتے شرماتے ہوئے باہر آئی تو والد نے تعجب سے پوچھا:

"ارے تم نے وہ نیا سوٹ کیوں نہیں پہنا؟؟! اتنے شوق سے تو منگوایا تھا، یہ تو تمہارا پچھلی عید والا سوٹ ہے نا؟ نیا سوٹ کہاں ہے؟!"

"ابو وہ تو(مسکراتے شرماتے ہوئے رک گئی!"

"ہاں بولو بھی، اس میں کوئی نقص نکل آیا ہے؟"

"نہیں ابو، بس وہ تو میں نے ہادیہ کو "عیدی" کے طور پر دے دیا ہے"۔

صادق خوشی اور حیرت کے ملے جلے جذبات کے ساتھ اپنی بیوی سے کہنے لگے "ماجدہ! سنا تم نے؟! تمہاری بیٹی اپنا نیا سوٹ اپنی سہیلی ہادیہ کو دے آئی ہے!؟"

"ابو! اس کے پاس عید کے لیے پہننے کو کچھ نہیں تھا نا!!"

ماجدہ باہر آئی تو کچھ دیر تعجب سے بیٹی کو دیکھتی رہی پھر کہا:

"اچھا چلو اچھا کیا! تحفہ تو پھر نیا ہی ہونا چاہیے۔ ہماری بیٹی نے بہت اچھا کیا ہے!"

"مگر ابو! وہ عیدی نہیں تھی مگر جب میں نے اسے بتایا کہ میرے ابو ایسے دو سوٹ لائے تھے تب اس نے قبول کیا، ابو اس میں جھوٹ تو نہیں نا، آپ دو سوٹ ہی تو لائے تھے نا؟؟ تو چلیے اسے چھوٹا سا جھوٹ کہہ لیتے ہیں!"

"نہیں بیٹی! یہ تو بہت بڑا سچ ہے!!"......

خون دے کر اب تک بیس لاکھ جانیں بچانے والا "مسیحا"

آسٹریلیا کے وسطی علاقے کے رہائشی جیمز ہیریسن گزشتہ 60 سال سے اپنے دائیں بازو سے خون کا عطیہ دے کر لاکھوں بچوں کی جانیں بچا چکے ہیں اس لیے انہیں سنہرے بازو والے آدمی کے نام سے جانا جانے لگا ہے۔ آسٹریلوی ریڈ کراس بلڈ سروس کی ڈائریکٹر کا کہنا ہے کہ 1967ء سے ایک ایسی بیماری نے ماؤں کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے جس سے ہزاروں بچے دنیا میں آنکھ کھولنے سے پہلے ہی موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں۔ ریڈ کراس بلڈ سروس کی ڈائریکٹر نے ہیریسن کے خون میں اینٹی باڈیز کی دریافت کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا کہ 1960ء میں جب ہیریسن خون عطیہ کرنے آئے تو یہ حیرت انگیز انکشاف سامنے آیا کہ ان کے خون میں ایک خاص اینٹی باڈیز موجود ہے جس کی مدد سے ڈاکٹرز ایسا ٹیکہ تیار کرنے میں کامیاب ہو گئے جس سے اینٹی ڈی کا نام دیا گیا اور اس کے لگنے سے حمل کے دوران حاملہ خاتون میں مسّس کے پیدا ہونے کو روکنے میں مدد ملتی ہے اور بچے کی جان بچ جاتی ہے۔

www.paksociety.com
SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

جیتی جاگتی زندگی

زندگی بے شمار رنگوں سے مزین ہے جو کہیں خوبصورت رنگ اوڑھے ہوئے ہے، تو کہیں تلخ حقائق کی اوڑھنی اوڑھے ہوئے ہے۔ کہیں شیریں ہے تو کہیں نمکین، کہیں ہنسی ہے تو کہیں آنسو۔ کہیں دھوپ ہے تو کہیں چھاؤں، کہیں سمندر کے شفاف پانی کے جیسی ہے تو کہیں کیچڑ میں کھلے پھول کی مانند۔ کہیں قوس قزح کے رنگ ہیں۔ کبھی اماوس کی رات جیسی لگتی ہے۔ کبھی خواب لگتی ہے، کبھی سراب لگتی ہے، کبھی خار دار جھاڑیاں تو کبھی شبنم کے قطرے کی مانند لگتی ہے۔ زندگی عذاب مسلسل بھی ہے۔ تو راحت جان بھی ہے، زندگی ہر ہر رنگ میں ہے، ہر طرف ٹھاٹھیں مار رہی ہے، کہانی کے صفحات کی طرح بکھری پڑی ہے....

کسی مفکر نے کیا خوب کہا ہے کہ "استاد تو سخت ہوتے ہیں لیکن زندگی استاد سے زیادہ سخت ہوتی ہے، استاد سبق دے کے امتحان لیتا ہے اور زندگی امتحان لے کر سبق دیتی ہے۔" انسان زندگی کے نشیب و فراز سے بڑے بڑے سبق سیکھتا ہے۔

زندگی انسان کی تربیت کا عملی میدان ہے۔ اس میں انسان ہر گزرتے لمحے کے ساتھ سیکھتا ہے، کچھ لوگ ٹھوکر کھا کر سیکھتے ہیں اور حادثے ان کے ناصح ہوتے ہیں۔ کوئی دوسرے کی کھائی ہوئی ٹھوکر سے ہی سیکھ لیتا ہے۔ زندگی کے کسی موڑ پر اسے ماضی میں رونما ہونے والے واقعات، بہت عجیب دکھائی دیتے ہیں۔ وہ ان پر دل کھول کر ہنستا ہے یا شرمندہ دکھائی دیتا ہے۔ یوں زندگی انسان کو مختلف انداز میں اپنے رنگ دکھاتی ہے۔

اب تک زندگی ان گنت کہانیاں تخلیق کر چکی ہیں، ان میں سے کچھ ہم صفحہ قرطاس پر منتقل کر رہے ہیں۔

مجروح دل

میں ایک بہت معمولی شکل وصورت مائل بہ سیاہ رنگت رکھنے والی لڑکی ہوں۔ ایک بہن ہے لیکن وہ نہ ہونے کے برابر، کیونکہ زویا باجی کی شادی دبئی میں مقیم ہمارے دور کے رشتہ داروں میں ہوئی تھی۔ شروع شروع میں سال دو سال میں ایک آدھ مرتبہ وہ پاکستان آئیں اور پھر وہ ہمیں تقریباً بھول گئیں۔

میں کیونکہ خوبصورتی کے معیار پر پوری نہ اترتی تھی لہٰذا باہر کی تفریحات میرے لیے نہ ہونے کے برابر تھیں۔ کیونکہ میں یہ برداشت نہیں کر سکتی تھی کہ مجھے اگنور کیا جائے، لہٰذا میری مثال بالکل اسی طرح تھی جیسے کہ کبوتر بلی کے خوف سے آنکھیں بند کر کے سمجھتا ہے کہ میں محفوظ ہوں۔ دنیا والوں کی نظر سے بچنا بڑا مشکل کام ہوتا ہے ہر کوئی ہر شے کو اپنی نظروں سے اپنے طریقے سے دیکھتا ہے۔

میں اکثر اپنے آپ سے الجھ جاتی کہ آخر کیوں اللہ تعالیٰ نے مجھے بدصورت بنایا....؟ کیا ہو جاتا اللہ تعالیٰ جو مجھے ذرا اچھا رنگ و روپ دے دیتا لیکن نہیں.... آئینہ میری ہنسی اڑا رہا ہوتا۔ لگتا کہ ساری دنیا مجھ پر ہنس رہی ہے۔ میرا سر گھوم جاتا اور میں.... جسے اگنور کیا جانا پسند نہ تھا اپنی ذات میں خود ہی مقید ہو جاتی۔

میں نے میٹرک کے بعد انٹر.... اور بی اے کے ایگزام پرائیوٹ دیے تھے اب میں وہ تعلیمی

SCANNED BY AMIR
READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

www.paksociety.com

سلسلہ بھی منقطع کیے بیٹھی تھی، احساس کمتری کا ناسور میرے سینے میں پل رہا تھا۔

کہتے ہیں کہ قسمت جب مہربان ہوتی ہے تو پتھروں میں بھی پھول کھل جاتے ہیں۔ مجھ پر بھی قسمت مہربان ہونے والی تھی۔ میرے لیے ایک وجیہہ نوجوان یاسر کا رشتہ آیا تو میری خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔ یہ رشتہ اس کی خالہ لائی تھیں۔ یاسر کے ماں باپ لاہور میں رہتے تھے لیکن اسے روزگار گھسیٹ کر شہر قائد لے آیا تھا۔ وہ خوبصورت وجیہہ نوجوان تھا۔

شادی کی تیاری شروع ہوگئی۔ میں نے بڑے جذبے سے نکاح سے ایک ہفتہ قبل اپنی ڈائری کھولی تھی، اپنی اس ہمراز کو میں بہت زیادہ دکھ یا بہت زیادہ خوشی کے موقع پر ہی یاد کرتی تھی۔ بڑے چاؤ سے میں نے اپنی ڈائری میں دیگر یادداشتوں کے ساتھ یہ بھی لکھا تھا کہ مجھے حادثوں نے سجا سجا کر بہت حسین بنادیا۔

شادی کی تقریب کا انعقاد بہت اعلیٰ پیمانے پر کیا گیا تھا۔ زویا کو بھی دعوت نامہ بھیجا گیا لیکن اس نے مصروفیت کا بہانہ بنا کر اپنی سنگدلی کا ثبوت دیا تھا۔ یہ بات میں نے بہت محسوس کی تھی لیکن کسی سے کیا کہتی.... شادی والے دن۔ بیوٹی پارلر والیوں نے بہت محنت کے ساتھ، مجھے ایک اچھی خاصی قبول صورت دلہن کا روپ دے دیا تھا۔ پھر بھی عورتوں کی زبان سے سنگ باری جاری تھی۔

"ارے بھیا پارلر والے تو شکل ہی بدل دیتے ہیں۔ دیکھو تو بھلا یہ نعیمہ کی لڑکی تو بالکل ہی کلوٹی تھی۔ آج دیکھو کیسی گوری چٹی دکھ رہی ہے۔" دو آنسو گر کر میرے رخساروں پر آگئے تھے مگر میں کیا کرسکتی تھی دل ہی دل میں دنیا سے شکوہ کناں تھی۔

"کیا مجھ جیسی لڑکیوں پر شادی والے دن میک اپ حرام ہوتا ہے....؟" میں نے خود تو اپنے منہ پر سانولہ رنگ نہیں سجایا۔" میرا دل چاہ رہا تھا کہ اسی وقت اسٹیج چھوڑ کر کہیں بھاگ جاؤں اور اپنے آپ کو دنیا کی نظر سے چھپالوں لیکن کیا کرتی مجبوراً بیٹھی یہ سوچ رہی تھی کہ جانے یاسر کا میرے ساتھ رویہ کیسا ہوگا۔

اور پھر خدا خدا کرکے رخصتی عمل میں آئی تھی۔

یاسر بہت اچھا شوہر ثابت ہو رہا تھا۔

میری اور یاسر کی شادی ہوئے ایک مہینہ پلک جھپکتے خوشیوں کا جھولا جھولتے گزر گیا۔ ایک شام میں بہت چاہ سے تیار ہو کر بیٹھی تھی۔ میرا اور یاسر کا پروگرام امی کے گھر جانے اور رات کا کھانا وہیں کھانے کا تھا۔

"غزالہ میری بات غور سے سنو۔" امی کے گھر روانگی سے پہلے یاسر نے مجھے اپنے پاس بٹھاتے ہوئے کہا تھا۔

"ہماری شادی سے پہلے تمہارے ابو نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ مجھے بزنس کے لیے پندرہ لاکھ روپے کیش دیں گے۔ اب شادی کو ایک ماہ ہو چکا ہے لیکن تمہارے ابو نے اب تک اپنا وعدہ پورا نہیں کیا۔ یہ کوئی اچھی بات نہیں، میری اور تمہاری شادی کی بنیاد...."

میری سماعتوں میں بس خوفناک دھماکے ہو رہے تھے۔ میرا دل کسی خزاں رسیدہ پتے کی طرح لرز رہا

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN RSPK.PAKSOCIETY.COM PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

تھا۔ مجھے کچھ خبر نہیں تھی کہ یاسر نے اپنی بات کہاں اور کیسے ختم کی تھی۔

میں گھر میں ابو امی سے، اپنے شادی والے سودے کے خلاف لڑی تھی اور یہ سودا مکمل کرنے کی صورت اپنی جان دینے کی حرام موت مر جانے کی دھمکی دی تھی۔ ابا اور اماں نے مجھے بہت سمجھایا تھا، منت کی تھی۔ روئے تھے لیکن میں نہ مانی تھی۔ یاسر نے بھی پہلے پیار سے سمجھایا تھا۔ پھر سنجیدگی سے اور آخر میں شدید غصے کے عالم میں دھمکی سے لیکن میں نہ مانی تھی اور آخر کار اپنے ہاتھ میں طلاق کے کاغذات لیے اپنے ماں باپ کے گھر اس مان اور انا کے ساتھ آگئی تھی کہ.... میں زندگی کے بازار میں فروخت ہونے والی کوئی شے نہیں، ایک جیتی جاگتی، باشعور اپنے فیصلے خود کرنے والی۔

ایک عرصہ ہوگیا ہے جو میں نے چپ اور خاموشی کو اپنی سہیلی بنالیا ہے۔ ایسے میں نجانے کیسے بخار نے میرے جسم کا دامن یوں تھام لیا ہے کہ جیسے جان لے کر ہی میری جان چھوڑے گا۔ آج بھی میں بہت دنوں بعد بخار کچھ کم ہونے پر بستر سے اٹھی تھی اور اپنی الماری صاف کر رہی تھی کہ امی آگئیں۔

امی اور ابو میرے لیے بہت پریشان ہیں۔ ڈاکٹروں کے علاج کے ساتھ ساتھ روحانی علاج بھی جاری ہے۔ سب کہتے ہیں میں بہت جلد ٹھیک ہوجاؤں گی لیکن میں ایسا نہیں سمجھتی، آپ خود سوچیں اور بتائیں بھلا کوئی مجروح دل اور روح کے ساتھ بھی جی سکتا ہے....؟ ہاں! عمر پوری کرنا ایک الگ بات ہے جو میں بس گزار رہی ہوں۔

نو آموز لکھنے والے متوجہ ہوں

اگر آپ کو ....

مضمون نگاری یا کہانی نویسی

کا شوق ہے اور اب تک آپ کو اپنی صلاحیتوں کے اظہار کا موقع نہیں مل سکا ہے تو روحانی ڈائجسٹ کے لیے قلم اٹھائیے.... یہ خیال رہے کہ موضوع اور تحریری حسن ایسا ہو جس میں قارئین دلچسپی محسوس کریں۔ آپ طبع زاد تحریروں کے علاوہ تراجم بھی ارسال کرسکتے ہیں۔ ترجمہ کی صورت میں اصل مواد کی فوٹو اسٹیٹ کاپی منسلک کرنا ضروری ہے۔ مضمون کاغذ کے ایک طرف اور سطر چھوڑ کر خوشخط لکھا جائے۔ مضمون کی نقل اپنے پاس محفوظ رکھیں کیونکہ اشاعت یا عدم اشاعت دونوں صورتوں میں مسودہ واپس نہیں کیا جاتا۔

قلم اٹھائیے.... اور اپنے تعمیری خیالات کو تحریر کی زبان دیجیے۔ تحریر کی اصلاح اور نوک پلک سنوارنا ادارہ کی ذمہ داری ہے۔

شعبہ مضامین
روحانی ڈائجسٹ،
1-D.1/7 ناظم آباد۔ کراچی
فون: 36685468-36606349
roohanidigest@yahoo.com
facebook.com/ roohanidigest
www.roohanidigest.net

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

اپنا بزنس کیسے شروع کریں؟

نیہا جبار

اکثر خواتین گھر میں مصروفیت نہ ہونے کی وجہ سے بوریت میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔

شمائلہ ہر وقت بور ہوتی رہتی تھی۔ ابھی اس کی شادی کو مشکل سے چھ ماہ گزرے تھے۔ اس کا شوہر صبح سویرے کام پر چلا جاتا تھا۔ گھر کے تمام کاموں سے فارغ ہو جانے کے بعد شمائلہ کے پاس کافی وقت بچتا تھا جس کا اس کے پاس کوئی مصرف نہیں تھا اور فارغ وقت گزارنا اس کے لیے مشکل ہو جاتا تھا۔ پھر اس نے تاروں میں موتی اور دوسری اشیاء پرو کر اپنی جیولری خود بنانا شروع کر دی اور اپنی دوستوں کو بھی یہی جیولری تحفتاً دینے لگی۔ رفتہ رفتہ اس کی سہیلیاں اور رشتہ دار مختلف تقریبات میں شمائلہ کی پہنی ہوئی جیولری کو پسند کرنے لگیں اور انھوں نے بھی ایسی جیولری بنوانے کی فرمائش شروع کر دی۔ شمائلہ نے اپنی جیولری کو نیٹ کے ذریعے بھی لوگوں تک پہنچایا۔

آج شمائلہ کا مصنوعی جیولری کا بہت اچھا بزنس ہے۔

چھوٹے پیمانے پر گھریلو بزنس کے آغاز کے بہت سے فوائد ہیں۔ خاندان کی آمدنی میں اضافے کے لیے علاوہ یہ بزنس انسان کے اندر خود اعتمادی پیدا کرتا ہے اور خود مختاری کا احساس جنم لیتا ہے۔

منصوبہ بندی

بزنس کے آغاز سے قبل آپ کو کچھ وقت صرف کر کے منصوبہ بندی کرنا ہو گی اور یہ طے کرنا ہو گا کہ آپ کس شے کا بزنس کرنا چاہتی ہیں۔ ایسا کوئی ہنر جس میں آپ ماہر ہوں جیسے مٹھائی، اچار چٹنی یا پاپڑ بنانا یا پینٹنگ یا سلائی یا جیولری ڈیزائننگ وغیرہ۔ بزنس کے ان شعبوں کی ایک فہرست بنالیں جن کو اپنانے کا ارادہ ہو۔ پھر ایسے لوگوں سے رابطہ کریں جو ان شعبوں کے ماہر ہوں اور ان سے اس بزنس کے فوائد نقصانات کے بارے میں معلومات حاصل کریں اس طرح آپ اپنی فہرست رفتہ رفتہ مختصر کرتی چلی جائیں گی۔

اپنی مصنوعات فروخت کرنے سے قبل مارکیٹ کا سروے کریں۔ آپ کی مصنوعات خریدنے والوں کی تعداد کتنی ہے....؟ کتنے لوگ کوئی خاص نام کی مصنوعات خریدتے ہیں آپ کی تیار کردہ مصنوعات دوسروں سے کس طرح مقابلہ کر سکیں گی....؟

دستاویز پر دستخط کرنا

اس بات کا ضرور خیال رکھیں کہ کسی بھی کاغذ پر دستخط کرنے سے قبل اسے اچھی طرح پڑھ لیں ہو سکتا

READING Section
SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

ہے کہ اس کے اندر ایسی کوئی خاص بات ہو جو ان کی نظر سے نہ گزری ہو۔ دستخط کرنے کے بعد اس کے نیچے تاریخ ڈالنے کی بھی عادت ڈالیں۔

کم سرمائے سے آغاز کریں

کسی بھی ایسے بزنس میں نہ جائیں جہاں بہت زیادہ سرمایہ کاری کی ضرورت ہو اور نہ ہی بہت زیادہ قرض لیں کیونکہ بزنس میں خسارہ ہونے کی صورت میں آپ سخت مشکل میں گرفتار ہو سکتی ہیں۔

معیار برقرار رکھنا

کسی بھی بزنس میں سب سے زیادہ اہم نکتہ اسے شروع کرنا نہیں بلکہ اس کی خوبی اور تعداد کے معیار کا برقرار رکھنا ہے۔ اس سلسلے میں آپ اپنے کو کسی گاہک کی جگہ تصور کریں۔ اگر آپ کسی مصنوعات کا معیار گرتا ہو دیکھیں تو کیا کریں گی....؟

آپ فوراً اسے تبدیل کر کے کسی اور کمپنی کی شے خریدنے لگیں گی۔ آج کے مقابلے کی دنیا میں گاہک کے لیے بہت سے راستے کھلے ہوئے ہیں۔

اگر کوئی شخص ایک کمپنی کے پاپڑ پسند نہیں کرتا تو وہ دوسری کمپنی کے خرید لے گا اس لیے یہ بات اہم ہے کہ پہلی ہی مرتبہ میں گاہک کی توجہ اپنی مصنوعات کی طرف مبذول کرالیں اور پھر اسے برقرار رکھنے کی کوشش کریں۔ اگر آپ اپنی مصنوعات کا معیار برقرار رکھیں گی تو اس کی بہت جلد شہرت ہو جائے گی۔

ہر بزنس ایک بچے کی مانند ہوتا ہے اس کی بڑے ناز و نعم سے پرورش کی جاتی ہے۔ بچے کی طرح وہ بھی راتوں رات نہیں بڑھ سکتا اس لیے کسی معجزے کی توقع نہ کریں۔

آپ کی مصنوعات اور سروسز جتنی زیادہ منفرد ہوں گی اتنی جلدی آپ کی شہرت ہوگی اور بزنس بڑھے گا۔

آرڈرز لینا

آپ وہی آرڈرز قبول کریں جن کے بارے میں آپ کو یقین ہے کہ پورا کر سکتی ہیں۔ لالچ میں آ کر بڑے آرڈرز قبول نہ کریں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ آپ انہیں پورا نہ کر سکیں یا معیار گھٹانے کی ضرورت پڑ جائے۔ آرڈر قبول کرتے وقت پیشگی رقم ضرور لیا کریں کیونکہ اگر گاہک بعد میں نہ آئے تو آپ کو زیادہ نقصان برداشت نہ کرنا پڑے۔ اس کے ساتھ یہ بات بھی سمجھ لیں کہ آپ ہر شخص کو خوش نہیں رکھ سکتیں۔

لوگوں کے ذوق اور پسند مختلف ہوتی ہیں جو شے ایک شخص کو خوبصورت معلوم ہوتی ہے ہو سکتا ہے کہ کسی دوسرے کو وہ زیادہ اچھی نہ لگے اس لیے اگر آپ مثال کے طور پر ساڑھیاں یا لیلن فروخت کر رہی ہیں تو ان میں بہت سی ورائٹی رکھیں تاکہ ہر شخص کے ذوق کی تسکین ہو سکے۔ ایک ہی شے کو مختلف لوگ مختلف نظروں سے دیکھتے ہیں۔ بہت سے لوگ مصنوعات کی پیکنگ کو بہت زیادہ اہمیت دیتے ہیں جبکہ بعض لوگ دوسرے شے کے معیار سے غرض رکھتے ہیں۔

گاہک کا خوش دلی سے استقبال کریں

اپنی مصنوعات کو مسکراہٹ اور خوش دلی کے ساتھ فروخت کرنا اور گاہک کی ضروریات کو سمجھنا اور اس میں دلچسپی لینا۔ یہ ایسی باتیں ہیں جن کے باعث گاہک آپ کے پاس بار بار آئے گا۔

ایک کہاوت ہے کہ ہمیشہ مسکراتے رہیں اس میں آپ کا کچھ خرچ نہیں ہوتا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اس سے آپ کو بہت کچھ حاصل ہو جاتا ہے۔

*

READING Section
SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

بچوں میں اعتماد پیدا کریں

کشور کنول

بدلتے تقاضوں نے زندگی کے ہر پہلو پر اثرات ڈالے ہیں۔ بچے بھی ان اثرات سے محفوظ نہیں ہیں۔ خاص کر شہری ماحول کے پروردہ بچے۔

دیہی معاشرے اور شہری ماحول میں پرورش پانے والے بچوں میں واضح فرق ہوتا ہے۔ دیہی معاشرے میں پرورش پانے والے بچے کو نسبتاً زیادہ آزادیاں حاصل ہوتی ہیں جبکہ شہری گھرانوں میں پلنے والے بچوں کو آسائشیں تو وافر مقدار میں حاصل ہوتی ہیں مگر سرگرمیوں کو محدود کرنے کے عوامل بھی شہر میں بہت زیادہ ہیں۔

ایسے گھروں میں جہاں ہر دوسری چیز کے ٹوٹ جانے کا خطرہ ہوتا ہے یا گھر کے سامنے مصروف سڑک ہوتی ہے اور حادثات کا ہر وقت ڈر لگا رہتا ہے۔ گھر میں بجلی کے آلات بھی خوف کا باعث ہوتے ہیں اور انہیں دن بھر "یہ مت کرو" کی گردان سننا پڑتی ہے۔ یہ عوامل بھی بچوں کے ذہن پر منفی اثرات مرتب کرتے ہیں اور ان کے اندر ایک بے نام سا خوف پیدا ہونے لگتا ہے، وہ بلا جھجک قدم اٹھانے سے گریز کرتے ہیں۔

آج کل مقابلے کا رجحان زیادہ ہے۔ والدین کی خواہش ہوتی ہے کہ ان کا بچہ خاندان بھر کے بچوں میں ممتاز دکھائی دے۔ اس رجحان کے زیر اثر والدین اپنے بچوں کو اچھے سے اچھے اسکول میں داخلے کی تگ و دو میں لگے رہتے ہیں۔ اس کی تعلیم پر خصوصی توجہ مرکوز رہتی ہے اور اس طرح بچے پر عمر سے زیادہ ذہنی بوجھ لاد دیا جاتا ہے۔ ایک جانب بچے کی بنیادی و فطری خواہشیں ہوتی ہیں اور دوسری جانب والدین کے تقاضے۔ نتیجتاً تصادم کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ اس صورت حال سے بچنے کے لیے والدین کو بچے کی پیدائش کے فوری بعد سے شعوری کوششیں شروع کردینا چاہیے تاکہ بچہ زندگی کے ہر موڑ کا سامنا اعتماد سے کرسکے۔

بچے میں اعتماد کی کمی اس کی پوری شخصیت کو تباہ کرسکتی ہے۔ اس لیے والدین کو چاہیے کہ وہ بچے میں زیادہ خود اعتمادی پیدا کریں۔ اسے ترغیب دیں کہ وہ اپنے آپ کو منوائے۔

انتہائی چھوٹے بچے مثلاً چھ ماہ سے دو ڈھائی سال کے بچوں کو سمجھانا بہت مشکل ہے۔

ایسے بچے اپنی ناکامی کا اظہار رو کر کرتے ہیں۔ وہ آپ کی چند منٹ کی مصروفیت کو بھی برداشت نہیں کرسکتے۔ کیا آپ کسی دو ڈھائی سالہ بچے کو یہ کہہ کر مطمئن کرسکتی ہیں کہ بس پانچ منٹ ٹھہرو میں کپڑے استری کرکے ابھی آتی ہوں....؟

یہ بچے چونکہ سمجھدار اور پختہ ذہن کے مالک نہیں ہوتے اس لیے ان کے آگے آپ کے دلائل بے کار ہیں۔ انہیں صرف عملی

READING Section

SCANNED BY AMIR

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

اقدام ہی مطمئن کرسکتے ہیں۔ باتوں کی بجائے متبادل راہ سجھائیں یعنی وہ پارک میں جانے کی ضد کر رہا ہے تو اسے باہر لے جا کر یا کسی سے منگوا کر آئسکریم دے دیں۔ وہ بہل جائے گا یعنی اسے درکار شے کا متبادل دے کر ہی مطمئن کیا جاسکتا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ ہدایتیں بھی دیتی رہیں مگر لہجہ پیار بھرا ہو۔ اس طرح وہ آپ کی ہدایت کو ذہن نشین کرنے کی کوشش کرے گا۔ اسے یہ احساس رہے گا کہ اس کی باتوں پر توجہ دی جارہی ہے۔

اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ وضاحتیں دینے سے بہتر ہے کہ خاموش رہیں۔ بچے کے سامنے بیٹھیں۔ اس کی بات پوری طرح سے سنیں اور اس کے خاموش ہونے کے بعد بولنا شروع کریں اور بچے کے احساسات کو اپنے الفاظ میں بیان کریں اور باتوں باتوں میں اس سے کھیلنا شروع کردیں تاکہ اس کا دھیان کھلونوں کی طرف ہوجائے۔ کھلونے بھی جسم میں تحریک پیدا کرتے ہیں۔ وہ ان کے ساتھ کھیلتے ہوئے آگے بڑھے گا پیچھے ہٹے گا، انہیں اچھالے گا۔ اس طرح اس کی عمر کے لحاظ سے یہ ایک طرح کی ورزش ہوگی۔ جس کا فائدہ آنے والے دنوں میں اٹھائے گا۔

چار یا پانچ سال کے بچے آپ کے کیے ہوئے وعدوں کو بخوبی یاد رکھتے ہیں لہٰذا ناامیدی کا احساس بھی ان میں اسی شدت سے پیدا ہوتا ہے اور کافی دیر تک رہتا ہے۔ ایک پانچ سالہ بچہ یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ آپ نے پچھلے ہفتے مجھے فلاں چیز دلانے کا وعدہ کیا تھا لیکن پورا نہیں کیا۔

بچے بہت حساس ہوتے ہیں اور حالات و واقعات ان پر گہرے اثرات مرتب کرتے ہیں۔ اس عمر میں بچوں کی پرورش میں ان کے احساسات کو پیش نظر رکھنا اس لیے بھی بہت اہم ہوتا ہے کہ اس دور میں قبول کیے گئے اثرات تمام عمر ساتھ چلتے ہیں اور اس کی شخصیت پر اثرانداز ہوتے رہتے ہیں۔ اس لیے بچے کے ساتھ گفتگو میں اس بات کا اظہار کریں کہ آپ اس کے احساسات کو بخوبی سمجھتی ہیں اور جانتی ہیں کہ آپ کا بچہ کیا چاہتا ہے۔

مثال کے طور پر اگر سیر و تفریح کے لیے چڑیا گھر جانے کا پروگرام مرتب کیا تھا اور بچہ بھی اس پروگرام سے واقف تھا مگر کسی وجہ سے یہ ارادہ ختم ہوگیا تو ظاہر ہے بچے مایوسی میں مبتلا ہوں گے۔ اس کا تدارک یہ ہے کہ پہلی فرصت میں آپ اسے کسی نزدیکی سیرگاہ یا کسی رشتہ دار کے گھر لے جائیں تاکہ بچے کو ایک نعم البدل مل سکے۔

اسی طرح اگر آپ کا بچہ کسی وجہ سے ٹیسٹ میں کم نمبر لایا ہے تو اس سے یہ نہ کہیں کہ تم کند ذہن ہو یا غائب دماغ ہو بلکہ یہ کہنا مناسب ہوگا کہ مجھے فخر ہے کہ تم نے اتنی محنت کی، تھوڑی اور کرلیتے تو نمبر زیادہ آتے انشاء اللہ ایگزام میں تم سب سے زیادہ نمبر لاؤ گے۔ ہاں اگر تم زیادہ نمبر لائے تو تمہیں تحفہ بھی ملے گا۔

بچوں کے لیے حوصلہ افزائی بہت ضروری ہے۔ کامیابی ناکامی وقتی صورتحال ہوسکتی ہے مگر محنت کرنا تو ان کے اپنے ہاتھ میں ہوتا ہے اسی لیے ناکامی سے آپ خود بھی ناامید نہ ہوں اور اپنا غصہ بچوں پر نہ نکالیں بلکہ ان کی حوصلہ افزائی کیجیے اور منفی جذبات پہ بھی قابو پائیے اس طرز عمل سے بچوں میں خود اعتمادی پیدا ہوگی اور وہ آگے بڑھیں گے۔

Reading Section
SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

صحت مند زندگی

آج دنیا بھر میں ہزاروں متبادل طریقہ ہائے علاج موجود ہیں۔ ان میں رنگ، روشنی، موسیقی، سانس، مقناطیس، پتھر و جواہرات، پانی، خوشبو، جڑی بوٹیوں سے علاج وغیرہ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ یوگا، ریکی، مراقبہ، ایکو پنکچر، ایکوپریشر، ریفلیکسولوجی، ہپنو تھراپی، شیاتسو، الیکٹرو تکنیک، آیورویدا، فینگ شوئی، تائی چی، آئریڈیولوجی، کائنیسولوجی، مساج، کی گونگ وغیرہ بھی متبادل طریقہ علاج میں شامل ہیں۔

فینگ شوئی

Feng Shui 風水

فینگ شوئی ایک قدیم سائنس ہے۔ اس کا تعلق چین سے ہے۔ فینگ شوئی کے ذریعے تزئین و آرائش میں معمولی تبدیلی سے فطرت کے اصول آپ کے گھر یا کام کی جگہ میں روبہ عمل ہوسکتے ہیں۔ اس سے ذہنی یکسوئی کے ساتھ ساتھ آمدنی میں بھی نمایاں اضافہ ہوسکتا ہے۔

روحانی ڈائجسٹ کے قارئین کے لیے ان صفحات پر چین کے معروف طریقے فینگ شوئی پر ایک تحریر۔

READING Section
SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

www.paksociety.com

گزشتہ سے پیوستہ

انیسواں حصہ

شاہینہ جمیل

چند دنوں پہلے ایک جاننے والے کے ہاں جانا ہوا جیسے ہی ہم گھر میں داخل ہوئے ایک چنگھاڑتے شیر کے مجسمہ نے ہمارا استقبال کیا۔ دائیں جانب ایک بہت بڑا لان تھا جس میں ایک اور شیر کا جوڑا تھا اور اسکے برابر میں ایک گھوڑے کا مجسمہ تھا۔ ہمارے جاننے والے بڑے تپاک سے ملے اور ڈرائینگ روم میں لے گئے وہاں جا کر ایسا لگا کہ ہم کسی سفاری پارک میں آ گئے ہیں شاید۔ انھوں نے بڑے شوق سے دیوار پر لگی ایک مرے ہوئے چیتے کی کھال کی طرف اشارہ کیا۔ یہ میں نے فلاں جگہ سے لی تھی۔ اتنے ڈالر کی تھی۔ اسے فلاں شکاری نے شکار کیا تھا وغیرہ وغیرہ۔ انھوں نے ہماری طرف داد چاہنے والی نظروں سے دیکھا۔ ہم نے فینگ شوئی کے قوانین کو مدنظر رکھتے ہوئے کچھ کہنا چاہا مگر جیسے ہی لب ہلے ان کے پیچھے والی دیوار پر لگی دو شکاری بندوقوں نے فل اسٹاپ لگا دیا اور ہم صرف مسکرا کر رہ گئے۔ بہر حال ان سے ملاقات خاصی دلچسپ رہی۔ اس دوران فینگ شوئی پر بھی کافی گفتگو ہوئی۔ جس میں کچھ انہیں سمجھ آئی اور کچھ نہیں۔

جنگلی جانوروں کی تصویریں اور مجسمے ماحول میں وحشت پیدا کرتے ہیں، ان سے خارج ہونے والی توانائیاں چی کے متوازن بہاؤ کو متاثر کرتی ہیں۔

اس دلچسپ ملاقات کے بعد ہم نے سوچا کہ آپ کو چند چھوٹی چھوٹی باتوں اور آرائشی نقائص سے آگاہ کیا جائے جو بظاہر تو معمولی ہیں اور دیکھنے میں خوبصورت بھی لگتے ہیں مگر ان کے اثرات مثبت نہیں ہوتے۔ اس لئے آج کی قسط میں ہم بات کرتے ہیں ان چیزوں کی جو فینگ شوئی کے لحاظ سے بڑی غلطیوں میں شمار ہوتی ہیں۔

آیئے ان پر غلطیوں پر روشنی ڈالتے ہیں اور ساتھ ساتھ ان کا حل بھی آپ کو بتاتے ہیں۔

1۔ جنگلی جانوروں کی تصویر

فینگ شوئی کے ماہرین کے مطابق رہائشی مکانات میں جنگلی جانوروں کے مجسمے نہیں رکھنے چاہئیں۔ جنگلی اور

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

خونخوار جانوروں کا احساس ماحول میں دہشت اور خوف پیدا کرتا ہے۔ ساتھ ہی باہمی تعلقات میں رنجش کا باعث بھی بنتا ہے۔

ان مجسموں سے خارج ہونے والی توانائیاں چی کے متوازن بہاؤ کو متاثر کرتی ہیں۔ اس لئے اگر آپ شکار کے شوقین ہیں تو بہتر ہو گا کہ یہ شوق جنگل ہی میں پورا کیجئے مجسموں کے ذریعے اس کا اظہار اپنے گھر میں نہ کیجئے۔

2۔ شیشوں کا آمنے سامنے آویزاں ہونا

فینگ شوئی کے قوانین میں شیشے اور آئینے ایک بہت ہی حساس موضوع ہے۔ وہ چاہے آپ کی ڈریسنگ ٹیبل کے ہوں یا پھر آرائش کے لئے لگائے گئے ہوں۔ ان شیشوں کی جگہ اور پوزیشن بہت زیادہ حساس سمجھی جاتی ہے۔ جیسا کہ ہم پہلے بھی بتا چکے ہیں کہ شیشے یا آئینے کمروں میں لگانے سے جتنا ممکن ہو اجتناب کیجئے۔ اب اگر دو آمنے سامنے کی دیواروں کو شیشوں سے سجا دیا جائے تو یہ فینگ شوئی کبھی بھی اس کی حوصلہ افزائی نہیں کرے گی۔

دو آئینوں کا آمنے سامنے لگے ہونا توانائی کی بہاؤ کو بری طرح متاثر کرتا ہے۔ اور اس سمت کی توانائی ایک طرح سے پھنس کر رہ جاتی ہے۔ اس کا نتیجہ میں غصہ، ڈپریشن اور طبیعت میں سستی کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ مواقع زائل ہو جاتے ہیں اور معاشی پریشانیوں کا بھی سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

3۔ تنگ اور اندھیری راہداری

اگر آپ کی راہداریوں میں یا کوریڈور میں اندھیرا ہے تو فینگ شوئی کے ماہرین اسے ایک سنگین غلطی مانتے ہیں۔ راہداریاں .... جی ہاں آپ کے داخلی دروازے سے آپ کے گھر کے اندر تک راستہ، گھر کے کمروں کے درمیان کے راستے۔ ہم نے آپ کو پہلے بھی بتایا تھا کہ یہ آپ کے گھر یا آفس کی رگوں کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جس طرح انسانی جسم میں خون رگوں کے ذریعے سفر کرتا ہے اور ضروری غذائی

دو آئینوں کا آمنے سامنے لگے ہونا اور راہداری میں اندھیرا۔ کاٹھ کباڑ اور غیر ضروری سامان رکھنا، توانائی کی بہاؤ کو بری طرح متاثر کرتا ہے

READING Section

SCANNED BY AMIR

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

اجزاء کی ترسیل کا کام ہوتا ہے اسی طرح یہ راہداریاں بھی توانائیوں کے مناسب بہاؤ اور ایک سمت سے دوسری سمت میں دور کرتی مختلف خواص کی حامل توانائیوں کے توازن کی مناسب ترسیل اور ہم آہنگی کا کام سر انجام دیتی ہیں۔ راہداری میں اندھیرا ین لہروں کے دباؤ میں اضافہ کرتا ہے۔ اس سے عدم توازن پیدا ہوتا ہے۔ آپ کا کاٹھ کباڑ یا ڈسٹ بن وغیرہ کا راہداریوں میں رکھنا بھی منفی توانائی کا سبب ہوتا ہے۔

دیواروں میں پڑی دراڑیں اور نکاسی آب کی لائینوں سے رستے والا معاشی توانائی پر اچھا اثرات مرتب نہیں کرتا۔

فینگ شوئی کے ماہرین کے مطابق راہداریوں میں اندھیرا نہیں ہونا چاہیے۔ یہ ضروری ہے کہ راہداریوں کو بھی اتنی ہی اہمیت دی جائے جتنی کمروں اور دیگر جگہوں کو دی جاتی ہے۔

جن عمارتوں کے کوریڈورز یا چھوٹی چھوٹی راہداریوں میں اندھیرا پایا جاتا ہو اور صفائی کا فقدان ہو وہاں کے باسیوں میں اکثر ایک انجانے خوف کا احساس غالب رہتا ہے۔ ایسی جگہوں پر ینگ Yang لہروں کی کمی ڈپریشن، سستی کاہلی اور دیگر امور میں عدم دلچسپی کا باعث بنتی ہے۔

4۔ دیواروں پر دراڑیں اور پانی کی نکاسی

دیکھا گیا ہے کہ مخصوص مواقعوں پر ہی گھر کی صفائی ستھرائی، رنگ و روغن اور ٹوٹ پھوٹ کی مرمت کا کام کروایا جاتا ہے۔ اور جب تک وہ خاص موقع میسر نہ آئے ٹوٹی ہوئی سیوریج لائین ٹوٹی رہتی ہے۔ نلکے کا پانی رستا رہتا ہے۔ دیواروں میں پڑی دراڑیں گہری تر ہوتی جاتی ہیں، حد یہ کہ پلستر بھی اکھڑتا جاتا ہے مگر ان چیزوں کو یا تو معمولی سمجھ کر نظر انداز کر دیا جاتا ہے یا پھر اخراجات کی طویل قطار میں ان کا نمبر آخری ہوتا ہے۔ کبھی کبھی تو ہوتا ہی نہیں۔ فینگ شوئی کے قوانین کہتے ہیں کہ دیواروں میں پڑی دراڑیں اور نکاسی آب کی لائینوں سے رسنے والا پانی شا توانائی کو تحریک دیتا ہے جو آپ کی معاشی توانائی پر اچھا اثرات مرتب نہیں کرتا۔

اس کے لئے ضروری ہے کہ اپنے گھر کے کونوں کو غور سے دیکھیے۔ اگر دیواریں بوسیدہ ہو رہی ہیں، پلستر اکھڑ رہا ہے تو انہیں نظر انداز مت کیجئے۔ جس حد تک ہو سکے اسے ہموار رکھئے۔ مرمت کروائیے۔ کیونکہ یہ آپ کی خوشحالی اور صحت مند زندگی کے لئے بہت ضروری ہے۔

5۔ آرٹ اور ڈیکوریشن کا انتخاب سوچ سمجھ کر

فینگ شوئی کے قوانین کہتے ہیں کہ اگر آپ پینٹنگز یا فوٹوگرافی پسند کرتے ہیں یعنی آرٹ سے

READING Section
SCANNED BY PAKSOCIETY
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

گھر میں جنگ و جدل، اداسی اور ویرانی کی تصویر نہ لگائیں

مفید نہیں ۔یہ بات فینگ شوئی کے قوانین بتاتے ہیں۔ ٹی وی سے خارج ہونے والی الیکٹرو میگنیٹک ریز آپ کے دفاعی نظام کو بری طرح متاثر کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ یہ آگ کے خواص کی حامل ہوتی ہیں اور خواب گاہ کے لئے ضروری ین لہروں کو غیر متوازن کرتی ہیں۔جب ٹی وی بند ہوتا ہے تب اس کی اسکرین آئینے کا کام کرتی ہے ۔جو آپ کی توانائی کو جذب کرتی ہے۔ فینگ شوئی کے ماہرین کہتے ہیں کہ خواب گاہ آرام کی جگہ ہے جہاں آپ دن بھر کی تھکن اتارتے ہیں اور آنے والے دن کے لیے تازہ دم ہوتے ہیں۔

فینگ شوئی ایکسپرٹ کہتے ہیں کہ خواب گاہ آرم

دلچسپی رکھتے ہیں تو یقیناً آپ ایک حساس اور خوبصورت دل کے مالک ہیں ۔ تصاویر سے گھر کی آرائش میں اضافہ ہوتا ہے تو پھر کیوں ناں اس شوق سے چی توانائی کے مثبت حصول کو بہتر سے بہتر بنایا جائے۔اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ اپنے گھر کے لئے ایسی تصاویر اور آرٹ کا انتخاب کیجئے جس سے خوشی چھلکے، محبت کا عنصر ہو۔ اب یہ خوبصورت اور دیدہ زیب مناظر کی سینریز بھی ہوسکتی ہیں اور خوبصورت تخلیقات بھی ہوسکتی ہیں ۔جنگ و جدل یا خون خرابے والی یا پھر اداس ، خاموش ویران صحراؤں والی تصاویر سے گریز کیجیے۔

ٹیلی ویژن سے خارج ہونے والی الیکٹرو میگنیٹک ریز، آپ کے دفاعی نظام کو بری طرح متاثر کرتی ہیں۔

7۔بیڈ روم میں ٹی۔وی ہر گز نہیں

خواب گاہ میں ٹی وی کی موجودگی ہر گز

READING Section

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

فینگ شوئی اصول کے مطابق، کچن میں چولہے کے بالمقابل فریج یا سنک نہیں ہونا چاہیے

اور سکون کی ہی جگہ رہنے دیجیے اسے تھیٹر مت بنائیے۔

8۔ آگ اور پانی آمنے سامنے

گھر چاہے چھوٹا ہو یا بڑا۔ فلیٹ ہو یا بنگلہ فریج کو کچن میں ہی رکھا جاتا ہے۔ صحیح ہے مگر چولہے کے بالکل سامنے فریج کا ہونا ایک غلطی ہے۔ چولہا اور فریج دو مختلف توانائیوں کے حامل ہیں جو کسی طور بھی ایک دوسرے سے میل نہیں کھاتیں۔

نا صرف فریج بلکہ پانی کے اسٹوریج کی کوئی بھی شے یعنی مٹکی، واٹر ڈسپینسر یا پھر سنک کو چولہے کے سامنے نہیں ہونا چاہیے۔

10۔ آرائش کے لئے پلاسٹک کے پھول ؟؟

آرائش کے لئے پلاسٹک کے پھول دیرپا ہوتے ہیں.... لیکن اس کے لیے فینگ شوئی کے ماہرین ایک ہی جواب دیں گے۔ نہیں نہیں نہیں.....، فینگ شوئی کے نزدیک یہ ایک غلطی ہے۔ آرائش کے لیے تازہ پھول کا استعمال کیجیے۔ جب وہ مرجھا جائیں تو فوراً بدل دیجیے۔

ماہرین اس کی وجہ یہ بتاتے ہیں کہ پلاسٹک کے یا دیگر مٹیریل کے بنے ہوئے نقلی پھول خوبصورت تو شاید لگتے ہوں مگر صرف جگہ گھیرتے ہیں ان میں کسی طرح کی توانائی کا کوئی اخراج نہیں ہوتا۔ اس لیے بہتر ہے کہ گلدانوں میں آرائش کے لئے تازہ پھولوں کو استعمال کیا جائے۔

6۔ سوکھے ہوئے بے جان پودے

اگر آپ کے گھر میں، صحن میں یا لان میں سوکھے ہوئے پودے موجود ہیں، بے جان درختوں کی آدھی ٹوٹی جڑیں موجود ہیں تو چی توانائی کا بہاؤ متاثر ہو سکتا ہے۔ اس کا اثر آپ کی صحت پر اور تعلقات پر

READING Section

SCANNED BY AMIR

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

فینگ شوئی اصول کے مطابق وال کلاک بیڈ روم میں ہرگز نہ لگائیں

پڑ سکتا ہے۔ فینگ شوئی کے قوانین زور دیتے ہیں کہ گھر میں لگائے جانے والے پودوں کی صحیح طور سے دیکھ بھال کی جائے۔ ان کا پوری طرح خیال رکھا جائے اور اگر بے جان، سوکھے ہوئے پودوں اور فضول جھاڑ جھنکار کو فوری طور پر صاف کیا جائے۔

9۔ وال کلاک کہاں؟

اگر آپ نے ایک انتہائی بیش قیمت اور خوبصورت وال کلاک اپنی خواب گاہ میں آویزاں کی ہوئی ہے تو یہ جان لیں کہ فینگ شوئی کے قوانین اسے ایک اہم غلطی شمار کرتے ہیں۔ وال کلاک کو آپ لاونج میں لگا سکتے ہیں مگر خواب گاہ میں نہیں۔

تو جناب یہ وہ معمولی مگر بنیادی غلطیاں ہیں جنہیں آپ نے اپنے ذہن میں رکھنا ہے۔ جو بظاہر تو معمولی ہیں مگر ان کے اثرات معمولی نہیں ہیں۔

انشاءاللہ اگلی قسط میں ہمارے وہ دوست جو پالتو جانور گھر میں رکھنے کا شوق رکھتے ہیں ان کے لئے ہم بتائیں گے کہ فینگ شوئی کے اس حوالے سے کیا قوانین ہیں۔

نیچے دیئے گئے لنک سے مزید معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں اور ہمیں اپنے تاثرات سے بھی آگاہ کیا جا سکتا ہے۔

facebook.com/FengShui.Pk.AIMS

(جاری ہے)

ایک معلوماتی اور مفید رسالہ ہے۔ اسے اپنے حلقۂ احباب میں بھی متعارف کرائیے......

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

The Danger of Eating Late at Night

رات دیر سے کھانے کے نقصانات

انسان بڑھتی ہوئی مصروفیات کے باعث اپنے کھانے پینے کے اوقات ہی بھول بیٹھا ہے اور اسے جب بھی وقت ملتا ہے اس وقت کھانے کو ترجیح دیتا ہے جس کے بے شمار نقصانات ہیں لیکن خاص کر خواتین کو اس بات کا احساس نہیں ہوتا کہ بے وقت کا کھانا ان کے لیے کتنا نقصان دہ ہو سکتا ہے کیونکہ تحقیق میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ رات کو دیر سے کھانے کی عادت خواتین میں چھاتی کے کینسر کا سبب بن سکتی ہے۔

نیویارک ٹائمز میں ڈاکٹر جینی کاوفمین کی تحریر اور حالیہ تحقیق سے ماخوذ

ترجمہ: عانیہ خان

امریکن ایسوسی ایشن فار کینسر ریسرچ کی تحقیق کے مطابق رات کا کھانا جلدی کھانے اور رات میں اسنیکس کھانے کی عادت چھوڑ دینے سے فشار خون اور شوگر لیول کم ہوتا ہے، تاہم اس کے برعکس رات کا کھانا دیر سے کھانے سے کینسر جیسا موذی مرض لاحق ہو سکتا ہے۔

کیلی فورنیا میں سان ڈیاگو اسکول آف میڈیسن کے طبی ماہرین نے کہا ہے کہ رات کو دیر سے کھانا کھانے اور آدھی رات کو کھانے کی عادت کو ترک کرنے سے خواتین میں چھاتی کے کینسر کے ہونے کے خطرے کو بھی کم کیا جا سکتا ہے۔ ماہرین نے مزید کہا ہے کہ رات کے کھانے کے دورانیہ میں تبدیلی جیسے سادہ اور قابل عمل رویہ سے لوگوں میں صحت مند زندگی کی حوصلہ افزائی کی جا سکتی ہے۔

اس تحقیق میں ان خواتین کے لیے واضح پیغام

پاکستان سمیت دنیا کی 80 فیصد آبادی کو معدے کی تیزابیت اور سینے کی جلن کا مسئلہ لاحق ہے، صرف امریکہ میں 40 فیصد افراد معدے کی تیزابیت، سینے کی جلن، آواز کا بیٹھ جانا، بلغم کا بہاؤ جیسی تکالیف کی شکایت کرتے نظر آتے ہیں اور اس مرض پر ہر سال ادویات کا خرچہ تقریباً 13 ارب ڈالر سے تجاوز کر جاتا ہے۔

سینے میں تیزابیت کے امراض میں حالیہ دہائیوں میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ یہی نہیں سینے کی تیزابیت، آگے چل کر السر اور کینسر تک کا باعث بن سکتی ہے۔ دستیاب ادویات سینے کی تیزابیت کو تو دور کرنے میں اپنا کردار ادا کرتی ہیں مگر اس تیزابیت سے سینے اور غذائی نالی میں ان عوامل کو نہیں روک پاتی جو آگے چل کر السر اور کینسر کا باعث بن سکتے ہیں۔

SCANNED BY AMIR
READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

www.paksociety.com

ہے جو کھانے کے بعد بھی رات کو سونے سے قبل اسنیکس وغیرہ کھاتی ہیں۔ رات کے کھانے اور اگلی صبح کے ناشتے کے وقت میں جتنا زیادہ فاصلہ ہو گا اتنا ہی سینے کے کینسر کا خدشہ کم ہوتا ہے جب کہ دوسرے لفظوں میں کہا جا سکتا ہے کہ یہ ایک سادہ غذائی پلان ہے جسے اپنا کر خواتین ایک مہلک بیماری سے بچ سکتی ہیں۔

جیمی کاؤفمین اپنے تجربات کے متعلق لکھتے ہیں کہ "تائی نکل ایک ریسٹوران چلاتی تھی اور اکثر علاج کے لیے میرے کلینک آتیں، اسے سینے کی جلن، تیزابیت کے ساتھ ساتھ بلغم آنے، آواز بیٹھ جانے، دائمی کھانسی اور ہڈیوں کی بیماری کی شکایات بھی تھیں، وہ بتاتی ہیں کہ ریسٹوران بند کرنے کے بعد گھر پہنچتے پہنچتے اسے رات گیارہ بج جاتے تھے، وہ کھانا کھاتی اور سو جاتی ہیں۔ ان مریضہ کے والد اور چچا کی اموات غذائی نلی کے کینسر oesophageal Cancer سے ہوئی تھی اور اسے بھی ڈر تھا کہ کہیں وہ بھی اس میں مبتلا نہ ہو جائے۔ ان موصوفہ کا معمول تھا کہ وہ رات گئے کھانا کھاتی اور کھانے کے بعد اکثر مشروبات (شراب و سافٹ ڈرنکس وغیرہ) کی پوری بوتل نوش کرتیں۔

آخر ان کے اس پریشان کن مرض کے لیے ہمارا کون سا عمل ذمہ دار ہے؟ .... اس کا ایک عام جواب تو یہ ہے کہ ہماری ناقص غذاء، چینی اور نمک کے استعمال میں اضافہ، سافٹ ڈرنکس اور مرغن غذائیں وغیرہ.... لیکن ایک اور اہم بات ہے جسے نظر انداز کر دیا جاتا ہے وہ ہے ہماری رات کو دیر سے کھانے کی عادت.... میں نے کہا کہ آپ کا علاج دوائیں نہیں، اس کا واحد حل اپنے غذائی معمولات کو تبدیل کرنا ہے۔ یہ سن کر وہ چلی گئیں اور ایک سال تک واپس نہیں آئیں۔

پھر جب ملیں تو کہنے لگیں کہ پہلے تو میں نے آپ کی باتوں کو احمقانہ سمجھا اور تیزابیت کے لیے دوائیں لیتی رہی لیکن دو مہینے بعد ہی میرے حلق میں تکلیف شروع ہو گئی اور کھانا نگلنا تک مشکل ہو گیا، پھر میں نے آپ کے مشورے کو اپنا کر رات کے کھانے کے اوقات کو 7 بجے کے بعد کر دیا۔ چھ ماہ انہوں نے اسی معمول سے کھانا شروع کیا اور دیکھتے ہی دیکھتے ان کی دائمی تیزابیت کی شکایت رفع ہو گئی۔

جیمی کاؤفمین بتاتے ہیں " گزشتہ دو دہائیوں کے دوران بیشتر لوگوں میں رات گئے دیر سے کھانے کا رجحان بڑھ گیا ہے، جس کی وجہ شاید آفس میں لیٹ تک کام کرنا۔ سورج ڈوبنے کے بعد شاپنگ۔ یا ورزش اور دیگر سرگرمیوں کے لیے نکل جانا اور کھانا کھانے میں تاخیر کرنا ہے۔ میرے تجربے میں، تیزابیت لئے سب سے اہم علاج دیر سے کھانے کی عادت کو

READING Section

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

www.paksociety.com

ختم کرنا ہے۔ میں نے گزشتہ 35 برسوں میں ہزاروں کیسز دیکھے ہیں اور ان میں سے اکثر مریضوں کو دواؤں کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ وہ محض غذائی عادتوں میں تبدیلی سے صحت مند ہوجاتے ہیں۔

معدے اور سینے میں تیزابیت ؛

دراصل بہت زیادہ پیٹ بھر کر کھانے یا کھانا دیر سے ہضم ہونے کا نتیجہ ہے۔ ایک صحت مند نوجوان شخص میں، عام طور پر ایک معتدل کھانے کو ہضم کرنے کے لیے چند گھنٹے لگتے ہیں، جبکہ بڑی عمر میں یہ عمل اکثر تاخیر سے ہوتا ہے۔ اگر آپ رات کھانے کے بعد میٹھی ڈش (ڈزرٹ) یا اسنیکس وغیرہ کھانے کے عادی ہیں تو اس مرض کے امکان اور بڑھ جاتے ہیں۔ کیونکہ ان میں چکنائی اور کاربوہائیڈریٹس کافی مقدار میں ہوتا ہے جو ہضم کے عمل کو اور سست کردیتا ہے۔

کھانے اور بستر پر جانے کے درمیان کم از کم تین گھنٹے کا وقفہ ہونا چاہیے۔ کیونکہ کھانا کھانے کے فوراً بعد ہمارے جسم میں ہاضمہ کا عمل شروع ہوجاتا ہے اور تین گھنٹے کے اندر ہمارا معدہ نظام ہضم کا عمل مکمل کرچکا ہوتا ہے۔ اگر سوتے وقت بھوک لگ رہی ہو تو بسکٹ وغیرہ کھالیں۔۔۔ رات جلد کھانا کھانے کی عادت سے آپ کا معدہ صحیح طور پر غذا کو ہضم کرے گا اور ساتھ ہی آپ کے ناشتہ اور لنچ کے معمول میں بھی توازن پیدا ہوگا۔

ایک نئی تحقیق میں یہ بھی انکشاف ہوا ہے کہ رات دیر تک جاگنے والے افراد میں ذیابیطس اور موٹاپے کا مرض لاحق ہونے کا خطرہ زیادہ ہوتا ہے۔ ماہرین کے مطابق ایسا اس لیے ہوتا ہے کہ کیونکہ رات کو دیر تک جاگنے والے افراد عام طور پر رات دیر سے کھانا کھاتے ہیں اور تمباکو نوشی کے عادی ہوتے ہیں۔

یہ تو سب اچھی طرح جانتے ہیں کہ کھانے میں چکنائی کا زیادہ استعمال جسم کو فربہ کردیتا ہے مگر طبی ماہرین نے اپنی نئی تحقیق میں کہا ہے کہ رات کو دیر سے کھانے کی عادت بھی آپ کو موٹاپے کی طرف مائل کرسکتی ہے۔

طبی ماہرین کا کہنا ہے کہ انسان کے ہر اعضاء کا اپنا ٹائم ٹیبل ہوتا ہے۔ جگر، انتڑیاں، معدہ اور دیگر انسانی اعضاء ایک مخصوص وقت میں ہی اپنی بہترین کارکردگی دکھا سکتے ہیں اور انھیں بھی آرام کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایسے افراد جو اپنے کھانے پینے کے اوقات کا خیال نہیں رکھتے وہ انسانی جسم کے قدرتی میٹابولک چکر سے نکل جاتے ہیں۔

حال ہی میں ہونے والی ایک اور تحقیق کے مطابق دیر سے کھانا کھانے کی عادت کا اثر آپ کی نیند پر بھی ہوتا ہے، اگر آپ رات کو دیر تک کھانا کھانے کے عادی ہیں تو فوراً اس عادت سے نجات حاصل کریں کیونکہ ہم جب رات کو دیر سے کھانا کھاتے ہیں تو

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

معدے میں تیزابیت پیدا ہونے سے ہماری نیند اڑ جاتی ہے۔ ماہرین صحت کا کہنا ہے کہ اگر آپ کو پر سکون نیند کی خواہش ہے تو رات کا کھانا جلد کھا لینا چاہیے۔

برطانوی ڈاکٹر میٹ کیپ ہان کا کہنا ہے کہ رات کا کھانا شام 5 بجے کے بعد یا سونے سے کم از کم تین گھنٹے پہلے کھا لینا چاہیے۔ ان کا کہنا ہے کہ جب پیٹ میں کھانا جاتا ہے تو پھر ہمارا معدہ اسے ہضم کرنے کا عمل شروع کرتا ہے اور اس سے نیند میں خلل واقع ہوتا ہے۔ اگر آپ سونے سے تین گھنٹے قبل کھانا کھا لیں گے تو معدے کو کام کرنے کا کافی موقع ملے گا اور آپ کو پر سکون نیند آئے گی۔ اسی طرح سونے سے کم از کم دو گھنٹے قبل ہر قسم کے مشروبات بشمول پانی بھی نہیں پینا چاہیے۔ جس کی وجہ ماہرین یہ بتاتے ہیں کہ جب ہم سونے سے قبل پانی پیتے ہیں تو چند گھنٹے بعد ہمارے مثانے پر بوجھ پڑنا شروع ہو جاتا ہے اور ہمیں پیشاب آنے لگتا ہے۔ جس کی وجہ سے ہم چاہے جتنی بھی گہری نیند سو رہے ہوں، ہماری آنکھ کھل جاتی ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ سونے سے قبل ہر گز بھی چائے یا کافی کا استعمال نہیں کرنا۔ ان مشروبات میں کیفین پائی جاتی ہے جس کی وجہ سے ہمارا جسم چاک و چوبند ہو جاتا ہے اور نیند کم ہو جاتی ہے لہٰذا ان مشروبات سے اجتناب کریں۔ اگر آپ اپنے معدے کو سکون دینا چاہتے ہیں تو سونے سے قبل نیم گرم دودھ کا گلاس پی لیں جو معدے کو تقویت دے گا اور آپ کی نیند پر سکون کرے گا۔

❋

سفید بال کالے کرنے کا قدرتی طریقہ

خوبصورت سیاہ چمکدار بال صحت کی نشانی ہیں اور بال کو سفید ہو جانا پریشانی کی بات ہے۔ لیکن سفید بالوں کو سیاہ کرنے کیلئے کیمیکل سے بھرپور بازاری مصنوعات کے استعمال سے بچنا چاہئے

کیونکہ اس آسان اور سستا حل آپکے گھر میں دستیاب ہے۔ بالوں کو سیاہ کرنے والا یہ مجرب نسخہ تیار کرنے کیلئے آپ کو صرف تین چیزیں درکار ہیں یعنی لیمن کا رس آملے کا پاؤڈر اور صاف پانی۔ چار چمچ آملے کے پاؤڈر میں دو چمچ پانی اور ایک لیمن کا رس شامل کریں اس آمیزے کو اچھی طرح مکس کر کے پیسٹ بنا لیں اور تقریباً ایک گھنٹے کیلئے اسے پڑا رہنے دیں۔ اب یہ پیسٹ بالوں پر لگانے کیلئے تیار ہے۔ پیسٹ کو بالوں میں اچھی طرح لگا کر 20 سے 25 منٹ تک لگا رہنے دیں اور اس کے بعد پانی سے اچھی طرح دھو لیں۔ خیال رہے کہ صابن یا شیمپو استعمال نہ کریں اور کوشش کریں کہ اس نسخے کے استعمال کے دوران صابن یا شیمپو سے پرہیز کریں۔ پیسٹ کو بالوں کی جڑوں تک ضرور پہنچائیں۔ بال دھوتے وقت خیال رہے کہ آنکھیں محفوظ رہیں۔ اس پیسٹ کو ہر چار دن بعد استعمال کریں کچھ مہینوں میں آپکے بال مکمل طور پر سیاہ ہو جائیں گے۔ جس دن پیسٹ استعمال نہ کر رہے ہوں اس دن صابن یا شیمپو استعمال کر سکتے ہیں۔ (استعمال سے پہلے کسی مستند معالج سے مشورہ کر لیں)

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
Reading Section

ایگزیما..... اذیت ناک جلدی بیماری

ایگزیما بہت مہلک اور اذیت ناک اس وقت ہو سکتا ہے جب اس پر دھیان نہ دیا جائے۔ چند حفاظتی تدابیر کی مدد سے اتنا تو ہو ہی سکتا ہے کہ ایگزیما کی شدت کم سے کم ہو جائے اور یہ ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچنے نہ پائے۔

ایگزیما آج کے دور کی ایک عام جلدی بیماری بن کر رہ گئی ہے۔ اس مرض میں جلد "سخت" کھردی اور سوزش زدہ ہو جاتی ہے۔ یہ اصل میں جلد کی سوزش ہے جس کے سبب خشکی، سختی اور خارش پیدا ہو جاتی ہے۔

اس مرض کے لیے Darmacities کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے۔ اس کا مطلب ہے جلد کا سرخ، سوزش زدہ اور ورم زدہ ہو جانا اور یہی ایگزیما کی علامات ہیں۔

ایک ماہر جلد کا اس مرض کے بارے میں یہ کہنا ہے کہ یہ دراصل الرجی کا رد عمل ہے۔ ایگزیما کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں جلد اکثر سوج جاتی ہے۔ سرخ ہو جاتی ہے اور خارش کرنے لگتی ہے اور کبھی کبھی جب یہ خارش حد سے زیادہ بڑھ جائے تو پھر پیپ پڑ جاتی ہے اور پیپ کا اخراج شروع ہو جاتا ہے۔

دوسرے بہت سے امراض کی طرح ایگزیما کے بھی کئی مرحلے ہیں۔ ماہرین کے خیال میں یہ مرض تین مرحلوں میں اپنی تکمیل کو پہنچتا ہے۔

پہلا اسٹیج: کم نوعیت کا ایگزیما۔
دوسرا اسٹیج: شدید نوعیت کا ایگزیما۔
تیسرا اسٹیج: کوروئنگ یا متعدی قسم کا شدید ترین ایگزیما۔

ایگزیما کی تیسری قسم ذرا کم ہی پائی جاتی ہے۔

وجوہات

ایگزیما پیدا ہونے کی بے شمار وجوہات ہو سکتی

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

ہیں۔ اس کی ابتدا جلد پر نمودار ہونے والے ایک ہلکے سے دھبے سے ہوا کرتی ہے اور یہ دھبہ جلد کے کسی بھی حصے پر نمودار ہو سکتا ہے۔ یعنی ایگزیما کہیں بھی واقع ہو سکتا ہے۔ ایگزیما کا ایک عام سبب حساسیت کی وجہ سے کسی قسم کی الرجی ہے اور ایگزیما کی اس قسم کو Atipic ایگزیما کہتے ہیں۔

کبھی کبھی یہ جلد مختلف بیرونی عوامل کی وجہ سے حساس یا الرجک ہو جاتی ہے۔

جیسے کسی قسم کی دھات یا ربڑ وغیرہ۔ اگر کسی شخص کو ماضی میں کسی دھات کی وجہ سے الرجی رہی ہے تو دوبارہ جب اس دھات کی وجہ سے اس کا واسطہ پڑے گا تو وہ الرجی واپس آجائے گی۔

پلاسٹک سے الرجی ذرا کم ہی ہوا کرتی ہے۔ لیکن زیورات اور گھڑیاں وغیرہ ایگزیما پیدا کرنے کا ایک بڑا سبب بن سکتی ہے۔

عام طور پر مختلف قسم کے کیمیکل بھی ایگزیما کا سبب بن جاتے ہیں۔ یہ کیمیکل جلد کو سوزش زدہ کر دیتا ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ جلد اور کیمیکل ایک دوسرے سے براہ راست وابستہ ہو جاتے ہیں۔ جیسے کپڑے دھونے والوں کے لیے صابن ڈٹرجنٹ وغیرہ۔ آٹو کا کام کرنے والوں کے لیے ڈیزل، انجن آئل وغیرہ۔

ان کے علاوہ ایگزیما کی اور بھی اقسام ہیں جو مختلف اقسام کی الرجی سے ہوا کرتی ہے۔

ایگزیما کی علامات بہت واضح ہوا کرتی ہیں۔

ابتدائی طور پر جلد پر دھبے نمودار ہونا شروع ہو جاتے ہیں جن میں شدید خارش ہوتی ہے اس دوران جلد انتہائی خشک اور کھردری ہو جاتی ہے۔

نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جلد پر خارش زدہ دھبے نمودار ہو جاتے ہیں۔ جب یہ دھبے خود سے یا خارش کرتے رہنے سے پھٹتے ہیں تو پھر اندر سے گندا مواد نکلنے لگتا ہے۔ جب یہ دھبے انفیکشن میں تبدیل ہو جائیں تو شدید قسم کی تکلیف بھی پیدا ہو جاتی ہے۔

ایگزیما میں مریض بے اختیار ہو کر متاثرہ حصے کو کھجانے لگتا ہے۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ کھجانے سے گریز کیا جائے۔ کیونکہ اس طرح کھجانے سے ایگزیما کی صورتحال مزید خراب ہو جاتی ہے۔

ماہرین کا مشورہ ہے کہ اگر کھجانے کی خواہش پر قابو پانا ناممکن ہی ہو جائے تو پھر بہتر یہ ہے کہ اپنی ہتھیلی کو بہت آہستہ آہستہ نرمی سے خارش زدہ حصے پر ملتے رہیں اور ناخنوں سے ہرگز نہ کھجائیں۔

ایگزیما کے دوران مریض محسوس کرتا ہے کہ اس کی جلد پہلے سے کہیں زیادہ حساس ہو گئی ہے اور بہت تیزی کے ساتھ کیمیکلز کے اثرات قبول کرنے لگی ہے۔

احتیاطی تدابیر

یہاں چند احتیاطی تدابیر بتائی جا رہی ہیں۔ جن پر عمل کر کے ایگزیما کی صورتحال کو مزید خراب ہونے سے بچایا جا سکتا ہے۔

اپنے رابطے محدود کرلیں

اس بات سے آگاہ رہیں کہ کون سی چیز آپ کو راس آرہی ہے اور کون سی آپ کے لیے نقصان دہ ہے۔ بے شمار ایسی چیزیں ہو سکتی ہیں جو آپ کے لیے الرجی کا سبب بن رہی ہوں۔ جیسے صابن، آفٹر شیو، خوشبو، ڈٹرجنٹ یا کوئی بھی ایسی چیز اور جب آپ کو ایک مرتبہ اندازہ ہو جائے تو پھر ایسی چیزوں

READING Section
SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

سے پرہیز کریں۔

کوئی صابن اور زیادہ گیلا پن بھی جلد کو Irritate کر دیتا ہے۔ اس لیے ہاتھوں کو بار بار نہ دھوئیں۔ خاص طور پر جب ہاتھوں میں ایگزیما ہو تو اس وقت تو اور بھی احتیاط کی ضرورت ہے۔

ہاتھوں کو دھونے کے بعد یہ اطمینان کرلیں کہ آپ نے ہاتھوں کو خوب اچھی طرح خشک کرلیا ہے۔ خاص طور پر انگلیوں کے ارد گرد۔

نہاتے ہوئے

نہانے کے لیے ہمیشہ نرم صابن استعمال کریں۔ پانی یا تو ٹھنڈا ہو یا پھر ہلکا گرم ہو۔ تیز گرم پانی سے نہ نہایا کریں۔ کیونکہ ایسا پانی جسم کی روغنیات کو اپنے ساتھ لے جاتا ہے اور جلد خشک ہونے لگتی ہے۔

اگر آپ ٹب میں نہا رہے ہیں تو ٹب میں کچھ دیر تک بیٹھے یا لیٹے رہنا مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اس طرح آپ کی جلد کی اوپری سطح زیادہ سے زیادہ پانی کو جذب کرکے اسے خشک ہونے سے بچاتی ہے۔

پانی کو کم از کم پندرہ بیس منٹ تک جذب ہونے دیں اور جسم کو خشک کرنے کے لیے خشک تولیہ استعمال کریں۔ لیکن بہت آہستہ آہستہ تولیہ کو جسم پر رگڑنے کی کوشش نہ کریں۔ جسم کو خشک کرنے کے فوراً بعد کوئی موئسچرائزر استعمال کریں۔

دواؤں کا باقاعدہ استعمال

جب ایک بار ایگزیما شدت پکڑنے لگے تو پھر ماہرین جلد کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے دواؤں کا مستقل استعمال کرتے رہیں۔

ایگزیما کے لیے عام طور پر مرہم وغیرہ دیے جاتے ہیں جنہیں جلد پر مالش کرنا ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں معالج ہدایات پر سختی سے عمل کریں۔

دستانے

ایگزیما کے مریض کام کے دوران پلاسٹک کے ہلکے دستانے ضرور استعمال کرتے رہیں۔ خاص طور پر جب پانی سے واسطہ ہو۔ یا جب کپڑے دھوتے، برتن دھوتے یا اس قسم کا کوئی کام کرتے ہوئے دستانوں کا استعمال بہت ضروری ہے۔ دستانے اتار دینے کے بعد ہاتھوں کو تھوڑا سا وقفہ ضرور دیں۔ یعنی کام نہ کریں۔ اس سے پسینے کو باہر آنے کا موقع ملے گا۔ اس کے علاوہ سرد موسم میں بھی دستانے ضرور استعمال کریں۔ کیونکہ سردیوں میں جلد خشک ہو جاتی ہے اور یہ خشک جلد ایگزیما کے لیے انتہائی مضر ثابت ہو سکتا ہے۔

سوتی لباس کو ترجیح دیں

اونی یا ریشمی ملبوسات آپ کی جلد کو بے چین (Irritate) کر سکتے ہیں۔ بہت سے لوگ جن کی جلد حساس ہوتی ہے ان کے لیے سوتی لباس بہت پرسکون ثابت ہوتے ہیں۔

موئسچرائزر کا روزانہ استعمال

موئسچرائزر آپ کی جلد کو نرم رکھتا ہے اور جلد کو پھٹنے سے محفوظ رکھتا ہے۔ سادہ موئسچرائزر بہتر ہے۔ ایسے موئسچرائزر سے پرہیز کریں جس میں بہت زیادہ خوشبو یا کیمیکل ہوں۔ ایسا موئسچرائزر زیادہ بہتر ہوتا ہے جو بہت چکنائی والا ہونے کے بجائے بہت کریمی ہو۔

موئسچرائزر کا روزانہ استعمال جلد کو خشک ہونے اور پھٹنے سے بچاتا ہے جو سردیوں میں ایک عام سی بات ہے۔ حتیٰ کہ اگر آپ کی جلد نارمل بھی ہے تب

SCANNED BY AMIR
READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN

www.paksociety.com

بھی موئسچرائزر کا استعمال کرتے رہیں۔

پسینے اور گرمی سے بچیں

بہت زیادہ گرمی اور پسینے کا بہاؤ جلد کو حساس اور خارش زدہ کر سکتا ہے۔ ایسی سرگرمیوں سے بچیں جس میں دھوپ یا حرارت کا سامنا ہو یا بہت زیادہ پسینے کے اخراج کا امکان ہو۔

دوسرے لفظوں میں گرمیوں میں زیادہ باہر نکلنے سے پرہیز کریں یا پھر اپنے کاموں کو صبح سویرے نمٹانے کی کوشش کریں۔ تاکہ دن میں دھوپ میں باہر کم سے کم نکلنا پڑے۔

جسم کو خشکی سے بچانے کے لیے پانی زیادہ سے زیادہ پیا کریں۔

کھجانے سے پرہیز کریں

یہ درست ہے کہ ایگزیما میں خارش بہت شدید ہوتی ہے اور کھجانے کی خواہش ہوا کرتی ہے۔ لیکن بہتر ہے کہ متاثرہ جگہ کو کھجانے سے پرہیز کریں۔ کیونکہ کھجانے سے جلد میں دراڑیں پڑ جاتی ہیں اور بیکٹیریا داخل ہو کر انفیکشن کا سبب بن جاتے ہیں۔

پریشانی سے بچیں

ایگزیما اس وقت شدت اختیار کر لیتا ہے جس وقت ذہنی دباؤ یا کوئی پریشانی ہو۔ لہٰذا طرز زندگی میں تبدیلی پیدا کریں۔

❄

جاپان دنیا کا واحد ملک

جہاں موٹا ہونے پر پابندی ہے....

جاپانیوں کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ موٹے نہیں ہوتے اور چاہے ہو بچے ہوں یا جوان ہمیشہ اسمارٹ نظر آتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ جاپان میں 2008ء میں ایک قانون نافذ کیا گیا جس کا مقصد موٹاپے کی حوصلہ شکنی کرنا ہے میٹابولاہ نامی اس قانون کے تحت چالیس سے پچھتر سال کی عمر کے تمام افراد کو ہر سال اپنی کمر کی پیمائش کروانا پڑتی ہے جن افراد کی کمر کی پیمائش 35.5 انچ سے زائد ہو انہیں فوری ماہرین صحت سے رابطہ کرنے کو کہا جاتا ہے۔ اگرچہ موٹاپے کے خلاف قانون موجود ہے لیکن مقررہ حد سے زیادہ موٹا ہونے والوں کو کوئی سزا نہیں دی جاتی اور نہ ہی جرمانہ کیا جاتا ہے البتہ ان کا موٹاپا کم کرنے کے لیے بھرپور اقدامات کیے جاتے ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ جاپان میں کسی موٹے شہری کو انفرادی طور پر آج تک کوئی سزا نہیں دی گئی لیکن جن کمپنیوں کے ملازمین مقررہ حد سے زیادہ موٹے ہوں انہیں ہیلتھ انشورنس اور دیگر ٹیکسوں کی مد میں بھاری رقم دینا پڑتی ہیں۔

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

مہندی
دوا بھی دلکشی کا ذریعہ بھی

ریحانہ کوثر

مہندی کا نام سنتے ہیں ہمارے ذہن میں شادی بیاہ یا عید کا خیال آتا ہے۔ مہندی صرف ہاتھوں اور بالوں کو خوشنما ہی نہیں بناتی بلکہ ماہرین طب اس کے کئی طبی فوائد بتاتے ہیں۔

.... آگ سے جلے ہوئے کا بہترین علاج مہندی ہے۔

.... اگر اس کو پانی میں ملا کر غرارے کیے جائیں تو منہ اور زبان کے پک جانے میں مفید بتائی جاتی ہے۔

.... پھوڑوں اور سوزش پر اس کا لیپ کرنے سے زخم مندمل ہو جاتے ہیں۔

.... مہندی کو گرم کر کے موم اور گلاب کا تیل ملا کر سینے کے اطراف اور کمر درد والے مقام پر لیپ کرنے سے درد جاتا رہے گا۔

.... پیروں کے تلوں پر صبح شام مہندی لگائیں تو آنکھیں کئی بیماریوں سے محفوظ رہتی ہیں۔

.... مہندی کے پتے گرم کپڑوں میں رکھے جائیں تو ان کو کیڑا نہیں لگتا۔

.... مہندی پیروں پر لگانے سے جلد نرم ہو جاتی ہے اور ہاتھوں کی پھنسیاں مندمل ہو جاتی ہیں۔

.... ہاتھوں اور پیروں کی جلن دور کرنے کے لیے مہندی کے پتوں کو پانی میں باریک پیس کر لیپ کریں۔ جلن دور ہو جائے گی۔

.... چوٹ لگنے سے ناخن سیاہ پڑ جائے یا پھپھوندی لگ جائے تو اس پر مہندی لگانے سے نیا ناخن بنتا ہے۔ اگر اس میں سرکہ بھی تھوڑا سا ملا لیا جائے تو جلد کو بہت فائدہ ہوتا ہے۔

.... ناخن اگر ٹیڑھا ہو جائے تو مہندی کے پتے پیس کر مکھن میں ملا کر لگانے سے ٹھیک ہو جاتا ہے۔

.... مہندی کو روغن زیتون میں ملا کر لگانے سے سر کی پھنسیاں ٹھیک ہو جاتی ہیں۔

.... مہندی کا پھول سونگھنے سے گرمی سے ہونے والا سر درد دور ہو جاتا ہے۔

.... مہندی کے پھولوں کو کسی تیل یا زیتون میں ملا کر دھوپ میں رکھ کر ہلکی آنچ پر پکانے سے مہندی کا تیل تیار ہو جاتا ہے جس کی مالش سے پٹھوں کی اکڑن دور ہو جاتی ہے۔

.... مہندی میں چائے کی پتی یا کافی ملا کر اسے چھینی ڈال کر ابال لیں۔

READING Section
SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

www.paksociety.com

اس میں لیموں کا عرق یا سرکہ بھی شامل کرلیں۔ گرتے بال، خشکی سکری کے لیے بے حد مفید ہے۔

.... مریض کے تکیے میں اگر مہندی کے پتے رکھ دیے جائیں تو اسے جلد اور اچھی نیند آتی ہے۔

.... گرمی کی وجہ سے منہ آیا ہو تو مہندی کے پتے ابال کر کلیاں کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

.... سفید بالوں کو سرخ کرنے کے لیے مہندی کا لیپ کرنا مفید بتایا جاتا ہے۔

.... منہ کے چھالوں کے لیے مہندی کا لیپ کرتے ہیں۔

.... مہندی کے پتے پانی میں جوش دے کر پانی کو ٹھنڈا کریں جب نیم گرم ہو جائے تو اس پانی کی دھار جلی ہوئی جگہ پر ڈالیں تو آرام ہو گا۔

.... مہندی بالوں کے لیے ایک بہترین ہیئر کنڈیشنر ہے۔ مہندی کا خضاب بالوں کے لیے بہترین ہے اگر آپ کے بال ہلکے بھورے اور سنہری مائل ہوں تو ان کا شیڈ گہرا کردے گی اگر بالوں کو بھورا کرنا چاہیں تو مہندی میں تھوڑی سی کافی ملائیں۔ اس کے علاوہ ہلکا سنہرا چاہتی ہیں تو مہندی میں سلونی یا سیاہ چائے ملائیں۔

اس کے علاوہ بالوں میں کلر اور چمک کے لیے درج مہندی کا خضاب آپ کے بالوں کو مزید خوشنمائی ادا کرے گا۔

.... مہندی 200 گرام، کافی پاؤڈر ایک چھوٹا چمچ، انڈے کی زردی ایک عدد، سرکہ ایک بڑا چمچ۔

کافی پاؤڈر کو پانی میں ملا کر اس میں سرکہ بھی شامل کرلیں۔ اس پیسٹ کو بالوں میں لگائیں اور دو تین گھنٹے لگا رہنے دیں بعد میں سر نیم گرم پانی سے دھولیں۔

.... گنج پن دور کرنے کے لیے سرسوں کا تیل حسب ضرورت آگ پر رکھیں اور مہندی کے سبز پتے ڈال کر جلاتے رہیں جب پتے جل جائیں تو چھان کر شیشی میں سنبھال کر رکھیں اور اس تیل کی مالش کیا کریں۔

سر میں مہندی کا مہینے میں ایک یا دو مرتبہ استعمال کرنا چاہیے۔ زیادہ استعمال بالوں کو کھردرا کردیتا ہے۔

❄

READING Section
SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

کدو

معدہ اور ہاضمہ میں مفید ہے۔

کدو ایک مفید ترکاری ہے جس میں عمدہ قسم کا Pectin ہوتا ہے۔ یہ معدہ اور ہاضمہ کے لیے فائدہ مند بتایا جاتا ہے۔ کیمیاوی اعتبار سے کدو دوسری کئی ترکاریوں سے اس لیے بہتر ہے کیونکہ اس میں وٹامن بی اور وٹامن سی کے علاوہ کیلشیم، فاسفورس، آئرن، پوٹاشیم اور آیوڈین جیسے عناصر مناسب مقدار میں پائے جاتے ہیں۔

کدو کی غذائی صلاحیت کے بارے میں ماہرین صحت کا کہنا ہے کہ 100 گرام کدو میں رطوبت 96.1 فیصد، چکنائی 1.5 فیصد، کاربوہائیڈریٹس 2.5 فیصد، پروٹین 0.2 فیصد، ریشے 0.6 فیصد اور معدنی اجزاء 0.5 فیصد پائے جاتے ہیں۔ اس کے 100 گرام خوردنی حصے میں معدنی اور حیاتی اجزاء کا تناسب درج ذیل ہے۔

کیلشیم بیس ملی گرام، فاسفورس دس ملی گرام، آئرن 0.7 ملی گرام اور کچھ مقدار وٹامن بی کمپلیکس بھی پائی جاتی ہے۔ جبکہ ایک سو گرام کدو کی غذائی صلاحیت بارہ کیلوریز ہے۔

کدو کے طبی فوائد درج ذیل ہیں۔

✱.... جسم کو موٹا کرتا ہے۔

✱.... جنون اور خفقان میں چینی ساتھ پکا کر کھانا فائدہ مند ہوتا ہے۔

✱.... شدت پیاس کے خاتمے کے لیے کدو کا گودا باریک پیس کر ساٹھ گرام پانی نچوڑیں اس میں چوبیس گرام مصری اور 250 گرام سادہ پانی ملائیں۔ چوبیس گرام کی خوراک تھوڑے تھوڑے وقفہ سے پیتے رہیں۔

✱.... سر درد میں کدو کا تازہ گودا حسب منشاء لے کر اسے کھرل میں باریک پیس کر پیشانی پر پھیرنے سے سر درد کو آرام مل جاتا ہے۔

✱.... کدو کے رس کو لیموں میں ملا کر چہرے پر لگانے سے مہاسے دور ہو جاتے ہیں۔

✱.... مزاج میں چڑچڑاپن کا خاتمہ کرتا ہے۔

مہوش اسلم

✱.... تیل میں ابلا ہوا کدو وجع المفاصل (جوڑوں کا درد) کا علاج ہے۔

✱.... کدو کے بیجوں کا تیل سر کے درد کے لیے فائدہ مند ہے۔

✱.... دانت درد کی صورت میں کدو کا گودا ساٹھ گرام لہسن بارہ گرام دونوں کو پیس کر ایک لیٹر پانی میں ڈال کر خوب پکائیں جب آدھا رہ جائے تو نیم گرم سے کلیاں کریں۔ دانت کے درد میں آرام آئے گا۔

✱.... بھوک کو بڑھاتا ہے۔

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

✱.... اخراج خون کو روکنے کے لیے پوست کدو کو سایہ میں خشک کر کے خوب باریک پیس لیں اور برابر وزن مصری ملا کر محفوظ رکھیں۔ صبح نہار منہ چھ گرام سے ایک بارہ گرام تک دودھ کی لسی یا سادہ پانی کے ساتھ دیں۔ منہ سے خون آتا ہو اس کے استعمال سے جلد بند ہو جاتا ہے۔

✱.... بے خوابی کی صورت میں روغن کدو سر پر مالش کریں اور اسے پکا کر بھی کھائیں۔

✱.... کدو خشک کر کے پیس کر زخم پر لگانے سے پیپ نہیں پڑتی۔

✱.... کدو کھانے سے انسانی اعصاب کو تقویت ملتی ہے۔

✱.... یرقان کی صورت میں ایک عدد کدو پر آٹے کا لیپ کر کے گرم تنور میں کچھ دیر رکھنے کے بعد نکال کر اس کا پانی نچوڑ کر قدرے کوزہ مصری یا شہد ملا کر پلائیں اس سے جگر کی گرمی اور یرقان کو فائدہ ہوتا ہے۔

✱.... کدو حسب ضرورت تیز چاقو سے قاشیں بنا کر سایہ میں خشک کر کے باریک پیس لیں۔ چھ تیس گرام ستو کی طرح چینی ملا کر نوش کریں۔ چند روز مسلسل استعمال کرنے سے دیرینہ قبض کا خاتمہ ہو گا۔

✱.... درد گردہ کی صورت میں کدو کا گودا باریک کر کے قدرے گرم کر کے جائے درد پر ضماد کریں۔ آرام ہو گا۔

✱.... پرانے زکام میں اس کے پانی کے قطرے ناک میں ڈالتے رہیں فائدہ مند ہے۔

✱.... دماغ اور جگر کی گرمی سے نجات کے لیے کدو کا گودا ساٹھ گرام۔ املی چوبیس گرام، چینی چھتیس گرام، ایک لیٹر پانی میں جوش دیں۔ جب 250 ملی گرام پانی باقی رہ جائے تو اتار کر چھان کر سرد ہونے پر پلائیں چند روز میں فائدہ ہو گا۔ دماغ اور جگر کی گرمی دور ہو کر خون صالح پیدا ہو گا اور دماغی طاقت میں اضافہ ہو گا۔

✱.... کم مرچ کے ساتھ پکا کر کھانے سے آنتوں کی جلن میں افاقہ ہو گا۔

✱.... کدو کے پتوں کا جوشاندہ قبض کا اچھا علاج ہے۔

✱.... کدو کے پھل کو سرکہ میں کھرل کر کے پیروں پر لگانے سے پیروں کی جلن میں آرام آتا ہے۔

✱.... تازہ کدو ایک عدد لے کر اس کے اوپر آٹے کا لیپ کر کے کپڑا لپیٹ کر آگ کی خاک میں بھرتا کر لیں۔ پانی نچوڑ کر حسب طاقت بلاناغہ استعمال کرنے سے مرض حب دق میں مفید بتایا جاتا ہے۔ غذا ہلکی اور زود ہضم استعمال کریں۔

✱.... بوڑھے اور خواتین اگر باقاعدگی سے اس کا استعمال کریں تو ہڈیاں کمزور نہ ہوں گی۔

کدو کا جوس اسہال، زیادہ مرغن غذا کے استعمال اور ذیابیطس سے پیدا ہونے والی پیاس کی شدت کو کم کرتا ہے۔ متذکرہ کیفیت دور کرنے کے لیے ایک گلاس کدو کے جوس میں چٹکی بھر نمک ملا کر پینا مفید رہتا ہے۔ کدو کا جوس گرمیوں کے موسم میں زیادہ پسینہ کی وجہ سے ضائع ہونے والے نمکیات کو پورا کرنے کا بہترین علاج ہے۔ اس سے نہ صرف پیاس کی شدت دور ہوتی ہے بلکہ تھکان سے بھی بچاتا ہے۔

✱

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN

گرما

نظامِ ہضم کو درست کرتا ہے

سارہ اسد

گرما خوش ذائقہ صحت بخش پھل ہے۔ اس کا مزاج حکماء کے نزدیک گرم اور تر ہے لیکن بعض اطباء اسے سرد خشک بھی کہتے ہیں۔ گرما معدے کو تقویت دے کر نظام ہضم کو درست کرتا ہے۔ اس میں وٹامن سی اور شکر کے اجزاء وافر مقدار میں ہیں۔ یہ گرم اور صالح خون پیدا کرتا ہے اور جسم کو فربہ کرتا ہے۔ ایسے تمام امراض میں جن کا سبب صفراء ہو، گرما کھانا مفید بتایا جاتا ہے۔

گرما کمزور اور مریض افراد کے لیے بھی مفید ہے، اس میں موجود گلوکوز کی وافر مقدار سے جسم میں اس کی کمی پوری ہو جاتی ہے۔ جن افراد کے ہاتھ پاؤں میں گرمی کی وجہ سے حرارت رہتی ہو یا جلن کے باعث تکلیف ہو تو ان کے لیے بھی یہ پھل مفید ہے۔

یہ پیشاب آور پھل ہے، نظام ہضم کو بھی ٹھیک کرتا ہے۔ اسے حکماء قبض کشا قرار دیتے ہیں۔ اس کے مسلسل استعمال سے گردے کی پتھری بھی زائل ہو جاتی ہے۔ اسے لاغر اور خون کی کمی والے حضرات کے لیے مفید بتایا جاتا ہے۔

یہ مفید پھل صفرا کی تعدیل کرتا ہے، یعنی ایسے تمام امراض میں جن کا تعلق گرمی اور خشکی سے ہوتا ہے اس کا استعمال مفید ہے۔ یہ امراض قلب کے لیے بھی مفید بتایا جاتا ہے۔ ہائی بلڈ پریشر میں گرما فائدہ مند ہے۔

طبی ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ بات مشاہدے سے ثابت ہو چکی ہے کہ گرما جسم میں موجود کئی غیر ضروری کیمیائی اجزاء کو نکال باہر کرتا ہے۔

موجودہ کیمیاوی کھادوں کے زمانے میں اگر گرما کو اس کے موسم میں مسلسل استعمال کیا جائے تو کئی بیماریوں سے محفوظ رہا جا سکتا ہے۔

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

درج ذیل امراض میں طبی ماہرین نے گرما کو مفید بتایا ہے۔

خفقان

اس مرض میں دل زور زور سے دھڑکتا ہے اور سینہ پھٹتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ بات بات پر دل کی دھڑکنیں بے قابو ہو جاتی ہیں، ایسے مریض کو گرما کا کثیر استعمال کرنا مفید بتایا جاتا ہے۔

الرجی

الرجی سے جسم کی جلد پر کسی بھی مقام پر سرخ سرخ دانے نمودار ہو جاتے ہیں، اکثر دانوں کے بجائے چکتے پڑ جاتے ہیں یا پھر جلد کی رنگت میں فرق آ جاتا ہے۔ ایسے میں کبھی تو سخت جلن کا احساس ہوتا ہے اور کبھی نشان کے علاوہ کچھ بھی ہوتا ہے۔ اکثر لوگوں کو خارش والی الرجی لاحق ہو جاتی ہے جس سے بار بار کھجانے کی حاجت ہوتی ہے اور کھجانے پر وہ مقام سرخ اور کبھی کبھی سیاہ پڑ جاتا ہے۔

ان کیفیات میں گرم اشیاء سے پرہیز کرنا موزوں ہوتا ہے، ان میں انڈہ، گوشت اور مسالہ جات شامل ہیں۔ اس دوران اگر گرما کا استعمال بکثرت کیا جائے تو اکثر لوگوں کی الرجی دور ہو جاتی ہے۔

دبلہ پن

بعض افراد یہ شکایت کرتے ہیں کہ ہم ضرورت سے زیادہ دبلے پتلے ہیں، اگر ایسے لوگ آم اور گرما کاٹ کر ملا کر کھائیں تو ان کی یہ شکایت دور ہو سکتی ہے۔ اس کی وجہ ماہرین نے یہ بیان کی ہے کہ گرما جسم میں رطوبت کی زیادتی کر دیتا ہے اور جسم کی گرمی اور خشکی کو کم کرتا ہے۔

یرقان

گرما یرقان اور اس کے مابعد اثرات کو زائل کرنے کی تاثیر بھی رکھتا ہے۔ اگر یرقان کے بعد منہ کا ذائقہ ہر وقت خراب رہتا ہو، ہر وقت پیاس محسوس ہو تو ایسی کیفیت میں بھی گرما مفید پھل ہے۔

گردوں کے لیے

گرما گردوں کو تقویت دیتا ہے۔ علاوہ ازیں گردے کے زخم، ورم، خراش اور پتھری میں بھی مفید بتایا جاتا ہے۔

بندش پیشاب

اگر کسی کو پیشاب کی بندش کا سامنا ہو یا پیشاب رک رک کر آتا ہو یا پیشاب کرنے کے بعد پیشاب کا قطرہ قطرہ ٹپکے تو ایسی صورت میں گرما کا استعمال بے حد سود مند ہے۔ بعض مریضوں کو پیشاب تیل کی مانند آتا ہے اور پیشاب کرتے وقت انہیں شدید جلن سے سابقہ پڑتا ہے، ایسے لوگ گرما استعمال کریں اور اس کی افادیت سے بہرہ ور ہوں۔

بے خوابی

نیند نہ آنا یا زیادہ دیر تک پر سکون نہ سو سکنا آج کل کی عام بیماریاں ہیں۔ آج کے پر آشوب، پریشانیوں سے بھرپور اور مصروف دور میں بے شمار لوگ نیند کی اصل لذت سے محروم ہیں۔ نیند کی کمی، بے خوابی اور نیند کے لیے نشہ آور ادویہ کی محتاجی عام ہے۔ ان عوارض کے لیے گرما استعمال کیا جائے تو بہت فائدہ ہو سکتا ہے۔ یہ پھل کا پھل ہے اور دوا کی دوا بھی۔ جو لوگ قدرتی نیند سے محروم ہیں ان کے لیے گرما کا استعمال تجویز کیا جاتا ہے۔

Reading Section
SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN

جو لوگ جگر کی خرابی یا گرمی میں مبتلا ہوں، ان کی آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے پڑ جاتے ہیں۔ جوں جوں یہ مرض بڑھتا ہے اسی مناسبت سے حلقوں کا رنگ مزید سیاہ اور انکا دائرہ وسیع ہو جاتا ہے۔ خواتین میں ایسا مرض ان کے قدرتی حسن کو نقصان پہنچاتا ہے۔ اگر یہ افراد گرما باقاعدگی سے استعمال کریں تو ان کے چہرے کا فطری رنگ واپس آسکتا ہے۔

ورمِ جگر

گرما جگر کے ورم، جگر کے ضعف اور جگر کے زخم کے لیے مفید پھل بتایا جاتا ہے۔ اس کے مسلسل استعمال سے ان تمام امراض کا علاج ممکن ہے۔ اس مرض میں بھی گرما نمک اور کالی مرچ کے بغیر استعمال کرنا مفید نتائج کا موجب ہے۔

آنت کی سوزش

اکثر و بیشتر بازاری کھانوں کے باعث آنتوں میں جلن اور سوزش کی تکلیف شروع ہو جاتی ہے۔ جس سے بار بار رفع حاجت کی طلب ہوتی ہے اور اکثر تشنج لگ جاتے ہیں۔ بڑی آنت میں سوزش کی بدولت رفع حاجت کرنے میں بڑی تنگی ہوتی ہے۔ ان اصحاب کو مناسب دوا کے ہمراہ گرما کھلایا جائے تو مرض جلد رفع ہو جاتا ہے۔ معدے کے السر میں بھی گرما انتہائی فوائد کا حامل ہے۔

درد شقیقہ

آدھے سر کا درد جسے عرف عام میں درد شقیقہ بھی کہا جاتا ہے، مریض کو بے حال کر دیتا ہے۔ بے چینی بڑھتی ہے اور مریض کام کاج کرنے کے قابل بھی نہیں رہتا۔ ایسی حالت میں اگر اسے آدھا کلو گرما کھلا دیا جائے تو فوری اثرات سامنے آجاتے ہیں۔ درد تحلیل ہو جاتا ہے اور مریض کو سکون میسر آتا ہے۔

❄

ایک درخت، ایک سال میں

.... گاڑی کے 26ہزار کلو میٹر فاصلہ طے کرنے سے خارج ہونے والی 48 پونڈ کاربن ڈائی آکسائیڈ کو جذب کرتا ہے۔

.... فیکٹریوں سے نکلنے والی 60 پونڈ آلودگی کو فلٹر کرتا ہے۔

.... طوفانی برسات میں جمع ہونے والے 750 گیلن پانی کو جذب کرتا ہے۔

.... ماحول میں 10 ائیر کنڈیشنر کے مساوی ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔

.... 6ہزار پونڈ آکسیجن پیدا کرتا ہے۔ جس سے ہر سال 18 افراد سانس لیتے ہیں۔

.... تو پھر درخت لگایئے، اپنی دھرتی ماں کو سکون پہنچایئے۔

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

www.paksociety.com

سبز الائچی...... قدرتی تازگی کا ذریعہ

سبز الائچی کھانوں کو خوشبودار اور خوش ذائقہ بنانے کے ساتھ ساتھ بے شمار طبی فوائد کی حامل بھی ہے۔

نظام انہضام میں بہتری لائے

الائچی کا استعمال آنتوں کی سوزش میں انتہائی مفید ہے۔ جبکہ سینے کی جلن اور متلی کی صورت میں بھی اکسیر کا درجہ رکھتی ہے۔ یہ قدرتی طور پر تیزابیت ختم کرنے والا مسالہ ہے۔ نظام ہاضمہ میں خرابی کی صورت میں دو سے تین الائچی کے دانے، ادرک کا چھوٹا سا ٹکڑا اور دھنیا اچھی طرح پیس کر نیم گرم پانی کے ساتھ استعمال کرلینا مفید ہوتا ہے۔ بدہضمی کی صورت میں الائچی کے چند دانے سبز چائے میں شامل کرنے سے بھی بدہضمی دور ہوتی ہے۔ بھوک نہ لگنے کی صورت میں بھی الائچی کھانا مفید ہے۔

سانس کی مہک کے لیے

منہ کی بدبو دور کرنے اور سانس میں فرحت کے لیے بہترین مسالہ ہے بلکہ اگر جراثیم کش مسالہ کہا جائے تو بے جانہ ہوگا ہے۔ خوشگوار تاثر کے لیے چائے کا پانی ابالتے وقت بھی چند دانے کھولتے پانی میں ڈال دیے جائیں تو چائے کا ذائقہ لذیذ خوش گوار ہوجاتا ہے۔

بلڈ پریشر اور دل کے امراض کے لیے

الائچی میں پوٹاشیم، کیلشیم اور میگنیشیم دوران خون کو بہتر بنانے کے ساتھ ساتھ دل کے امراض میں کمی کا باعث ہے۔ روزمرہ کے کھانوں میں الائچی شامل کرنا دل کی صحت کے لیے انتہائی مفید ہے۔ جبکہ سبز چائے اور الائچی کا استعمال بلڈ پریشر کنٹرول کرنے میں معاون ہے۔

خون کی کمی دور کرنے کے لیے

سبز الائچی خون کی کمی سے نمٹنے میں بھی معاون ہے۔ اس میں تانبہ، آئرن، وٹامن سی اور دیگر وٹامن خون کے سرخ خلیات کی پیداوار بڑھاتے ہیں۔

گرم دودھ کے ایک گلاس میں ایک چٹکی الائچی پاؤڈر اور چٹکی بھر ہلدی شامل کرلینے سے خون کی کمی دور کی جاسکتی ہے۔

خلاف قوت مدافعت

الائچی میں معدنی اجزاء کا بڑا حصہ موجود ہے جو جسم میں موجود زہریلے مادوں سے لڑنے کی بھرپور صلاحیت رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ الائچی میں موجود مفید اجزاء جسم کے مختلف غدود کو بھی تقویت دیتے ہیں۔

خوشبودار الائچی جس میں چھوٹے چھوٹے دانے ہوتے ہیں، گرم مسالہ میں شمار کی جاتی ہے اور کھانوں میں خوشبو کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ برصغیر میں پان کھانے کے شوقین افراد بھی اسے پان کے ساتھ استعمال کرتے ہیں۔ الائچی دنیا بھر میں استعمال کی جاتی ہے یہ کئی مشروبات کی تیاری میں بھی ایک لازمی جزو تسلیم کی جاتی ہے۔ ماہرین طب اسے بطور دوا بھی کام میں لاتے ہیں۔ سبز الائچی کا جوشاندہ بنا کر صبح شام پینے سے منہ کے بدبو ختم ہوجاتی ہے۔ اس کا قہوہ پینے سے طبیعت میں فرحت اور تروتازگی پیدا ہوتی ہے۔

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

www.paksociety.com

دسترخوان

فلک ناز

[illegible]
آپ کے دسترخوان کی رونق میں اضافہ کریں گی۔

مزیدار پیزا

اشیاء: میدہ ایک کلو، خمیر حسب ضرورت، چینی حسب ضرورت (تھوڑے سے پانی میں چینی اور خمیر ڈال کر ہلکا سا ملا لیں اور پندرہ منٹ کے لیے کسی گرم جگہ پر Rise ہونے کے لیے رکھ دیں)، نمک ایک چائے کا چمچ، زیتون کا تیل دو کھانے کے چمچ، انڈے دو عدد، پانی حسب ضرورت۔

میدے کو گوندھنے کے لیے: میدے میں انڈے، نمک، خمیر اور چینی کا مکسچر ملا کر گوندھ لیں۔ گوندھنے کے درمیان زیتون کا تیل ڈال کر اچھی طرح ہتھیلیوں سے گوندھیں جب میدہ یکجان ہو جائے تو کسی بڑے برتن میں رکھ کر پلاسٹک کی تھیلی اوپر سے ڈھک کر کسی گرم جگہ پر Rise ہونے کے لیے رکھ دیں۔

پیزا ٹاپنگ: پیزا ساس، چکن ابال کر Shred کرلیں، ٹماٹر کے چوکور چھوٹے ٹکڑے، شملہ مرچ کے

پیزا اسپیشل

چوکور چھوٹے ٹکڑے، پیاز کے چوکور چھوٹے ٹکڑے، مشروم کے گول سلائس، کالے اور سبز زیتون کے گول سلائس۔ ان تمام اشیاء کو حسب ذائقہ استعمال کریں۔

Topping: موزریلا چیز ایک کپ، چیڈر چیز ایک کپ یا حسب ضرورت Shred کرلیں۔

Pizza Sauce کی اشیاء: آئل چار کھانے کے چمچ، لہسن پیسٹ دو کھانے کے چمچ، پیاز بڑے سائز کی ایک عدد (باریک کٹی ہوئی)، نمک حسب ذائقہ، پسی کالی مرچ ایک چائے کا چمچ، Thyme آدھا چائے کا چمچ، Oregano آدھا چائے کا چمچ، Rosemary آدھا چائے کا چمچ، Basil آدھا چائے کا چمچ، سویا ساس چار کھانے کے چمچ، چلی ساس چار کھانے کے چمچ، سرکہ دو کھانے کے چمچ، چینی دو کھانے کے چمچ، ٹماٹو کیچپ یا پیسٹ آدھا کپ، ٹماٹر ایک پاؤ (چھوٹے ٹکڑے کاٹ لیں)، ایک بڑے فرائنگ پین میں لہسن کو ہلکا سا نرم کرکے پیاز اور ٹماٹر ڈال کر تھوڑی دیر پکائیں تاکہ ٹماٹر گل جائیں۔ پھر بقیہ تمام اجزاء شامل کرکے

READING Section
SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

ساس کو گاڑھا ہونے تک پکائیں۔ ٹھنڈا کر کے Pizza کے لیے استعمال کریں۔

Pizza کی ترکیب: اوون کو 200 ڈگری سینٹی گریڈ پر پری ہیٹ کر لیں۔ گوندھے ہوئے میدے کو روٹی کی طرح گول شکل میں بیل لیں۔ پہلے پیزا ساس پھیلائیں پھر چکن کے Pieces اور سبزیاں پھر Chees کو اچھی طرح اوپر ڈال دیں۔ چاہیں تو سبزیاں اور چکن بھی اوپر ڈال سکتے ہیں۔ پری ہیٹ اوون میں بیک کریں۔

ٹسکونی پیزا

اشیاء: میدہ تین پیالی، خشک خمیر ایک کھانے کا چمچ، نمک حسب ذائقہ، چینی دو کھانے کے چمچ، نیم گرم دودھ آدھی پیالی، بینگن 200 گرام، سوئیٹ کارن آدھی پیالی، شملہ مرچ ایک عدد، زیتون چھ سے آٹھ عدد، ٹماٹر دو عدد درمیانے، کٹی ہوئی لال مرچ ایک کھانے کا چمچ، پسی ہوئی اجوائن آدھا چائے کا چمچ، تھائم پاؤڈر آدھا چائے کا چمچ، چیڈر چیز دو پیالی، آئل حسب ضرورت۔

ترکیب: میدے میں نمک، خمیر، چینی، دودھ اور تین سے چار کھانے کے چمچ آئل ڈال کر ملائیں اور دس سے بارہ منٹ تک خوب اچھی طرح ہتھیلیوں سے گوندھیں اور اوپر سے ایک کھانے کا چمچ آئل لگا کر ڈھک کر گرم جگہ پر رکھ دیں۔ جب اچھی طرح پھول جائے تو تین چار منٹ کے لیے دوبارہ گوندھ کر پھر سے گرم جگہ پر ڈھک کر رکھ دیں۔ بینگن کے گول قتلے کاٹ کر نمک ملے ٹھنڈے پانی میں رکھ دیں، زیتون کے دو ٹکڑے کر لیں، ٹماٹر اور شملہ مرچ کو باریک کاٹ کر رکھ لیں۔ چیز کو کش کر کے رکھ لیں۔ فرائینگ پین میں درمیانی آنچ پر دو سے تین کھانے کے چمچ آئل کو گرم کریں اور بینگن کے قتلوں کو تیز آنچ پر ہلکا سا فرائی کر کے نکال لیں۔

اوون کو 180 ڈگری سینٹی گریڈ پر بیس منٹ پہلے گرم کر لیں اور پیزا پین کو ہلکا سا آئل لگا لیں۔ گوندھے ہوئے میدے کی دو روٹیاں بیل لیں۔ ایک روٹی کو پیزا پین میں لگا کر اس پر بینگن کے قتلے پھیلا کر رکھیں اور اس پر ایک پیالی چیز ڈالیں اور تھوڑی سی لال مرچ، اجوائن اور تھائم چھڑک کر اوپر سے دوسری روٹی لگائیں۔

اس پر چیز پھیلا کر ڈالیں اور اوپر سے ٹماٹر، شملہ مرچ، زیتون، سوئیٹ کارن ڈالیں اور آخر میں اوپر سے لال مرچ اجوائن، تھائم اور ایک سے دو کھانے کے چمچ کوکنگ آئل چھڑک کر بیک کرنے رکھ دیں۔ دس سے پندرہ منٹ بیک کر کے نکال لیں۔

مائیکرو ویجیٹیبل پیزا

پیزا ساس بنانے کے لیے: ٹماٹو کیچپ آدھی پیالی، سرکہ ایک کھانے کا چمچ، لہسن کا پاؤڈر آدھا چائے کا چمچ، پسی ہوئی سیاہ مرچ ایک چوتھائی چائے کا چمچ، پسی ہوئی سفید مرچ ایک چوتھائی چائے کا چمچ، تھائم چٹکی بھر، کٹی ہوئی سرخ مرچ ایک چائے کا چمچ، کوکنگ آئل ایک کھانے کا چمچ۔

پیزا بنانے کے اجزاء: ریڈی میڈ پیزا بیس ایک عدد بڑا، شملہ مرچ (لمبائی میں کٹی ہوئی) دو عدد درمیانی، گاجر (لمبائی میں کٹا ہوا) ایک عدد، پیاز (لچھوں میں کٹی ہوئی) دو عدد درمیانی، ٹماٹر (چوپ) دو عدد، چھوٹے سبز مرچ (چوپ) دو عدد، مشرومز (کٹے ہوئے) آدھی پیالی، زیتون (گولائی میں کٹے ہوئے) دو کھانے کے چمچ، چیڈر چیز (کدو کش کی ہوئی) آدھی پیالی، موزریلا چیز (کدو کش کی

READING Section
SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

www.paksociety.com

ہوئی) آدھی پیالی، کٹی ہوئی سرخ مرچ آدھا چائے کا چمچ، نمک حسب ضرورت، پسی ہوئی سیاہ مرچ ایک چوتھائی چائے کا چمچ، لہسن کا پاؤڈر آدھا چائے کا چمچ، مکھن دو کھانے کے چمچ۔

ترکیب: پیزا ساس بنانے کے لیے فرائنگ پین میں آئل گرم کرکے ٹماٹو کیچپ ڈال کر گرم کریں پھر پیزا ساس کے تمام اجزاء کیچپ میں ڈال کر اچھی طرح مکس کرلیں اور ساس پیالے میں نکال لیں۔ پین میں مکھن گرم کرکے تمام سبزیاں ڈال کر تیز آنچ پر ایک منٹ پکائیں، نمک، سرخ مرچ، سیاہ مرچ، لہسن ڈال کر ملائیں، چولہے کی آنچ تیز رکھیں تاکہ سبزیاں پانی نہ چھوڑیں۔

سبزیوں کو علیحدہ پیالے میں نکال لیں۔

ریڈی میڈ پیزا بیس کو پراٹھے کے توے پر الٹ پلٹ کر روٹی کی طرح سینک لیں، بیس تھوڑا پھول جائے تو پلاسٹک کی بڑی پلیٹ میں رکھ دیں۔

پیزا بیس کے اوپر پیزا ساس پھیلائیں، پھر سبزیوں کی فلنگ ڈال کر چمچ سے برابر کرلیں۔ بالترتیب چیڈر اور موزریلا چیز پھیلا کر پیزا کو چار منٹ کے لیے مائیکرو ویو اوون میں گرم کرلیں۔

کڈی پیزا

اشیاء: میدہ تین پیالی، نمک حسب ذائقہ، چینی دو کھانے کے چمچ، خشک خمیر ایک کھانے کا چمچ، نیم گرم دودھ آدھی پیالی، انڈا ایک عدد، چیڈر چیز دو پیالی، چکن کے چھوٹے ٹکڑے 200 گرام، نمک حسب ذائقہ، لہسن پسا ہوا ایک چائے کا چمچ، ٹماٹر کا پیسٹ ایک پیالی، ٹماٹو کیچپ آدھی پیالی، کالی مرچ پسی ہوئی آدھا چائے کا چمچ، سرکہ ایک کھانے کا چمچ، سویا ساس ایک کھانے کا چمچ، مشروم (باریک کٹے ہوئے) تین سے چار عدد، زیتون (باریک کٹے ہوئے) چار سے چھ عدد، اجوائن پسی ہوئی ایک چوتھائی چائے کا چمچ، تھائم پسا ہوا ایک چوتھائی چائے کا چمچ، کوکنگ آئل حسب ضرورت۔

ترکیب: میدے کو چھان کر اس میں چینی، نمک، انڈا، خمیر، دودھ، آدھی پیالی کش کیا ہوا چیز اور کوکنگ آئل ڈالیں، دس سے پندرہ منٹ تک اچھی طرح گوندھیں اور ڈھک کر گرم جگہ پر بیس سے پچیس منٹ کے لیے رکھ دیں۔ پھولنے پر دوبارہ گوندھیں اور مزید بیس منٹ کے لیے ڈھک کر گرم جگہ پر رکھ دیں۔ اب یہ پیزا بنانے کے لیے تیار ہے۔

پین میں ٹماٹر کا پیسٹ، ٹماٹو کیچپ، نمک، سویا ساس، سرکہ اور ایک کھانے کا چمچ کوکنگ آئل ڈال دیں اور اسے ہلکی آنچ پر پانچ سے سات منٹ تک پکا کر پیزا ساس تیار کرلیں۔

فرائنگ پین میں ایک سے دو کھانے کے چمچ کوکنگ آئل کو ایک سے دو منٹ گرم کریں اور اس میں لہسن اور چکن ڈال کر تین سے چار منٹ فرائی کریں پھر اس میں نمک، کالی مرچ، مشروم اور زیتون ڈال کر تیز آنچ پر فرائی کریں اور کش کیا ہوا چیز ڈالتے ہوئے چولہے سے اتار لیں۔

اوون کو 180 ڈگری سینٹی گریڈ پر پندرہ سے بیس منٹ کے لیے گرم کرلیں۔

پیزا پین کو چکنا کرکے اس میں گوندھے ہوئے میدے کی آدھا انچ کی روٹی پھیلا کر لگادیں۔ اس پر پہلے پیزا ساس ڈالیں پھر تیار کیا ہوا مکسچر پھیلا دیں اور اوپر سے اجوائن، تھائم اور تین سے چار کھانے کے چمچ کوکنگ آئل چھڑک دیں۔ اوون میں رکھ کر پندرہ سے بیس منٹ یا سنہرا ہونے تک بیک کرلیں۔

❄

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 | PAKSOCIETY

www.paksociety.com

عظیمی

کی اعتماد کے ساتھ

عظیمی لیبارٹریز کا

عرقِ گلاب

کراچی میں اپنے قریبی اسٹور سے طلب فرمائیں

یا ہوم ڈیلیوری کے لیے رابطہ کریں:

021-36604127

READING Section
SCANNED BY AMIR

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

www.paksociety.com

آپ کی جلد توجہ چاہتی ہے

خشک جلد میں نمی کم ہونے کی وجہ سے باریک لکیریں جھریاں اور حلقے پڑ جاتے ہیں۔ منہ اور آنکھوں کے گرد باریک لکیریں نمایاں نظر آتی ہیں۔ چہرے کے علاوہ جسم اور ہاتھ بھی خشک ہو جاتے ہیں۔ تھوڑی سی توجہ اور دیکھ بھال سے اس خشکی کو ختم کر کے آپ اپنی جلد کو تر و تازہ رکھ سکتی ہیں۔

خشک جلد کے لیے چند گھریلو ماسک درج ذیل ہیں۔

شہد اور انڈے کی زردی کو ملا کر دس منٹ تک چہرے پر لگائیں۔

زیتون کا تیل اور بالائی ہم مقدار ملا کر پندرہ منٹ تک چہرے پر لگائیں۔

تازہ دودھ کا بغیر ابالے استعمال بھی چہرے کی مالش کے لیے مفید ہے۔

آدھا کیلا اور ایک قاش پپیتہ ملا کر پیسٹ بنالیں پھر چہرے پر لگائیں اور پندرہ منٹ بعد دھولیں۔

فریحہ ناز

کیلے اور شہد کا ماسک بھی خشک جلد کے لیے مفید ہے۔ خشک جلد کی صفائی کے لیے ایک چمچ شہد پانچ قطرے وٹامن ای کے تیل اور خوبانی کی گری یا تیل آدھا چمچ اور تین قطرے عرق گلاب ملا کر چہرے پر ہلکے ہلکے مالش کریں اور دھولیں۔

زیادہ حساس جلد کی صورت میں گھریلو نسخوں کے استعمال سے پرہیز کریں۔

اب کچھ جھائیوں کے بارے میں جانتے ہیں۔

جھائیاں جلد پر نمایاں ہونے سے خوبصورت ترین چہرہ بھی بدنما لگنے لگتا ہے، ہمارے ہاں لاتعداد خواتین کے چہرے پر جھائیں نمایاں ہیں، اس مسئلے کی بنیادی وجہ خواتین کا اپنی غذا کی طرف توجہ نہ دینا، غلط انداز سے وزن کم کرنے کی کوشش۔ تیز دھوپ میں زیادہ دیر رہنا ایک بڑی وجہ ہے جسم میں خون کی کمی، عموماً دوران حمل جسم میں خون کی کمی واقع ہو جاتی ہے اور چہرے اور گردن پر داغ نمایاں ہونے لگتے ہیں، دھوپ یا گرمی سے یہ داغ مزید بڑھتے ہیں، اکثر خواتین کے چہرے پر جھائیں نمودار نہیں ہوتیں بلکہ صرف گردن کے گرد دھبے بن جاتے ہیں، جن کی سیاہی کو دیکھ کر میل کی تہہ کا تاثر ملتا ہے، خواتین ان نشانات کو میل سمجھ کر رگڑ دیتی ہیں، جس سے مزید پیچیدگیاں سامنے آتی ہیں۔

جھائیوں سے بچنے کے لیے جسم میں وٹامن اور

SCANNED BY AMIR
READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

www.paksociety.com

آئرن کی مناسب مقدار کا ہونا بہت ضروری ہے۔ اس کے علاوہ چقندر کا روزانہ استعمال بہت جلد آپ کے جسم کو درکار آئرن کی مقدار کو پورا کر دیتا ہے، جھائیوں کو کم کرنے کے لیے اندرونی اور بیرونی دونوں طرح کے علاج ضروری ہیں، اندرونی طور پر آئرن کی کمی کو پورا کرنا اور بیرونی استعمال کے لیے Fading Cream کا استعمال جھائیوں میں کمی لاتا ہے۔

جھائیوں کا مکمل علاج مشکل ہے، لیکن چند آزمودہ ماسک اور نسخے دیے جا رہے ہیں جو کسی حد تک جھائیوں کو کم کرنے میں مدد کریں گے۔

جھائیوں کو کم کرنے کے لیے چند گھریلو نسخے درج ذیل ہیں۔

دودھ کو پھاڑ کر حاصل ہونے والے پانی میں ہم مقدار عرق گلاب ملا لیں اور اس محلول کو فریج میں رکھ لیں، دن اور رات میں تین چار بار اس محلول کو جھائیوں پر لگائیں۔

سمندری جھاگ کا ماسک اور کینو کے چھلکوں کا عرق بھی جھائیاں صاف کرنے کے لیے مددگار ہوتا ہے۔

اگر جلد حساس نہ ہو تو لیموں کے چھلکے پیس کر کچے دودھ کی چھاچھ میں شامل کر کے لگانا بھی مفید رہتا ہے۔

حلقے آپ کی خوبصورتی کو ماند کردیتے ہیں

آنکھوں کے گرد حلقے نہ صرف بدنما دکھائی دیتے ہیں بلکہ آپ کی پوری شخصیت کو بیزار اور نڈھال ظاہر کرتے ہیں، ان حلقوں کی بڑی وجوہات ہیں۔ نیند کی کمی، جسم میں پانی کی کمی اور چشمے کا ضرورت سے زیادہ بھاری فریم۔

چوبیس گھنٹوں میں کم از کم آٹھ سے نو گھنٹے سونا ضروری ہے، پانی کی مقدار عام حالت میں بارہ گلاس اور گرمیوں میں پندرہ سے اٹھارہ گلاس روزانہ ضروری ہے۔

اکثر خواتین سمجھتی ہیں کہ آنکھوں کے گرد حلقے کوئی خاندانی بیماری ہے جس سے نجات ممکن نہیں۔ یہ خیال غلط ہے، خاندان (یعنی گھر کے افراد) میں ہر شخص کی آنکھوں کے گرد حلقے ہونے کی وجہ ہے آپ کے رہن سہن کا غیر معتدل طریقہ جس میں خوراک میں غذائیت کی کمی اور رات کو دیر تک جاگنا شامل ہیں، اگر آپ مندرجہ بالا عادات کو درست کرلیں تو اس مسئلے کا حل ممکن ہے۔

پرانے حلقوں کو کم کرنے کے لیے کسی بھی اچھی کریم میں لیموں کا رس ملا کر روزانہ صبح و شام آنکھوں کے گرد دائرے بنائیں تقریباً دو منٹ تک دائرے بنانے کے لیے چھوٹی انگلی سے برابر والی (Ring Finger) کا استعمال کریں، اس انگلی میں زور کم ہوتا ہے اور یہ آنکھوں کے گرد مالش کے لیے مناسب ہے کیونکہ چہرے کے اس حصے پر جلد زیادہ نازک ہوتی ہے، مالش کے بعد استعمال شدہ ٹی بیگ آنکھوں پر رکھیں (بہتر ہوگا کہ ٹی بیگ کو ٹھنڈا کرلیں) اس طریقے کو روزانہ دن میں دو مرتبہ کریں یعنی صبح و شام ان شاء اللہ کچھ عرصے میں مفید نتائج سامنے ہوں گے۔

کسی بھی نسخے کو استعمال کرنے کے پندرہ سے ایک ماہ کے بعد نتیجے کی توقع کرنا چاہیے، اکثر خواتین جلد نتیجہ نہ ملنے کی صورت میں بددل ہو کر نسخے پر عمل کرنا چھوڑ دیتی ہیں، اور دوسرے کسی نسخے کی

READING Section
SCANNED BY
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

جب ہم کسی مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں تو اس کے علاج کے لیے کئی ادویات اور کبھی اینٹی بائیوٹک کا بھی بے دریغ استعمال کرتے ہیں۔ اگر تھوڑی سی احتیاط سے کام لیا جائے تو بہت سے امراض سے محفوظ رہا جا سکتا ہے، بیمار ہونے کی صورت میں کئی عام امراض کا آسان علاج ہمارے کچن میں بھی موجود ہے۔ کچن ہمارا شفاخانہ بھی ہے۔ یہاں ہم ایسے چند طبی مسائل کا ذکر کریں گے جن کا حل آپ کے کچن میں بھی موجود ہے۔

ہم عام طور پر غذا کو اپنے مضبوط دانتوں کی مدد سے پیس کر کھانے کے قابل بناتے ہیں۔ کوئی شے کھانے کے بعد اس کے مہین ذرے، دانتوں اور مسوڑھوں میں لگے رہ جاتے ہیں جنہیں اگر وہاں رہنے دیا جائے تو وہ چند گھنٹوں میں سڑ کر مسوڑھوں اور دانتوں کو بھی متاثر کر دیتے ہیں۔ قدرت نے دانتوں کی ذمہ داری کے پیش نظر ان کی حفاظت کے ذرائع بھی مہیا کر دیے ہیں۔ دانتوں کی سطح پر ایک چکنا، شفاف اور مضبوط استر موجود ہے جسے "اینمل" enamel کہا جاتا ہے۔ یہ استر، دانتوں کو بوسیدہ ہونے سے بچاتا ہے اور ہماری ذرا سی کوشش سے صاف ہو جاتا ہے۔ دانتوں کو سہارا دینے اور ان کی درزوں کو بند رکھنے کے لیے قدرت نے مسوڑھے بنائے ہیں۔ اس طرح ایک فرد جس کے دانت اور مسوڑھے صحت مند ہوں اگر کھانا کھانے کے بعد کلی کر لے یا مسواک، برش یا انگلی کی مدد سے دانت صاف کر لے تو اس کے دانتوں اور مسوڑھوں پر لگے ہوئے غذائی ذرے، آسانی سے صاف ہو جاتے ہیں،

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

لیکن جن لوگوں کے دانتوں کے درمیان خلا پیدا ہو گیا ہو یا دانتوں اور مسوڑھوں میں سوراخ ہو گئے ہوں، ان کے دانتوں میں غذا کے باقی ماندہ حصے بہت گہرائی میں جا کر پھنس جاتے ہیں۔ ان غذائی ذروں کے، دانتوں میں پھنس جانے کا احساس ہو جائے تو انہیں کسی نہ کسی طرح نکالے بغیر چین نہیں آتا۔ اگر یہ ذرے بہت گہرائی میں چلے جائیں تو ان کی موجودگی کا احساس ہی نہیں ہو پاتا اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان میں سڑاند پیدا ہو جاتی ہے۔ یہاں جراثیم کی پرورش کے لیے بہترین ماحول میسر آجاتا ہے اور مسوڑھوں میں سوجن پیدا ہو کر پائیوریا مرض میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

پائیوریا، دانتوں کا مرض ہے۔ اس مرض میں مسوڑھوں میں ورم اور زخم پیدا ہو کر پیپ پڑ جاتی ہے، جو آہستہ آہستہ بڑھ کر دانتوں کی جڑوں تک پہنچ جاتی ہے اور گہرے ناسور پیدا کر دیتی ہے۔ ابتدا میں ورم کی وجہ سے مسوڑھے بڑھ جاتے ہیں اور دانتوں کے بیشتر حصے کو ڈھانپ لیتے ہیں۔ ذرا سی ٹھیس لگ جائے یا سخت شے چبائی جائے تو مسوڑھوں سے خون جاری ہو جاتا ہے۔ آہستہ آہستہ مسوڑھے کمزور ہو کر پچکے ہو جاتے ہیں۔ ان کے سکڑنے کی وجہ سے دانت اور ان کی جڑیں برہنہ ہونے لگتی ہیں۔ دانت کمزور اور بوسیدہ ہو کر ہلنے لگتے ہیں۔ مریض کے منہ سے اس قدر بو آنے لگتی ہے کہ اس کا، لوگوں میں بیٹھ کر بات چیت کرنا دوبھر ہو جاتا ہے۔ زبان میلی ہو جاتی ہے اور رفتہ رفتہ دانت گرنے لگتے ہیں۔

ماہرین صحت نے پائیوریا سے محفوظ رہنے کے لیے چند نسخے بتاتے جو درج ذیل دیے جا رہے ہیں۔

❁.... پائیوریا دور کرنے کے لیے سوندھا نمک باریک پیس کر کپڑے سے چھان لیں۔ پھر ایک حصہ نمک، چار حصے سرسوں کا تیل ملا کر روزانہ اس سے دانت صاف کریں۔ لمبے عرصے تک یہ عمل کرتے رہنے سے پائیوریا ٹھیک ہو جاتا ہے۔ یہی نہیں، بلکہ دانتوں کی دوسری عام بیماریاں، جیسے دانتوں میں درد، پانی لگنا وغیرہ بھی ٹھیک ہو جاتی ہیں۔ اس کے ساتھ گاجر زیادہ کھائیں، یا اس کا رس پئیں۔ چینی، چائے، کافی وغیرہ کا زیادہ استعمال نہ کریں۔

❁.... پائیوریا میں روزانہ نارنگی کھانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ نارنگی کے چھلکوں کو خشک کر کے پیس کر روزانہ اس کا منجن کریں۔

❁.... آم کی گٹھلی کی گری کو باریک پیس کر اس سے روزانہ منجن کریں۔ اس سے پائیوریا اور دانتوں کی بیماریوں میں افاقہ ہوتا ہے۔

❁.... بند گوبھی کے کچے پتے کھانے سے پائیوریا اور دانتوں کی بیماریوں میں فائدہ ہوتا ہے۔

❁.... پائیوریا، مسوڑھوں میں درد، سوجن، خون آتا ہو، تو ایک حصہ نمک، دو حصے پھٹکری باریک پیس

www.paksociety.com
SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

کر مسوڑھوں پر روزانہ تین مرتبہ ملیں۔ پھر ایک گلاس گرم پانی میں پانچ گرام پھٹکری ڈال کر غرارے کریں۔ اس سے مسوڑھے اور دانت مضبوط ہوں گے۔ ان سے خون، مواد آنا بند ہو گا۔

⊛.... ساٹھ گرام سرسوں کے تیل میں لہسن کو پیس کر ڈالیں اور گرم کریں۔ جب لہسن جل جائے، تو تیل کو ٹھنڈا کر کے چھان لیں۔ اس تیل میں تین گرام بھنی اجوائن اور پندرہ گرام سوندھا نمک پیس کر ملائیں اور اس سے منجن کریں۔ اس سے دانتوں کی عام بیماریاں بھی ٹھیک ہو جائیں گی۔

⊛.... آنولہ جلا کر سوندھا نمک ملا کر پیس لیں۔ اس میں سرسوں کا تیل ملا کر منجن کرنے سے پائیوریا میں افاقہ ہوتا ہے۔

⊛.... لیموں کا استعمال زیادہ کریں۔ لیموں پانی میں نچوڑ کر غرارے کریں۔ لیموں کا رس اور شہد ملا کر مسوڑھوں پر ملتے رہنے سے خون اور پیپ آنا بند ہو جاتا ہے۔ دانت مضبوط ہوتے ہیں۔

⊛.... پائیوریا کے علاج کے لیے دن میں کئی مرتبہ نیم کے پتے پانی میں جوش دے کر اس کی کلیاں کی جائیں تو افاقہ ہوتا ہے۔

⊛.... اگر مرض بہت بڑھ گیا ہو تو نصف پیالی جامن یا انگور کے سرکے میں کھڑی مسور، سالم دھنیا ایک ایک چمچ شامل کر کے ایک جوش دیا جائے پھر اس سے صبح شام کلیاں کی جائیں۔

احتیاط: پائیوریا مریضوں کو اپنا گلاس الگ رکھنا چاہیے کیونکہ یہ مرض ایک سے دوسرے فرد کو لگنے والا ہے۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ تمباکو کے استعمال سے اس مرض پر قابو پایا جا سکتا ہے چنانچہ وہ پان میں یا دیگر طریقوں سے تمباکو کھانے لگتے ہیں نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ پائیوریا مرض تو ٹھیک نہیں ہوتا بلکہ رہے سہے دانتوں کو بھی شدید نقصان پہنچتا ہے۔

پائیوریا مرض کی دوائیں تو بہت سی ہیں لیکن سب سے اچھی صورت یہ ہے کہ دانتوں کو صاف ستھرا رکھا جائے تاکہ پائیوریا کا مرض آپ کے قریب ہی نہ آ سکے۔

بقیہ: آپ کی جلد توجہ چاہتی ہے

تلاش شروع کر دیتی ہیں، اس طرح جلدی جلدی نسخے تبدیل کرنے سے مزید پیچیدگیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔

کسی بھی نسخے کو آزمانے سے قبل اپنے مسئلے کو صحیح طور پر سمجھ لیں پھر اسی کے مطابق نسخے پر عمل کریں۔

مختصر یہ کہ اگر آپ کی جلد کو کسی بھی قسم کا مسئلہ درپیش ہے تو سب سے پہلے اپنی جلد کی پہچان کریں، پھر اپنے معالج یا بیوٹیشن کی مدد حاصل کریں۔ جلد کی صفائی کے طریقے اور اپنی جلد کے لیے مفید صابن اور کریم وغیرہ کے استعمال کے لیے بھی مشورہ طلب کریں۔ صحیح صابن، ڈے کریم، نائٹ کریم یا سن اسکرین اور ہر پانچ ہفتوں میں ایک مرتبہ فیشل ٹریٹمنٹ آپ کی جلد کو خوبصورت، نکھرا اور تنا ہوا چمکدار رکھے گا اور چالیس برس کی عمر میں بھی آپ میں پچیس برس کی دکھائی دیں گی۔

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

www.paksociety.com

آپ کی صحت سے متعلق

طبی مشورے

عرق النسا Sciatica

حکیم عادل اسمعیل

عرق "رگ" کو کہتے ہیں اور نسا کے معنی اس رگ کے ہیں جو کولہوں سے ٹخنوں یا پنڈلیوں تک جائے۔ یہ درد کسی رگ میں نہیں بلکہ جسم کے سب سے طویل عصب میں ہوتا ہے۔ اس عصب کو عصب ورکی عظیم یا عصب عرق النساء کہا جاتا ہے۔ اسے انگریزی میں شیاٹیکا (نرو) کہتے ہیں۔

عرق النساء ایک شدید قسم کا درد ہے۔ جو کولہے کے جوڑ سے شروع ہو کر ٹانگ کے پیچھے اور نیچے کی طرف بڑھتا ہے اور کبھی ٹخنے اور ایڑی تک بھی اس کی ٹیسیں جاتی ہیں۔ اس درد کی وجہ سے چال میں لنگڑاہٹ پیدا ہوجاتی ہے اور درد کی وجہ سے مریض اپنا پاؤں زمین پر رکھنے سے معذور ہوتا ہے۔

عرق النساء خواتین کی بیماری نہیں ہے۔ یہ مرض مردوں کو بھی ہوتا ہے۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ خواتین کی اکثریت دوران حمل یا وضع حمل کے بعد اس تکلیف میں مبتلا ہوجاتی ہیں۔ عرق النساء عام طور پر ایک ٹانگ میں ہوتا ہے۔ لیکن شدید صورت میں دونوں ٹانگیں بیک وقت متاثر ہو سکتی ہیں۔ درد کی صورت میں متاثرہ ٹانگ کو دبا کر دیکھا جائے تو ایک ڈوری کی شکل میں پوری ٹانگ میں درد ہوتا ہے اور ٹانگ میں سختی محسوس ہوتی ہے۔ شدید حالت میں پیر سن ہونے لگتا ہے۔

اسباب

عرق النساء کے کئی اسباب ہیں۔ سب سے عام سبب عصب پر دباؤ پڑ جاتا ہے۔ ایسا کمر کے مہروں کے درمیان پائی جانے والی ڈسک کے اپنی جگہ سے ہٹ جانے کی وجہ سے ہوتا ہے یا کمر کے مہروں کی ساخت کی تبدیلی اس کا سبب بن جاتی ہے۔ ایسا عام طور پر درج ذیل وجوہات کی بنا پر ہوتا ہے۔

1۔ کسی وزنی شے کو جھک کر اس طرح اٹھانا کہ سارا زور کمر پر پڑے۔

2۔ وزنی سامان ہاتھوں سے اٹھا کر اوپر

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

چڑھنا یا اترنا۔

3۔ پڑھتے اور لکھتے وقت اپنی کمر کو سیدھا نہ رکھنا۔

4۔ اونچی ایڑی کے جوتوں کا استعمال۔

کچھ امراض بھی عرق النساء کا سبب بن جاتے ہیں۔ امراض جو ہڈیوں کی بناوٹ کو متاثر کرتے ہیں۔ جیسے کہ ہڈیوں کی دق، گٹھیا اور آتشک وغیرہ۔ گٹھیا اور دق میں ہڈیوں کی ساخت کمزور اور بھربھری ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے وہ اپنی جگہ قائم نہیں رہ پاتی اور قریبی اعصاب پر دباؤ پڑنے لگتا ہے۔ بسا اوقات زہریلے مادے اعصاب کو متاثر کر دیتے ہیں۔ اس لیے اکثر زہر خورانی کے واقعات کے بعد عرق النساء ہوتے دیکھا گیا ہے۔

اس کے علاوہ نم جگہ پر بیٹھنے، گیلے کپڑے پہنے رہنے یا دیر تک بھیگے رہنے سے بھی یہ درد ہو جاتا ہے اور کبھی کبھی شدید قبض بھی اس کا سبب بن سکتا ہے۔

علامات

سرین سے نیچے اور پیچھے کی جانب شدید درد ہوتا ہے جب کسی کو ایسا درد ہو تو یہ معلوم کرنے کے لیے کہ آیا یہ عرق النساء کا درد ہے یا نہیں۔ مریض اپنی پشت دیوار سے لگا کر کھڑے ہو جائیں اور متاثرہ ٹانگ کو سیدھا اور سامنے بغیر گھٹنا موڑے ہوئے اٹھائیں۔ اگر وہ ٹانگ زمین کے ساتھ نوے درجے کا زاویہ (زاویہ قائمہ) بنانے لگے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ عرق النساء کا درد نہیں ہے۔ اگر ٹانگ اوپر اٹھاتے ہوئے درد اور کھنچاؤ اعصاب میں شروع ہو جائے اور پھر ٹانگ اٹھانا ممکن نہ ہو تو یہ عرق النساء کی علامت ہے۔

علاج

عرق النساء کے درد کے لیے چند یونانی مفردات کے نسخے تحریر کیے جا رہے ہیں۔

❖.... سورنجان شیریں پچیس گرام، اسگندھ پچیس گرام، سونٹھ پچیس گرام، اجوائن خراسانی پچیس گرام۔

تمام ادویات کا باریک سفوف بنالیں دو دو گرام سفوف صبح نہار منہ اور شام پانی سے لیں۔

❖.... پوست بیخ ذرد بارہ گرام، مصبر بارہ گرام، سورنجان شیریں بارہ گرام۔ تینوں ادویہ کا باریک سفوف بنالیں صبح نہار منہ اور شام ایک ایک گرام سفوف پانی کے ساتھ لیں۔

❖.... چوب چینی پانچ گرام لے کر ایک گلاس پانی میں رات کو بھگو دیں اور ہلکی آنچ پر پانی اتنا پکائیں کہ ایک تہائی پانی رہ جانے پر چھان کر نہار منہ پئیں۔

❖.... پوست خشخاش پچاس گرام، گل نیتو پچاس گرام، بکائن کے پتے پچاس گرام، آکاس بیل پچاس گرام۔ تمام ادویہ کو چوتھائی بالٹی پانی میں جوش دیں۔ جب اچھی طرح جوش آجائے تو اسے چھان کر لوٹے کی ٹونٹی سے درد کے مقام پر ڈالیں۔

یہ خیال رہے کہ پانی اتنا گرم ہو کہ جسم کو سینک محسوس ہو اس کے بعد متاثرہ جگہ کو تولیہ سے خشک کرلیں۔ اب روغن بابونہ، روغن قسط اور روغن کلکنی پچیس پچیس ملی گرام ملا کر ہلکے ہاتھ سے مالش کریں۔

❖.... روغن سورنجان تلخ کی ہلکے ہاتھ سے متاثرہ جگہ پر مالش کریں۔

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

www.paksociety.com

❖.... سرسوں کے تیل میں چند لہسن کے جوئے جلا لیجیے۔ پھر اس تیل سے مالش کیجیے۔ مزید برآں روزانہ نہار منہ لہسن کے دو جوئے گرم دودھ کے ساتھ کھائیے۔

احتیاط

عرق النساء کے درد میں جس قدر دوا کی ضرورت ہوتی ہے، اسی قدر پرہیز اور احتیاط کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ مثلاً مریض کو ٹھنڈک سے بچاؤ کی کوشش کرنی چاہیے۔ مرطوب، تنگ و تاریک جگہوں پر رہنے سے گریز کرنا چاہیے۔ مریض کو بیٹھنے اور سونے کے دوران اپنی پوزیشن بدلتے رہنا چاہیے۔ زیادہ دیر کھڑے ہونے اور زیادہ دیر بیٹھنے سے گریز کرے۔ سیدھا سوتے وقت تکیہ اپنے گھٹنوں کے نیچے رکھے۔ کروٹ لے کر لیٹنے، تو ٹانگیں ذرا موڑ کر گھٹنوں کے درمیان تکیہ رکھ کے سوئے۔ اس سے ریڑھ کی ہڈی اور اعصاب پر کم دباؤ پڑتا ہے۔ بیٹھتے وقت کرسی کے پیچھے تکیہ اور کشن وغیرہ رکھے تاکہ کمر کو سہارا ملتا رہے۔ مریض کو پانی میں رہنے سے احتیاط برتنی چاہیے۔ مریض کو چاہیے کہ وہ غسل، صبح گیارہ بجے کے بعد اور دوپہر' تین بجے سے قبل کر لیا کرے اور اس کے بعد ہوا لگنے سے بچنا چاہیے۔ مریض کو قبض سے بچنا چاہیے کیوں کہ اس سے شیائیکا عصب میں کھنچاؤ پڑ سکتا ہے۔ مریض کو وزن نہیں اٹھانا چاہیے اور نہ ہی بہت زیادہ مشقت والا کام کرنا چاہیے۔ مریض کو چاہیے کہ وہ فرش پر یا کسی سخت جگہ پر ہلکا گدا بچھا کر سوئے۔ بہت زیادہ ذہنی دباؤ اور ذہنی پریشانی سے بھی عرق النساء کی تکلیف میں اضافہ ہو سکتا ہے۔

پرہیز

مریض ایسی غذا کھائے جو غذائیت سے بھرپور ہو۔ اس بیماری کے باعث شیائیکا عصب پر مزید دباؤ پڑتا ہے۔ کیلشیم و وٹامن سے بھرپور غذا اعصاب اور پٹھوں کو تقویت بخشتی اور درد سے بچاتی ہے۔ پوٹاشیم بھی پٹھوں میں لچک پیدا کرنے میں معاون بنتا ہے۔ چنانچہ دہی، دلیہ، مغزیات، پھل اور تازہ سبزیاں اپنی غذا میں شامل رکھیے۔ گاجر اور چقندر کا رس نوش کیجیے۔ یہ شیائیکا سے جلد نجات دلانے میں مدد کرے گا۔ پانی خوب پیجیے۔ ادرک، لہسن، ہلدی کو اپنی غذا میں شامل رکھیے۔ تلسی، یا کی چائے بھی اس مرض میں مفید ہے۔ گائے کا گوشت، اچار، چٹنی، سرکہ، زیادہ چکنائی، تیز مرچ مسالے سے اور مرغن چاولوں سے پرہیز کیا جائے۔

❄

عظیمی کی ہوم ڈلیوری اسکیم

عظیمی کی مصنوعات مثلاً وزن کم کرنے کے لیے مہزلین ہربل ٹیبلیٹ، سن ریز ہربل شیمپو، شہد، بالوں کے لیے ہربل آئل، رنگ گورا کرنے والی ہربل کریم شین سم اور دیگر مصنوعات کراچی میں ہوم ڈلیوری اسکیم کے تحت گھر بیٹھے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

مطلوبہ اشیاء منگوانے کے لیے اس نمبر پر رابطہ کیجیے:

021-36604127

SCANNED BY AMIR
READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

اشرف باجی کے ٹوٹکے

ٹوٹکوں کا استعمال دنیا بھر میں عام ہے۔ ٹوٹکوں سے مرد بھی فائدہ اٹھاتے ہیں اور خواتین بھی.... تاہم امور خانہ داری میں ٹوٹکوں کی ضرورت زیادہ پڑتی ہے۔ خانہ داری چونکہ خواتین کا شعبہ سمجھا جاتا ہے اس لیے ٹوٹکوں کا استعمال بھی خواتین زیادہ کرتی ہیں۔

محترمہ اشرف سلطانہ برسہابرس سے مرکزی مراقبہ ہال میں خدمت خلق کے پروگرام سے وابستہ ہیں۔ خاص و عام میں اشرف باجی کے نام سے معروف ہیں۔ آپ ایک کوالیفائیڈ طبیبہ بھی ہیں۔ اگر آپ بھی اپنی آزمودہ کوئی ترکیب قارئین کو بتانا چاہیں تو روحانی ڈائجسٹ کی معرفت اشرف باجی کو لکھ بھیجیے۔

آٹے کے کیڑے

آٹے کو ذرا سی بھی نمی مل جائے تو اس میں ننھے ننھے سیاہی مائل سرخ رنگ کے کیڑے پڑ جاتے ہیں جو بتدریج بڑھتے رہتے ہیں اور صحت و سہولت دونوں معاملات میں پریشانی کا باعث بن جاتے ہیں۔ اس مسئلے کا حل یہ ہے کہ آٹے میں سوکھی ادرک یعنی سونٹھ کا ایک ٹکڑا رکھ دیں۔ کیڑے حیرت انگیز طور پر غائب ہو جائیں گے۔

باسمتی چاول

اچھے معیار کے باسمتی چاول کو جلد کیڑا لگ جاتا ہے انہیں ہوا بند برتنوں میں رکھیے۔ سونٹھ یا خشک نیم کے پتے چاولوں میں رکھنے سے کیڑے چاولوں کے قریب نہیں پھٹکتے۔

گری دار پھلیاں

بادام، پستہ، اخروٹ، مونگ پھلی وغیرہ کو محفوظ کرتے ہوئے اس بات کا ہمیشہ خیال رکھیں کہ ان میں نمی نہ پہنچ پائے۔ اگر انہیں برتن میں محفوظ کرنے

Reading Section

SCANNED BY AMIR

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

سے پہلے ہلکا سا بھون لیا جائے تو یہ خراب نہیں ہوں گے یا پھر انہیں فریج میں اسٹور کریں لیکن فریج سے نکالنے کے بعد ان کا زیادہ دیر تک کھلا رکھنا درست نہیں۔

مرچوں میں پھپھوندی

پسی ہوئی لال مرچ میں پھپھوندی لگ سکتی ہے جبکہ مرچ کو کیڑے کھا جاتے ہیں۔ لہٰذا ثابت مرچ کو بوتل یا مرتبان کو اچھی طرح کس کر بند رکھیے۔ پسی ہوئی مرچ میں تھوڑا سا نمک ملا دیا جائے تو یہ محفوظ رہتی ہے۔

ناریل

ناریل یا کھوپرا کچن کی ان چیزوں میں سے ایک ہے جو بہت جلد خراب ہو جاتی ہیں۔ اگر گھر میں پسا ہوا یا کترا ہوا کھوپرا رکھا ہوا ہے تو پہلے اسے ہلکا سا بھون لیں۔ اس سے یہ چند دنوں تک محفوظ رہے گا۔

کان میں پانی پڑ جائے تو

اگر غسل کرتے وقت کان میں پانی پڑ جائے تو از خود کوئی دوا ہرگز استعمال نہ کریں بلکہ الٹے پاؤں چلیں، کان سے پانی نکل جائے گا۔

دوسرے شہر میں داخل ہونے سے پہلے

آپ اگر کسی نئے شہر میں داخل ہو رہے ہیں تو وہاں کے پیاز سب سے پہلے استعمال کریں، اس سے شہر کے وبائی امراض سے حفاظت ہوگی۔

کم صابن میں اجلے کپڑے

کپڑوں کو دھونے سے پہلے گرم پانی میں تھوڑی سی پھٹکری سفوف کی شکل میں ملا دیں، یوں صابن کم لگے گا اور کپڑے اُجلے دھلیں گے۔

ڈسٹ بن کی بو دور کرنا

ڈسٹ بن صاف رکھنے کے لیے ٹوکری دھو کر خشک کر لیں، اس میں ایک شاپر لگائیں پھر ایک عدد لیموں کے چار عدد ٹکڑے کر کے ڈسٹ بن میں ڈال دیجیے، اس سے ڈسٹ بن میں کچھ بھی ڈالیں، کچن میں کچرے کی بو نہیں پھیلے گی اور صفائی میں بھی آسانی ہوگی۔ ہفتہ بھر میں ایک مرتبہ ڈسٹ بن تیز دھوپ میں رکھیں۔

کہنی کے سیاہ دھبوں کا خاتمہ

لیموں کاٹ کر ان کا رس نکال لیں، چھلکوں میں سفید سرکہ لگائیں اور پھر چینی ڈال کر کہنیوں پر رگڑیں، جلد کی سیاہ رنگت صاف ہو جائے گی۔

دھنیا کو محفوظ کریں

ہرا دھنیا کاٹ کر سلور کے ڈھکن والے برتن میں ڈال کر ریفریجریٹر میں رکھ دیں، ہفتوں تک دھنیا کی رنگت، ذائقہ اور غذائیت برقرار رہتی ہے۔

شیشے کی کرچیاں بآسانی چنیں

بعض اوقات قالین پر کانچ کی چیز ٹوٹ جاتی ہے تو اس کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے سمیٹنے میں دقت پیش آتی ہے، اس کا حل یہ ہے کہ فلالین کا کپڑا لے کر جس جگہ کانچ کے ٹکڑے پڑے ہوں، وہاں آہستگی سے رگڑیں۔ کانچ کے ٹکڑے کپڑے سے چپک جائیں گے اور قالین صاف ہو جائے گا۔

بادام کی تازگی برقرار رکھیں

بادام کو دیر تک تازہ حالت میں رکھنے کے لیے جس برتن میں بادام محفوظ کیے جائیں، اس میں ایک چمچ چینی شامل کریں اور برتن کا ڈھکن خوب اچھی

READING Section

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

طرح بند کردیں، بادام سالوں تک بہترین حالت میں رکھے جاسکتے ہیں۔

موم بتیوں کی عمر بڑھانا

اگر آپ موم بتیوں کی عمر بڑھانا چاہتے ہیں تو انہیں ریفریجریٹر میں رکھیں، اس سے موم بتیوں کی عمر بڑھے گی۔

چاول ٹوٹنے سے بچائیں

چاول پکانے سے قبل دھو کر انہیں کچھ دیر گرم پانی میں بھگو دیں اس طرح چاول پکانے کے دوران ٹوٹنے سے محفوظ رہیں گے اور کھلے ہوئے پکیں گے۔

جما ہوا گوشت فوری پگھلائیں

جمے ہوئے گوشت کو فوری پگھلانے کے لیے اسے نمک ملے پانی میں بھگو دیں، گوشت جلد پگھل جائے گا۔ اب چھوٹے حصوں میں تقسیم کر کے سادہ پانی سے دھولیں، گوشت پکانے کے لیے چند منٹوں میں تیار ہے۔

اُبلتے دودھ کو گرنے سے بچانا

دودھ گرم کرنے سے قبل دیگچی کے پیندے میں ہلکا سا مکھن لگادیں، دودھ پکتا رہے گا لیکن ابلے گا نہیں اور گرنے سے محفوظ رہے گا۔

ربڑ کی اشیاء کی عمر بڑھائیں

اگر آپ چاہتی ہیں کہ ربڑ کی اشیاء دیرپا ثابت ہوں تو انہیں صندوق میں رکھنے سے پہلے ان پر ٹالکم پاؤڈر چھڑک دیں اس ٹوٹکے سے ان کی پائیداری بڑھ سکتی ہے۔

*

دنیا کا سب سے چھوٹا ملک "انکلاوا"

ریاست ہائے انکلاوا دنیا کی سب سے چھوٹی ریاست ہے۔ اس کا سائز اتنا ہی ہے جیسے گھر کے پچھواڑے کسی باغیچے کا۔ انکلاوا کا رقبہ 93 مربع میٹر ہے۔ ان سب کے باوجود جلد ہی اسے ایک الگ ملک کا درجہ دے دیا جائے گا۔ انکلاوا کی ریاست سلوینیا اور کروشیا کی سرحدوں کے درمیان ہے۔ اس کے بانیان کا کہنا ہے کہ انہیں ملک بنانے کا حق حاصل ہے، کیونکہ اس جگہ پر کسی ملک کا بھی قبضہ نہیں، یہ جگہ دونوں ممالک میں سے کسی ملک کا حصہ شمار نہیں ہوتی۔ ایک بانی، پیوٹر واورزنکیو یچکس، کا کہنا ہے کہ انہیں ایسا ملک بنانے کا خیال آیا جہاں کوئی بھی

رنگ، نسل، مذہب یا قومیت سے بالاتر ہو کر اپنے خیالات کا اظہار کر سکے، ایسا ملک جہاں کوئی بھی ٹیکس کی فکر کیے بغیر کما سکے۔ ابھی تک اس ملک کا کوئی شہری نہیں ہے۔ یہ ملک سلوینیا کے قصبے میٹلیکا کے نزدیک اور کروشیا کے دارالحکومت زگریب سے 50 کلو میٹر دور ہے۔ انتہائی چھوٹے رقبے کا یہ دوسرا ملک ہے جو اس ماہ بننے جارہا ہے۔ انتہائی چھوٹے درجے کے یہ ملک انٹرنیٹ پر اپنے شہری بھرتی کرتے ہیں۔ انکلاوا میں پانچ سرکاری زبانیں پولش، کروشین، سلوینین، منڈرائین اور انگریزی ہوں گی۔ ریاست کے لیے آئین کی بھی تیاری کی جارہی ہے۔

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

جسم کے عجائبات

انسانی جسم بظاہر ایک سادہ سی چیز ہے مگر اس کے اندر ایک کائنات چھپی ہوئی ہے۔ یوں تو پورا جسم ایک قدرتی نظام کا پابند ہے مگر ہر عضو کا ایک اپنا باقاعدہ واضح نظام بھی ہے۔ ہر نظام ایک نہایت ہی حیرت انگیز طریقے سے ایک دوسرے کے ساتھ مربوط ہے۔

"جسم کے عجائبات" کے عنوان سے محمد علی سید صاحب کی تحقیقی کتاب سے انسانی جسم کے اعضاء کی کہانی ان کی اپنی زبانی قارئین کی دلچسپی کے لیے ہر ماہ شائع کی جارہی ہے۔

محمد علی سید

خون کے سرخ ذرات جب ان باریک ترین نالیوں سے ایک ایک کر کے گزرتے ہیں تو ایک طرف تو ان میں موجود کاربن ڈائی آکسائیڈ خون کی ان نالیوں کی اندرونی سطح پر بچھی ہوئی جھلی کے اندر جذب ہوتی رہتی ہے اور عین اسی وقت خالی ہوجانے والے خون کے سرخ ذرات ایلیولائی کے اندر تروتازہ، صاف اور مرطوب ہوا کے ساتھ آنے والی آکسیجن کو اپنے اندر بھرتے جاتے اور آگے بڑھتے جاتے ہیں۔

(گزشتہ سے پیوستہ)

شاید آپ جانتے ہوں کہ جسم کے بیشتر اعضائے رئیسہ خاص طور پر دل خودکار انداز سے کام کرتا ہے۔ یعنی اس کے دھڑکنے میں آپ کا اپنا کوئی کردار نہیں ہوتا۔ سانس تو آپ اپنی مرضی سے کچھ دیر کے لیے روک سکتے ہیں، اس کے برعکس دل کی دھڑکن کو اپنی مرضی سے روکنا آپ کے لیے ناممکن ہے۔ ہم یعنی آپ کے پھیپھڑے بھی اکثر ایک خودکار انداز سے کام کرتے ہیں یا یوں کہہ لیں کہ ہمیں آٹومیٹک طریقے پر کام کرنا پڑ جاتا ہے۔

بہت سے بچوں کو سانس روکنے کی عادت سی پڑ جاتی ہے۔ بچہ اتنی دیر تک سانس روک لیتا ہے کہ اس کے ہونٹ نیلے پڑ جاتے ہیں اور اس پر نیم بے ہوشی کی سی کیفیت طاری ہوجاتی ہے۔ ایسے میں بچے کے والدین پریشان ہوجاتے ہیں لیکن یہ پریشانی بے وجہ ہوتی ہے اس لیے کہ اس سے پہلے کہ سانس روکنے کی وجہ سے وہ کسی شدید مشکل سے دوچار ہو، سانس لینے کا ایک خودکار نظام خودبخود کام کرنا شروع کر دیتا ہے۔ اب بچے کے لیے سانس نہ لینا ممکن ہی نہیں رہتا۔ وہ چاہے یا نہ چاہے اسے سانس لینا پڑتا ہے۔

سانس لینے کا یہ خودکار نظام آپ کی گدی اور سر

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 | PAKSOCIETY

کے درمیان واقع ہے۔ اسے میڈیولا اوب لونگیٹا (Medulla Oblongata) کہا جاتا ہے۔ یہ وہ مقام ہے جہاں مغز کی نلی (Spinal Cord) ریڑھ کی ہڈی سے گزر کر گردن کے پیچھے سے دماغ کے اندر داخل ہوتی ہے۔

دماغ کا یہ حصہ کیمیکلز کی شناخت کا ماہر ہے۔ خون میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کی مقدار بڑھنے سے خون کے اندر ہلکی سی تیزابیت پیدا ہو جاتی ہے۔ دماغ کے اندر سانس کے خودکار نظام کو بحال کرنے والے اس مرکز کے "حساس آلات" اس تیزابیت کا فوری پتا چلا لیتے ہیں اور اس کے ممکنہ خطرات کو دور کرنے کے لیے ہمیں (پھیپھڑوں کو) حکم دیتے ہیں کہ ہم اپنے کام یعنی سانس لینے کی رفتار میں اضافہ کر دیں۔ اس حکم کے ملتے ہی ہم خودکار انداز سے سانس لینا شروع کر دیتے ہیں اور ذرا سی دیر میں سب کچھ معمول پر آ جاتا ہے۔

جب آپ تیز بھاگ رہے ہوں یا ورزش کر رہے ہوں اس وقت بھی دماغ کا یہی حصہ آپ کے سانس لینے کی رفتار کو تیز تر کرتا ہے تاکہ جسم کے تمام اعضاء تک تازہ آکسیجن کی سپلائی میں خلل واقع نہ ہو۔ آکسیجن کی فراہمی میں کمی آنے سے انسان معذور بھی ہو سکتا ہے اور اس جہانِ فانی سے رخصت بھی۔

اگر آپ آرام سے اپنے بیڈ پر لیٹے ہوئے ہیں تو آپ کو ہر منٹ میں آٹھ لیٹر کے بقدر ہوا درکار ہوتی ہے۔ بیٹھے ہیں تو سولہ، چہل قدمی کر رہے ہیں تو چوبیس، دوڑ رہے ہیں تو آپ کو ہر منٹ میں ہوا کے پچاس لیٹر درکار ہوتے ہیں۔

اگر آپ دفتر میں ایک ہی کرسی میز پر کام کرنے والے لوگوں میں شامل ہیں تو آپ کی آکسیجن کی ضروریات زیادہ نہیں ہوں گی۔ عام طور پر آپ ایک منٹ میں سولہ مرتبہ سانس لیتے ہیں۔ ہر مرتبہ آدھا لیٹر کے برابر ہوا ہم پھیپھڑوں کے اندر پہنچتی ہے۔ ہمارے لیے یہ "سمندر سے ملے پیاسے کو شبنم" والی بات ہے۔ آپ ہوا کے بیکراں سمندر میں زندگی گزارتے ہیں۔ ہوا کا یہ سمندر زمین سے آسمان تک موج در موج پھیلا ہوا ہے اور آپ اس سمندر سے ایک وقت میں صرف آدھا لیٹر ہوا حاصل کرتے ہیں حالانکہ ہم یعنی آپ کے پھیپھڑے ایک وقت میں اس سے آٹھ گنا زیادہ ہوا اپنے اندر بھر سکتے ہیں۔ مزے کی بات یہ ہے کہ ہوا کی یہ معمولی مقدار بھی پوری کی پوری ہم تک نہیں پہنچتی۔ اس کا ایک تہائی حصہ آپ کی سانس کی نالی اور ہوا کی چھوٹی گزرگاہوں میں کہیں رہ جاتا ہے۔

آپ اپنی ناک کی کہانی میں پڑھ چکے ہیں کہ ہم پھیپھڑوں کو ایک خاص درجۂ حرارت والی صاف شفاف اور مرطوب ہوا درکار ہوتی ہے۔ اس خاص قسم کی ہوا کو ہم تک پہنچانے میں آپ کی ناک، حلق اور آنکھوں میں موجود بہت سارے غدود اور ناک کی درمیانی ہڈی بڑا اہم کردار ادا کرتی ہے۔ آنکھوں کے قریب موجود یہ غدود آنکھوں کو آنسوؤں کی نمی سے بروقت صاف کرتے رہتے ہیں۔ اسی طرح ناک میں رطوبت پیدا کرنے والے غدود اور حلق میں رطوبت تیار کرنے والے غدود کام کرتے ہیں اور یہ سب غدود مل کر ایک دن میں قریباً آدھا لیٹر کے برابر رطوبت پیدا کرتے ہیں۔ یہی رطوبت ہمارے یعنی پھیپھڑوں میں آنے والی ہوا کو مرطوب بناتی ہے۔

ہمیں روزانہ بلکہ آپ کی ہر سانس کے ساتھ

www.paksociety.com
READING Section
SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

طرح طرح کے خطرات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ آپ کی ہر سانس کے ساتھ بے شمار اقسام کے بیکٹریاز، وائرس اور جراثیم سانس کی گزرگاہ میں داخل ہوتے رہتے ہیں۔ جسم کے ان نادیدہ دشمنوں سے آپ کو بچانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے جسم کے اندر کئی کئی حفاظتی اقدامات کیے ہیں۔ مثلاً سانس کے ساتھ اندر آنے والے جراثیم کی اکثریت تو ناک اور حلق کے اندر ہی فنا کر دی جاتی ہے۔ یہ کام وہی جراثیم کش رطوبت سرانجام دیتی ہے جو آپ کی آنکھوں، ناک اور حلق میں ہر وقت موجود رہتی ہے۔ اسے لائسوزائم (Lysozyme) کہا جاتا ہے (اس کی تفصیل آپ آنکھوں کی کہانی میں پڑھ چکے ہیں)۔

چالاک قسم کے مہلک جراثیم جو "ان حفاظتی چوکیوں" سے بچ کر ہم پھیپھڑوں کے گرم مرطوب اور تاریک علاقوں تک پہنچنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں انھیں ہماری نالیوں کے اندر گھومنے والے سفید خلیے موت کے گھاٹ اتار دیتے ہیں۔ فیگو سائٹس نامی یہ سفید خلیے گھپ اندھیرے میں بھی دشمن کو پہچاننے میں دیر نہیں لگاتے۔ وہ مہلک جراثیم کو دیکھتے ہی ان پر حملہ آور ہو جاتے ہیں اور انھیں کھا پی کر چٹ کر جاتے ہیں۔ (ان خلیوں کی کہانی آپ پڑھیں گے)

ہوا کی آلودگی ہمارے لیے سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ آپ کے تمام دوسرے اعضاء کی نسبت باہر کا ماحول ہم پھیپھڑوں کو براہ راست متاثر کرتا ہے۔ صنعتی آلودگی، گاڑیوں کا دھواں، طرح طرح کی گیسیں ہمارے اندر موجود نازک نسیجات کو سخت نقصان پہنچاتی ہیں۔ ہم اپنی نزاکت کو دیکھتے ہیں اور اس زہریلی آلودگی کے باوجود اپنی کارکردگی کو دیکھتے ہیں تو اپنے بنانے والے کی قدرت پر حیران رہ جاتے ہیں کہ سلفر ڈائی آکسائیڈ، جست (لیڈ) اور نائٹروجن ڈائی آکسائیڈ جیسے خطرناک مرکبات کے اثرات کو ہم کس طرح برداشت کر لیتے ہیں۔ ان میں سے کئی مرکبات تو ایسے ہیں کہ اگر انھیں آپ اپنے نائیلون کے موزے پر ڈال دیں تو موزہ پگھل جائے گا۔ بہرحال آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں اتنے بدترین حالات میں ہم کس طرح کام کرتے ہیں۔

آلودہ ہوا کا جو معیذ میں نے اوپر بیان کیا ہے اس میں سے آپ کے سانس لینے کے لیے پاک صاف ہوا فراہم کرنا آسان کام نہیں ہے۔ ہوا کی صفائی کا یہ کام اگر آپ خود کرنا چاہیں تو اس کے لیے آپ کو کئی ٹن وزنی ایئر کنڈیشنر ہر وقت اپنے ساتھ رکھنا ہوں گے۔ اس شرط کے ساتھ کہ نہ لوڈ شیڈنگ ہو اور نہ کسی لمحے ایئر کنڈیشنر میں کوئی خرابی پیدا ہو۔ آپ کے بنانے والے نے آپ کو اس دردسری سے بچا رکھا ہے لیکن اس مقصد کے لیے اس نے جو مختصر، نازک اور نادر و نایاب آلات آپ کے جسم میں لگائے ہیں ان کے بارے میں آپ نہ کبھی غور کرتے ہیں اور نہ شکر۔

بہرحال اس آلودہ ہوا کی صفائی کا کام آپ کی ناک سے شروع ہوتا ہے۔ سانس کے ساتھ آنے والے گرد و غبار کے بڑے ذرات تو نمی میں ڈوبے ہوئے ناک کے بالوں میں چپک جاتے ہیں۔ وہ چپ چپی رطوبت جو آپ کی ناک حلق اور سانس کی نالیوں میں ہر وقت موجود رہتی ہے گرد و غبار اور دھوئیں کے نادیدہ ذرات کو اپنے اندر چپکا لیتی ہے۔

(جاری ہے)

www.paksociety.com
SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

کیفیاتِ مراقبہ

ترقی یافتہ ممالک میں مراقبے کے موضوع پر سائنسی بنیادوں پر تحقیق کا کام شب و روز جاری ہے۔ جدید سائنسی آلات سے اخذ کیے جانے والے نتائج سے یہ ثابت ہوا ہے کہ مراقبے سے انسان کو ہمہ جہت فوائد حاصل ہوسکتے ہیں۔ ان تحقیقی نتائج کے پیشِ نظر مغرب میں تو مراقبہ کو ایک ٹیکنالوجی کی حیثیت دے دی گئی ہے۔ ان تحقیقات سے یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ مراقبے سے ہماری عام زندگی پر بھی کئی طرح کے خوشگوار اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ مراقبے کے ذریعے کئی جسمانی اور نفسیاتی بیماریوں سے نجات مل سکتی ہے، کارکردگی اور یادداشت میں اضافہ ہوتا ہے اور ذہنی صلاحیتوں کو جلا ملتی ہے۔

ماضی میں مشرق کے اہلِ روحانیت نے ماورائی علوم کے حصول میں مراقبے کے ذریعے کامیابیاں حاصل کیں۔

ان صفحات پر ہم مراقبے کے ذریعہ حاصل ہونے والے مفید اثرات مثلاً ذہنی سکون، پرسکون نیند، بیماریوں کے خلاف قوتِ مدافعت میں اضافہ وغیرہ کے ساتھ روحانی تربیت کے حوالے سے مراقبے کے فوائد بھی قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ اگر آپ نے مراقبے کے ذریعے اپنی شخصیت اور ذہنی کیفیت میں مثبت تبدیلی محسوس کی ہے تو صفحات کے ایک طرف تحریر کرکے روحانی ڈائجسٹ کے ایڈریس پر اپنے نام اور مکمل پتے کے ساتھ ارسال کردیجیے۔ آپ کی ارسال کردہ کیفیات اس کالم میں شائع ہوسکتی ہیں۔

کیفیاتِ مراقبہ

روحانی ڈائجسٹ 1/7، D-1 ناظم آباد۔ کراچی 74600

READING Section

SCANNED BY AMIR

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

میں ڈر، خوف اور وسوسوں میں مبتلا انسان تھا۔ مجھے ہر وقت یہ خیال ستاتا رہتا کہ میں زندگی میں کامیاب انسان نہیں ہوں حالانکہ میں ایک پرائیوٹ ادارے میں اچھے عہدے پر ملازم ہوں مگر یوں لگتا ہے کہ اپنی ملازمت میں کامیاب نہیں ہوں۔ ہر وقت ایک خوف سا لگا رہتا کہ کچھ ہو نہ جائے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ میرے پٹھوں اور کمر میں تکلیف رہنے لگی۔ پٹھے ریلیکس نہیں رہتے، مجھے غصہ بھی بہت آنے لگا۔ کبھی کبھی جب پٹھوں میں بہت زیادہ کھنچاؤ ہوتا تو غصہ بھی زیادہ ہو جاتا تھا۔ اس مشکل کی وجہ سے گھریلو زندگی بھی متاثر ہو رہی تھی۔ جب مجھے غصہ آتا تھا تو بیوی کو کوئی نہ کوئی ایسی بات کہہ دیتا تھا کہ جس سے اسے بھی غصہ آجاتا تھا اور پھر ہماری لڑائی ہو جاتی۔ مجھے لگتا کہ میری بیوی مجھ سے خوش نہیں ہے۔ لیکن یہ یقین تھا کہ وہ میرے ساتھ مخلص ہے۔ میں اپنی نوکری کی وجہ سے بھی پریشان تھا۔ یہ ملازمت مجھے پسند نہ تھی۔ پھر بھی اپنے اوپر جبر کرکے یہ ملازمت کر رہا تھا۔ لوگوں کے بے روزگاری کے حالات دیکھتا تھا تو دل کچھ مطمئن ہو جاتا تھا۔ لیکن دو چار روز بعد پھر وہی مشکل، ایسے لگتا تھا کہ جیسے میں اپنے اوپر بڑا بوجھ لیے پھر رہا ہوں۔

مجھے موت سے شدید خوف محسوس ہوتا۔ جب کسی کی موت کا سنتا تو سخت خوف میں مبتلا ہو جاتا۔ زبان سے الفاظ اٹک اٹک کر ادا ہوتے۔

میری اس کیفیت سے سب اہل خانہ خاص طور سے بیوی سخت پریشان تھی۔ اسے میری اذیت کا احساس تھا۔ اس نے اپنے بھائیوں اور والدین سے مشورہ کیا۔ میرا کئی ڈاکٹروں سے چیک اپ اور علاج بھی ہوا مگر کوئی خاص فائدہ نہ ہوا۔ ایک روز میرے سسر کے دور کے عزیز کینیڈا سے پاکستان آئے تو وہ میرے سسرال بھی گئے اور اس وقت میں بھی وہاں موجود تھا۔ مجھے چپ چپ دیکھ کر مہمان بولے میں محسوس کر رہا ہوں تم کچھ پریشان ہو۔ میں نے نفی میں سر ہلایا کہ نہیں.... ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ مگر سسر نے انہیں میری کیفیت سے آگاہ کر دیا۔ انہوں نے ایک نظر میری جانب دیکھ کر کہا میں بھی کچھ اس قسم کی کیفیت سے دوچار رہ چکا ہوں۔ بہت سے علاج کروائے مگر ایک عزیز ترین دوست کے کہنے پر مراقبہ کی مشقیں کیں جس سے آہستہ آہستہ میرے مسائل حل ہونے لگے۔

مراقبہ....! میں نے حیرت سے دریافت کیا۔ کیا مراقبہ خوف سے نجات دلا سکتا ہے....؟ مراقبہ سے اعتماد بحال کس طرح ہو سکتا ہے....؟ اور کیا مراقبہ صحت کی بحالی کا بھی ذریعہ ہے....؟

اتنے بہت سے سوالات پر وہ مسکرائے۔ دیکھو....! آپ کے تمام سوالوں کے جواب میری صورت میں آپ کے سامنے ہیں۔ آج میں پرسکون زندگی گزار رہا ہوں۔ مراقبہ سے مجھے جو فوائد حاصل ہوئے ہیں میں انہیں دوسروں تک پہنچانے کی بھی کوشش کرتا ہوں۔ مراقبہ دراصل اپنی نیچر اور قوتوں کو دریافت کرنے انہیں سودمند طور پر استعمال کرنے میں مدد دیتا ہے۔ مراقبے کے ایک تجربہ کار استاد نے کہا ہے کہ ہم روزمرہ زندگی میں سکون و اطمینان، آسودگی و اطمینان قلب کے لیے کرتے ہیں۔ یہ وہ مقاصد ہیں جن سے مراقبے کا آغاز

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

کیا جاتا ہے۔

اتنا تفصیل سے مراقبہ کی افادیت جاننے کے بعد میں نے خود کو آمادہ کیا کہ آج سے ہی مراقبہ کا آغاز کر دیا جائے۔ میں نے مراقبہ کرنے کا طریقہ اچھی طرح سے ذہن نشین کیا۔ نماز عشاء سے فارغ ہو کر مراقبہ کا ارادہ کیا مگر نجانے کیوں ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ یہ مشقیں مجھ سے ہو گیں بھی یا نہیں.... ارادہ کرتا اور توڑ دیتا۔ آخر بے دلی سے مراقبہ شروع کیا۔ چند منٹ مراقبہ میں بیٹھا تھا کہ بیقراری ہونے لگی لہٰذا مراقبہ ختم کر دیا۔ دوسرے تیسرے دن یہاں تک کہ کئی روز تک یہ سلسلہ برقرار رہا۔ ایک رات بیٹھا سوچ رہا تھا کہ مراقبہ کروں یا نہ کروں۔ تو کینیڈا سے آئے ہوئے صاحب کی بات یاد آئی۔

"انسان اپنے تجربوں اور غلطیوں سے ہی سیکھتا ہے۔ ایک ننھا بچہ جب پہلی مرتبہ کھڑے ہونے اور چلنے کی کوشش کرتا ہے تو کئی مرتبہ گرتا ہے، چوٹ بھی کھاتا ہے لیکن ہمت نہیں ہارتا۔ بار بار کوشش کرکے آخرکار جب چلنا سیکھ لیتا ہے تو کتنا خوش ہوتا ہے۔"

میں نے بچے کی مثال کو مدنظر رکھتے ہوئے پرسکون زندگی کے حصول کے لیے دوبارہ مراقبہ شروع کر دیا۔ اس مرتبہ بیقراری کچھ کم تھی۔

کئی روز کی مشقوں کے بعد ایک روز مراقبہ میں بیٹھا تھا نظروں کے سامنے ایک میدان دکھائی دیا۔ یہ ایک بہت بڑا میدان تھا جہاں حد نگاہ تک زمین پر سبزے کی چادر بچھی ہوئی تھی صبح کے وقت ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ افق پر سورج طلوع ہو رہا ہے۔

ایک روز مراقبہ میں دیکھا کہ ایک طویل و عریض صحرا ہے۔ دور دور تک سوائے ریت کے اور کچھ بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ دھوپ بہت تیز تھی۔ چلتے چلتے مجھے شدید پیاس محسوس ہونے لگی مگر پانی کہیں دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ کافی دور ریت کی چمک پانی کے ہونے کا تاثر دے رہی تھی۔ دور اس صحرا میں ایک جھونپڑی دکھائی دی۔ وہاں پہنچا تو اس جھونپڑی میں ایک بزرگ موجود تھے۔ انہوں نے مجھے پینے کے لیے ٹھنڈا اور میٹھا مشروب دیا۔

مراقبہ ختم کیا تو اس مشروب کا ذائقہ زبان محسوس کر رہی تھی۔

ایک روز مراقبہ میں دیکھا کہ سرسبز پہاڑوں پر کالی گھٹا چھائی ہوئی ہے۔ کچھ دیر میں تیز برسات ہونے لگی۔ میں ایک درخت کے نیچے بیٹھ کر بارش

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

www.paksociety.com

توحید و رسالت

پوری نوع انسانی میں ایک باہمی ربط اور تعلق ہے اور یہ ربط اور تعلق انسان کو یقین فراہم کرتا ہے کہ انسان مخلوق ہے۔ مخلوق سے مراد یہ ہے کہ اس کا کوئی سرپرست ہے جس نے اسے پیدا کیا اور زندگی گزارنے کے لئے وسائل مہیا کئے۔

علمائے دین اور دنیا کے مفکرین کو چاہیے کہ وہ مل کر خالق اور مخلوق کے تعلق کو صحیح طرزوں میں سمجھنے کی کوشش کریں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ قلبی تعلق استوار کرنے کے لئے جدوجہد کریں، یہی وہ یقینی عمل ہے جس سے نوع انسانی کو ایک مرکز پر جمع کیا جاسکتا ہے۔

اس وقت نوع انسانی مستقبل کے خوفناک تصادم کی زد میں ہے۔ دنیا اپنی بقا کی تلاش میں لرز رہی ہے۔ آندھیاں چل رہی ہیں، سمندری طوفان آرہے ہیں، زمین پر موت رقص کر رہی ہے۔

انسانیت کی بقا کے ذرائع توحید باری تعالیٰ کے سوا کسی اور نظام میں نہیں مل سکتے۔

ترجمہ: اے لوگو! اپنے پروردگار کی عبادت کرو جس نے تمہیں اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔ جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت بنایا اور آسمان سے پانی برسا کر تمہارے کھانے کے لئے پھلوں کو نکالا، پس تم اللہ کے ساتھ شریک نہ بناؤ اور تم جانتے تو ہو۔ (سورۃ البقرہ۔ 21-22)

خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ! کونسا گناہ اللہ کے نزدیک سب سے بڑا ہے؟"......

آپ ﷺ نے فرمایا "یہ کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرو حالانکہ تمہیں پیدا کرنے والا اللہ ہے"۔
(صحیح بخاری، کتاب الایمان، جلد اول صفحہ نمبر 180)

اللہ تعالیٰ کو یکتا اور وحدہٗ لاشریک ماننا، اللہ کے آخری پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی رسالت اور ختم نبوت کو زبان اور دل سے قبول کرنا ایک مسلمان کے لئے لازم ہے۔ عقیدۂ توحید و رسالت اور ختم نبوت میں گہرا تعلق ہے اور ان عقائد میں سے کسی ایک کو دوسرے سے جدا نہیں کیا جاسکتا۔

از طرف: ایک بندۂ خدا

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

www.paksociety.com

قرآن پاک رشد و ہدایت کا ایک سرچشمہ ہے جو ابد تک ہر دور اور ہر زمانے میں انسان کی رہنمائی کرتا رہے گا۔ یہ ایک مکمل دستورِ حیات اور ضابطۂ زندگی ہے۔ قرآنی تعلیمات انسان کی انفرادی زندگی کو بھی صراطِ مستقیم دکھاتی ہیں اور معاشرے کو اجتماعی زندگی کے لیے رہنما اصولوں سے بھی واقف کراتی ہیں۔

التَّبَرُ

عربی زبان میں لفظ اَلتَّبَرُ کے معنی توڑ دینے، تباہ و برباد کر دینے اور ہلاک کر دینے کے ہیں۔ لغات میں اس کے معنی تباہ و برباد اور تہس نہس کرنا، Break off. Destruction. Ruin. کے ہیں۔

قرآن میں یہ لفظ تَبَّرْنَا، لِيُتَبِّرُوا، تَتْبِيرًا، مُتَبَّرٌ اور تَبَارًا کی صورت میں صرف چھ مرتبہ آیا:

ترجمہ: ''اور ظالموں کے لئے ہم نے دکھ دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اور عاد اور ثمود اور کنوئیں والوں اور ان کے درمیان اور بہت سی جماعتوں کو بھی (ہلاک کر ڈالا)۔ اور سب کے (سمجھانے کے لئے) ہم نے مثالیں بیان کیں اور (نہ ماننے پر) سب کو تباہ (تَبَّرْنَا) کر دیا ہم نے غارت (تَتْبِيرًا) کر کے۔'' [سورۂ فرقان (25) آیت: 37-39]

بنی اسرائیل ایسی قوم تھی جنہوں نے بار بار زمین پر فساد اور بگاڑ پیدا کیا اور ہر بار انہیں اس کی سزا ملی.... اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے۔

ترجمہ: '' اور ہم نے کتاب میں بنی اسرائیل سے کہہ دیا تھا کہ تم زمین

READING Section
SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

میں دو دفعہ فساد مچاؤ گے اور بڑی سرکشی کرو گے۔ پس جب پہلے (وعدے) کا وقت آیا تو ہم نے اپنے سخت لڑائی لڑنے والے بندے تم پر مسلط کر دیئے اور وہ شہروں کے اندر پھیل گئے اور وہ وعدہ پورا ہو کر رہا۔ پھر ہم نے دوسری بار تم کو ان پر غلبہ دیا اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کی اور تم کو جماعت کثیر بنایا۔ اگر تم نے اچھے کام کیے تو خود اپنے ہی فائدے کے لئے۔ اور اگر تم نے برائیاں کیں تو بھی اپنے ہی لئے۔ پھر جب دوسرے وعدے کا وقت آیا (تو ہم نے دوسرے کو بھیج دیا تاکہ) وہ تمہارے چہرے بگاڑ دیں اور پہلی دفعہ کی طرح پھر اسی مسجد میں گھس جائیں اور جس جس چیز پر قابو پائیں توڑ پھوڑ کر (لِيُتَبِّرُوا) جڑ سے اکھاڑ دیں (تَتْبِيرًا) گے۔" [سورۂ بنی اسرائیل (17) آیت:4تا7]

ترجمہ: "اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا کے پار اتارا تو وہ ایسے لوگوں کے پاس جا پہنچے جو اپنے بتوں (کی عبادت) کے لئے بیٹھے رہتے تھے (بنی اسرائیل) کہنے لگے کہ موسیٰ! جیسے ان لوگوں کے معبود ہیں ہمارے لئے بھی ایک معبود بنا دو موسیٰ نے کہا تم بڑے ہی جاہل لوگ ہو۔ یہ لوگ جس (شغل) میں (پھنسے ہوئے) ہیں وہ برباد ہونے والا (مُتَبَّرٌ) ہے اور جو کام یہ کرتے ہیں سب باطل ہیں۔ (اور یہ بھی) کہا کہ بھلا میں خدا کے سوا تمہارے لئے کوئی اور معبود تلاش کروں حالانکہ اس نے تم کو تمام اہل عالم پر فضیلت بخشی ہے؟۔" [سورۂ اعراف (7) آیت:138تا140]

ترجمہ: "اور (پھر) نوح نے (یہ) دعا کی کہ اے میرے پروردگار کسی کافر کو روئے زمین پر بسا نہ رہنے دے، اگر تو انکو رہنے دے گا تو تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے اور ان سے جو اولاد ہوگی وہ بھی بدکار اور ناشکر گزار ہوگی۔ اے میرے پروردگار مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور جو ایمان لا کر میرے گھر میں آئے اسکو اور تمام ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو معاف فرما۔ اور ظالم لوگوں کے لیے اور زیادہ تباہی (تَبَارًا) بڑھا۔" [سورۂ اعراف (7) آیت:138تا140]

❄

READING Section
SCANNED BY AMIR
www.FreePdfBooks.org
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

ان صفحات پر روحانی سائنس سے متعلق آپ کے سوالوں کے جوابات محقق نظریہ رنگ و نور الشیخ خواجہ شمس الدین عظیمی پیش کرتے ہیں۔ اپنے سوالات ایک سطر چھوڑ کر صفحے کے ایک جانب خوشخط تحریر کرکے درج ذیل پتے پر ارسال فرمائیں۔ برائے مہربانی جوابی لفافہ ارسال نہ کریں کیونکہ روحانی سوالات کے براہ راست جوابات نہیں دیے جاتے۔ سوال کے ساتھ اپنا نام اور مکمل پتہ ضرور تحریر کریں۔

روحانی سوال و جواب-1/7-D,1، ناظم آباد۔ کراچی74600

سوال: اکثر ایسے بچے اور بڑے دیکھنے میں آتے ہیں جن کی شخصیت دوسروں سے کچھ الگ تھلگ ہوتی ہے مثلاً انہیں کھانے پینے، کپڑے پہننے کا ہوش نہیں رہتا، گفتگو بے تکی ہوتی ہے۔ چند کو ایب نارمل کہہ کر علاج معالجہ کیا جاتا ہے۔ خواتین پر جنوں، بھوتوں اور روحوں کا سایہ کہہ کر عملیات کا سہارا لیا جاتا ہے۔ عموماً ایسے لوگوں سے غیر معمولی واقعات بھی منسوب کیے جاتے ہیں۔ مثلاً غیب کی باتیں بتانا، ان کی کہی ہوئی باتوں کا پورا ہونا وغیرہ وغیرہ۔ کچھ لوگ انہیں بہت معتبر سمجھتے ہیں اور کچھ لوگ ڈھکوسلا قرار دیتے ہیں۔ مگر حقیقت کیا ہے؟ براہ کرم اس کی علمی توجیہہ سے عوام الناس کو مستفید فرمائیے۔

(فیضیاب کامل۔ کراچی)

جواب: جسمانی افکار و اعمال، دماغ اور ذہن کے تابع ہے۔ دماغ میں شعور اور لاشعور دو حصے ہیں۔ ذہن انسانی انہی دو رخوں پر سفر کرتا ہے۔ انسانی دماغ میں خلیے ہوتے ہیں۔ انسانی شخصیت، صلاحیت اور افکار و اعمال کا دارومدار انہی خلیوں پر ہوتا ہے۔ عام طور پر لوگوں کے دماغی خلیے کھلے ہوتے ہیں لیکن اگر خلیے زیادہ تعداد میں کھل جائیں تو ایسا آدمی بیش بہا صلاحیتوں کا مالک ہوتا ہے۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ خلیوں کے کھلنے کے ساتھ ساتھ شعور اور لاشعور دونوں کا بیلنس قائم رہے۔ وہ خلیے جن کے اوپر حواس کے بیلنس (متوازن) رہنے کا انحصار ہے ضرورت سے زیادہ متحرک ہو جائیں تو شعور کا توازن برقرار نہیں رہتا۔ یہ کیفیت بیماری اور

READING Section

SCANNED BY AMIR

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

(Abnormal) شمار کی جاتی ہے۔ اس کا واحد علاج یہ ہے کہ روحانی صلاحیتوں کا حامل کوئی ماہر، دماغ کے ان خلیوں کو جو ضرورت سے زیادہ متحرک ہوگئے ہیں، تصرف کرکے متوازن اور نارمل کردے۔ یہ کام وہ لوگ کر سکتے ہیں جو روحانیت، روحانی طاقتوں اور صلاحیتوں کا علم رکھتے ہوں، ان کے استعمال اور ان کے ذریعے علاج معالجے کے طریقوں سے واقف ہوں۔ ایسے لوگوں یا مریضوں کو مارنے پیٹنے اور کسی بھی طرح سے گزند پہنچانے سے گریز کرنا چاہیے۔

❀❀❀

سوال: علم کی کتنی طرزیں ہیں اور وہ کون کون سی ہیں؟ مہربانی فرما کر بتائیں۔

(نعمان ظہیر۔ کراچی)

جواب: علم حاصل کرنے کی دو طرزیں ہیں۔ ایک طرز یہ ہے کہ آپ زمان و مکاں میں بند ہو کر وسائل کا کھوج لگائیں، وسائل میں تفکر کریں۔ جتنا گہرا تفکر ہوتا ہے اسی مناسبت سے وسائل کی صلاحیتیں آدمی کے اوپر آشکار ہو جاتی ہیں۔ ایٹم بھی مٹی کا ذرہ ہے، جب سائنس دانوں نے تفکر کے ساتھ جدوجہد کی تو مٹی کا وہ ذرہ جس کا نام ایٹم ہے، بول اٹھا کہ میرے اندر عظیم طاقت چھپی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے۔

"اور ہم نے لوہا نازل کیا اور اس میں لوگوں کے لئے بے شمار فائدے رکھ دیئے"۔

آپ ذرا غور کریں آج کی سائنس میں وہ کون سی ایجاد ہے جس کے اندر کسی نہ کسی طرح سے لوہے کا عمل دخل نہیں ہے۔ قرآن نے جب یہ ارشاد فرمایا کہ ہم نے لوہا نازل کیا اور اس میں لوگوں کے لئے بے شمار فائدے رکھ دیئے تو وہاں اللہ تعالیٰ کا اشارہ پوری نوعِ انسانی کے لیے ہے.... قانون اپنی جگہ اٹل ہے جو بھی اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق اللہ کی نشانیوں میں تفکر کرتا ہے، غور کرتا ہے گہرائی میں ڈوب کر وسائل کے اندر صلاحیتوں کا کھوج لگاتا ہے اس کے اوپر وسائل کی صلاحیتیں کھل جاتی ہیں۔ روحانی نقطہ نظر سے صلاحیتوں کا کھوج لگاتا ہے اس کے اوپر روحانی صلاحیتیں کھل جاتی ہیں۔ جو بندہ روحانی نقطہ نظر سے صلاحیتوں کا کھوج لگانے کے لئے پہلا سبق مراقبہ ہے۔

مراقبہ انسان کو لاشعور سے قریب کر دیتا ہے اور لاشعوری صلاحیتوں سے آگاہی کا نام ہی دراصل تفکر ہے۔

ظاہر آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے بالآخر اس کا تانا بانا اور اس کا مصالحہ وہ اجزاء ہیں جن اجزاء سے آنکھ بنی ہوئی ہے۔ آنکھ کا دیکھنا بھی ایک ایسی صفت ہے کہ جس صفت کو جتنا زیادہ اجاگر، صاف اور شفاف کر لیا جائے اسی مناسبت سے آنکھ کسی چیز کو زیادہ واضح، زیادہ روشن اور زیادہ وسعت میں دیکھتی ہے۔ صحت مند آنکھ جتنے عکس قبول کرتی ہے وہ زیادہ واضح اور ان کے خدوخال زیادہ روشن ہوتے ہیں۔ بیمار آنکھ جتنے عکس قبول کرکے دماغ کی سکرین پر پھینکتی ہے، آنکھ کی بیماری اور کمزوری کے مطابق یہ عکس اسی قدر دھندلا اور غیر واضح ہوتا ہے۔ آنکھ کی بیماری کا ایک درجہ یہ ہے کہ آنکھ کے اندر لگا ہوا لینز اگر ناکارہ ہو جائے تو آنکھ عکس قبول کرنے سے انکار کر دیتی ہے۔ کیمرہ کتنا ہی اچھا اور قیمتی کیوں نہ ہو اگر اس کے اندر لگا ہوا لینز خراب ہے تو تصویر بھی اچھی نہیں آئے گی۔

❀❀❀

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

خطباتِ عظیمی

آدمی زندگی کے تمام مراحل وقت کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں طے کرتا ہے مثلاً ایک سیکنڈ کا کوئی فریکشن، آدمی کی زندگی خواہ سو برس کی کیوں نہ ہو لیکن وہ ان ہی لمحوں میں تقسیم ہوتی رہتی ہے۔ غور طلب امر یہ ہے کہ آدمی اپنی زندگی بسر کرنے کے لئے ذہن میں وقت کے یہ ٹکڑے جوڑتا ہے اور ان ہی ٹکڑوں سے کام لیتا ہے۔

ترک آدمی کی زندگی کا جزوِ اعظم ہے کیونکہ وہ بالطبع آرام طلب واقع ہوا ہے۔ یہ ہی باتیں ہیں جن کو آدمی دشواری، مشکل، بیماری، بیزاری، بے عملی، بے چینی وغیرہ وغیرہ کہتا ہے۔ ان کیفیات کے بالمقابل ایک ایسی کیفیت ہے جس کا نام وہ سکون رکھتا ہے۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ سب کیفیتیں حقیقی ہیں۔ درحقیقت ان میں سے زیادہ تر کیفیات مفروضات پر مبنی ہیں۔

انسان کے دماغ کی ساخت ہی ایسی ہے کہ وہ ہر آسانی کی طرف دوڑتا ہے اور محنت سے جی چراتا ہے، ظاہر ہے یہ وہ سمتیں ہیں اور ان سمتوں میں آدمی ہمیشہ افکار کے ذریعہ سفر کرتا ہے، ہوتا یہ ہے کہ ابھی ہم نے ایک تدبیر کی پھر اس کی تنظیم کی یہاں تک کہ وہ مکمل ہو گئی اس کی سمت بھی صحیح تھی لیکن صرف دس قدم چلنے کے بعد ہمارے ذہن میں تبدیلی ہو گئی، چنانچہ ہم جس منزل کی طرف رواں دواں تھے وہ غیب میں چلی گئی، ہمارے پاس باقی کیا رہا؟ ٹٹولنا اور ٹٹول کر قدم اٹھانا۔

واضح رہے کہ یہ تذکرہ یقین اور شک کی درمیانی راہوں کا تھا، ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ انسان کی بنیاد وہم اور یقین پر ہے، مذہب کی اصطلاح میں اس کو شک اور ایمان کہا گیا ہے، اللہ تعالیٰ دماغ میں شک کو جگہ دینے سے منع فرماتے ہیں اور ذہن میں یقین کو پختہ کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"لاریب" ہے یہ کتاب اور اس کو ہدایت دیتی

انسان کے دماغ کا محور یقین اور شک پر ہے۔

آدمی کا دماغ دراصل اس کے اختیار میں ہے، وہ خلیوں کی ٹوٹ پھوٹ کو یقین کی طاقت سے کم اور زیادہ کر سکتا ہے۔

قوم میں اگر یقین کی نسبت شک زیادہ ہو جائے تو آفات نازل ہوتی ہیں۔

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

ہے جس کا یقین غیب پر ہے۔

جس شک کو اللہ تعالیٰ نے ممنوع قرار دے دیا ہے، یہ وہی شک ہے جس سے آدم کو باز رہنے کا حکم دیا گیا تھا بالآخر شیطان نے بہکا کر یہ شک آدم کے دماغ میں ڈال دیا جس کے لئے آدم جنت سے نکالا گیا۔"

اسی مقام سے آدم کے دماغ میں دو سمتوں کا تعین ہوا یعنی شک اور یقین۔ بیان کردہ حقیقت کی روشنی میں انسان کے دماغ کا محور یقین اور شک پر ہے۔ یہی وہ شک اور یقین ہے جو دماغی خلیوں میں ہمہ وقت عمل کرتا رہتا ہے، جس قدر شک کی زیادتی ہو گی اسی قدر خلیوں کی ٹوٹ پھوٹ واقع ہو گی۔ یہ بتانا بہت ضروری ہے کہ یہی وہ دماغی خلئے ہیں جن کے زیر اثر تمام اعصاب کام کرتے ہیں اور اعصاب کی تحریکات ہی انسانی زندگی ہے۔

کسی چیز پر انسان کا یقین کرنا اتنا ہی مشکل ہے جتنا فریب کو جھٹلانا، مثال اس کی یہ ہے کہ انسان جو کچھ ہے وہ خود کو اس کے خلاف پیش کرتا ہے وہ ہمیشہ اپنی خامیاں چھپاتا ہے اور اس کی جگہ مفروضہ خوبیاں بیان کرتا ہے جو اس کے اندر موجود نہیں ہیں۔

مشکل سب سے بڑی یہ ہے کہ وہ جس معاشرے میں تربیت پا کر جوان ہوا ہے وہ معاشرہ اس کا عقیدہ بن جاتا ہے اس کا ذہن اس قابل نہیں رہتا کہ وہ اس عقیدہ کا تجزیہ کر سکے، وہ عقیدہ یقین کا درجہ حاصل کر لیتا ہے حالانکہ وہ محض فریب ہے، سب سے بڑی وجہ اس کی یہی ہے کہ:

آدمی خود کو جو ظاہر کرتا ہے ایسا نہیں ہے بلکہ اس کے برعکس ہے۔

اس قسم کی زندگی گزارنے میں اسے بہت مشکلات پیش آتی ہیں ایسی مشکلات جن کا حل آدمی کے پاس نہیں ہے، بعض اوقات آدمی یہ سمجھتا ہے کہ اس کی پوری زندگی تلف ہو رہی ہے، اگر تلف نہیں بھی ہو رہی تو سخت خطرہ میں ہے، یہ سب ان دماغی خلیوں کی وجہ سے ہوتا ہے جن میں شک کی بنا پر تیزی سے ٹوٹ پھوٹ واقع ہو رہی ہے۔ دماغی خلیوں کی تیزی سے ٹوٹ پھوٹ اور رد و بدل قدم قدم پر اس کے عملی راستوں میں رکاوٹ پیدا کرتی ہے، عمل بے نتیجہ ثابت ہوتا ہے اور اعصاب کو نقصان پہنچتا ہے۔

آدمی کا دماغ دراصل اس کے اختیار میں ہے، وہ خلیوں کی ٹوٹ پھوٹ کو یقین کی طاقت سے کم اور زیادہ کر سکتا ہے، دماغی خلیوں کی ٹوٹ پھوٹ کی کمی سے اعصابی نقصان کے امکانات بہت ہی کم ہو جاتے ہیں۔

تاریخ میں ایسا کوئی دور نہیں آیا کہ جب آدمی چند ہزار سے زیادہ صحت مند رہا ہو، دراصل ہونا یہ چاہئے تھا کہ وہ زیادہ سے زیادہ روشنی کی قسمیں اور روشنیوں کا طرز عمل معلوم کرتا لیکن اس نے کبھی اس کی طرف توجہ نہیں دی، یہ چیز ہمیشہ پردے میں رہی، آدمی نے اس پردے میں جھانکنے کی کوشش اس لئے نہیں کی کہ یا تو اس کے سامنے روشنیوں کا پردہ ہی نہیں تھا یا اس نے روشنی کے پردے کی طرف توجہ ہی نہیں دی، اس نے وہ قاعدے معلوم کرنے کی طرف خیال ہی نہیں کیا جو روشنیوں کے خلط ملط سے تعلق رکھتے تھے۔ اگر آدمی یہ طرز عمل

[redacted]

READING Section
SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

www.paksociety.com

ستمبر 1990ء کے شمارے کا سرورق

اس ماہ کے مضامین میں جج آپ کا آفتاب جانو، سندھ کے صاحب مزار، آسمانی فضا کے راز، سندھ کا عظیم شاعر شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ، حضورؐ کی جوانی، یادِ ماضی، زہر کے چند قطرے، دعا و قبولیت، ایک ستارہ اور چمکا، حضرت صفیہؓ، اہم واقعات، ماں کا سایہ شفقت، بچے کو بار بار نہ ٹوکیں، کوہ نور، توجہ دیجیے، اس کی موت کا ذمہ دار کون.... ؟ اور ٹیلی پیتھی کی افادیت جبکہ سلسلہ وار مضامین میں نور الٰہی نور نبوت، آواز دوست، دبستانِ خیال، اللہ رکھی، پراسرار آدمی، محفل مراقبہ اور آپ کے مسائل شامل تھے۔ اس شمارے سے منتخب کردہ تحریر "دعا اور دوا" قارئین کے ذوق مطالعہ کے لیے دی جارہی ہے۔

دعا اور دوا

طبیب کی کامیابی کا راز مرض کی صحیح تشخیص پر ہے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ بیماری جسم کے اسی حصے میں ہو جہاں مریض تکلیف محسوس کر رہا ہے۔ جیسے مریض سر درد کی شکایت کرتا ہے اور ڈاکٹر اسے بلڈ پریشر کی دوا دیتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ مرض کی تشخیص میں مریض کے بیان پر کلی طور پر اعتبار نہیں کیا جاسکتا بلکہ طبیب کو اپنے علم و تجربہ اور فراست سے کام لیتے ہوئے مرض کی صحیح تشخیص کرنی پڑتی ہے۔ مرض کا پتہ چل جائے تو علاج بھی آسان ہو جاتا ہے۔ کبھی کبھی اچھے سے اچھا ڈاکٹر بھی مرض کا پتہ نہیں لگا سکتا۔ یا پھر اصل مرض کا پتہ اس وقت چلتا ہے جب مرض پیچیدہ صورت اختیار کرلیتا ہے۔ ایسی صورت میں مریض کی زندگی کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر کی شہرت بھی خطرے میں پڑ جاتی ہے۔

یہ بات تو طے شدہ ہے کہ ہمارے اندر کچھ ایسی خفیہ صلاحیتیں بھی موجود ہیں۔ جنہیں اگر ابھارا جائے تو ان سے خاطر خواہ کام لیا جاسکتا ہے۔ اکثر اوقات تو یہ اندرونی صلاحیتیں از خود پیدا ہو جاتی ہیں اور بروقت کام کرکے پھر دوبارہ اندر لوٹ جاتی ہیں۔

READING Section

SCANNED BY AMIR

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 | f PAKSOCIETY

www.paksociety.com

مثلاً بے دھیانی میں اگر ہاتھ کسی جلتی شے سے ٹکرا جائے تو انتہائی تیزی کے ساتھ ہاتھ اس مقام سے ہٹ جاتا ہے اس قدر تیزی کے ساتھ کہ ہاتھ کی جلد پہ بسا اوقات کوئی نشان بھی پڑنے نہیں پاتا۔ ہم خود ذہن اور جسم کی اس تیز رفتاری پر حیران رہ جاتے ہیں۔ اس طرح لاشعوری طور پر سرزد ہونے والے افعال ہی ہماری خفیہ صلاحیتوں کی موجودگی کا ثبوت ہیں۔ یہ تمام خفیہ صلاحیتیں روحانی صلاحیتیں ہیں۔ ان صلاحیتوں کو بیدار کر کے اس سے عامتہ الناس کے فائدے کے لیے کام لیا جا سکتا ہے۔ اس مضمون میں ہم اطبا کے فائدے کے لیے چند چیزیں بیان کرتے ہیں۔

مرض کی تشخیص کا روحانی طریقہ

مریض جب سامنے آئے تو اس سے کہیں کہ اپنی بیماری کا حال بیان کرے۔ طبیب کو چاہیے کہ اس کی جانب غور سے دیکھتا رہے اور نہایت توجہ سے اس کی بات سنتا رہے۔ جیسے ہی وہ تمام حال سنا چکے۔ اسی لمحے ایک گہری نظر اس کی پیشانی پر ڈالیں۔ دماغ میں آنے والے پہلے خیال کو پکڑنا ضروری ہے۔ اس کے بعد جب دماغ سوچنے لگتا ہے تو اس میں شعوری ارادہ دخل انداز ہو جاتا ہے۔ مگر ذہن کا پہلا خیال لاشعور کی اطلاع ہے۔ جس میں شعور کا دخل نہیں ہوتا لاشعور کی ہر اطلاع غیب کی خبریں ہیں۔ جو روح کی جانب سے شعور کو ملتی ہے۔ روح کی صلاحیتیں جسمانی حواس سے ہزاروں گنا زیادہ ہیں۔ روح کی جانب سے آنے والی ہر اطلاع حق پر مبنی ہے۔ جب اس اطلاع پر شعوری ارادہ حرکت میں آ جاتا ہے تو شعوری ارادے کی حرکت بھی لاشعوری ترغیب میں شامل ہو جاتی ہے۔ وہیں کمزوری واقع ہونے لگتی ہے۔

بار بار کی اس مشق سے اس قدر پریکٹس ہو جائے گی کہ پھر جو بھی علاج تجویز کیا جائے گا وہ تیر بہدف ہوگا انشاء اللہ۔

مریض کی غذا اور لباس میں رنگوں کا تعین

ساری دنیا رنگ و بو کا ایک نمونہ ہے۔ کائنات کے ذرے ذرے میں مختلف رنگ کام کر رہے ہیں۔ روشنی کے ذرات کے باہمی ٹکراؤ سے رنگ بنتے ہیں۔ رنگ روشنی کی صفت ہے جو رنگ کی صورت میں نظر کے سامنے آ جاتی ہے۔ مادہ یا Matter بے شمار رنگوں کا مجموعہ ہے۔ مادی اشیاء کی ترکیب میں رنگ سطح پر آ جاتا ہے اور روشنی رنگ کے پردے میں چھپ جاتی ہے۔ مٹی کے ذرات جب روشنی کو جذب کرتے ہیں تو رنگوں کو ذرات کی سطح پر ظاہر کر دیتے ہیں اور روشنی ہالے یا دائرے کی صورت میں اطراف میں پھیل جاتی ہے۔ اس ترکیب سے ٹھوس اجسام تخلیق ہوتے ہیں۔ مادی جسم کے اطراف میں روشنی کے دائرے ہیں۔ ہر دائرے میں روشنی کی اسپیڈ مختلف ہے۔ روشنی کا ہر دائرہ روشنی کی متعین مقداریں رکھتا ہے یہی متعین مقداریں حواس کی مخصوص لہریں اور فریکوئینسی بناتی ہیں۔ روشنی جب دماغ پر نزول کر کے بکھر جاتی ہے تو اس میں رنگ پیدا ہو جاتے ہیں۔ رنگوں کی یہ لہریں ہر تخلیق میں وولٹیج کا کام کرتی ہیں۔

مادی جسم کے اطراف میں پھیلے ہوئے روشنیوں کے بے شمار دائروں سے روشنیاں دماغ کی سطح پر نزول کرتی ہیں۔ ان دائروں کی مخصوص فریکوئینسی

READING Section
SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

www.paksociety.com

ہونے کی وجہ سے روشنی جب دماغ پر نزول کرتی ہے تو نظر کے سامنے مختلف رنگ دکھائی دیتے ہیں۔ اس طرح دماغ کے ذریعے سارے جسم میں برقی رو دوڑ جاتی ہے۔ یہی وہ ٹشیج دماغ کی قوت بنتی ہے جس سے جسم کا نظام قائم ہے اور اسی کے ذریعے جسمانی حواس کام کرتے ہیں۔

قدرت کا یہ تمام نظام انتہائی منظم و مربوط ہے اور اس قدر کمپیوٹرائز ہے کہ ان دائروں میں روشنی کی ذرا سی بھی کمی بیشی ہمارے حواس کو متاثر کر دیتی ہے۔ یعنی ہمارے دماغ میں کام کرنے والی وہ ٹشیج پر اس کا اثر پڑتا ہے۔ وہ ٹشیج بدلنے سے جسمانی نظام میں خلل واقع ہو جاتا ہے۔ اسی خرابی کو ہم بیماری کہتے ہیں۔ کسی مخصوص رنگ کی کمی ہمارے اندر مخصوص بیماری کو جنم دیتی ہے کیونکہ جسم کا ہر نظام ایک مخصوص وہ ٹشیج پر کام کر رہا ہے۔ یعنی مخصوص وہ ٹشیج سے جسم کے مخصوص اعضا حرکت اور فنکشن کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ جسم میں مخصوص رنگ کی کمی سے جسم کے مخصوص اعضا متاثر ہو جاتے ہیں اور ان اعضاً سے متعلق نظام میں خرابی واقع ہو جاتی ہے۔ جیسے سرخ رنگ کی کمی سے کینسر ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت میں میڈیکل علاج کے ساتھ ساتھ اگر مریض کو سرخ رنگ کی غذائیں چقندر، گاجر وغیرہ کھلائی جائیں سرخ لباس اسے پہنایا جائے۔ کمرے میں سرخ پردے لٹکائے جائیں تو وہ جلد روبصحت ہو جائے گا یا اگر اس کا مرض لاعلاج اسٹیج پر پہنچ چکا ہے تو کم از کم مرض کی شدت میں اور اس کی اذیت میں کمی ضرور ہو جائے گی۔ اسی طرح ہر مرض مختلف رنگ کی کمی یا زیادتی سے لاحق ہوتا ہے جیسے ہی یہ کمی یا زیادتی دور کر دی جاتی ہے۔ مریض ٹھیک ہو جاتا ہے۔

عمل نیرِ نجات کے ذریعے علاج

اگرچہ یہ عمل پیشہ ور اطبا کے لیے اتنا زیادہ پریکٹیکل تو نہیں ہے۔ مگر عنوان کی مناسبت سے ہم اس مضمون میں اس طریقہ علاج کو بھی شامل کرتے ہیں۔ یہ عمل تصرف اور ارتکاز توجہ سے متعلق ہے۔ یہ ایک اجتماعی مراقبہ ہے۔ جو گھر کے چند افراد اکٹھے مل کر کر سکتے ہیں۔

کسی پرسکون کمرے میں اندھیرا کر کے سب لوگ ایک دائرے میں قریب قریب بیٹھ جائیں۔ آرام دہ نشست میں بیٹھ کر آنکھیں بند کر لیں۔ اب سب لوگ مریض کی جانب توجہ دیں۔ تصور میں مریض کو اس کی موجودہ حالت میں دیکھیں۔ اب یہ تصور کرنا شروع کریں کہ یہ مرض آہستہ آہستہ مریض کے اندر سے باہر نکل رہا ہے اور آپ کے خیال کی روشنی یعنی شفاء کی فکر مریض کے اندر داخل ہوتی جا رہی ہے۔

پندرہ بیس منٹ تک وقت مقرر کر کے یہ تصور رکھیں اور آخر میں یہ تصور قائم کر لیں یعنی یہ فیصلہ کر لیں کہ مرض قطعی طور پر مریض کے اندر سے باہر نکل چکا ہے اور شفاء کی روشنی اس کی جگہ مریض کے جسم میں داخل ہو چکی ہے۔ یہ فیصلہ کرتے ہی مراقبہ ختم کر دیں۔

ہر روز ایک وقت مقرر کر کے اجتماعی طور پر یہ تصرف کرنے سے پانچ یا سات دن میں مریض واضح طور پر شفایاب ہو جاتا ہے اس کے ساتھ ہی میڈیکل علاج بھی جاری رکھا جائے۔ لاعلاج امراض میں یہ عمل بہت مفید ہے۔

اس عمل کی تشریح یہ ہے کہ ایک دماغ میں اطلاع ٹرانسفر ہوتی ہے۔ اس عمل کو ٹیلی پیتھی کہتے

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

ہیں۔ ٹیلی پیتھی روحانیت کا ایک شعبہ ہے۔ یعنی روح کی ایک صلاحیت ہے۔ ایک ذہن سے دوسرے ذہن کو اطلاع پہنچانے کے لیے ایک عامل اور دوسرا معمول ہونا ضروری ہے۔ عامل جب تصور میں معمول کی جانب توجہ دیتا ہے تو دماغ جس برقی رو پر اطلاعات موصول کررہا ہے۔ اس برقی رو سے اس کا رابطہ قائم ہوجاتا ہے اور رابطہ قائم ہوتے ہی عامل معمول کے ذہن میں اپنے خیال اور فکر کی روشنی منتقل کردیتا ہے۔

اجتماعی مراقبہ کرنے سے بہت سے افراد کے ذہن کی برقی رو ایک نقطے پر جمع ہو کر کام کرتی ہے۔ جس کی وجہ سے تصور کے اس نقطے میں معمول سے زیادہ توانائی ذخیرہ ہوجاتی ہے۔ یہی توانائی برقی وانیچ بن کر مریض کے ذہن کو قوت بخشتی ہے اور مریض کے دماغ کا وہ خیال جس کے اندر بیماری کی اطلاع ہے۔ رخ بدل دیتا ہے۔ اس کی جگہ عامل کے خیال کی فکر شفاء کی صورت میں ذہن کے اندر منتقل ہوجاتی ہے اور مریض ٹھیک ہوجاتا ہے۔

جسم کی ہر حرکت خیال سے شروع ہوتی ہے۔ خیال جیسا ہوگا ویسے ہی احساسات و کیفیات قلب و جسم پر مرتب ہوتے ہیں۔ پس خیال ہی ہمارے حواس میں حرکت پیدا کرتا ہے۔ اگر مریض کے ذہن سے بیماری کا خیال نکال کر شفاء و تندرستی کا خیال ڈال دیا جائے تو اس کے تمام اعضائے جسم اور حواس تندرستی کی کیفیات کو محسوس کریں گے۔

نیرنجات کے اس عمل کا تعلق ذہنی توجہ اور تصرف سے ہے۔ ہر شخص کے اندر روح موجود ہے اور روح بے شمار صلاحیتیں رکھتی ہے جن سے آدمی کا شعور واقف نہیں ہے۔

کیوں نہ آپ بھی اس میں سے کوئی مشق کرکے اپنی روحانی قوتوں کو بیدار کرلیں۔ زندگی تجربوں کا نام ہے۔

بقیہ: کیفیاتِ مراقبہ

کے رکنے کا انتظار کرنے لگا۔

ایک روز مراقبہ میں دیکھا کہ عید کا دن ہے لوگ نئے نئے خوبصورت کپڑے پہنے عید گاہ کی جانب آرہے ہیں۔ نماز عید کے بعد عید ملنے کا سلسلہ شروع ہوا اور ہر شخص ایک دوسرے سے مسکراتے ہوئے عید ملنے لگا۔

ایک روز دیکھا کہ خوبصورت پارک میں کئی رنگوں کے پھول کھلے ہوئے ہیں۔ ان کی خوشبو چاروں طرف رچی بسی ہے۔ پھولوں پر رنگ برنگی تتلیاں بیٹھی ہیں۔

ایک مرتبہ مراقبہ میں دیکھا۔ ساحل سمندر ہے صبح کا وقت ہے سورج طلوع ہورہا ہے۔ سمندر کا پانی گھٹنوں تک آکر واپس چلا جاتا ہے۔ پانی میں چھوٹی چھوٹی خوبصورت رنگوں کی مچھلیاں تیر رہی ہیں۔

چند ہفتوں تک مسلسل مراقبہ سے میری جسمانی و ذہنی صحت میں بہتری آئی ہے۔ خوف کے بادل چھٹنے لگے ہیں۔ نیند بہتر ہونے سے چڑچڑا پن کم ہوا ہے۔ ذہنی جسمانی صحت کا اچھا اثر ملازمت پر بھی پڑا ہے۔ اب نوکری میں دلچسپی ہونے لگی ہے۔ خاندان اور بیوی بچوں کی اہمیت کا احساس ہونے لگا ہے۔ میری اس خوشگوار کیفیت پر میری بیگم بھی خوش اور مطمئن ہیں۔

SCANNED BY AMIR
READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

گوشۂ کتب

تبصرے کے لیے کتاب کی دو جلدیں ارسال کریں....

مختصر ترین خلاصہ قرآن

مصنف: میجر سید ذوالفقار حسین شاہ
پبلشر: تعلیم القرآن اکیڈمی اسلام آباد
صفحات: 112
ہدیہ: 100 روپے

اس کتاب کی خاص بات اختصار کے باوجود مضامین کی جامعیت ہے۔ تیس پاروں میں رب تعالیٰ کے کیا احکامات نازل ہوئے انہیں انتہائی خوش اسلوبی سے مختصراً بیان کیا گیا ہے۔ یوں سمجھ لیجیے کہ ایک نظر

میں اگر آپ جاننا چاہتے ہیں کہ کس پارے میں احکامات اور ارشادات کا کیا موضوع ہے اور شرعیہ کے کن احکامات پر بات کی گئی ہے تو اس حوالے سے یہ ایک مددگار کتاب ثابت ہو سکتی ہے۔

ماہنامہ نونہال
(خاص نمبر)

شمارہ: جون 2015
قیمت: پچاس روپے
مدیر اعلیٰ: مسعود احمد برکاتی
پبلشر: سعدیہ راشد پبلشر اور ادارہ مطبوعات ہمدرد ناظم آباد کراچی۔

نونہال کا خاص نمبر ایک بار پھر ہاتھوں میں ہے۔ اس خاص نمبر کی سب سے خاص بات اشتیاق احمد کے ناقابلِ فراموش کردار انسپکٹر جمشید اور ان کے تین بچوں محمود، فاروق اور فرزانہ کا ایک مکمل ناول آخری امید ہے۔ جو بطور خاص اس خاص نمبر کے لئے ہی لکھا ہے۔ اگر نونہال پر تبصرہ کرنے بیٹھ گئے تو پھر دوسری کتابوں کا تبصرہ رہ جائے گا۔ اس لئے مختصراً اتنا ہی کہیں گے کہ کہانیوں کا معیار خوب سے خوب تر ہوتا جا رہا ہے۔ کومل اور نانی، سیانا کوا کی کہانی پڑھ کر بہت مزا آیا۔ معلومات ہی معلومات

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

قابلِ تحسین ہے۔ سرورق پر انتہائی پیارے اور معصوم نونہال کی تصویر ہے۔ جیسا کہ ہر نونہال کے ہر شمارہ کا سرورق ہوتا ہے بس اتنا کہیں گے کہ خاص نمبر کا سرورق بھی کچھ خاص ہونا چاہیئے۔ جس میں ہمیں خاص نمبر کے حوالے سے ہمیشہ کمی محسوس ہوتی ہے۔ پرانی ریت کے مطابق بچوں کے لئے کہانیوں کی ایک چھوٹی کتاب کا تحفہ بھی شامل ہے۔

❖

بقیہ: خطباتِ عظیمی

اختیار کرتا تو اس کے دماغ میں خلیوں کی ٹوٹ پھوٹ کم سے کم ہو سکتی تھی، اس حالت میں زیادہ سے زیادہ یقین کی طرف قدم اٹھاتا، فضول عقائد اور توہم میں مبتلا نہ ہوتا، شکوک اسے اتنا پریشان نہ کرتے جتنا اب کئے ہوئے ہیں اور اس کی تحریکات میں جو عملی رکاوٹیں واقع ہوتی ہیں وہ کم سے کم ہوتیں

لیکن ایسا نہیں ہوا۔

قرآن پاک نے قوم کو ایک فرد کی حیثیت دی ہے چنانچہ اس کے ساتھ بھی یہی عمل ہوتا ہے جو فرد کے ساتھ ہوتا ہے۔ قوم میں اگر یقین کی نسبت شک زیادہ ہو جائے تو یہ عمل دورخ اختیار کر لیتا ہے، جب اس کا رخ عروج کی طرف ہوتا ہے تو آفات سماوی کے آنے کا احتمال ہوتا ہے اور جب نزول کی طرف ہوتا ہے تو آفات ارضی آتی ہے۔

جب آفات آسمان سے نازل ہوتی ہیں تو بکھر کر پوری قوم کے ذہن اور اعصاب کو متاثر کرتی ہیں، ان سے بچنے کی سوائے اس کے کوئی ترکیب نہیں کہ قوم کے یقین کی راہ ایک ہو، الگ الگ نہ ہو، جب قوم گروہوں میں منتشر ہو جاتی ہے اور گروہوں کا یقین مختلف ہوتا ہے تو شک زمین کی سطح پر پھیل جاتا ہے اس انتشار سے آفات ارضی حرکت میں آجاتی ہیں اور پھیل جاتی ہیں چنانچہ سیلاب، زلزلے، وبائیں وغیرہ ظہور میں آتی ہیں، کبھی کبھی خانہ جنگی بھی ہوتی ہے جس سے قوم اور افراد کا اعصابی نظام تباہ ہو جاتا ہے جو طرح طرح کی بیماریاں پھیلنے کا موجب ہوتا ہے۔

❁

آپ روحانی ڈائجسٹ کے قاری ہیں.... آپ کا بہت بہت شکریہ
اپنے عزیزوں اور دوستوں کو اپنے اس پسندیدہ رسالے کا تحفہ دیجیے۔

www.paksociety.com
SCANNED BY AMIR
READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

یہ ہے پاکستان

دریائے راوی سے چھ کلومیٹر اور ساہیوال سے سترہ کلومیٹر کے فاصلے پر ہڑپہ کے تاریخی کھنڈرات واقع ہیں۔ ہڑپہ کی تہذیب بھی دنیا کی قدیم ترین تہذیب رہی ہے۔ یہ تہذیب، ہڑپین، کے نام سے جانی گئی ہے۔

قدیم تہذیب

ہڑپہ کے کھنڈرات

ہڑپہ کا نام، ہڑپہ، کیوں پڑا....؟

اس کے بارے میں تین قیاس آرائیاں سامنے آئی ہیں، پہلی روایت پنجابی کے لفظ "ہڑ" جس کے معنی ہیں سیلاب۔ اس مقام پر دریائے راوی میں موسم برسات میں بہت سیلاب آیا کرتے تھے۔ جس پر "ہڑ" سے بگڑ کر اس کا نام ہڑپہ ٹھہرا۔

دوسری روایت کے مطابق اس کا پرانا نام "ہری پوپا" تھا جو بعد میں ہری پوپا سے سمٹ کر ہڑپہ بنا۔

تیسری روایت کے مطابق رگ وید کے قدیم منتروں میں اس کا نام "ہری روپا" لکھا گیا ہے اور ان منتروں کے مطابق کسی زمانے میں یہاں بہت بڑی جنگ ہوئی تھی اور بہت سے لوگ مارے گئے تھے اور

SCANNED BY AMIR
READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

ان کو یہیں دفن کیا گیا، جس وجہ سے یہ ہڑپہ کہلایا یعنی تباہ کن شہر۔

ہڑپہ کی تہذیب کو تاریخ کے ماہرین نے تین ادوار میں تقسیم کیا۔

ابتدائی دور (500 قبل از مسیح سے 2600 قبل از مسیح تک)۔

عروج کا دور (2600 قبل از مسیح سے 1900 قبل از مسیح تک)۔

اختتام یا زوال (1300 قبل از مسیح تک)۔

ابتدائی دور: یہ دور وادی سندھ کی تعمیر کا ابتدائی دور ہے اس دور میں فرش اور اینٹیں کچی مٹی سے بنائی جاتی تھیں۔ برتن وغیرہ بھی زیادہ تر ہاتھوں سے ہی بنائے جاتے تھے۔

عروج کا دور: یہ دور ہڑپہ تہذیب کا اہم دور تھا۔ اس دور میں بہت ترقی ہوئی، اینٹیں بھٹی میں پکائی جاتی تھیں اور طرز تعمیر میں بھی نمایاں تبدیلی آئی۔ اس دور میں ہڑپہ کے لوگوں نے جو مکانات بنائے، ان میں ہوا اور روشنی کے لیے کھڑکیاں اور روشندان بھی بنائے جاتے تھے اور نکاسی آب کا بہترین انتظام تھا۔ گلیاں پختہ بنائی جاتی تھیں۔

اختتامی دور: گو کہ یہ دور ہڑپہ تہذیب کا عروج اور ترقی یافتہ دور ہے، اس دور میں ترقی نے معاشرے پر اپنے گہرے اثرات مرتب کیے۔ ان سب کی نشاندہی ہڑپہ کی کھدائی سے ملنے والے برتنوں، قبرستانوں، ٹیلوں اور دوسرے حالات سے ہوئی۔

ہڑپہ کے کھنڈرات کے آثار کس طرح دریافت ہوئے....؟

ہڑپہ کے کھنڈرات کے سب سے پہلے آثار 1886ء میں انگریز سول انجینئر مسٹر میسن نے دریافت کیے، وہ لاہور سے ملتان تک کی ریلوے لائن بچھانے کے کام پر مامور تھے، ہڑپہ کے مقام پر کھدائی کے دوران انہیں بہت قدیم نوادرات ملے جو کہ تباہ شدہ تھے اور جو مزدور وہاں کام کر رہے تھے، ان میں سے کئی نوادرات لے جا چکے تھے۔ اس کے بعد مزید بیس سال تک اس

SCANNED BY AMIR
READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

علاقے پر کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ 1921ء میں یہاں دوبارہ باقاعدہ کھدائی کا آغاز ہوا۔ محکمہ آثار قدیمہ ہند نے اس علاقے پر سروے شروع کیا اور ہڑپہ کے کھنڈرات کی واضح طور پر نشاندہی ہوئی، ان کھنڈرات سے ماہرین آثار قدیمہ کو اندازہ ہوا کہ وادی سندھ کی تہذیب کے یہ دو مرکزی جڑواں شہر 5200 سال قدیم ہیں۔ ماہرین نے اس بات سے بھی پردہ اٹھایا کہ ہڑپہ کے کھنڈرات مہر گڑھ صوبہ بلوچستان میں بھی 7000 قبل از مسیح کے کھنڈرات سے ملتے جلتے ہیں۔

ہڑپہ کے کھنڈرات مختلف حصوں کی کھدائی کا کام اس طرح مکمل ہوا 1923ء سے 1925ء اور 1926ء سے لے کر 1936ء تک کھدائی کا کام ہوتا رہا ہے۔ اس کی کھدائی کے دوران بہت سے دلچسپ واقعات سامنے آئے کہ ہڑپہ شہر دو حصوں پر مشتمل تھا، ایک بالائی اور ایک زیریں حصہ اس کے علاوہ اب تک جتنی بھی ہڑپہ کے کھنڈرات کی کھدائیاں ہوئی ہیں ان سے ہڑپہ کے مقیم لوگوں کی طرز زندگی کے بارے میں کئی معلومات ملیں جن کی بناء پر ان سے آٹھ مختلف طبقات برآمد ہوئے جن سے معلوم ہوا کہ یہاں کے لوگوں کا رہن سہن بہت مہذب تھا گلیوں اور مکانات کے کھنڈرات کے آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ اس دور میں شہروں کو باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت بنایا جاتا تھا مکانوں کی تعمیر اور نکاسی آب کا انتظام بھی ایک ترقی یافتہ معاشرے کی نشاندہی کرتا ہے۔

ہڑپہ کے کھنڈرات سے برآمد ہونے والے ساز وسامان میں کپاس کی روئی، وزن کے باٹ، گولے، تانبے اور لوہے کے ہتھیار اور اوزار، گندم کے خوشے، کھلونے، مجسمے، زیورات، شطرنج، مٹی کے برتن، طشتریاں، سیپ، انسانوں اور جانوروں کے مجسمے (جن کے بارے میں یہ واضح نہیں ہو سکا کہ وہ ان کی پوجا کرتے تھے یا نہیں) اور انسانی

Reading Section
SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 | PAKSOCIETY

www.paksociety.com

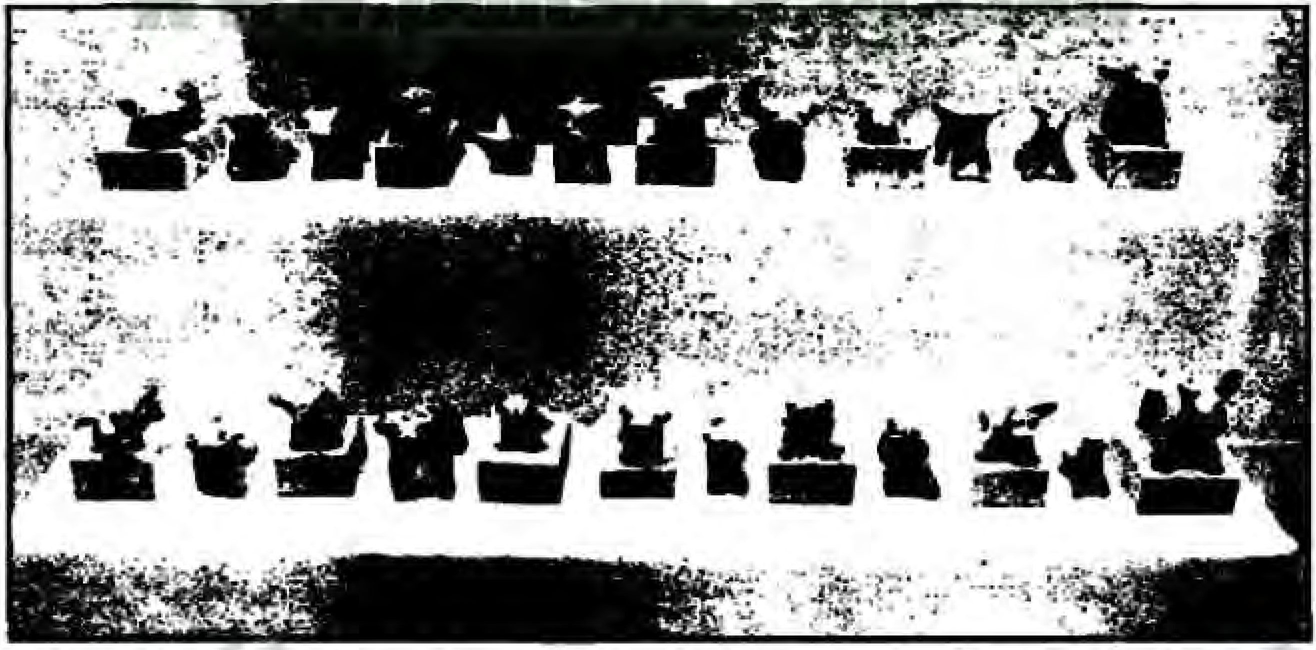

ڈھانچے بھی کھنڈرات کی کھدائی سے برآمد ہوئے ہیں۔ جن سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ لوگ اپنے مردوں کو لکڑی کے تابوت میں دفناتے تھے۔ لاہور عجائب گھر میں رکھے ہوئے ہڑپہ تہذیب کے نوادرات میں کھلونے جو پکی مٹی سے بنے ہیں۔ یہ کھلونے کچھ سال قبل بننے والے گھگھو گھوڑوں سے مختلف نہیں۔ اس کے علاوہ ہڑپہ کے مقام پر بھی ایک میوزیم بنایا گیا ہے، جہاں ہڑپہ کے نوادرات سیاحوں کے لیے رکھے گئے ہیں۔ ہڑپہ کے کھنڈرات میں سے چند مہریں بھی ملی ہیں جو ہیں تو اہمیت کی حامل مگر ان پر ایسے حروف ہیں جن کے بارے میں آثار قدیمہ کے تمام ماہرین انھیں پڑھنے سے قاصر ہیں۔

ہڑپہ کے کھنڈرات کی کھدائی سے کئی شواہد ملے ہیں مگر شواہد نے ماہرین کے لیے کئی سوال کھڑے کر دیے ہیں جن کا جواب نہ تو یہاں سے برآمد ہونے والے نوادرات دے سکتے ہیں، نہ ہی ان مہروں کی تحریریں جو یہاں سے برآمد ہیں۔ "ہڑپین" کا مذہب کیا تھا، وہ کس کو مانتے تھے....؟ ان کے رسم و رواج کیا تھے....؟ اس بارے میں ہڑپہ کے کھنڈرات، نوادرات اور آثار سب خاموش ہیں۔

آج سے ہزاروں صدیوں قبل ہڑپہ میں تہذیب کی زندگی سانس لیتی تھی، یہاں زندگی کی سرگرمیاں اپنے عروج پر تھیں لیکن ہر عروج کے بعد زوال کے محاورے کو قدرت نے ثابت کر کے دکھایا۔ وقت کی ستم ظریفی اور قدرتی آفات نے اس تہذیب کو نہ صرف زوال پذیر کیا بلکہ اس کی زندگی کے نقوش کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا، صدیوں بعد کے لوگوں کی عبرت اور سوالوں کے لیے!

SCANNED BY AMIR
READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

بچوں کا روحانی ڈائجسٹ

کلثوم نظر خانزادہ

حسان خانزادہ

جویریہ دانش

محمد ریان خان

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

www.paksociety.com

کنویں کے مینڈک

محمد اسد۔ اسلام آباد

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ بڑی سخت گرمی پڑی اور تالاب اور جھیلیں خشک ہونے لگیں۔ جھیلوں میں مچھلیاں تڑپ تڑپ کر مرنے لگیں۔ بگلوں نے اب دریا کا رخ کیا جہاں بے شمار مچھلیاں رہتی تھیں۔ ایک بگلے نے ایک موٹی تازی مچھلی پکڑی اور چونچ میں دبا کر نے اڑا کہ کسی درخت پر بیٹھ کر مزے سے کھاؤں گا، مگر مچھلی بھی طاقتور تھی، زور سے پھڑپھڑائی اور بگلے کی چونچ سے آزاد ہو کر نیچے گری۔ اتفاق سے بگلا اس وقت ایک کنویں کے اوپر سے گزر رہا تھا۔ مچھلی آزاد ہو کر گری تو کنویں میں آن پڑی۔

اس کنویں کے اندر کئی چھوٹے بڑے مینڈک بہت دنوں سے رہتے تھے۔ مچھلی کو دیکھ کر بہت حیران ہوئے۔ انہوں نے ایسی چیز کبھی نہیں دیکھی تھی۔ ایک بڑا سا مینڈک ہمت کر کے آیا اور مچھلی سے پوچھنے لگا "تم کون ہو....؟ کہاں سے آئی ہو....؟"

مچھلی نے اسے بتایا "میں پانی کی مخلوق ہوں۔ مجھے مچھلی کہتے ہیں۔ میں دریا میں رہتی تھی اور دریا ہی میرا گھر ہے۔"

مینڈک نے حیرانی سے پوچھا "دریا کیا ہوتا ہے....؟"

مچھلی نے بتایا "دریا بہت لمبا چوڑا ہوتا ہے۔ اس میں گہرا پانی ہوتا ہے جو بہتا رہتا ہے۔ جب پانی بہتا ہے تو لہریں اٹھتی ہیں اور ہمیں جھولا جھلاتی ہیں۔"

مینڈک اچھل کر کنویں کے ایک کنارے پر پہنچا اور وہاں سے تیرتا ہوا آیا اور مچھلی سے پوچھا "کیا دریا اتنا چوڑا ہوتا ہے....؟"

مچھلی نے کہا "نہیں بھائی مینڈک! یہ فاصلہ تو کچھ بھی نہیں۔ دریا تو کہیں زیادہ چوڑا ہوتا ہے۔"

مینڈک پھر اچھلا اور اچھل کر کنویں کے دوسرے کنارے پر گیا۔ پھر وہاں سے تیرتا ہوا آیا اور مچھلی سے پوچھنے لگا "دریا کیا اتنا لمبا ہوتا ہے....؟"

مچھلی کو ہنسی آ گئی اور وہ کہنے لگی "نہیں نہیں میاں مینڈک! یہ فاصلہ تو کچھ بھی نہیں ہے۔ دریا تو میلوں لمبا ہوتا ہے۔"

مینڈک بڑی بڑی آنکھیں نکال کر مچھلی کو دیکھنے لگا اور بولا "تم ضرور مجھ سے مذاق کر رہی ہو۔ بھلا

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

کوئی دریا ہمارے کنویں سے بھی بڑا ہو سکتا ہے۔ تم یا تو میرا مذاق اڑا رہی ہو یا تم نے ضرور کوئی خواب دیکھا ہے۔ بھلا سوچنے کی بات ہے کہاں یہ لمبا چوڑا کنواں اور کہاں تمہارا دریا!"

مچھلی بے چاری کیا جواب دیتی۔ خاموش ہو گئی اور آہستہ سے مینڈک سے کہنے لگی "بھائی مینڈک! بات دراصل یہ ہے کہ جب تک تم کنویں سے نکل کر باہر کی دنیا نہیں دیکھو گے، تمہیں کسی بات کا یقین نہیں آئے گا۔ دنیا دیکھنی ہے اور نئی نئی چیزیں دیکھنی ہیں تو کنویں سے نکلو، مگر مشکل یہ ہے کہ تمہارا کنواں بہت گہرا ہے۔ میں سوچتی ہوں کہ بگلے کی چونچ سے تو نکل آئی، مگر اس کنویں سے کس طرح نکلوں گی....."

تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ کچھ بچے پانی کی تلاش میں اس طرف آ نکلے۔ ان کے ہاتھ میں ڈول اور لمبی سی رسی تھی۔ ایک لڑکے نے ڈول کو رسی سے باندھ کر کنویں میں ڈالا۔ ڈول میں پانی کے ساتھ مچھلی اور مینڈک بھی آ گئے۔

ایک لڑکا خوشی سے چلا اٹھا "دوستو! ڈول تو ہم نے پانی نکالنے کے لیے ڈالا تھا۔ پانی کے ساتھ یہ مچھلی اور مینڈک بھی آ گئے۔"

دوسرا لڑکا بولا "یہ بے چاری مچھلی اس کنویں میں کہاں سے آ گئی....؟ چلو اسے دریا میں چھوڑ آئیں۔ ہمیں تو پانی چاہیے تھا۔"

بڑے رحم دل بچے تھے کہ انہیں مچھلی کے حال پر ترس آ گیا۔ دوڑتے ہوئے بہت دور بہنے والے دریا پر گئے اور مچھلی اور مینڈک دونوں کو دریا میں چھوڑ آئے۔

کچھوا دھیرے چلتا کیوں

کچھوے بابا! کچھوے بابا!
پیٹھ پہ پیالہ الٹا کیوں؟
اک ٹوپی کے اندر ہی
سر رہتا ہے ڈھکا کیوں؟
دھیرے دھیرے چلتے ہو
ڈرے ڈرے سے رہتے ہو
اوپر والے ہی نے مجھ کو
جیسا بھی ہوں بنایا ہے
خول حفاظت کی خاطر یہ
آسمان سے آیا ہے
میرا جرم ہے دھیرے چلنا
کوئی اسکی سزا نہ دے
راہ کا روڑا کہہ کر مجھ کو
رستے ہی سے ہٹا نہ دے
اسی لئے میں ڈرتا ہوں
خول میں دبکا رہتا ہوں

(مرسلہ: سدرہ ریاض۔ کراچی)

مینڈک نے جب دریا دیکھا تو حیران رہ گیا۔ اب اسے مچھلی کی باتوں پر یقین آنے لگا اور سوچنے لگا کہ اب میں واپس کنویں میں جا کر دوسرے مینڈکوں کو بتاؤں گا کہ مچھلی جو کچھ کہہ رہی تھی وہ سچ تھا۔ میں وہ سب دیکھ کر آ رہا ہوں!

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

دو چوہے

دو چوہے ایک دوسرے کے بہت گہرے دوست تھے۔ ایک چوہا شہر کی ایک حویلی میں بل بنا کر رہتا تھا اور دوسرا پہاڑوں کے درمیان ایک گاؤں میں رہتا تھا۔ گاؤں اور شہر میں فاصلہ بہت تھا اس لیے وہ کبھی کبھار ہی ایک دوسرے سے ملتے تھے۔

ایک دن جو ملاقات ہوئی تو گاؤں کے چوہے نے اپنے دوست شہری چوہے سے کہا "بھائی! ہم دونوں ایک دوسرے کے گہرے دوست ہیں۔ کسی دن میرے گھر تو آیئے اور ساتھ کھانا کھائیے۔"

شہری چوہے نے اس کی دعوت قبول کرلی اور مقررہ دن وہاں پہنچ گیا۔ گاؤں کا چوہا بہت عزت سے پیش آیا اور اپنے دوست کی خاطر مدارات میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ کھانے میں مٹر، گوشت کے ٹکڑے، آٹا، پنیر اور میٹھے میں پکے ہوئے سیب کے تازہ ٹکڑے اس کے سامنے لا کر رکھے۔ شہری چوہا کھاتا رہا اور وہ خود اس کے پاس بیٹھا میٹھی میٹھی باتیں کرتا رہا۔ اس اندیشے سے کہ کہیں مہمان کو کھانا کم نہ پڑ جائے، وہ خود گیہوں کی بالی منہ میں لے کر آہستہ آہستہ چباتا رہا۔

جب شہری چوہا کھانا کھا چکا تو اس نے کہا "اگر اجازت ہو تو میں کچھ کہوں....؟"

گاؤں کے چوہے نے کہا "کہو بھائی! کیسی بات ہے....؟"

شہری چوہے نے کہا "تم ایسے خراب اور گندے بل میں کیوں رہتے ہو....؟ اس جگہ نہ صفائی ہے اور نہ رونق۔ چاروں طرف پہاڑ، ندی اور نالے ہیں۔ دور دور تک کوئی نظر نہیں آتا۔ تم کیوں نہ شہر میں چل کر رہو۔ وہاں بڑی بڑی عمارتیں ہیں۔ صاف ستھری روشن سڑکیں ہیں۔ کھانے کے لیے طرح طرح کی چیزیں ہیں۔ آخر یہ دو دن کی زندگی ہے۔ جو وقت ہنسی خوشی اور آرام سے گزر جائے وہ غنیمت ہے۔ بس اب تم میرے ساتھ چلو۔ دونوں پاس رہیں گے۔ باقی زندگی آرام سے گزرے گی۔"

گاؤں کے چوہے کو اپنے دوست کی باتیں اچھی لگیں اور وہ شہر چلنے پر راضی ہو گیا۔ شام کے وقت چل کر دونوں دوست آدھی رات کے قریب شہر کی اس حویلی میں جا پہنچے جہاں شہری چوہے کا بل تھا۔ حویلی میں ایک ہی دن پہلے بڑی دعوت ہوئی تھی۔ وہاں پہنچ تو دیکھا کہ حویلی کے نوکروں نے اچھے اچھے کھانے کھڑکیوں کے پیچھے چھپا رکھے ہیں۔ شہری چوہے نے اپنے دوست، گاؤں کے چوہے کو ریشمی قالین پر بٹھایا اور کھڑکیوں کے پیچھے چھپے ہوئے کھانوں میں سے طرح طرح کے کھانے اس کے سامنے لا کر رکھے۔ مہمان چوہا کھاتا جاتا اور خوش ہو کر کہتا جاتا "واہ یار! کیا مزیدار کھانے ہیں۔ ایسے کھانے تو میں نے خواب میں بھی نہیں دیکھے تھے۔"

ابھی وہ دونوں قالین پر بیٹھے کھانے کے مزے لوٹ ہی رہے تھے کہ یکایک کسی نے دروازہ کھولا۔ دروازے کے کھلنے کی آواز پر دونوں دوست گھبرا گئے اور جان بچانے کے لیے ادھر ادھر بھاگنے لگے۔ اتنے میں دو کتے بھی زور زور سے بھونکنے لگے۔ یہ آواز سن کر گاؤں کا چوہا ایسا گھبرایا کہ اس کے ہوش و حواس اڑ گئے۔ ابھی وہ دونوں ایک کونے میں دبکے ہوئے تھے کہ بلیوں کے غرانے کی آواز سنائی دی۔ گاؤں کے چوہے نے گھبرا کر اپنے دوست شہری چوہے سے کہا

"اے بھائی! اگر شہر میں ایسا مزہ اور یہ زندگی ہے تو یہ تم کو مبارک ہو۔ میں تو باز آیا ایسی خوشی سے میرے لیے تو اپنا گاؤں، اپنا گندا بل اور مٹر کے دانے ہی ٹھیک ہیں۔"

❋

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

مصوّر بنیں

نقطے ملائیں....

رنگ بھریں....

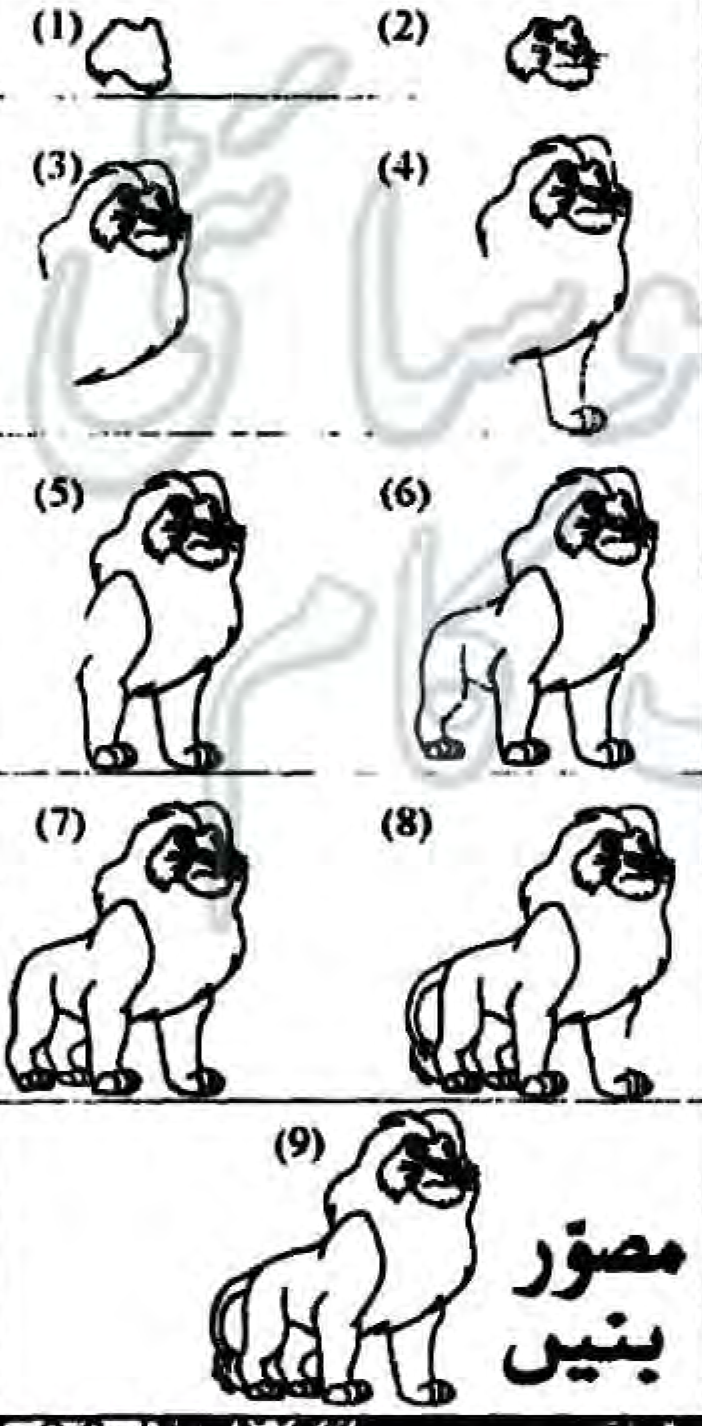

تصویر دیکھ کر دیے گئے خانوں میں ہو بہو عکس بنائیں

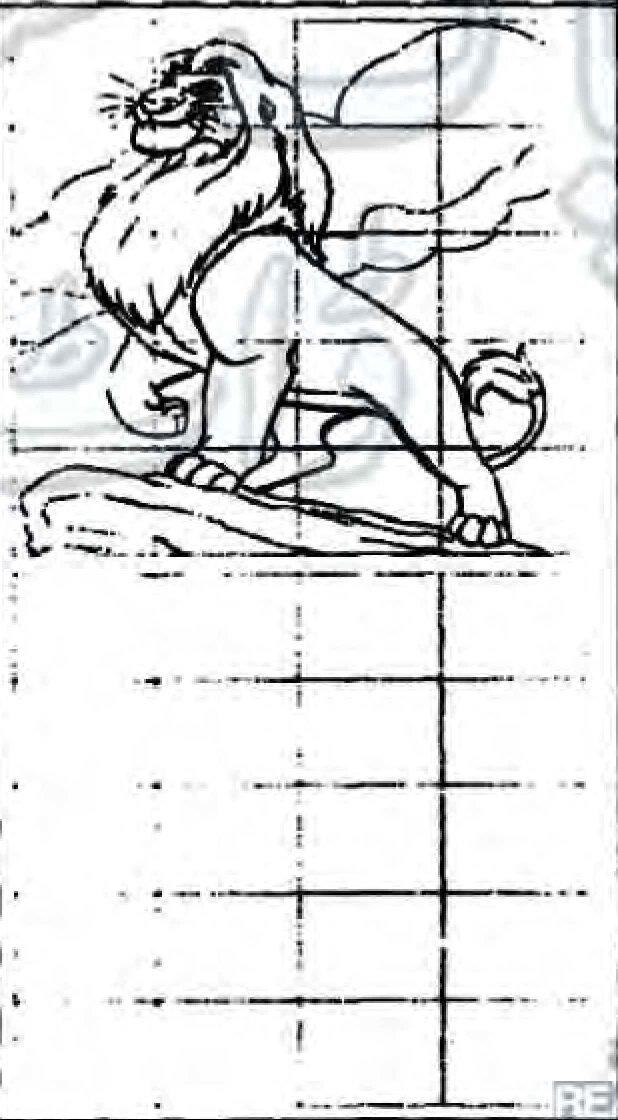

SCANNED BY AMIR

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

مسکرائیے....

☺.... تین بچے اپنے اپنے ابو کے دانتوں کی تعریف کر رہے تھے۔
پہلا: میرے ابو کے دانت دودھ کی طرح سفید ہیں۔
دوسرا: میرے ابو کے دانت تو ہیرے کی طرح چمکدار ہیں۔
تیسرا: میرے ابو کے دانت تو جادو کے ہیں کبھی میز پر ہوتے ہیں تو کبھی منہ میں۔
(مرسلہ: ارسلان انصاری۔ کراچی)

☺.... ڈاکٹر عورت سے: یہ کتنی حیرت کی بات ہے کہ کل آپ کا وزن 120 پاؤنڈ تھا اور آج صرف 80 پاؤنڈ۔
عورت: آج میں میک اپ نہیں کر کے آئی۔
(مرسلہ: کاشان علی۔ میرپور خاص)

☺.... ایک دوست دوسرے سے: یار پتہ ہے کہ کل میں نے ایک گھوڑے کو ٹھوکر ماری تو اس کی ٹانگیں ٹوٹ گئیں اور شیر کو مکا مارا تو وہ دور جا گرا اور جنگلی بھینسے کے سینگ اتنی زور سے مروڑے کہ وہ ٹوٹ گئے۔
دوسرا دوست: اگر تم اتنے ہی بہادر ہو تو ہاتھی کو کچھ کیوں نہیں کہا....؟
پہلا دوست: ابھی میں ہاتھی کی طرف بڑھا ہی تھا کہ کھلونوں کی دکان کا مالک آ گیا۔
(مرسلہ: حبیب ناصر۔ لاہور)

☺.... بیٹا اپنے ابو سے: ابا جان جب امی گانا گاتی ہیں تو آنکھیں کیوں بند کر لیتی ہیں....؟
باپ: تمہاری امی بہت رحم دل ہیں۔ ان کی آواز سننے سے دوسروں کو جو صدمہ ہوتا ہے تمہاری امی وہ دیکھ نہیں سکتیں اس لیے آنکھیں بند کر لیتی ہیں۔
(مرسلہ: مہتاب خان۔ کوئٹہ)

☺.... استانی (شاگرد کی ماں سے): آپ کے بیٹے کو پڑھنے کا بالکل شوق نہیں ہے۔
ماں: یہ بات غلط ہے اگر میرے بیٹے کو پڑھنے کا شوق نہ ہوتا تو ہر کلاس میں دو تین سال کیوں لگاتا۔
(مرسلہ: وحید احمد۔ سیالکوٹ)

☺.... ماں (بیٹے سے): ہمیشہ بڑے بننے کی کوشش کیا کرو۔ ذرا بتاؤ کہ تم کیا بننا چاہتے ہو....؟
بیٹا: ہاتھی بنوں گا کیونکہ اس سے بڑا کوئی نہیں ہے۔
(مرسلہ: معصومہ نیاز۔ اسلام آباد)

☺.... باپ بیٹے سے: بیٹا اس مرتبہ امتحانوں میں 90 فیصد مارکس لانا۔
بیٹا: نہیں، ابو پورے 100 فیصد لاؤں گا۔
باپ: کیوں مذاق کر رہے ہوں۔
بیٹا: شروع کس نے کیا تھا۔

☺.... استاد (طالب علم سے): کل میں نے کہا تھا کہ تم ٹیبل یاد کر کے آنا۔ کیا ٹیبل یاد کر کے آئے ہو....؟
طالب علم: جی سر میں نے ٹیبل یاد کر لیے ہیں۔
طالب علم: ڈائننگ ٹیبل، ڈریسنگ ٹیبل اور ٹائم ٹیبل۔
(مرسلہ: محمد یاسر۔ راولپنڈی)

☺.... ایک شاعر (اپنی بیوی سے): میں اپنی شاعری سے دنیا میں آگ لگا سکتا ہوں۔
بیوی (شوہر سے): تو آپ اپنی دو تین غزلیں چولہے میں بھی ڈال دیں تاکہ میں اپنی روٹی پکا سکوں۔
(مرسلہ: شہزاد علی۔ فیصل آباد)

☺

READING Section
SCANNED BY AMIR

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 | f PAKSOCIETY

www.paksociety.com

مرکزی مراقبہ ہال

سرجانی ٹاؤن کراچی میں جذبہ خدمتِ خلق کے تحت جمعے کے روز خواتین وحضرات کو بلامعاوضہ روحانی علاج کی سہولت مہیا کی جاتی ہے۔ خواتین وحضرات کو جمعے کی صبح 7:45 بجے ملاقات کے لئے نمبر دیے جاتے ہیں اور ملاقات صبح 8 سے 12 بجے دوپہر تک ہوتی ہے اور ہفتے کی دوپہر 3:45 بجے نمبر دیے جاتے ہیں اور ملاقات 4 بجے سے شام 7 بجے تک ہوتی ہے۔ ہر ہفتے، بعد نماز جمعہ عظیمیہ جامع مسجد سرجانی ٹاؤن میں اجتماعی محفلِ مراقبہ منعقد ہوتی ہے جس میں درود شریف، آیت کریمہ کا ختم اور اجتماعی مراقبہ کے بعد دعا کی جاتی ہے۔ جمعے اور ہفتے کے علاوہ خواتین وحضرات ملاقات کے لئے زحمت نہ کریں۔ محفل مراقبہ میں دعا کے لئے اپنا نام، والدہ کا نام اور مقصدِ دعا تحریر کر کے ارسال کیجیے۔ جن خوش نصیبوں کے حق میں اللہ رحیم وکریم نے ہماری دعائیں قبول فرمائی ہیں وہ اپنے گھر میں محفلِ میلاد کا انعقاد کرائیں اور حسبِ استطاعت غریبوں میں کھانا تقسیم کریں۔

کراچی:- آسیہ احمد۔ آمنہ بیگم۔ آمنہ شاکر۔ آمنہ احمد۔ آمنہ طاہر۔ آمنہ خان۔ آسیہ حسن۔ آصف علی۔ آصف محمود۔ احسان اللہ خان۔ احسان ریاض۔ احسن ریاض۔ احمد فیض۔ اختر حسین۔ ارسلان ضمیر۔ ارسلان خان۔ ارم خالد۔ ارم علی۔ اسماء۔ ارم۔ اسماء شفیق۔ اسمٰعیل فاروقی۔ اشتیاق شاہد۔ اشفاق احمد گوندل۔ اشفاق احمد۔ آصف صدیقی۔ اعجاز اعوان۔ اظہر علی۔ آفتاب احمد۔ آفتاب شاہ۔ افسری بیگم۔ افشین الطاف۔ افضل خان۔ اکبر علی۔ اکرم دلاور۔ امتیاز احمد۔ امتیاز علی۔ امتیاز محسن۔ امیر الدین۔ انجم صدیقی۔ انجم شاکر۔ انجم نور۔ انور جہاں۔ انیقہ بانو۔ انیلا رفیع۔ انیسہ حسن۔ انیسہ ریاض۔ ایمن خان۔ ایوب شیخ۔ بختاور بانو۔ بشریٰ آفتاب۔ بشریٰ احمد۔ بشریٰ نوشین۔ بلال حامد بٹ۔ بلال قریشی۔ بلقیس بی بی۔ بلقیس اشتیاق۔ بی بی خدیجہ۔ پرویز انور۔ پروین اختر۔ تابش ضمیر۔ تاج ملدیہ۔ تحسین سحر۔ تحسین فاطمہ۔ تنزیلہ صبا۔ تنویر اختر۔ تہمینہ انور۔ تہمینہ مقصود۔ تیمور خان۔ ثاقب سہروردی۔ ثروت منظور۔ ثروت شہزاد۔ ثریا رشید۔ ثریا بی بی۔ ثمینہ منظور۔ ثمینہ شمشیر۔ ثوبیہ پرویز۔ جاوید اصغر۔ جاوید جلیل۔ جمشید اقبال۔ جمیلہ بیگم۔ جمیلہ بانو۔ جمیلہ اختر۔ جویریہ سحر۔ جیا تیمور۔ حاذق مراد۔ حاذق یعقوب۔ حافظ اشفاق گوندل۔ حافظ بلال۔ حبیب محمد۔ حسن فاروقی۔ حسین محمد احمد۔ حفیظاں بی بی۔ حسیب جبین۔ حمیرا ارشد۔ حمیرا شاہنواز۔ حنا شاکر۔ خالدہ جاوید۔ خاور اسلم۔ خضری شاہد۔ خلیق الرحمان۔ دانش حسین۔ دانش علی۔ دانش عاصم۔ درخشاں انجم۔ درخشاں مقصود۔ دردانہ بشیر غازی۔ دلاور منصور۔ ذکیہ رخسانہ۔ ذیشان کمال۔ ذیشان احسن۔ رئیس النساء بیگم۔ راجہ عبدالمنان۔ راجہ علی۔ راحت اخلاق۔ راحیلہ نسرین۔ راشد محمود خان۔ رافع۔ رحمت بی بی۔ رخسانہ بی بی۔ رخسانہ یاسمین۔ رخشندہ قمر۔ رضوان احمد۔ رضوانہ نذیر۔ رضوانہ ناصر۔ رضیہ اقبال۔ رفعت مقصود۔ رفعت محمود۔ رفعت ہما۔ رقیہ فرحت۔ رمشا محمد۔ رکنیز یاسر۔ روبینہ اسلم۔ روبینہ اکرم۔ روبینہ ذوالفقار۔ روبینہ یاسمین۔ روبینہ اسلم۔ روزینہ اشرف۔ روفی شاہد۔ ریاض ضمیر۔ ریحان علی۔ ریحانہ فہیم۔ ریحانہ ملک۔ ریحانہ نذیر۔ ریحانہ یاسمین۔ ریحانہ جاوید۔ زاہد حسین۔ زاہدہ سعید۔ زاہدہ لطیف۔ زاہدہ پرویز۔ زبیدہ خاتون۔ زبیدہ علی۔ زر افشاں۔ زرینہ احمد۔ زرین صدیقی۔ زلیخا جمیل۔ زبیر خالد۔ ذوالفقار شاہد۔ زینب عادل۔ سائرہ بی بی۔ ساجد اقبال۔ ساجدہ نسیم۔ ساجدہ امین۔ ساجدہ بیگم۔ سدرہ عادل۔ سجاد شاہد۔ سحر نور۔ سرشار جہاں۔ سروش کاشف۔ سعد قریشی۔ سعدیہ افتخار۔ سعدیہ عنایت۔ سعدیہ نذیر۔ سعید احمد۔ سعیدہ بی بی۔ سکینہ بانو۔ سلطانہ ولی۔ سلمان علی۔ سلمان خان۔ سلمان مسعود۔ سلمان علی۔ سلمیٰ بیگم۔ سلیم آفاق۔ سیمان اعظم۔ سمیرا نصرت۔ سمیرا کنول۔ سنبل فاطمہ۔ سنبل ریاض۔ سمیہ اسلم۔ سید احمد علی۔ سید آصف علی۔ سید

SCANNED BY AMIR

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

ان علی۔ سید احمد حسین۔ سید توصیف حیدر۔ سید حسن جاوید۔ سید قمر
...۔ سید راشد علی۔ سید شاہد احمد۔ سید شباب محمد۔ سید عارف علی۔ سید
عرفان جعفری۔ سید عرفان علی۔ سید حکمت علی۔ سید علی جواد۔ سید
قادر علی۔ سید فواد احمد۔ سید مرشد حسین۔ سید نعمان علی۔ سیدہ قمر
النساء۔ سیدہ ویم حسین۔ شائستہ ارم۔ شازیہ تیمور۔ شازیہ حمید۔ شازیہ
عادل۔ شازیہ عامر۔ شازیہ مقبول۔ شازیہ نور۔ شان حبیب۔ شاہد انور۔
شاہد بشیر۔ شاہدہ بیگم۔ شاہدہ پروین۔ شاہدہ عاشق۔ شاہدہ محمود۔ شاہدہ
نسرین۔ شاہدہ۔ شبانہ کنول۔ شبانہ ناز۔ شبانہ سلیم۔ شبنم مجید۔ شرف
الدین۔ شعیب خان۔ شعیب مجید۔ شکیل خان۔ شکیلہ پروین۔ شکیلہ
طاہر۔ شمس الدین۔ شمس النساء۔ شمشاد۔ شمشیر انور۔ شمیم احمد
صدیقی۔ شمیم سعید۔ شوکت حسین۔ شہریار۔ شہزاد
عبدالرحمن۔ شہزاد عقدہ۔ شہباز علی۔ شیخ کامران عزیز۔ شیخ کامران
عزیز۔ شیر علی خان۔ شیریں۔ صائمہ ایوب۔ صائمہ راشد۔ صائمہ
نازین۔ صائمہ صدف۔ صائمہ کاظم۔ صائمہ نورین۔ صابرہ بیگم۔ صبا
پروین۔ صبا حمید۔ صدف حسن۔ صدف زبیر۔ صلاح الدین۔ صنوبر
اقبال۔ صوفیہ بانو۔ طارق سعید۔ طارق مجید۔ طارق سلیم۔ طارق محمود۔
طارق وسیم۔ طاہرہ احمد۔ طاہرہ افشین۔ طاہرہ بیگم۔ طلعت
ریاض۔ طلعت حبیب۔ طیبہ طاہر۔ ظفر اقبال۔ ظہیر حسن شاہ۔ عائشہ
واجد۔ عائشہ ناصر۔ عائشہ واجد۔ عابد عباس۔ عارف علی۔ عارفہ تبسم۔
عارفہ تبسم۔ عارفہ سلطانہ۔ عاشق علی۔ عاصم رضا۔ عاصم قریشی۔
عاطف سلمان۔ عالیہ شہزاد۔ عامر احسن۔ عامر خان۔ عامر مرزا۔
عبدالرحمان۔ عبدالرزاق۔ عبدالعلیم۔ عبدالغفار۔ عبدالواجد۔
عبدالوحید۔ عتیق الرحمن۔ عثمان طیب۔ عدیلہ ندیم۔ عرفان جعفری۔
عرفان منیر۔ عروج راشد۔ عشرت شاہد۔ عصمت معراج۔ عطیہ حامد۔
عظمیٰ پروین۔ عظمیٰ توصیف۔ عظمیٰ عزیز۔ عظمیٰ عمران۔ عظمیٰ
کامران۔ علی احمد۔ علی اظہر۔ علیم الدین۔ ام کلثوم۔ عمر بن خطاب۔
عمران عباس۔ عنایت بیگم۔ عنبرین صدیقی۔ عینی زاہد۔ غزالہ پروین۔
غزالہ فاروق۔ غضنفر علی۔ غلام اکبر۔ غلام دستگیر۔ غلام رسول۔ غلام
صفدر۔ غلام علی۔ غیور حسین۔ فائزہ قمر۔ فائزہ یوسف۔ فائزہ احمد۔
فائزہ علی۔ فاطمہ بیگم۔ فاطمہ عادل۔ فراز حسین۔ فرح راشد۔ فرح
سلطانہ۔ فرح ...۔ فرحت فاطمہ۔ فرح ناز۔ فرحان علی۔ فرحانہ
فرحان۔ فرحت حسین۔ فرحت ناز۔ فرحت جبین۔ فرخ جبین۔ فرخ
جمال۔ فردوس شاہد۔ فرزانہ اختر۔ فرزانہ۔ فریحہ جمیل۔ فریدہ حسین۔
فریدہ بانو۔ فریدہ جمال۔ فضل معبود۔ فصیح حسین۔ فواد عامر۔ فوزیہ
شبنم۔ فہمیدہ جلیل۔ فہیم فاروقی۔ فہیم قمر۔ فیصل شیخ۔ فیصل عامر۔ فیضان
علی خان۔ قاسم محمود۔ قاضی شیر محمد۔ قرۃ العین۔ قیصرہ سلطانہ۔
کاشف۔ کامران اعجاز۔ کرن جاوید۔ کریمہ جمال۔ کلثوم انور۔ کلثوم بانو۔

کنول۔ ...۔ وشی اقبال۔ کاشف عادل۔ لبنیٰ اخلاق۔ لبنیٰ نور۔ ماجد
عزیز۔ ماجد محمود۔ ...۔ ...۔ مجاہد علی۔ مجاہد حسین۔
مجیب محمد۔ محبوب نواز۔ محسن سعید۔ محمد ابراہیم۔ محمد احسن۔ محمد
احمد۔ محمد اسلم۔ محمد اسمٰعیل۔ محمد آصف۔ محمد اعجاز۔ محمد آفتاب۔ محمد
افضل خان۔ محمد افضل شاہد۔ محمد افضل علی۔ محمد امجد۔ محمد امین۔ محمد
انس۔ محمد انور۔ محمد بدرالدین۔ محمد ...۔ محمد بدر منظور۔ محمد پرویز۔ محمد
جنید۔ محمد حسن شاہد۔ محمد حسن ظہیر۔ محمد حسین تقی۔ محمد حنیف۔ محمد
خالد خان۔ محمد رضوان۔ محمد رفیق۔ محمد زبیر خان۔ محمد ساجد لطیف۔ محمد
سجاد۔ محمد سرفراز۔ محمد سعد خان۔ محمد سلیم خان۔ محمد سلمان۔ محمد
شاہد۔ محمد شفیق۔ محمد ظفر۔ محمد عارف۔ محمد عامر۔ محمد عثمان۔ محمد فیروز۔
محمد علی۔ محمد عمر۔ محمد عمران۔ محمد منیب خان۔ محمد ناصر۔ محمد نبیل
مصطفیٰ۔ محمد نعیم خان۔ محمد نعیم۔ محمد نعیم۔ محمد نوید احمد۔ محمد ہاشمی۔ محمد
یاسر۔ محمد یوسف۔ محمد یونس۔ محمد اظہر۔ محمد حنیف۔
محمد عبدالغفور۔ محمود ...۔ محمود احمد۔ مدثر ...۔ مرزا شاہد
بابر۔ مرزا عمیر خلیفہ۔ مریم نبیل۔ مسرت اورنگزیب۔ مسرت کاظمی۔ مسعود
احمد۔ مسعود کمال۔ مشتاق احمد۔ مصدق خان۔ مصطفیٰ ظہیر۔ مصطفیٰ
علی۔ مطلوب حسین۔ معظم حمید۔ مقبول عامر۔ مقصود احمد۔ مقصود
ظفر۔ ملک احمد۔ ملک خان۔ ملک سعید۔ ممتاز اظہر۔ منصور۔ منظور عالم۔
منور بابر۔ منور سلطانہ۔ منیبہ ہاشمی۔ منیزہ سلیم۔ موسیٰ خان۔ مہر
النساء۔ مہرین اشرف۔ مہ جبین۔ میر نصیر الدین۔ میمونہ طاہر۔ نازش
افروز۔ نازش جمال۔ ناصر عزیز۔ ناہید اکرم۔ نجمی طاہرہ۔ نجل خان۔ نبیلہ
تبسم۔ نجمہ عرفان۔ ندا ظہور۔ ندیم راشد۔ نزہت آرا۔ نسرین اختر۔
نسرین خاور۔ نسرین جاوید۔ نسرین حمید۔ نصرت قمر۔ نسیم احمد۔ نسیم
اختر۔ نسیم صنوبر۔ نسیم مسعود۔ نصرت ارشد۔ نصیر الدین۔ نعمان
خان۔ نعیم فاروق۔ نعیم ظہیر۔ نعیم وحید۔ نفیسہ ریاض۔ نفیس احمد۔ نگہت
سیما۔ نوید آفریدی۔ نمرہ کنول۔ نمرہ نواز۔ نواز شاہد۔ نور الحق۔ نور
جہاں۔ نوشین۔ نوید احمد۔ نوید سعید۔ نوید شفیق۔ نوید لئیق۔ نہال احمد
صدیقی۔ واجد علی۔ واصف حسین۔ وجیہ الدین۔ وجیہہ خان۔ وحید
انور۔ ہاجرہ عبیدہ۔ ہمایوں۔ ہمایوں خورشید۔ ہمایوں ظہیر۔ یاسمین۔
یاسمین محمود۔ یوسف۔ یاسمین احمد۔

حیدر آباد:۔ اجمل۔ احمد سعید۔ احمد نبی۔ احمد نسیم۔ احمد
احمد علی۔ اختر محمد۔ ارجمند۔ ارسلان۔ ارشاد۔ ارشد علی۔ ارم۔ اسد
اعوان۔ اسرار حسین۔ آصف قریشی۔ آصف۔ اصغر۔ افتخار احمد
افشین۔ اقبال علی۔ اقبال۔ اقراء۔ امجد علی۔ امبرین۔ امجد محمود۔ امبر
بیگم۔ امین۔ آمنہ۔ انجم سعید۔ انیلہ۔ بدر علی۔ بشریٰ شاہد۔ بشریٰ
سعید۔ بشریٰ ریاض۔ بہاؤالدین۔ تابندہ۔ تجمل حسین۔ تصور جمیل۔
تنویر۔ توصیف۔ ثاقب۔ ثروت۔ ثریا بانو۔ ثمینہ نور۔ ثمینہ۔ ثناء

READING Section
SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

فاطمہ۔ شاہ فیصل۔ شاہ گل۔ شاہ نور۔ شاہ جان محمد۔ جاوید۔ جعفر۔ جنید۔ جہانزیب۔ حارث۔ حافظ نسیم۔ حافظ۔ حسیب [illegible]۔ حسین بخش حسین۔ حسین۔ حسینہ۔ حفظ عارف۔ حفظہ۔ حمید۔ حمید [illegible] حیدر علی احمد۔ حیدر۔ خدیجہ علی۔ خالدہ۔ خرم شہزاد۔ خرم۔ خلیل۔ خواجہ رابعہ۔ دانش۔ درخشاں۔ دلدار حسین۔ دلشاد۔ رابعہ۔ راحت فاطمہ۔ راحیلہ۔ راشدہ۔ رحمان۔ رحمت۔ رحیم۔ رخسانہ احمد۔ رسول بخش۔ رضا علی۔ رضوانہ طاہر۔ رقیہ مجید۔ رفیق شمر۔ روبینہ غوری۔ روبینہ اشرف۔ ریاست علی۔ ریاست خان۔ ریحانہ گل۔ زاہد محمود۔ زبیدہ عاشر۔ زاہدہ جبین۔ زہرہ حیدر۔ ساجدہ شفیق۔ سجاد احمد۔ سدرہ کاشی۔ سدرہ شاہد۔ سعدیہ منصور۔ سلمان رفیع۔ سلمان فاطمہ۔ سلمیٰ روبینہ۔ سمیع اللہ۔ سمیع غفور۔ سونیا علی۔ سید احمد علی شاہ۔ سید کاشف۔ سید محمد منور۔ سیدہ عنبرین بانو۔ سیما آپا۔ سیما۔ شائستہ رضا۔ شاہ زیب۔ شاہد عالم۔ شاہدہ نسرین۔ شاہدہ بانو۔ ثمرین کنول۔ شگفتہ عابد۔ شمائلہ فاروق۔ شمس الدین۔ شیخ حمید۔ شمیم جہاں۔ شہزاد خالد۔ شبنم خالد۔ صائمہ مجید۔ صادق وحید۔ صبا علی۔ صدف نگیں۔ صغیر حسین۔ صفیہ اختر۔ صفیہ بیگم۔ صنوبر شفیق۔ ضمیرہ بیگم۔ ضیاء خالد۔ طارق جمیل۔ طاہر محمود۔ طاہرہ احمد۔ طاہرہ عقیل۔ عارف جمیل۔ عاصمہ بی بی۔ عامر اسد۔ عامر سہیل۔ عامر ضیاء۔ عامر اسد۔ عبدالغفور۔ عبداللہ۔ عبدالعلیم غوری۔ عبدالغفور۔ عبدالغنی۔ عبدالکریم۔ عبدالوحید۔ عنبرین۔ علی اکبر۔ علی حمزہ۔ علی رضوان۔ علی نواز۔ عنیقہ زاہد۔ عمران خان۔ غلام علی۔ غلام فاطمہ۔ فاطمہ علی۔ فرحان احمد۔ فرحان طاہر۔ فرخندہ حامد۔ فرزانہ جمشید۔ فرقان علی۔ فرقان حنیف۔ فضیلہ شہباز۔ فلک محمد۔ قمیر اختر۔ کلیم اللہ۔ کشور محمود۔ کنول مجید۔ کنول علی۔ کوثر پروین۔ کوثر نصیر۔ کوثر شاہد۔ کوثر شہناز۔ گل رخ۔ گلزار مجید۔ لائبہ قمر۔ [illegible]۔ نجمہ [illegible]۔ کاشف [illegible] فاضل۔ محسن احمد۔ حسین علی۔ محمد محسن۔ محمد ارشد۔ محمد اسلم۔ محمد اعظم۔ محمد امان اللہ۔ محمد امجد۔ محمد انور۔ محمد جاوید۔ محمد جمیل۔ محمد جنید۔ محمد جواد۔ محمد حیات۔ محمد دانش۔ محمد زبیر۔ محمد شاہد۔ محمد شعیب۔ محمد طارق۔ محمد علی۔ محمد عمیر۔ محمد فہد۔ محمد عمران۔ محمد یونس۔ محمد گل۔ محمود حسین۔ مشتاق احمد۔ مصطفیٰ حیدر۔ مطلوب الحق۔ مقصود حسن۔ منصور رضیہ۔ منصورہ مرزا۔ منور سلطانہ۔ منیبہ خالد۔ مہوش خان آفریدی۔ ناصر خان۔ نادیہ اختر۔ نجمہ آپا۔ نزہت حسین۔ نسرین جمال۔ نسیم احمد۔ نعیم محمد۔ نفیسہ بیگم۔ نورالعین۔ نورالنساء۔ نور جہاں۔ نور محمد۔ نور نظر۔ نورین اختر۔ نورین۔ نوشابہ قیوم۔ نوشین اظہر۔ نوید اقبال۔ نیاز احمد۔ وثیق علی۔ واصف علی۔ وحید علی۔ واجدہ بی بی۔ ہارون اشرف۔ ہما نگیں۔ ہمزہ [illegible]۔ یاسر عرفان۔ یاسمین کوثر۔ یاقوت شاہ زیب۔ یعقوب ابراہیم۔

لاہور:- ابوبکر۔ احمد اقبال۔ احمد حسن۔ اسلم شاہد۔ ارشد احمد علی۔ ارم۔ اسد۔ اسما جاوید۔ اسما۔ اشتیاق۔ اشرف۔ اصغر۔ آصف۔ آصف۔ اعجاز احمد۔ اقبال۔ اکرام اللہ۔ آمنہ بی بی۔ آمنہ۔ انجم رضا۔ انیلہ بٹ۔ باجی اقبال۔ بشریٰ۔ بلال صفدر۔ پاکیزہ۔ پروین۔ تنویر۔ ثمین۔ ثمینہ۔ ثناء۔ ثوبیہ۔ جاوید۔ جاوید۔ جہانگیر۔ حنا عمر۔ حیدر علی۔ خالدہ۔ خلیل احمد۔ داؤد۔ دعا فاطمہ۔ دل نواز۔ ذیشان۔ راحیل احمد۔ رضوان۔ رفعت۔ رقیہ۔ رملہ اشرف۔ روبینہ۔ زاہد حسین۔ زاہد محمود۔ زہرہ۔ زاہدہ بیگم۔ زاہدہ۔ زینت۔ سائرہ بانو۔ سائرہ۔ ساجدہ بیگم۔ سجاد جاوید۔ سدرہ۔ سعدیہ۔ سلمان۔ سلمیٰ اشفاق۔ سمرا۔ سمیرا۔ سہیل احمد۔ سید واصف علی۔ شائستہ جبین۔ شازیہ۔ شاہد رحمان۔ شاہد رسول۔ شاہد محبوب۔ شاہدہ۔ شہناز۔ شبیر حسین۔ شکیل۔ شگفتہ۔ شمائلہ۔ صائمہ۔ سحر۔ ضمیر الحق۔ طاہرہ۔ طارق لطیف۔ عقیل۔ ظفر احمد۔ ظہور۔ عائشہ۔ عابدہ بیگم۔ عاشر۔ عاشق حسین۔ عاصم۔ عامر محمود۔ عباس۔ عثمان۔ عرفان۔ عرفان عظمیٰ۔ عرفان۔ عرفان۔ عروسہ۔ علی۔ عمر۔ عمران افضل۔ عمران۔ غزالہ۔ غلام عباس۔ فائزہ۔ محمد۔ فائزہ۔ فاروق احمد۔ فاطمہ۔ فریدہ جاوید۔ فہد۔ فردوس۔ قرۃ العین۔ کائنات۔ کامران۔ کامران۔ کنول۔ محمد [illegible] علی۔ مبشرہ۔ محمد احمد۔ محمد ارشاد خان۔ محمد اسلم۔ محمد اصغر۔ محمد بابر۔ محمد راشد۔ محمد زبیر۔ محمد شہزاد۔ محمد عرفان۔ محمد علی۔ محمد عمر۔ محمد عمران۔ محمد مجاہد۔ محمد نواز۔ محمد نور۔ محمد وقاص۔ مدثر بٹ۔ مدثر حسین۔ مریم۔ مظہر اقبال۔ ملک اسلم سعید۔ ملک وحید۔ منظور احمد۔ منیر احمد۔ میمونہ صابر۔ مہک۔ مہتاب۔ مہوش۔ میاں مشتاق احمد۔ نجمہ۔ نسرین۔ نصرت۔ نعمان۔ نعیم احمد۔ نذیر علی۔ نعیم۔ نورین۔ نوید احمد۔ نوید حسین۔ نیلم۔ وسیم اسلم۔ وقاص۔ یحییٰ یوسف۔

راولپنڈی/اسلام آباد:- آصف جاوید۔ آصف خان۔ آصف عباس۔ اویس محمد ملک۔ باجی نگہت پروین۔ بشیر بیگم۔ بلال حسین۔ بنت حوا۔ بہروز حیدر۔ بینش حسن۔ بینش عامر۔ تانیہ۔ تنویر اقبال۔ ثناء۔ ثوبیہ۔ تبسم۔ حافظ سجاد۔ حسن اختر۔ حمیدہ۔ حمید خالد محمود اعوان۔ خالدہ بی بی۔ خالدہ بیگم۔ خورشید بی بی۔ خورشید بی بی یوسف۔ خورشید بیگم۔ دانیال۔ محمد ذوالفقار۔ ذیشان محمد ملک۔ راشدہ بی بی۔ رافع۔ راؤ محمد اقبال۔ رحمت بی بی۔ رحیم جان۔ رضیہ بیگم۔ اکمل۔ رقیہ بی بی۔ اشرف۔ روبینہ۔ ریحانہ بی بی۔ ریحانہ۔ زبیدہ بی بی۔ زبیدہ۔ زینب بی بی۔ سائرہ۔ سجاد الحسن۔ سکینہ۔ سحرش شہزادی۔ سرداراں بانو۔ سرداراں بی بی۔ سرفراز خان۔ سعدیہ۔ سکندر اعوان۔ سکندر خان۔ سکینہ بی بی۔ سلطانہ بیگم۔ سلمان حیدر۔ سمیہ حیدر۔ شازیہ۔ شازیہ تنویر۔ شائستہ۔ شاہدہ بی بی۔ شبانہ رشید۔ شہزاد۔ شمیم۔ شبیہ کنول۔ شہ جمیل۔ شگفتہ۔ شگفتہ ناز۔ شمس بی بی۔ شمس حسن۔ شمیم اختر۔

www.paksociety.com
SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

شمیم۔ شہناز بلوچ۔ شہناز بی بی۔ صائمہ ملک۔ صائمہ۔ صدیقہ بیگم۔ صلوہ بیگم۔ صفیہ بیگم۔ طاہر سعید۔ طاہر محمود۔ ظہیر عباس بٹ۔ عابدہ پروین۔ عاشق حسین بٹ۔ عاصمہ طاہر۔ عامر حسین بٹ۔ عامر حسین قریشی۔ عائشہ اقبال۔ عائشہ حسن۔ عائشہ مسعود۔ عبد القادر۔ عبد الرزاق۔ عبد العزیز۔ عبد القدیر۔ عبد السمیع۔ عبید اللہ۔ عدنان۔ عذرا سخاوت۔ عذرا۔ عصمت حسین۔ علی حسن۔ عمران جاوید۔ عمران۔ فاطمہ تبسم۔ فائزہ جاوید۔ فائزہ۔ فاطمہ بی بی۔ فرح اقبال۔ فرحت یاسمین۔ فوزیہ اشرف۔ فیروزہ بی بی۔ قدسیہ۔ قمر عباس بٹ۔ قمر فاروق۔ کبیرہ بی بی۔ کاشف جاوید۔ کاشف۔ کامران جاوید۔ گل فرین۔ مدثر۔ مبارک علی۔ محمد اکمل۔ محمد اشرف۔ محمد افضل۔ محمد اقبال۔ محمد ذیشان۔ محمد رفیق۔ محمد شہزاد۔ محمد عابد۔ محمد علی بٹ۔ محمد عمر۔ محمد فراست۔ محمد عثمان۔ محمد حمزہ۔ محمد یعقوب۔ محمد یوسف۔ محمودہ بیگم۔ مختار ملک۔ مسرت۔ مسعود بیگ۔ مسعود احمد گل۔ مصباح۔ مظفر بی بی۔ مظفر بیگم۔ ممتاز بیگم۔ منیر احمد۔ موحد۔ موحد احمد۔ مہوش شاہد۔ ناصر طاہر۔ ناصر خان۔ نجمہ حمید۔ نجیب۔ ندیم احمد۔ ندیم حمید۔ نسیم بی بی۔ نسرین بی بی۔ نسرین۔ نسیم اختر۔ نسیم بیگم۔ نصرت بی بی۔ نصرت پروین۔ نصرت کنول۔ نعمان حسن۔ نعیم احمد۔ نعیم حمید۔ نوشین حسن۔ نگہت ملک۔ نور جہاں۔ نوشابہ خان۔ نوید حمید۔

فیصل آباد: - آسیہ سرفراز۔ آفتاب جمال۔ اللہ بخش۔ احمد حسین۔ احمد سلمان۔ احمد مسعود۔ ارشد نفیس۔ ارم خوشنود۔ ارم شاہین۔ اریبہ اسد۔ اسد مسعود۔ افشاں صادق۔ اقرا اختر۔ ام حبیبہ۔ ام کلثوم۔ انجم بلال۔ انجم سرفراز۔ انجم۔ انور خان۔ انور مقصود۔ باسط عزیز۔ بشریٰ جاوید۔ بشریٰ شیخ۔ پروین اختر۔ تحریم شیخ۔ تنویر احمد۔ جابر حفیظ۔ جاوید اقبال۔ جمیل اختر۔ حاجی عزیز۔ حریم شیخ۔ حمیرا یاسمین۔ خالد محمود۔ خالد محمود۔ خرم سرفراز۔ خوشنود احمد۔ ذکیہ۔ ذوالفقار علی۔ ذیشان فاروقی۔ ذکیہ خاتون۔ راج بیگم۔ راحت حسین۔ راشد گل۔ راشد منیر۔ رضوان احمد۔ رضوان۔ رفعت شاہین۔ رقیہ شاہین۔ روبینہ شاہین۔ زاہد وسیم۔ زاہدہ یاسمین۔ زر افشاں۔ زرینہ تاج۔ زیب النساء۔ ساجد جاوید۔ ساجدہ حسین۔ ساجد علی۔ ساجد منیر۔ سرفراز اللہ خان۔ سرفراز خان۔ سعد حسین۔ سعدیہ کنول۔ سعید۔ شازیہ اعظم۔ شازیہ۔ شاہ میر۔ شاہد اقبال۔ شاہدہ یاسمین۔ شمیم اختر۔ صفدری۔ صفیہ۔ طارق محمود۔ طارق۔ طاہرہ صادق۔ طاہرہ رفیق۔ عاطف اسماعیل۔ عامر اقبال۔ عباس فاروقی۔ عبد الرزاق۔ عبد الرشید۔ عبد السلام۔ عبد المالک۔ عدنان۔ عدیل اختر۔ عذرا مقصود۔ عذرا۔ عرفات احمد۔ عرفان فاروقی۔ عظمیٰ نیاز۔ علی عمران۔ عمران۔ عنبرین۔ عتیبہ زینب اسلم۔ فدا۔ فرشتہ وہیب۔ فیصل خوشنود۔ گلاب دین۔ گلزار بی بی۔ گلفرین نظیر۔ گلناز عظیم۔ گل شاہین۔ محسن۔

محمد اختر۔ محمد ارشاد۔ محمد اسلم۔ محمد آصف۔ محمد افضل۔ محمد اقبال۔ محمد شفیع۔ محمد شفیق۔ محمد شکیل۔ محمد صادق۔ محمد عثمان۔ محمد عزیز۔ محمد عظیم۔ محمد محسن۔ محمد نعمان۔ محمد نواز۔ مدثر احمد۔ مریم جان۔ مسرت جبیں۔ مصباح۔ ملک صاحب۔ مومن شیخ۔ مہرین فاطمہ۔ میاں محمد۔ نجمہ تبسم۔ نازیہ کنول۔ نصیر احمد۔ نصیر الدین۔ نعمان۔ نگہت جبیں۔ نگہت طاہرہ۔ نور محمد۔ نور البشر۔ نورین فاطمہ۔ نوشین اسلم۔ نوید اسلم۔ نوید حسین۔ نوید۔ وقار احمد۔ وقار احمد۔ وقار عدیل۔ یاسمین اختر۔

ملتان: - آپا منظور النساء۔ ارسلان۔ ارشد۔ ارم۔ اسد۔ اسلم۔ آصف۔ افروز۔ اقبال۔ امام الدین۔ امان اللہ۔ آمنہ۔ امیر گل۔ امیر۔ املیہ۔ بشیر۔ ثمینہ۔ جان محمد۔ جعفر۔ حاجی غلام رسول۔ حافظ قربان۔ حسن بخش۔ حسن علی۔ حسین علی۔ حمیرہ۔ حماد۔ خدیجہ۔ دانش نیاز۔ دلنواز۔ دین محمد۔ ذوالفقار۔ رابعہ۔ رضوانہ۔ راحیلہ۔ خسانہ۔ رقیہ۔ رمضان۔ روشن۔ ریحانہ۔ زیتون۔ ساجد۔ سلمان بگٹی۔ سجاد حسین۔ سجاد علی۔ سعید۔ سکندر۔ سلیم خان۔ سلیمہ۔ سلیمان۔ سمیرا۔ سمیع اللہ۔ سکینہ۔ سہیل۔ سونیا۔ شائستہ۔ شازیہ۔ شاہد علی۔ شگفتہ۔ شمیم۔ شاکر۔ شمشاد۔ شہناز۔ صبورہ۔ صدوری۔ الطاف۔ عائشہ۔ عابد جتوئی۔ عابدہ۔ عامر۔ عبد الغنی۔ عبد القدیر۔ عبد المالک۔ عثمان۔ عطاء اللہ۔ علی کوثر۔ غلام۔ غزالہ۔ غوث بخش۔ فاضل۔ فاطمہ۔ فرزانہ راشد۔ قربان حسین۔ کامران۔ گل شیر۔ معروف۔ ماریہ۔ مبارک علی بگٹی۔ مجید۔ محسن عباسی۔ ملک فاتح۔ منظور احمد۔ منظور۔ منور۔ مہران۔ میر زادی۔ نازیہ۔ ناہید۔ نجمہ۔ نواب خاتون۔ نور محمد۔ نوید۔ نیاز محمد خان۔ نیک محمد۔ وسیم۔ وزیراں۔ وقار۔ ہدایت خاتون۔ ہیر۔ یاسمین۔

گجرات: - آغا شاہد۔ ارشاد بی بی۔ امتیاز۔ بابر صدیقی۔ بلقیس اختر۔ تنویر المصطفیٰ۔ تنویر حسین۔ جاوید اقبال۔ جاوید اقبال۔ جاوید۔ جمال بی بی۔ حافظ محمد اصغر۔ حسین بی بی۔ حنیف محمد ارشد۔ خورشید بی بی۔ داؤد احمد۔ رابعہ بی بی۔ راشد محمود۔ رضوان صاحب۔ رضیہ بیگم۔ رفعت زاہد۔ رضیہ اختر۔ سائرہ۔ ساجدہ۔ سدرہ۔ سردار بی بی۔ سعید اختر۔ سعیدہ بانو۔ سکینہ بی بی۔ سلیمہ احمد۔ شاہ بیگم۔ شاہد صدیقی۔ شریف بی بی۔ شاکر جبین۔ شمیم ہارون۔ شبانہ کوثر۔ شہباز عطاء۔ حسین۔ صفیہ بیگم۔ صفیہ۔ ضیاء الحق۔ طیبہ خضر۔ ظفر اقبال۔ ظہیر اقبال۔ عالیہ بانو۔ فاروق جبین۔ عامر شاہ۔ عبد الغفار۔ عشرت۔ نگہت فاطمہ۔ فیاض حسین۔ قمر سخاوت۔ کاشف جاوید۔ مبشر حسین۔ محمد اشرف۔ محمد شفیق۔ محمد عمر۔ محمد کاشف۔ محمد نواز۔ محمد یوسف۔ محمد یونس بٹ۔ مدیحہ شہناز فاروقی۔ مرزا بشیر احمد۔ سبز پروین۔ مقبول احمد۔ مقصود۔ ملک محمد نواز۔ منظور بی بی۔ منیب۔ نجمہ النساء۔ مریم اختر۔ نذیراں بی بی۔ نفیسہ بی بی۔ نگہت بی بی۔ نوید اختر۔ ڈاکٹر سلیم۔ ڈاکٹر نثار مریانی۔ ڈاکٹر مریم۔ ہارون جمیل۔ یاسر اقبال۔

SCANNED BY AMIR
READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

سیالکوٹ:- آمنہ۔ ابرار خان۔ اجمل بٹ۔ اجمل رسول۔ احمد حسین عابد۔ ارشاد بی بی۔ ارشاد بیگم۔ اسامہ۔ تیمور بن سعید۔ اسلم اسد قمر۔ اقبال بیگم۔ اقبال۔ احمد عباس۔ امینہ بیگم۔ امینہ۔ انجا عمیر۔ انیس جاوید۔ اویس۔ بشارت۔ بلال۔ بیگم اسلم۔ تسنیم۔ حریم۔ تنویر عباس۔ ثاقب۔ ثریا بیگم۔ ثمینہ کوثر۔ ثمینہ۔ جمشید ریاض۔ جمیلہ۔ جواد۔ چوہدری ریاض۔ چوہدری غلام نبی۔ چوہدری فرخ۔ چوہدری فرخ۔ چوہدری لیاقت۔ چوہدری محمد اکرم۔ حافظ نعمان۔ حسن علی۔ حلیمہ۔ حنا فاطمہ۔ حنا جمیل۔ حنان۔ خالد۔ رحیم۔ رخسانہ۔ رخشندہ اعجاز۔ رضوانہ بی بی۔ رضیہ بیگم۔ رقیہ حامد۔ رحمہ۔ روبینہ۔ روزینہ۔ روبینہ رومی۔ زرینہ۔ زینت۔ ساجد۔ ساجدہ۔ ستارہ جبیں۔ سجاد۔ سدرہ۔ سرفراز۔ سعدیہ پروین۔ سعیدہ۔ سفینہ۔ سلمٰی ظفر۔ سمی۔ شازیہ۔ شاہد اقبال۔ شاہد۔ شاہدہ پروین۔ شریف۔ شگفتہ پروین۔ شائلہ۔ شمشیر۔ شمیم۔ شہزاد بیگم۔ شہناز۔ شہزاد خان۔ شہلا۔ شہناز۔ صائمہ خانم۔ صائمہ فیصل۔ صائمہ۔ صبا۔ صبا اکبر۔ طاہر محمود۔ طاہرہ محمود۔ طاہرہ اصغر۔ طور فاطمہ۔ طیبہ۔ عائشہ۔ عائشہ۔ عاتکہ۔ عدنان۔ عاصم علی۔ عاصف حیدر۔ عبد القدوس۔ عبد اللہ۔ عبد الرحمٰن۔ عبید انور۔ عتیق الرحمٰن۔ عرشیہ عمیر۔ عشرت۔ عطیہ نعمان۔ علی حسنین۔ علی۔ عنیقہ۔ غزالہ۔ غلام شبیر۔ فائقہ۔ فاطمہ۔ فرخ محمود۔ فرخ قاسم۔ فرزانہ۔ فضل بی بی۔ فوزیہ۔ فہیم۔ فیروزہ بی بی۔ فیصل حیات۔ قیصرہ بانو۔ قمر النساء۔ کاشف جاوید۔ کاشف حیات۔ کامران اعجاز۔ کامران واجد۔ کلثوم بی بی۔ کوثر وہاب۔ کوثر ریاض۔ کوثر شاہد۔ کومل علی۔ گلشن ضمیر۔ لطیف خان۔ اللہ دتہ۔ اللہ رکھا۔ مبشر علی نصرت جمیل۔ متی الرحمٰن۔ مظہر ظفر۔ مجید مجاہد۔ محسن خان۔ محمد اسلم راحت۔ محمد اکرم۔ محمد حنیف۔ محمد رفیق۔ محمد ظفر اقبال۔ محمد نعیم۔ محمد وسیم۔ محمد یٰسین حامد۔ محمد یٰسین۔ مدثر فرید۔ مریم۔ مزمل آصف۔ مصطفٰی چوہدری۔ ملک جبار۔ ممتاز۔ منان۔ منیب۔ ناہید۔ ناہید اختر۔ نجمہ۔ نسرین۔ نسیمہ۔ نصرت۔ نعمان طارق۔ نعیمہ۔ نورین نعمان۔ نویدہ خانم۔ نویدہ طاہرہ۔ والیہ خالد۔ ڈاکٹر نبی۔ بنت شاہد۔

چنیوٹ:- اعجاز ریاض۔ اعجاز قمر۔ احتشام۔ احمد بخش۔ احمد حسن۔ احمد ممتاز۔ ارشد۔ ارشد۔ اسلم نواب۔ اشتیاق۔ اشتیاق قیصر۔ اشتیاق محمود۔ اشتیاق حسین۔ اصغر علی۔ اطہر۔ اعجاز حسین۔ افنان۔ اقبال اسلم۔ اکرام۔ امجد علی۔ امداد حسین۔ امیر علی۔ امیر علی۔ انعام۔ انور حسین۔ انور۔ بابا فضل دین۔ بابا محمد بخش۔ بابر سلطان۔ بانو۔ بہادر علی۔ بہاول شیر۔ بیگم بہادر۔ بیگم بہادر۔ بیگم محمد اسلم۔ بیگم محمد حنیف۔ پروفیسر الیاس۔ پروفیسر سیمہ اختر۔ پروفیسر لیے اختر۔ پروفیسر شہناز۔ پروفیسر غالب حسین۔ پروفیسر غوث اختر۔ پروفیسر محمد ایوب۔ پروفیسر الیاس۔ پروین ہاشمی۔ تنویر علی۔ جاوید رفیق۔ جعفر علی۔ چاچا محمد حیات۔ چوہدری شاہد۔ چوہدری نقیر محمد اعجاز۔ حاجی غلام۔ حاجی سلیم احمد۔ حاجی شوکت۔ حافظ شکیل۔ حافظ محمد افضل عابد۔ حسن رضا۔ حنا رضا۔ حیدر رضا۔ خالد پرویز۔ خالد سراج۔ خالد محمود۔ خالدہ اطہر۔ خالدہ اشہد۔ خدیجہ بی بی۔ ذوالفقار حیدر۔ ذوالفقار علی۔ ریحی۔ راحت اکبر۔ راشد عبد اللہ۔ ربیعہ۔ رضا۔ رضوان صغیر۔ رضیہ سعید۔ روبینہ طارق۔ زاہد کاکی۔ زاہد نور۔ زاہد علی۔ زاہد جاوید۔ ساجد اللہ۔ ساجد علی۔ سعدیہ۔ سعید اختر۔ سعید اکرم۔ سلیم اختر۔ سید صابر علی شاہ۔ سید عابد امام۔ سید عارف رضا۔ شاہد منیر۔ شاہد۔ شمیم مالی۔ شبیر حیدر۔ شبیر خاور علی۔ شکیل۔ شوکت نیازی۔ شوکت تیمور۔ شیخ نواز۔ صفدر علی۔ صفدر علی۔ صفیہ بیگم۔ صفیہ جاوید۔ طارق سراج۔ طارق محمود۔ طارق والایت بیگ۔ طاہرہ۔ عابد امام۔ عابد علی۔ عارف عاشق علی۔ عبد اللطیف۔ عبد الرؤف۔ عبد السلام۔ عامر خان۔ عبید علی۔ عبید حسن۔ عدیل عارف۔ عذرا محمد اکرام۔ عرفان چیمہ۔ عزیز۔ علی رضا۔ علی رضا عمر۔ غوث اختر۔ فرحت جہاں۔ فرحت بی بی۔ فریدہ جلال۔ فریدہ اوصاف۔ فقیر محمد اعجاز۔ فوزیہ زاہد۔ فہد۔ فہیم حسن فیصل۔ قاضی توقیر۔ قاضی ظفر۔ قاضی ظفر۔ قاضی عادل عباس۔ قاضی مسعود عباس۔ قاضی مشرف۔ قاضی نادر۔ قاضی نادر۔ کاشف عظیم۔ کاشف کبیر۔ کرن نجمی۔ کنول نذر حسین۔ لالہ منشی۔ محمد ابراہیم۔ محمد ارشاد۔ محمد ارشد۔ محمد اسحاق۔ محمد اسلم شاہد۔ محمد اسلم بٹ۔ محمد افضل۔ محمد اقبال۔ محمد اقبال۔ محمد خو کمال۔ محمد انور۔ محمد بخش۔ محمد حسین۔ محمد رضا فریدی۔ محمد رضوان۔ محمد زاہد۔ محمد سعید ظہیر۔ محمد شاہد منیر۔ محمد شیراز۔ محمد صادق۔ محمد طاہر۔ محمد طاہر رضوان۔ محمد طاہر جاوید۔ محمد عارف۔ محمد عاصم۔ محمد عظیم۔ محمد علی رضا۔ محمد علی۔ محمد حبیب۔ محمد منیر قریشی۔ محمد قریش شاہد۔ محمد فیصل۔ محمد گلزار۔ محمد نذیر۔ محمد نعیم۔ محمد یعقوب۔ مشتاق خان۔ معاذ صدیقی۔ ملک نذیر شاہد۔ ملک ساجد۔ ملک کاشف۔ ملک محمد حنیف۔ منشی نور۔ منشی یونس۔ منشی پیارا۔ منیے احمد۔ میر سکندر۔ میر محمد حسین۔ میاں احمد بخش۔ میاں اطہر۔ میاں ساجد حسام۔ میاں محمد نواز۔ نازش جمیل۔ نازش علی۔ ناصر علی۔ ناصر جمال۔ نجمہ احمد۔ ندیم قادری۔ نزہت نسیمن۔ نزہت ریاض۔ نسرین جمیل۔ نسرین حیدر۔ نمرہ خان۔ نمرہ گل۔ نوازش علی۔ نوری احمد۔ وہاب ریاض۔ وہاب شکیل۔ ڈاکٹر نذیر علی۔ ڈاکٹر محمد ارشاد۔ یٰسین۔ یونس۔

اٹک:- آصف۔ آغا جان۔ آفتاب احمد۔ آفتاب جمال۔ آفتاب حسین۔ آفتاب۔ امتیاز خان۔ احسان الدین۔ احمر شاہد۔ ارشد عمران۔ ارم خوشنود۔ اریبہ تو بیہ۔ اشفاق۔ امجد بلال۔ انور مقصود۔ اویس عمر۔ ایمن شاہد۔ بشیر احمد۔ بیگم عبد الرزاق۔ پروین اختر۔ تنویر احمد۔ تنویر نذیر۔ جویریہ شاہین۔ حاجی خوشنود احمد۔ حاجی عبد الرزاق۔ حاجی

www.paksociety.com
SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

www.paksociety.com

عبدالعزیز۔ احمد نواز۔ حمید احمد۔ حمیرا یاسمین۔ رحیمہ خوشنود۔ رافع بیگم۔ روبینہ نصیر۔ زاہدہ یاسمین۔ زاہدہ وسیم۔ سجاد۔ سعید احمد۔ سعید خان۔ سعیدہ بی بی۔ سکیل خوشنود۔ شازیہ۔ شہناز نسرین۔ شاہد محمود۔ شاہدہ یاسمین۔ شمیم وسیم۔ شکیل احمد۔ شمع بی بی۔ شہباز۔ شیر از اجمل۔ صائمہ شیر از۔ صادق۔ صغراں بی بی۔ طارق سعید۔ طارق محمود۔ طیبہ۔ عابد علی شاہ۔ عابدہ صادق۔ عماد الدین۔ عباس علی فاروقی۔ عبدالرشید۔ عبدالوحید۔ عامر امتیاز۔ عدنان نصیر۔ عذرا بی بی۔ عذرا مقصود۔ عظمت سلطان۔ عظیم صدیقی۔ عنبرین اسلم۔ قیس سلطان۔ قیس خوشنود۔ کاشف عظیم۔ گلناز عظیم۔ اللہ بخش۔ ماہین۔ مہوش علی۔ مبشرہ نسرین۔ محمد احمد سلطان۔ محمد ارسلان۔ محمد اسلم ملک۔ محمد آصف صادق۔ محمد اعظم۔ محمد انور چوہدری۔ محمد حسین۔ محمد سلیم۔ محمد سلیم چوہدری۔ محمد صادق۔ محمد فرحان شاہد۔ محمد قیوم۔ محمد مسکین۔ محمد نعمان صادق۔ محمد عثمان صادق۔ محمود عاطر محمود۔ مدثر عاطر۔ مدیحہ وقار۔ مریم مشتاق۔ مریم منیر۔ مصباح وقاص۔ ملک گلاب دین۔ نادیہ انجم۔ نذیرہ انور۔ نازیہ بی بی۔ ناصر اویس۔ ندیم اویس۔ نسیم فردوس۔ نصیر الدین۔ نفیس احمد۔ نگہت عباس۔ نور البشر۔ نویدہ اسلم۔ نویدہ خوشنود۔ واجد وقار۔ وسیم صدیقی۔ ہاجرہ شیر از۔

جہلم:۔ اسامہ گلزار۔ اسامہ احمد۔ اقبال بیگم۔ حبیب احمد۔ حمیرا۔ حنا خاتون۔ راشد محمود۔ ربیعہ طارق۔ رخشندہ تحسین۔ زبیدہ کوثر۔ سجاد حسین۔ سلمان احمد۔ سلیمہ بی بی۔ سید قمر النساء۔ سید منظور حسین شاہ۔ شگفتہ بیگم۔ صائمہ نسیم۔ طاہر۔ ظہیر حسین۔ عابدہ شاہین۔ عالیہ کوثر۔ عثمان احمد۔ عدیل احمد بٹ۔ عدیل احمد۔ عظمت علی شاہ۔ فرحت یاسمین۔ فریدہ خانم۔ فریدہ کوثر۔ فہمیدہ بیگم۔ قاری ارشاد حسین زاہد۔ کلثوم بی بی۔ کلثوم بیگم۔ محمد اصغر۔ محمد امین۔ محمد سعید۔ محمد عظیم۔ محمد قمر۔ محمد مسعود۔ محمد یاسر محمود۔ محمد آصف۔ محمد یعقوب۔ مدیحہ فاروق۔ مس مقصود۔ مقبول بیگم۔ منیر حسین۔ نائلہ حنیف۔ نادیہ اختر۔ نعمان احمد۔ نقوی۔ نوید احمد۔ ولایت بیگم۔ ڈاکٹر تنویر حسین۔

پشاور:۔ افشاں علی۔ انیلہ۔ بشریٰ خان۔ بلال قریشی۔ بلال۔ بیگم ثاقب۔ ثمینہ عمر بخش۔ ثمینہ۔ جنت حسن۔ حبیب احمد۔ حبیب انور۔ حسین میر۔ حمزہ۔ حمیدہ۔ حمیرا۔ ربیعہ نیاز۔ رابعہ فاروق۔ راشدہ رقیہ حسن۔ ریحانہ بیگم۔ زاہدہ اسحاق۔ زاہدہ۔ سجاد احمد۔ سجاد انور۔ سردار بی بی۔ سرفراز احمد۔ سعدیہ امامہ۔ شازیہ۔ شبنم مجید۔ شعیب احمد۔ شکیلہ پروین۔ شمیم ریاض۔ شمیم میر۔ شہزاد علی شیرازی۔ شہناز اختر۔ شہناز۔ صغریٰ عابدہ احمد۔ صفیہ میر۔ طارق رشید بٹ۔ طلعت رانا۔ طیبہ تنویر۔ عاشق۔ عاصم سعید۔ عامر اشتیاق۔ عائشہ ریاض۔ عائشہ۔ عبدالرشید بٹ۔ عدیلہ۔ عظمت محمود۔ عمر۔ غلام فاطمہ۔ فاریہ عمر بخش۔ فراست۔ فرحانہ۔ فرحان۔ فرح۔ فواد احمد۔

فوزیہ اقبال۔ فوزیہ حسن۔ قاسم سعید۔ قیوم فاطمہ۔ کلثوم اختر۔ گلبہار گل نفیس۔ محمد سلمان حسن۔ محمد حنیف۔ محمد عارف۔ محمد عثمان۔ محمد علی۔ محمد عمر۔ محمد ندیم اقبال۔ محمد دلاور۔ مسز بشارت۔ مسز جمیل رانا۔ مسز حامد۔ مسز ریاض۔ مسز شاہد۔ مسز علی۔ مسز منیر۔ مسز نہیہ۔ مسز نوید مشتاق احمد۔

دریا خان:۔ ابو بکر۔ احتشام۔ احسان اللہ۔ احمد کبیر۔ ادیبہ داؤد۔ اسد۔ حسن۔ اسد منظور۔ اسماء کریم۔ اسماء اشرف بیگم۔ اشرف بیگم۔ اصغر بی بی۔ اصغر علی۔ اعظم حسین۔ اقراء طارق۔ اقراء۔ اللہ رکھی۔ انیس۔ اویس۔ آرزو یوسف۔ آسیہ عاطف۔ آصف رحمان۔ آصف رحمان۔ آمنہ۔ بانو۔ برہان علی۔ برہان علی۔ بشریٰ ریاض۔ بشریٰ شفیق۔ بشریٰ۔ بشیراں سرور۔ پرویز اختر۔ پروین اختر۔ پروین اختر۔ تانیہ۔ تبسم علی۔ تسلیم تجمل۔ تنزیلہ۔ تنویر عباس۔ توصیف ناصر۔ توصیف نہیہ۔ ثاقب اقبال۔ ثریا بی بی۔ ثمینہ احمد۔ ثمینہ کوثر۔ ثمینہ مقصود۔ ثمینہ۔ ثناء۔ جاوید اقبال۔ جاوید۔ جمشید ریاض۔ جمیل احمد۔ جویریہ یٰسین۔ جویریہ یٰسین۔ چوہدری خالد۔ چوہدری امین۔ حاجی شوکت۔ حاشم۔ حافظ عدنان۔ حامد رشید۔ حامد رشید۔ حامد زاہد۔ حبیب۔ حرا۔ حسان طاہر۔ حسان طاہر۔ حسن بی بی۔ حسنین رضا۔ حفصہ۔ حفیظاں بی بی۔ حمزہ مراد۔ حمید زاہد۔ حمیرا بی بی۔ حنا۔ خنساء۔ خلیل احمد۔ خورشید احمد۔ خورشید بی بی۔ دلیر عدنان۔ راشدہ بانو۔ راشدہ نصیر۔ راشدہ۔ رانا تجمل حسین۔ رانی بی بی۔ رخسانہ۔ رزاق۔ رسول بی بی۔ رضوان احمد۔ رضیہ بی بی۔ رضیہ بیگم۔ رفعت مختار۔ رفعت۔ رقیہ نصیر۔ نصیر۔ ریحانہ یاسمین۔ رابعہ ثاقب۔ روبینہ عبدالحمید۔ روبینہ یاسمین۔ روشن نگاہ۔ رئیس پرویز۔ زبیدہ۔ زلیخا۔ زہرہ۔ ساجدہ ساجد۔ سعدیہ مجید۔ سائرہ۔ سدرہ کرن۔ سدرہ۔ سروری بیگم۔ سعدیہ بتول۔ سعدیہ۔ سعد۔ سکینہ بیگم۔ سکینہ۔ سلیم اختر۔ سلیم بانو۔ سمیعہ گل۔ سمیعہ۔ سونیہ۔ سہیل احمد۔ شازیہ عاطف۔ شازیہ فرخ۔ شاہدہ پروین۔ شاہدہ پروین۔ شاہدہ عثمان۔ شفقت طاہرہ۔ شگفتہ پروین۔ شمائلہ قاسم۔ شمع فاروق۔ شمع۔ شمع نعمان۔ شمیم اختر۔ شہناز چوہدری۔ شہناز طاہرہ۔ شہناز کوثر۔ شہناز آپا۔ صائمہ نہیہ۔ صائمہ صدف۔ صغریٰ تبسم۔ طارق حنیف۔ طاہر اکرام۔ طاہر محمد۔ طاہرہ مجید۔ طیب طاہر۔ طیب طاہر۔ عابد۔ عاطلہ حسن۔ عادل سلیم۔ عاصم رشید۔ عاصم رشید۔ عاصم نسیم۔ عاطف حسین۔ عاطف نواز۔ عامر شہزاد۔ عامر اقبال۔ عائشہ رحمن۔ عائشہ رحمان۔ عائشہ کرن۔ عائشہ محمد لطیف۔ عائشہ خان۔ عبداللطیف۔ عبدالرحیم۔ عبدالرشید۔ عبدالرزاق۔ عبدالغفار۔ عبداللہ۔ عبدالمجید صابری۔ عبید اللہ۔ عثمان رابعہ۔ عثمان عابد۔ عثمان۔ عدیل ارشاد۔ عظمیٰ آصف۔ عظمیٰ آصف۔

READING Section
SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

Unity in Diversity

2015 آدم ڈے
ADAM DAY ДЕНЬ АДАМА

لندن. انگلینڈ

رپورٹ: مسعود علی

عظیمیہ فاؤنڈیشن اور مراقبہ ہال لندن کے زیر اہتمام ایسٹ ہیم ٹاؤن ہال لندن میں آدم ڈے کی تقریب منعقد ہوئی۔ اس تقریب میں شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے مختلف مذاہب، عقائد اور مکاتب فکر کے درمیان ہم آہنگی، محبت اور بھائی چارے کے فروغ پر زور دیا۔

اس پروگرام میں سلسلہ عظیمیہ کے مرشد حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی کے خصوصی خطاب کی ویڈیو دکھائی گئی۔ عظیمی صاحب نے فرمایا:

"اللہ آپ سب کو خوش رکھے، سکون اور راحت و آرام عطا کرے۔ آدم ڈے کی تقریب اس لئے منعقد کی جاتی ہے کہ آدم اور حوا کے رشتے سے ہم سب بہن بھائی ہیں۔ کوئی بھی شخص چاہے وہ کسی مذہب سے تعلق رکھتا ہو یا کسی مذہب سے تعلق نہ بھی رکھتا ہو آدم و حوا کے رشتے سے بھائی بھائی اور بہن بہن ہیں۔

کوئی بھائی دوسرے بھائی کو ستاتا نہیں۔ بھائی بھائی کے اوپر ظلم نہیں کرتا۔ بھائی بھائی کی روزی تنگ نہیں کرتا۔ ہر اس بھائی کو جو صاحب استطاعت ہے اپنے ان بھائیوں کی مدد کرنی چاہیے جو صاحب استطاعت نہیں ہیں۔

یہ جو امتیاز ہے کہ کوئی گورا ہے، کالا ہے یہ سب جغرافیائی اور دھوپ کی کمی، زیادتی یا اعتدال کی وجہ سے ہے۔ لیکن ہیں سب آدم کی اولاد۔

سب پیغمبروں کی تعلیمات ایک ہی ہیں وہ یہ کہ خدا ایک ہے، وہی عبادت کے لائق ہے۔ وہی حیات دیتا ہے وہی موت دیتا ہے۔

جھوٹ نہ بولو، لوگوں کو قتل نہ کرو، پڑوسیوں کے حقوق پورے کرو، مسافروں کو

راستہ بتاؤ۔ جو تمہارے بھائی غریب، مسکین یتیم تک ان کی خبر گیری کرو۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ دنیا سے نفرتیں اور تعصب ختم ہوں۔ آمین۔

اس تقریب میں پادری برٹو بیلونڈرن Father Britto، میکائیل فاؤلڈز Michael Faulds، برہماکماری کی سسٹر جیورجیا Sister Georgia اور دیگر مذاہب کے نمائندوں کے علاوہ میئر آف والتھم فورسٹ صائمہ محمود، میئر آف ہیورنگ برین ایگلنگ Brain Engling، میئر آف میرٹن ڈیوڈ چنگ David Chung، کونسلر مسعود احمد، کونسلر ندیم علی، کونسلر لیاقت علی، کونسلر محمد جاوید، بیرسٹر مرزا رشید اور دیگر معززین شریک ہوئے۔

تقریب کے مہمان خصوصی، لارڈ میئر، ڈپٹی لارڈ مئیر، ممبر آف پارلیمنٹ، کونسلر، مذہبی رہنماؤں اور دیگر نے آدم ڈے کی اس تقریب کو سراہتے ہوئے کہا کہ آدم ڈے اتحاد کی ایک مثال ہے، ہم سب بظاہر مختلف نظر آتے ہیں مگر ہم سب ایک ہیں، ہمارے

www.paksociety.com

مخلوق ایک ہیں۔ ہمیں ایک دوسرے کی عزت کرنی چاہیے اور تفرقے میں نہیں پڑنا چاہیے اور ایک دوسرے کو قبول کرنا چاہیے۔

قبل ازیں پروگرام کا آغاز مبشر قریشی نے تلاوت قرآن پاک اور نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ عظیمیہ فاؤنڈیشن یوکے کے صدر عبدالرؤف نے تقریب کے ابتدائی کلمات ادا کیے۔ مہوش طارق نے سلسلہ عظیمیہ کا تعارف پیش کیا۔

پروگرام کے دوران مشہور گلوکار روشن عباس سمیت دیگر فنکاروں نے عارفانہ کلام پیش کیا۔

پروگرام کے اختتام پر نگران مراقبہ ہال لندن محمد علی شاہ اور فرحان علی شاہ نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ نظامت کے فرائض مہوش طارق اور اطہر رعنا نے انجام دیے۔ اس موقع پر ایک کتابچہ بھی شائع کیا گیا، جس میں حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی اور ڈاکٹر وقار یوسف عظیمی کے پیغامات شامل تھے۔

READING Section
SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

www.paksociety.com

مسی ساگا۔ کینیڈا

رپورٹ: سلمان سلطان

عظیمیہ اسپریچوئل اینڈ ہیلنگ سینٹر ASHC، مراقبہ ہال کینیڈا کے زیر اہتمام مسی ساگا میں آدم ڈے منایا گیا۔ پروگرام کے آغاز میں کامران عامر نے تلاوت قرآن پاک کی۔ فرحین عامر نے آدم ڈے کا تعارف اور شہزاد ملک نے سلسلہ عظیمیہ کی تعلیمات اور مقاصد بیان کیے۔

پروگرام میں سلسلہ عظیمیہ کے مرشد حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی صاحب کا ریکارڈڈ پیغام پیش کیا گیا۔

ڈاکٹر وقار یوسف عظیمی نے اپنے تحریری پیغام میں فرمایا۔ "انسان کو اس دنیا میں اپنی معیشت اور معاشرت کی بقا اور ترقی کے لیے امن کی ضرورت ہے۔ امن کے ساتھ ساتھ انسان کو اپنے باطن میں سکون درکار ہے۔ دولت سے اور سائنس و ٹیکنالوجی سے سکون نہیں خریدا جا سکتا۔ مثبت سوچ اور انسان دوستی کے جذبات آدمی کو سکون عطا کرتے ہیں۔

انسانوں کے باہمی معاملات پرامن طور پر طے کیے جائیں اور ہر آدمی داخلی طور پر پرسکون رہے۔ اس مقصد کا حصول عقل و دانش اور الہامی ہدایات کے ذریعے ممکن بنایا جا سکتا ہے۔

اولاد آدم کو یہ مشترکہ ذمہ داری یاد دلانے کے لیے سلسلہ عظیمیہ نے آدم ڈے کا اہتمام کیا ہے۔"

READING Section

SCANNED BY AMIR

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 | PAKSOCIETY

www.paksociety.com

Universal oneness کے ڈیوڈ گیلمن David Gellman نے اپنی تقریر میں کہا "محبت ایک عظیم ترین تحفہ ہے۔ ہمیں کسی سے امتیاز نہیں برتنا چاہیے۔"

فری میڈیٹیشن گروپ کی ایوانا پوپا Ioana Popa نے اپنی تقریر میں کہا "جب تک ہم اپنی روح سے قریب نہیں ہوں گے ہمارے اندر ایک دوسرے کے لئے نفرت، تعصب موجود رہے گا"۔ ربی ایڈم کٹلر Adam Cutler نے آدم ڈے پروگرام کی تعریف کی اور کہا کہ "تمام انسان آدم کی اولاد ہیں"۔

پروگرام کے دوران مشہور گلوکار طارق حمید نے صوفیانہ کلام پیش کیا۔ صدف جیلانی نے ذکر اور مراقبہ کا طریقہ بتایا، نگراں مراقبہ ہال محترمہ رشیدہ جیلانی نے مراقبہ کرایا اور مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

READING Section
SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

نیویارک. امریکہ

رپورٹ: ناصر الدین

مراقبہ ہال نیویارک کے زیر اہتمام آدم ڈے کی تقریب کا آغاز حافظ طیبہ عثمان نے قرآن پاک کی تلاوت سے کیا۔ اقراء نے ہدیہ نعت پیش کیا۔

نگران مراقبہ ہال وقار عباس نے خطبہ استقبالیہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ

"آدم ڈے کے انعقاد کا مقصد بین العقائد اتحاد کے لیے ایک پلیٹ فارم مہیا کرتا ہے، حضرت آدم علیہ السلام سب انسانوں کے باپ تھے، آدم کے رشتے سے سب انسان آپس میں بہن بھائی ہیں۔

دوران تقریب یوم آدم کی مناسبت سے سلسلۂ عظیمیہ کے سربراہ حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی صاحب کا ریکارڈڈ پیغام پیش کیا گیا۔

اس موقع پر ایک مقرر فرینکلین بلیکر Franklin Blacker نے کہا کہ، آدم ڈے تمام مکاتیب فکر اور معاشرتی طبقات کو ایک پلیٹ فارم پر لانے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔

ڈاکٹر ونو ومہانی نے صوفیائے کرام کی تعلیمات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ سکھ مت کی کتاب میں بابا فرید گنج شکر کے 134 اشعار موجود ہیں، انہوں نے حضرت امیر خسرو، حضرت فرید الدین مسعود گنج شکر، حضرت شیخ نظام الدین اولیاء، خواجہ معین الدین چشتی اور دیگر اولیاء کرام کے حالات زندگی اور امیر خسرو کی رباعیات پیش کیں۔

سلسلۂ عظیمیہ کے اراکین میں احسن ندیم، امرت فاخرہ، ارفع آصف نے آدم ڈے کی مناسبت سے مقالات پیش کیے۔

نظامت کے فرائض محترمہ فروغ انجم نے ادا کیے۔

تقریب کے انتظامات میں آصف، نوفل، وقار، جنید اور کاشف نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ تقریب کے اختتام پر نگران مراقبہ ہال وقار عباس نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

READING Section
SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

www.paksociety.com

ماسکو۔ روس

رپورٹ: خالد محمود

مراقبہ ہال ماسکو، روس کے زیرِ اہتمام 10 اگست کو ماسکو میں آدم ڈے کی تقریب منعقد کی گئی، جس میں مختلف مذاہب و اعتقادات کے ماننے والوں نے شرکت کی۔

سلسلۂ عظیمیہ کے مرشد حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی کا ویڈیو ریکارڈڈ پیغام پیش کیا گیا۔

قبل ازیں تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآن پاک سے ہوا۔ ویلیرا بیگاو Valeriy Bugaev نے صوفیانہ کلام پیش کیا۔

عیلینا بستروا Elena Bystrova نے سلسلۂ عظیمیہ کے امام حضرت قلندر بابا اولیاء، مرشد کریم حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی اور آدم ڈے کا تعارف پیش کرتے ہوئے کہا کہ "آج دنیا ہنگامہ آرائی اور جنگوں سے بھری ہوئی ہے، انسانوں کے درمیان امن، ہم آہنگی اور رواداری کا پیغام پہنچانے کے لئے آدم ڈے کا انعقاد کیا جاتا ہے"۔

ایرینہ گریوا Irina Gereeva نے آدم ڈے کی مناسبت سے مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ "خدا نے آدم و حوا کو باپ اور ماں کے بغیر پیدا، اور آدم و حوا سے ہی نسل انسانی کی افزائش ہوئی، ہم سفید یا سیاہ، سرخ یا پیلی رنگت رکھتے ہیں، کسی کی ناک چھوٹی ہے، کسی کی آنکھیں، کسی کا قد چھوٹا ہے، کسی کی رنگت سفید ہے کسی کی سیاہ۔ تاہم، ہم سب ایک نوع ہیں، اور ایک ہی ماں باپ کی اولاد ہیں۔۔۔ ہم ایک دوسرے کو سیاہ اور سفید، یورپی، امریکی، ایشیائی اور افریقی کہتے ہیں۔ یہ سب ہماری ظاہری شکل سے تعلق رکھتا ہے، تاہم

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

www.paksociety.com

روح ان تمام رکاوٹوں سے آزاد ہے۔ ہر انسان کی روح کا ایک ہی رنگ ہے، اور سب انسان آدمؑ سے منسلک ہیں، آدم ڈے منانے کا مقصد بھی پیغام پہنچانا ہے"۔

میخائل بیلیاکو Mikhail Beliakov نے روحانی ڈائجسٹ کے ایڈیٹر اور اسکالر ڈاکٹر وقار یوسف عظیمی کا تحریری پیغام روسی زبان میں پڑھ کر سنایا۔

تقریب میں شریک مختلف مذہبی رہنماؤں میں برہما کماری کی سدھا رانی پنتا، دی دلائی لامہ تبت اسپرچول سینٹر کی ریپریزنٹیٹو اور سلسلۂ نقشبندیہ سے تعلق رکھنے والے ارسلان آفندی نے آدم ڈے کی اس تقریب کو سراہتے ہوئے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

مراقبہ ہال روس کے نگراں خالد محمود عظیمی نے خطاب کیا کہ "آدم ڈے ایک بین الثقافتی و بین العقائد ایونٹ ہے، جس میں ہم سب اس ایک ہستی کی یاد مناتے ہیں جس سے ہم سب کا مشترکہ رشتہ ہے۔ ہم سب آدم اور حوا کی اولاد ہیں، اور اس رشتے سے آپس میں بہن بھائی ہیں۔ ہم سب مختلف نظر آتے ہیں، لیکن کسی نہ کسی طرح ہم ایک ہی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہمیں مذہب، نسل، جنس وغیرہ سے قطع نظر، ایک دوسرے کا احترام کرنا چاہیے۔

آخر میں خالد محمود نے ذکر و مراقبہ کرایا اور مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

READING Section

SCANNED BY AMIR

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

www.paksociety.com

دعاؤں سے علاج

میاں بیوی میں اختلافات

3

ادارہ

❖ **والدین کی مخالفت کے باوجود پسند کی شادی:**

سوال: چند سال پہلے میری موبائل پر ایک لڑکے کے ساتھ دوستی ہوگئی۔ اس وقت میں انٹر میں پڑھتی تھی۔ میری بعض دوستوں نے سمجھایا کہ اس طرح کی دوستیاں عارضی ہوتی ہیں۔ ان سے زیادہ توقعات رکھنا ٹھیک نہیں لیکن اس نے چند ماہ بعد اپنی والدہ کو ہمارے گھر بھیج دیا۔

اس کی والدہ نے کہا کہ وہ صرف اپنے بیٹے کے اصرار پر رشتہ لے کر آئی ہیں۔ ان کے گھر کے باقی افراد اس رشتے کے حامی نہیں ہیں۔ یہ سن کر میرے والدین اور بھائیوں نے انکار کر دیا لیکن ادھر میری بھی ضد تھی کہ شادی ہر حال میں اس لڑکے کے ساتھ ہی کروں گی۔

بہر حال دونوں گھرانوں کی شدید مخالفت کے باوجود یہ شادی ہوگئی۔

شادی کے دو ماہ بعد سسرال والوں نے ہمیں کہا کہ اب اپنا بندوبست کہیں اور کر لو۔ میرے شوہر کی آمدنی زیادہ نہیں۔ اس لیے ہم کراچی کے ایک اچھے علاقے سے مجبوراً ایک پسماندہ علاقے میں چوتھی منزل پر دو کمرے کے ایک فلیٹ میں کرایہ پر رہنے لگے۔

میرے شوہر چند ماہ تک تو میرے ساتھ ٹھیک رہے پھر ان کے انداز و اطوار تبدیل ہونے لگے۔ مجھ پر طنز کرنا، بات بے بات جھڑک دینا حتیٰ کہ مجھ پر ہاتھ بھی اٹھانے لگے۔

میں نے اپنی والدہ سے بات کی۔ ماں نے مجھے سینے سے لگایا، پیار کیا اور مجھے گھر کے خرچ کے لیے پیسے بھی دیے۔ میرے بھائیوں کو پتہ چلا تو انہوں نے کہا کہ اب تم سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے۔

میں ماں بننا چاہتی ہوں لیکن میرا شوہر راضی نہیں ہے۔ وہ کہتا ہے کہ اسے فی الحال بچے نہیں

READING Section

SCANNED BY AMIR

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

www.paksociety.com

چاہیں۔ ہمارے درمیان اکثر جھگڑا رہتا ہے۔ کہتا ہے کہ اگر مجھ سے تنگ آ گئی ہو تو اپنی ماں کے گھر واپس جا سکتی ہو۔ اس کے گھر والے مجھ سے نہیں ملتے لیکن انہوں نے اپنے بیٹے سے ناطہ قائم رکھا ہوا ہے۔ وہ ہفتہ پندرہ دن میں اپنے والدین کے ہاں جاتا رہتا ہے۔

میرے بھائی مجھ سے ناراض ہیں شوہر بے رخی برت رہا ہے۔ وہ مجھے ماں بننے کی خوشی سے محروم رکھنا چاہتا ہے۔ اب میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ میں کیا کروں۔

جواب: یہ ہر لڑکی کا حق ہے کہ اس کا نکاح اس کی رضامندی سے ہو۔ گر لڑکی کسی خاص شخص کے ساتھ نکاح کی خواہش مند ہو تو یہ بات اسے اپنے والدین بالخصوص والدہ کو بتا دینی چاہیے۔

والدین کی رضامندی کے بعد اگلا قدم اٹھانا چاہیے۔ والدین کی رضامندی اور ان کی دعائیں پسند کی شادی کرنے والوں کے لیے برکت و عافیت کا ذریعہ بنتی ہیں۔

لڑکے کو بھی شادی کے لیے اپنے والدین کو آگاہ کر دینا چاہیے اور والدین کی رضامندی کے بعد باقاعدہ رشتہ بھیجنا چاہیے۔ پسند کی شادی کرنے والے لڑکے اور لڑکی دونوں کے لیے اس طریقہ کار پر عمل کرنا احسن عمل ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کے شوہر کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہو۔ وہ آپ کے ساتھ محبت اور حسن سلوک سے رہیں۔ دعا ہے کہ جلد ہی آپ کو ماں بننے کی خوشی بھی نصیب ہو۔ آمین

رات سونے سے پہلے 101 مرتبہ سورۃ النساء کی آیت 26:

يُرِيدُ اللَّهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ
سُنَنَ الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ وَيَتُوبَ عَلَيْكُمْ ۗ
وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ○

گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھ کر اپنے شوہر کا تصور کر کے دم کر دیں اور دعا کریں کہ انہیں اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی، آپ کے ساتھ محبت اور حسن سلوک سے رہنے کی توفیق عطا ہو۔

یہ عمل کم از کم چالیس روز تک جاری رکھیں۔ ناغہ کے دن شمار کر کے بعد میں پورے کر لیں۔

❖ ازدواجی تعلقات پر بندش:

سوال: میری شادی کو ایک سال ہو گیا ہے۔ شادی کی رات ہی میرے شوہر کی اچانک طبیعت خراب ہو گئی۔ ایک ہفتہ ہسپتال میں رہے۔ کئی ٹیسٹ ہوئے مگر کچھ سمجھ میں نہ آیا۔ گھر آنے کے بعد وہ بہت خاموش رہنے لگے اور زیادہ تر وقت اپنی والدہ کے کمرے میں گزارنے لگے۔

وہ مجھے کہتے ہیں کہ تم مجھے بہت عزیز ہو۔ میں تمہارے ساتھ زندگی کی خوشیاں حاصل کرنا چاہتا ہوں لیکن.....

اپنے کمرے میں آتے ہی ان کی طبیعت خراب ہونے لگتی ہے۔ انہیں سر میں شدید درد محسوس ہوتا ہے۔ غصہ آتا ہے اور آنکھوں سرخ ہو جاتی ہیں۔ سسرال والوں نے عامل حضرات سے رجوع کیا۔ انہوں نے بتایا کہ ازدواجی تعلقات پر شدید بندش کروا دی گئی ہے۔

کوئی دعا بتائیں جس کی برکت سے میرے شوہر پر جادو کے اثرات ختم ہو جائیں اور ہم دونوں نارمل اور خوش گوار ازدواجی زندگی بسر کریں۔

READING Section
SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

www.paksociety.com

جواب: اپنے شوہر سے کہیں کہ وہ صبح اٹھ کر منہ ہاتھ دھو کر وضو کرلیں۔ سارا دن باوضو رہیں تاہم وضو قائم رکھنے کے لیے طبیعت پر جبر نہ کریں۔ کسی طبعی حاجت کی وجہ سے اگر وضو ٹوٹ جائے تو دوبارہ کرلیں۔

صبح اور شام کے وقت 101 مرتبہ سورہ حجر آیت 16:

وَحَفِظْنَاهَا مِن كُلِّ شَيْطَانٍ رَّجِيمٍ ۝

اور

سورہ بروج کی آیت نمبر 20

وَاللَّهُ مِن وَرَائِهِم مُّحِيطٌ ۝

گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پئیں اور اپنے اوپر دم بھی کرلیں۔

صبح اور شام ایک ایک ٹیبل اسپون شہد، پاؤ چمچی کلونجی کے ساتھ لیں۔

رات سونے سے پہلے دو رکعت نماز نفل ادا کریں۔ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد پانچ مرتبہ آیت الکرسی اور سات مرتبہ سورہ فلق، دوسری رکعت میں پانچ مرتبہ آیت الکرسی اور سات مرتبہ سورہ الناس کی تلاوت کی جائے۔

کثرت سے اللہ تعالیٰ کے اسماء یَا حَفِیْظُ یَا سَلَامُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ کا ورد کرتے رہیں۔

حسب استطاعت صدقہ کردیں اور ہر جمعرات کم از کم دو مستحق افراد کو کھانا کھلادیں۔

❖ جھگڑالو بہو کی باتیں:

سوال: میرے بیٹے کی شادی تین سال پہلے ہوئی تھی۔ شادی کے چند ماہ بعد ہی بہو نے اپنے طور طریقے دکھانا شروع کردیئے۔ اس نے اپنے شوہر کو نکما، کھٹو وغیرہ کے القابات سے نوازا۔ جب میں نے اسے سمجھایا تو مجھے بھی کھری کھری سنائیں۔ وہ اتنی اونچی آواز سے بولتی ہے کہ دور تک اس کی آواز جاتی ہے۔ میرا بیٹا اس کے لیے کچھ بھی کرلے وہ اس کی نظر میں کچھ بھی شمار نہیں ہوتا۔ وہ الگ بھی رہنا نہیں چاہتی اور شوہر کے ایثار کو وہ اس کی ذمہ داری کہتی ہے کہ کوئی احسان نہیں ہے۔

ہم اپنے پوتے کو اگر کبھی اپنی گود میں لے لیں تو ایک ہنگامہ کھڑا کردیتی ہے۔ سارا دن کمرے میں بند رہتی ہے۔ اس کے مشاغل ٹی وی دیکھنا یا اونچی آواز میں ٹیپ لگانا ہے۔ بہت جھگڑالو ہے۔ ہم سب بھی اس سے ڈرتے ہیں کہ نجانے کب چیخنا چلانا شروع کردے۔

ہمیں مشورہ دیں کہ ہمارے بیٹے کو کیا کرنا چاہیے کہ اس کی بیوی اس کی عزت کرنے لگے۔

جواب: مشورے تو کئی دیئے جاسکتے ہیں لیکن آپ کے صاحبزادے شاید ان پر عمل نہیں کریں گے۔ مختصراً یہ کہ انہیں یہ سمجھانے کی ضرورت ہے کہ اپنی صحت کا جائزہ لیں بحیثیت ایک مرد اپنی کمزوریوں کا مناسب علاج کروائیں۔ تمام ذمہ داریوں کا احساس کریں۔ اپنی صحت کا جائزہ لیں اور اور اپنی ازدواجی زندگی کے تمام فرائض احسن طریقوں سے ادا کرنے کا اہتمام کریں۔

اپنے بیٹے کی صحت کی بہتری اور اس کے احوال کی اصلاح کی کوششوں کے ساتھ ساتھ بطور روحانی علاج:

رات سونے سے پہلے اکتالیس مرتبہ سورہ حم السجدہ (41) کی آیات نمبر 34-35

وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۚ ادْفَعْ

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN

بِالَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ
عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ○ وَمَا يُلَقّٰهَا إِلَّا
الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَمَا يُلَقّٰهَا إِلَّا ذُوْ حَظٍّ
عَظِيْمٍ ○

گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھ کر اپنی بہو کا تصور کرکے دم کردیں اور سسرال والوں کے ساتھ احترام سے رہنے اور شوہر کے ساتھ محبت، حسن سلوک سے پیش آنے کی توفیق ملنے کی دعا کریں۔

یہ عمل کم از کم چالیس روز تک یا نوے روز تک جاری رکھیں۔

✿ شوہر کی بری عادتیں:

سوال: ہم لوگ غریب طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ میری تین بہنیں اور دو بھائی ہیں۔ والدین پرانے زمانے کے سیدھے سادھے لوگ ہیں۔ انٹر تک تعلیم کے بعد میرے لیے رشتے تو کئی آئے لیکن کہیں بات نہ بنی۔ اب اٹھائیس سال میں میری شادی ایک جاننے والے کی توسط سے ہوئی۔ میرے سیدھے سادے والدین نے زیادہ جانچ پرتال نہیں کی۔

میری شادی جس شخص سے ہوئی وہ بگڑے ہوئے دوستوں کی صحبت کے شوقین ہیں۔ ان میں اور بھی کئی برائیاں ہیں۔ وہ جھوٹ بولتے، غبن کرتے، لوگوں کو دھوکہ دینے میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔

رشتے کے وقت جس دکان کو انہوں نے اپنا کہا وہ ان کے دوست کی تھی اور وہ سارا دن وہاں بیٹھے گپیں ہانکتے رہتے ہیں۔

میں ایک اسکول میں جاب کرتی تھی۔ شوہر نے وہاں بھی کئی لوگوں کے ساتھ مالی معاملات میں دھوکہ بازی کی۔ جس کی وجہ سے میں اپنی یہ جاب برقرار نہ رکھ سکی۔

میرے شوہر پڑھے لکھے ہیں۔ باتیں بنانے میں بہت ہی ماہر ہیں۔ وہ دوسرے کو اپنی طرف مائل کرنے کے فن سے اچھی طرح واقف ہیں۔ اگر وہ چاہیں تو ان حرکتوں کے علاوہ بھی اچھا کما سکتے ہیں لیکن انہیں لوگوں کو دھوکہ دے کر پیسہ بنانا آسان لگتا ہے۔

میں نے اپنے گھر کے حالات اور اپنے شوہر کی یہ باتیں اپنے والدین سے چھپائی ہوئی ہیں۔

جواب: میری دعا ہے کہ آپ کے شوہر جلد راہ راست پر آجائیں اور ان کا ساتھ آپ کے لئے خوشی اور احترام کا سبب بنے۔ اس دعا کے ساتھ میں آپ کو یہ مشورہ بھی دینا چاہتا ہوں کہ اپنے والدین کو اپنے حالات سے باخبر رکھیے۔

رات سونے سے پہلے اکتالیس مرتبہ سورہ الشمس کی آیات 7-9

وَنَفْسٍ وَمَا سَوّٰهَا ○ فَأَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا
وَتَقْوٰهَا ○ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا ○ وَقَدْ خَابَ
مَنْ دَسّٰهَا ○

اول آخر سات سات مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھ کر اپنے شوہر کا تصور کرکے دم کردیں اور دعا کریں کہ انہیں اپنی اصلاح کی، برے کاموں سے نجات کی توفیق ملے اور ان میں رزق حلال کمانے کا جذبہ بیدار ہو جائے۔

یہ عمل کم از کم چالیس روز تک جاری رکھیں۔

ناغہ کے دن شمار کرکے بعد میں پورے کرلیں۔

✿

www.paksociety.com
READING Section
SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

www.paksociety.com

اولاد کی نافرمانی اوربدتمیزی

☆☆☆

سوال: ہماری شادی کو دس سال ہوگئے ہیں لیکن ہمارے یہاں کوئی اولاد نہیں ہوئی تو ہم نے ایک دور کے رشتے دار سے ان کا نومولود بیٹا گود لے لیا۔

ہم نے اس بچے کو بہت پیار و محبت سے پالا۔ اللہ تعالیٰ کو ہم پر رحم آگیا اور اس بچے کے پانچ سال بعد اللہ نے ہمیں ایک پیاری سی بیٹی سے بھی نوازدیا۔ ہم بہت خوش ہوئے۔

وقت کا پتا ہی نہیں چلا کہ کب گزر گیا۔ بیٹا اب کالج میں پڑھتا ہے اور بیٹی اسکول میں پڑھتی ہے۔ کالج میں ایک سال گزرنے کے بعد بیٹے کے رویے میں تبدیلی آنا شروع ہوگئی۔ وہ اکثر اپنی بہن سے طنزیہ بات کرتا ہے اور بہانے بہانے سے اسے تنگ کرتا ہے۔ ہم نے اس بات کا خاص نوٹس نہیں لیا لیکن وقت کے ساتھ ساتھ اس کے ذہن میں بہن کے لیے مخالفت بڑھتی گئی۔ ایک دن اس نے چھوٹی سی بات پر بہن کو بہت مارا۔

میں نے پیار سے بیٹے کو سمجھایا تو اس وقت اس نے مجھ سے معذرت کرلی لیکن شاید یہ بات اس نے اپنے دل میں بٹھالی کہ بہن کی وجہ سے اسے معذرت کرنی پڑی۔ اس واقعہ کے بعد میری غیر موجودگی میں وہ اپنی والدہ سے بھی تین چار مرتبہ بدتمیزی کرچکا ہے اور میرے بارے میں بھی اس کے خیالات اچھے نہیں ہیں۔ یہ بات ایک ہفتہ پہلے اس نے اپنی والدہ سے کہی۔

وقار عظیمی صاحب! اللہ جانتا ہے کہ میں نے ان دونوں بچوں میں کوئی فرق نہیں رکھا۔ انہیں پیار محبت اور ہر قسم کی آسائش دی۔ اب بیٹے کے منہ سے اپنے بارے منفی خیالات کا پتا چلا ہے تو میں بہت فکرمند ہوں۔

مجھے لگتا ہے کہ اسے کسی نے ہمارے خلاف بہکا دیا ہے یا پھر اسے معلوم ہوگیا ہے کہ وہ ہمارا سگا بیٹا نہیں ہے، نہ پوچھو تو وہ کچھ بتاتا بھی نہیں ہے۔

آپ مہربانی فرما کر کوئی وظیفہ بتائیں کہ بیٹے کا ذہن

SCANNED BY AMIR
READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

www.paksociety.com

بہن اور ہم میاں بیوی کی طرف سے صاف ہو جائے۔

جواب: واقعی یہ بہت تکلیف دہ صورت حال ہے لیکن یہ کوئی انوکھی بات نہیں ہے۔ آج کل کئی گھرانوں میں جوان اولاد کی جانب سے اپنے والدین کے ساتھ بدتمیزی کے رویے عام ہیں۔

اولاد کے منفی رویوں کے اسباب میں خاندان کے مختلف گھرانوں کے مالی اسٹیٹس میں فرق، اسکول کالج اور محلے میں لڑکوں کے دوستوں کے خیالات، نوجوان ہوتے بچوں میں ذاتی شناخت کا تجسس یا گھر میں اپنی اہمیت کے بارے میں بے یقینی جیسے معاملات شامل ہیں اور سب سے بڑھ کر سب والدین کی جانب سے تربیت کا انداز صحیح نہ ہونا ہے۔ کئی والدین بہت زیادہ لاڈ پیار اور مہنگے اسکولوں میں بچوں کو داخل کروا کر یہ سمجھتے ہیں کہ بچے کے حوالے سے وہ اپنے فرائض اچھی طرح ادا کر رہے ہیں۔

ایسا نہیں ہے....

ہم اپنے بچوں کو چند معاشرتی ادب آداب (Manners & Etiquettes) سکھا کر یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے بچوں کی اچھی تربیت کر دی۔

دیکھیے...! ادب آداب سکھانا اور بات ہے اور بچے کی شخصیت کی ٹھوس بنیادوں پر تعمیر اور اسے ایک اچھا انسان اور اچھا مسلمان بنانے کی تربیت دینا اور بات ہے۔

بہر حال ابھی بھی دیر نہیں ہوئی۔ آپ اپنے بیٹے کی شخصیت کی تعمیر اور کردار سازی پر مناسب توجہ دیجیے۔ اس کام کے لیے اسے نصیحتیں کرنے کے بجائے اسے اپنے ساتھ بٹھا کر قرآن پاک کی تلاوت کیجیے۔ روزانہ آخری پارے کی کوئی ایک سورت اس کے سامنے پڑھیے اور اس سورت کے معانی بیان کیجیے۔ سیرت طیبہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واقعات روزانہ سنایئے۔

اسے تاکید کیجیے کہ وہ رات سونے سے پہلے روزانہ قرآن پاک کی تلاوت کیا کرے اور کم از کم اکتالیس مرتبہ درود شریف پڑھ لیا کرے۔

بیٹیوں کی تکلیف دیکھی نہیں جاتی

☆☆☆

سوال: میری شادی کو پانچ سال ہو گئے ہیں۔ میرے شوہر کے تین بھائی اور ایک بہن ہے۔ جو سب بھائیوں سے چھوٹی ہے۔

شادی کے چھ ماہ بعد ہی اس کے شوہر نے اسے طلاق دے دی تھی۔ وہ بھائیوں کے ساتھ ہی رہتی ہے اور بھائیوں کی لاڈلی ہے۔ جو وہ کہتی ہے بھائی اسے پورا کرتے ہیں۔

میری پہلی بیٹی ہوئی تو اس کے بعد سے کسی بات پر وہ ناراض ہو گئی اور آج تک میری دشمن بنی ہوئی ہے۔

وہ ہر وقت بات بے بات مجھے ٹینشن دیتی ہے اور میرے شوہر کو میرے خلاف ورغلاتی رہتی ہے۔

ساس بھی اس کی ہر بات کو اہمیت دیتی ہیں۔ گھر کا کوئی کام اس کی مرضی کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی غلطی سے اس سے پوچھے بغیر کام ہو جائے تو پورا گھر سر پر اٹھا لیتی ہے۔

میری دو بیٹیاں ہیں۔ ان کو چٹکیاں لے کر رلاتی ہے۔ جب وہ روتی ہیں تو انہیں ڈانٹتی ہے۔ میں نے اپنے شوہر سے بات کی تو وہ کہتے ہیں کہ وہ بچوں کی پھوپھی ہے تمہیں کیا تکلیف ہے۔

میں اپنی ذات پر ہونے والے ظلم تو برداشت کر لیتی ہوں لیکن بیٹیوں کو تکلیف میں دیکھ کر

SCANNED BY AMIR
READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

عظیمی ریکی سینٹر.............تاثرات

(عبدالکریم۔ کراچی)

پانچ سال قبل فٹ بال کھیلتے ہوئے میری دائیں ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ علاج سے ہڈی تو جڑ گئی مگر ٹانگ میں درد رہنے لگا۔ دواؤں کے استعمال سے درد میں بھی کافی افاقہ ہوا مگر گزشتہ ڈیڑھ سال سے درد میں کافی شدت آگئی خاص طور پر برسات اور بادلوں کے موسم میں چلنا پھرنا دشوار ہو جاتا تھا۔

میرا تعلق مارکیٹنگ کے شعبے سے ہے۔ مجھے اکثر شہر سے باہر جانا پڑتا ہے۔ درد کی شدت کی وجہ سے مجھے اپنے کام میں کافی مشکلات پیش آرہی تھیں۔ اس کی وجہ سے میں اپنا ہدف پورا کرنے میں ناکام رہتا تھا۔

تکلیف کی وجہ سے اٹھنا بیٹھنا مشکل ہوتا جارہا تھا۔ ڈاکٹر درد کی دوائیں دے رہے تھے جو کہ بے اثر تھیں۔ میرے ایک عزیز دوست نے مجھے عظیمی ریکی سینٹر سے رابطے کا مشورہ دیا۔ ریکی سینٹر میں میری تمام کیفیت کو بغور سنا گیا اور ریکی کے سیشن دیئے گئے۔ چند سیشن سے ہی درد میں کافی افاقہ ہوا۔ آج الحمدللہ میری ٹانگ کے درد کا مسئلہ کافی حد تک حل ہو گیا ہے۔

برداشت نہیں ہوتا۔

آپ مہربانی فرما کر کوئی ایسا عمل بتائیں کہ نند مجھے اور بچوں کو تنگ کرنا چھوڑ دے۔

جواب: رات کو سونے سے قبل اکتالیس مرتبہ سورۃ الانعام (6) کی آیت نمبر 165 گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھ کر دعا کریں کہ آپ کی نند کو آپ کے ساتھ محبت و شفقت سے پیش آنے کی توفیق عطا ہو۔ یہ عمل کم از کم چالیس روز تک جاری رکھیں۔ ناغہ کے دن شمار کرکے بعد میں پورے کرلیں۔

کیا فیصلہ کروں....

☆☆☆

سوال: دس سال پہلے میرے شوہر نے اپنے دوست کے ساتھ مل کر گارمنٹس کا کام شروع کیا۔ میرے شوہر کو اس کام کا کوئی تجربہ نہیں تھا۔

کاروبار میں تمام پیسہ میرے شوہر نے لگایا تھا۔ دوست تجربہ کار اور مخلص تھا۔ دونوں نے مل کر محنت کی اور چند سالوں میں کاروبار اچھا چلنے لگا۔ پھر کاروبار کو وسعت دینے کے لیے انہوں نے ایک اور پارٹنر شامل کرلیا۔ اس کے آنے سے کاروبار میں مزید ترقی ہوئی۔

اس کاروبار میں شوہر کے علاوہ تیسرے پارٹنر کا پیسہ بھی لگا ہوا تھا۔ کسی بات پر شوہر کے دوست کی تیسرے پارٹنر سے تلخ کلامی ہوگئی۔ شوہر کو جب پتا چلا تو انہوں نے معاملہ کو رفع دفع کروانے کی کوشش کی لیکن تیسرے پارٹنر اس بات پر بضد ہوگیا کہ اپنے دوست کو کاروبار سے الگ کردو۔ شوہر نے اسے سمجھانے کی کوشش کی لیکن وہ راضی نہ ہوا۔

میرے شوہر کہتے ہیں کہ یہ سارا کاروبار میرے دوست کی وجہ سے چل رہا ہے اگر میں اسے اس کاروبار سے الگ کردوں تو سارا کاروبار ٹھپ ہو جائے گا۔ اب تیسرے پارٹنر نے یہ شرط رکھ دی ہے کہ اگر تم نے اسے رکھنا ہے تو کاروبار سے 75 فیصد منافع مجھے دو گے۔

میرے شوہر بہت پریشان ہیں۔ ایک طرف دوست ہے اور دوسری طرف پارٹنر ہے۔ ان کی سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کیا جائے۔ معاملہ کیسے حل کیا جائے....؟

SCANNED BY AMIR
READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

www.paksociety.com

آپ کوئی مشورہ دیجئے اور کوئی دعا بھی دیجئے کہ تیسرے پارٹنر کا دل صاف ہو جائے اور یہ معاملہ خوش اسلوبی سے طے ہو جائے۔

جواب: آپ نے مشورہ طلب کیا ہے۔

اپنے شوہر سے کہیے کہ مزید کسی پریشانی میں مبتلا ہونے اور معاملات مزید خراب ہونے سے پہلے اپنے تیسرے پارٹنر کے ساتھ حساب بے باق کرلیں۔

اولاد نہیں ہے

☆☆☆ ______

سوال: ہماری شادی کو چھ سال ہوگئے ہیں۔ شادی کے فوراً بعد سے ہم نے تین سال تک اولاد نہ ہونے کی احتیاط کی تھی۔ تین سال کے بعد ہم نے پرہیز ختم کر دیا لیکن جب ایک سال تک اولاد کی امید پیدا نہ ہوئی تو ہمیں تشویش ہوئی۔

میں نے ایک لیڈی ڈاکٹر سے رجوع کیا۔ اس نے بہت سارے ٹیسٹ کروائے۔ میرے تمام ٹیسٹ کلیئر آئے۔ شوہر نے اپنے ٹیسٹ کروائے تو ان کی رپورٹ میں جرثوموں کی کمی آئی۔ ڈاکٹر کی تجویز پر میرے شوہر نے دو مرتبہ کورس کروایا لیکن کوئی امید نہ بندھی۔

آپ مہربانی فرما کر ہمیں کوئی روحانی اور یونانی علاج تجویز فرمادیں۔

جواب: رات سونے سے پہلے 101 مرتبہ سورہ آلِ عمران کی آیت 38 گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھ کر پانی پر دم کر کے میاں بیوی دونوں پی لیں اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے وسیلے سے بارگاہِ رب العزت میں دعا کیجیے۔

یہ عمل نوے روز تک جاری رکھیں۔

مردوں میں جرثوموں کی کمی کے لیے عظیمی لیبارٹریز کا تیار کردہ یونانی مرکب معجون تولید کا استعمال مفید ہے۔ الحمد للہ کئی مریضوں کو فائدہ ہوا ہے۔

آپ کے شوہر چاہیں تو اپنی رپورٹس کے ساتھ مطب کے اوقات میں آ کر مل لیں۔

معدہ اور جگر کے لیے ایک گھریلو نسخہ

☆☆☆ ______

سوال: میری عمر چالیس سال ہے۔ صبح سے شام تک دفتر میں مصروف رہتا ہوں۔ مجھے کئی سال سے بدہضمی کی شکایت ہے۔ بھوک کم لگتی ہے۔ پیٹ میں اپھارہ محسوس ہوتا ہے۔ قبض کا پرانا مریض ہوں۔ کبھی ہاتھ پیروں پر سوجن آجاتی ہے۔ وزن بڑھ رہا ہے۔

حکیم کہتے ہیں کہ تمہارا جگر صحیح کام نہیں کررہا۔ میں نے ڈاکٹری اور حکیمی کئی ادویات لیں۔ جب تک دوا لیتے رہو طبیعت بہتر رہتی ہے اس کے بعد پھر وہی حال۔

محترم وقار بھائی....! آپ سے توجہ فرمانے کی درخواست ہے۔

جواب: لذت کام و دہن کی خاطر کئی طرح کی غذائی بے اعتدالیاں، سارا دن کرسی پر بیٹھ کر کام کرنا، پیدل نہ چلنا، ورزش نہ کرنا، رات کا کھانا دیر سے کھانا اور کھانے کے ایک ڈیڑھ گھنٹے بعد سو جانا یہ سب ایسے کام ہیں جن سے نہ صرف ہمارا نظام ہضم کو متاثر ہوتا ہے بلکہ صحت کے دیگر کئی مسائل بھی جنم لیتے ہیں۔

نظام ہضم کی تقویت اور عام جسمانی صحت کی بہتری کے لیے سادہ غذاؤں اور مناسب ورزش کا اہتمام ضروری ہے۔ ان تدابیر کے ساتھ ساتھ معدہ اور تقویت جگر کے لیے مندرجہ ذیل نسخہ کا استعمال بھی مفید ہے۔

ایک عدد کھیرا چھیل کر اس کے چھوٹے چھوٹے

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

www.paksociety.com

ٹکڑے کرلیں۔ تھوڑا اورک لے کر اسے باریک کترلیں۔ تازہ پودینہ کی اٹھارہ بیس پتیاں اور ایک عدد لیموں.... ان سب چیزوں کو تقریباً ڈیڑھ لیٹر پانی میں ڈال دیں۔ لیموں اس پانی میں اچھی طرح نچوڑ دیں۔

یہ پانی رات بھر کے لیے فریج میں یا باہر کسی ٹھنڈی جگہ پر رکھ دیں۔ صبح اس پانی میں اچھی طرح چمچ چلائیں اور چھان کر رکھ لیں۔ اس میں سے ایک گلاس نہار منہ پی لیں۔ باقی ماندہ پانی دن میں وقفے وقفے سے پیتے رہیں۔

یہ گھریلو نسخہ نظام ہضم اور جگر کے لیے مفید ہے۔ اس کے چند ماہ استعمال سے جسم کی فاضل چربی کم ہوسکتی ہے۔ یہ نسخہ وزن کم کرنے کے لیے بھی مفید ہے۔

معاشی پریشانیاں

☆☆☆

سوال: میری شادی کو چار سال ہوگئے ہیں۔ میری دو بیٹیاں ہیں۔ شوہر ایک کمپنی میں چھ سال سے ملازمت کررہے ہیں۔ جب تک بیٹیاں نہیں ہوئی تھیں ہمارا آسانی سے گزارہ ہوجاتا تھا۔

بچیوں کی وجہ سے اخراجات بہت بڑھ گئے ہیں جنھیں پورا کرنا بہت مشکل ہوگیا ہے۔ شوہر اس ملازمت کے ساتھ ساتھ پارٹ ٹائم ملازمت بھی تلاش کررہے ہیں۔ کئی جگہ اپلائی کیا ہوا ہے لیکن کہیں سے بھی کوئی جواب نہیں آیا۔

معاشی پریشانی کی وجہ سے شوہر کو ڈپریشن رہنے لگا ہے۔ وہ اکثر رات کو سوتے میں ایک دم اٹھ کر بیٹھ جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ دوسری ملازمت نہ ملی تو کیا ہوگا۔

میری آپ سے درخواست ہے کہ کوئی وظیفہ بتائیں جس کی برکت سے میرے شوہر کو اچھی جگہ مستقل ملازمت مل جائے۔

جواب: عشاء کی نماز کے بعد اکتالیس مرتبہ سورہ ہود (11) کی آیت نمبر 6 اول آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور مستقل روزگار اور وسائل میں فراوانی کے لیے دعا کریں۔ یہ عمل چالیس روز تک جاری رکھیں۔

آپ کے شوہر چلتے پھرتے وضو بے وضو کثرت سے اسم الٰہی یا فتاح یا رزاق کا ورد کرتے رہا کریں۔

موت کا خوف

☆☆☆

سوال: میری بیٹی کی عمر پینتیس سال ہے۔ اس کے چار بچے ہیں۔ دو بیٹے اور دو بیٹیاں۔ اس کے ہاں چھوٹی بیٹی آپریشن سے ہوئی تھی۔ اس کی پیدائش کے آپریشن کے بعد سے اس کی طبیعت خراب رہنے لگی تھی۔ اس نے آپریشن تھیٹر میں ڈلیوری کے دوران ایک خاتون کو مرتے دیکھا تھا۔ اس کے بعد سے وہ موت کے خوف میں مبتلا ہوگئی ہے۔

ماشاء اللہ داماد اور اس کے سسرال والے میری بیٹی کا بہت خیال رکھتے ہیں اور سمجھاتے رہتے ہیں لیکن اس کے ذہن سے موت کا خیال نہیں نکلتا۔

چھوٹی چھوٹی باتوں پر گھبرا جاتی ہے۔ لائٹ چلی جائے تو فوراً دروازے کی طرف بھاگتی ہے کہ میرا سانس رک جائے گا اور میں مرجاؤں گی۔

داماد نے تین چار نفسیاتی ڈاکٹر کو دکھایا۔ وقتی فائدہ محسوس ہوتا ہے اور کچھ عرصہ بعد پھر وہی پہلے جیسی حالت ہوجاتی ہے۔

جواب: اپنے داماد سے کہیں کہ وہ صبح اور شام کے وقت اکیس اکیس مرتبہ سورہ آل عمران (3) کی

SCANNED BY AMIR
READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 | PAKSOCIETY

www.paksociety.com

ساتویں آیت کا آخری حصہ اور آٹھویں آیت

وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِہٖ کُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا یَذَّکَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ O رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ O

تین تین مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھ کر ایک ایک پیالی پانی پر دم کر کے اپنی اہلیہ کو پلائیں اور ان پر دم بھی کر دیں۔

یہ عمل کم از کم چالیس روز تک جاری رکھیں۔

ہاتھ ناپاک ہوگئے ہیں

☆☆☆

سوال: میری بیٹی کی عمر بائیس سال ہے۔ ہمارے ہاں لڑکیوں کو زیادہ تعلیم دلوانے کا رواج نہیں ہے۔ میٹرک پاس کرنے کے بعد اسے بھی آگے نہیں پڑھایا گیا۔ اس بات کا بیٹی نے بہت اثر لیا۔ آہستہ آہستہ اس نے بولنا کم کر دیا بس ضرورت کے وقت بولتی، زیادہ وقت خاموش رہتی۔

کچھ عرصے بعد میں نے دیکھا کہ وہ بار بار صابن سے ہاتھ دھوتی ہے۔ کہتی ہے کہ میرے ہاتھ ناپاک ہوگئے ہیں اسی لیے میں بار بار ہاتھ دھوتی ہوں۔

فیملی ڈاکٹر نے چیک کرنے کے بعد بتایا کہ آپ کی بیٹی کو وہم کا مرض ہوگیا ہے۔ آپ اسے کسی نفسیاتی ڈاکٹر کو دکھائیں۔

نفسیاتی ڈاکٹر نے جو دوائیں دیں اس سے وہ سارا دن سوتی رہتی ہے لیکن بار بار ہاتھ دھونے کی عادت سے باز نہیں رہتی۔ اب اس نے ڈاکٹر کی دوائیں کھانا بھی بند کر دی ہیں۔ اگر زبردستی کھلاؤ تو الٹی کر دیتی ہے۔ دن میں کئی مرتبہ ہاتھ دھونے سے اس کی انگلیوں کی رنگت سفید ہوگئی ہے اور جگہ جگہ سے ہاتھ کی کھال بھی پھٹ گئی ہے۔

آپ مہربانی فرما کر ایسا عمل بتائیں کہ اس کے ذہن سے ناپاکی کا وہم ختم ہوجائے اور وہ نارمل زندگی بسر کرنے لگے۔

جواب: صبح اور شام کے وقت اکیس اکیس مرتبہ:

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَظِیْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ O

تین تین مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھ کر ایک ایک ٹیبل اسپون شہد پر دم کر کے پلائیں اور بیٹی پر بھی دم کر دیں۔

صبح نہار منہ اور شام کے وقت نیلی شعاعوں میں تیار کردہ پانی بھی ایک ایک پیالی اسے پلائیں۔

سخت طبیعت والا افسر

☆☆☆

سوال: میں پانچ سال سے ایک ادارے میں کام کرتا ہوں۔ چھ ماہ پہلے ہمارے انچارج کا ٹرانسفر دوسرے شہر ہوگیا تھا۔ ان کی جگہ پر جو صاحب آئے ہیں ان کے مزاج میں سختی اور غصہ بہت ہے۔ معمولی باتوں پر ورکروں کو ذلیل کر کے خوشی محسوس کرتے ہیں۔ ہمارے ڈپارٹمنٹ کے سب ہی لوگ ان سے نالاں ہیں۔

گزشتہ ایک ماہ سے میرے پیچھے پڑھ گئے ہیں۔ روزانہ دن میں دو تین مرتبہ مجھے اپنے آفس بلوا کر ڈانٹ ڈپٹ کرتے ہیں۔ میں اگر کسی بات کی وضاحت کرتا ہوں تو مزید غصہ میں آجاتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں انچارج ہوں مجھے معلوم ہے کہ تم لوگوں

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

www.paksociety.com

سے کیسے کام لینا ہے۔

یہ ملازمت میرا ذریعہ معاش ہے لیکن اس ادارے میں نئے انچارج کی بے جا سختی اور غصہ سے پریشان ہو گیا ہوں۔

جواب: صبح دفتر کے لیے نکلتے وقت باوضو ہو کر اکیس اکیس مرتبہ سورۂ ابراہیم (14) کی آیت نمبر 12 تین تین مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرلیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ یہ عمل تین ماہ تک جاری رکھیں۔

حسبِ استطاعت زیادہ سے زیادہ صدقہ خیرات کریں۔

شوگر کا گھریلو علاج

☆☆☆

سوال: میرے شوہر کی عمر چھتیس سال ہے۔ کاروبار میں پریشانی کی وجہ سے بلوں کی ادائیگی میں مشکل آئی جس وجہ سے انھیں بہت ٹینشن رہی۔ ان کی طبیعت گری گری سی رہنے لگی تو ڈاکٹر سے رجوع کیا۔ ٹیسٹ کی رپورٹ آنے پر پتا چلا کہ شوہر کی شوگر تھوڑی بڑھی ہوئی ہے۔

یہ بات سن کر شوہر مزید پریشان ہو گئے۔ اتنی کم عمری میں شوگر ہونے پر ان کے ذہن میں مختلف خیالات آنے لگے مثلاً لوگ کیا کہیں گے کہ وہ شوگر کے مریض ہو گئے ہیں۔ انہوں نے اس بات کا ذہنی طور پر بہت زیادہ اثر لیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے شوگر نہیں ہے، کبھی کہتے ہیں کہ مجھے ہی شوگر کیوں ہو رہی ہے۔

ڈاکٹر نے کچھ دوائیں اور احتیاط بتائی ہیں۔

جواب: بہت سے لوگ عام بیماریوں مثلاً نزلہ، کھانسی، سر درد، بخار وغیرہ کو تو خاطر میں نہیں لاتے لیکن بعض بیماریوں مثلاً ٹی بی، شوگر، ہائی بلڈ پریشر کو تسلیم کرنے پر آسانی سے تیار نہیں ہوتے۔ اکثر لوگ ایسی بیماری کا سن کر ایک صدمہ کی سی کیفیت میں آجاتے ہیں۔ کچھ لوگ اس حقیقت کو مسترد یا Deny کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

کسی بیماری خصوصاً ذیابیطس اور بلڈ پریشر کی علامات ظاہر ہوں تو اس بیماری کا انکار کرنے کے بجائے اس کے کنٹرول کے لیے خود کو تیار کرنا چاہیے۔

کبھی بلڈ ٹیسٹ کے ذریعے پتہ چلے کہ خون میں شوگر معمولی سی بڑھی ہوئی ہے تو یہ ابتداً طبی، مناسب پرہیز اور ورزش سے ٹھیک ہو سکتی ہے۔

ابتدائی دور کی شوگر کنٹرول کرنے کے لیے دار چینی کا استعمال بہت مفید پایا گیا۔ الحمد اللہ کئی خواتین و حضرات کو اس سے فائدہ ہوا ہے۔

ٹیسٹ میں پہلی بار خون میں شوگر کی زیادتی کا پتہ چلے دو تین سال ہو گئے مگر صرف دار چینی کے استعمال سے ہی الحمد اللہ شوگر کنٹرول میں ہے تاہم اس کے ساتھ شکر سے پرہیز اور روزانہ ورزش یا چالیس پینتالیس منٹ تک کچھ تیز قدموں سے واک بھی ضروری ہے۔

دار چینی کے استعمال کا طریقہ نوٹ کرلیں۔

دار چینی (سیلونی) بازار سے خرید لیں اور اسے گرائنڈ کرکے اس کا باریک سفوف بنالیں۔ دار چینی کا یہ سفوف روزانہ صبح نہار منہ ایک چوتھائی ٹی اسپون سادہ پانی کے ساتھ لیں۔ یہ سفوف لینے کے بعد بیس پچیس منٹ تک کوئی چیز نہ کھائیں۔

اپنے شوہر سے کہیں کہ وہ رات سونے سے پہلے اکیس مرتبہ سورہ قریش تین تین مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرلیں اور دعا کریں۔

شوہر چلتے پھرتے وضو بے وضو کثرت سے یَا

SCANNED BY AMIR
READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

شافی یا سلام کا ورد کرتے رہیں۔

فالج کے اثرات

☆☆☆

سوال: ہمارے خالو غصے کے تیز ہیں۔ ذرا ذرا سی بات پر رائی کا پہاڑ بنا دیتے ہیں۔

ایک سال پہلے غصہ کرنے سے ان کی طبیعت خراب ہو گئی تھی تو انہیں ہسپتال لے کر گئے۔ ڈاکٹر نے بتایا کہ خالو ہائی بلڈ پریشر کے مریض ہیں۔ ڈاکٹر نے دوائیں اور احتیاط لکھ کر دی دیں۔ خالو جان نے کچھ عرصہ پرہیز کیا اس کے بعد ڈاکٹر سے مشورہ کے بغیر دوائیں لینا چھوڑ دی۔

پچھلے ہفتے ان کا بلڈ پریشر بہت زیادہ بڑھ گیا جس کی وجہ سے انہیں فالج کا اٹیک ہو گیا۔ بروقت طبی امداد ملنے سے خالو کی جان تو بچ گئی لیکن فالج کی وجہ سے ایک ہاتھ اور ایک پاؤں متاثر ہوا۔

علاج جاری ہے۔ خالہ چاہتی ہیں کہ ڈاکٹری علاج کے ساتھ ساتھ روحانی علاج بھی کیا جائے۔

جواب: ڈاکٹری علاج کے ساتھ ساتھ بطور روحانی علاج زرد رنگ اور عرق گلاب سے روشنائی بنا کر سفید پلیٹوں یا کاغذ پر سورۂ یوسف کی پہلی آیت

الٓرٰ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ

الرَّحِيْم الرَّحِيْم الرَّحِيْم

لکھ کر ایک پلیٹ پر صبح ایک شام اور ایک پلیٹ رات کو سونے سے پہلے پانی سے دھو کر پلائیں۔

کلر تھراپی کے اصولوں کے مطابق سرخ شعاعوں میں تیار کردہ تیل کی متاثرہ ہاتھ پاؤں پر مالش کریں۔

کولیسٹرول بڑھ گیا ہے

☆☆☆

سوال: میری عمر تیس سال ہے۔ میرا وزن زیادہ نہیں ہے۔ ایک دن اچانک طبیعت خراب ہو گئی۔ ڈاکٹر کے پاس گیا تو انہوں نے چند ٹیسٹ کروائے۔ میرا کولیسٹرول بڑھا ہوا آیا۔ LDL اور Triglycerides بھی بڑھے ہوئے ہیں۔

جب تک میں نے ٹیسٹ نہیں کرایا تھا میں بہتر تھا۔ ٹیسٹ کرانے کے بعد سے میں بہت گھبراہٹ، کمزوری سی محسوس کر رہا ہوں۔

برائے مہربانی مجھے کوئی گھریلو نسخہ بتا دیں۔

جواب: السی کے بیج ایک ٹیبل اسپون، ادرک تقریباً ایک انچ کا ٹکڑا اور تازہ پودینے کی اٹھارہ بیس پتیاں۔ ان تینوں اجزاء کو ایک ساتھ ملا کر ان کی چٹنی بنا لیں۔ یہ چٹنی صبح نہار منہ استعمال کیجیے۔

بطور وظیفہ روزانہ صبح سات مرتبہ سورۂ فاتحہ تین تین مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لیں۔

ڈاکٹری علاج جاری رکھیں۔

کھانوں میں گھی، گائے کا گوشت۔ تلی ہوئی چیزیں نہ لیں۔ روزانہ تقریباً تین کلو میٹر پیدل چلیں۔

رشتے طے نہیں ہوتے

☆☆☆

سوال: میری دو بیٹیاں ہیں۔ دونوں بیٹیاں گریجویٹ ہیں۔ بڑی بیٹی کی شادی تو ہوئی لیکن لڑکا بذات خود اور اس کے گھر والے بہت خراب نکلے نتیجتاً اس کی شادی کے ایک سال بعد ہی علیحدگی لینی پڑی۔ دوسری بیٹی کی شادی کی بات چلتی ہے لیکن کسی وجہ کے بغیر ہی انکار ہو جاتا ہے۔

چھوٹی بیٹی کے کئی رشتے تو ایسے آئے کہ لگتا تھا کہ کچھ ہی دنوں میں رخصتی ہو جائے گی لیکن پھر یا تو انکار ہو جاتا تھا یا پھر خاموشی طاری ہو جاتی۔

SCANNED BY AMIR
READING Section

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

www.paksociety.com

میں اپنی ان دونوں بیٹیوں کی شادی کے لیے بہت پریشان ہوں۔ برائے مہربانی کوئی وظیفہ بتائیں۔

جواب: عشاء کی نماز کے بعد 101 مرتبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یُرْسِلُ الرِّیَاحَ فِیْمَا کَانَ فِیْہِ

گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھ کر رشتہ میں درپیش رکاوٹ و تاخیر سے نجات اور اچھی جگہ شادی کے لیے دعا کریں۔

یہ عمل چالیس روز تک جاری رکھیں۔ ناغہ کے دن شمار کرکے بعد میں پورے کرلیں۔

بیٹیوں کی طرف سے حسب استطاعت صدقہ کردیں۔

رشتے آتے ہی نہیں

☆☆☆

سوال: میری بیٹی تعلیم یافتہ ہے۔ واجبی شکل و صورت کی ہے۔ اس کی عمر تیس سال سے زیادہ ہو گئی ہے۔ گزشتہ دس سال سے میں اپنی بیٹی کے رشتے کے لیے کوششیں کررہی ہوں۔ شروع میں ایک دو رشتے آئے لیکن پلٹ کر واپس نہیں آئے۔

اب لوگ آنے کا کہتے ہیں لیکن ہمارے گھر تک نہیں پہنچ پاتے۔

جواب: عشاء کی نماز کے بعد ایک سو ایک مرتبہ سورہ بقرہ (2) کی آیت نمبر 163 گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھ کر شادی میں تاخیر سے نجات اور رشتہ آنے اور طے ہونے کی دعا کریں۔

اس عمل کی مدت کم از کم چالیس روز ہے۔ رہ جانے والے دن شمار کرکے بعد میں پورے کرلیں۔

بیٹی چلتے پھرتے وضو بے وضو کثرت سے اسمائے الٰہی یا وہاب کا ورد کرتی رہا کریں۔

عصر و مغرب کے درمیان پانچ مرتبہ سورہ فلق، پانچ مرتبہ سورہ الناس اور تین مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر پانی پر دم کرکے بیٹی کو پلائیں یا وہ خود پڑھ کر دم کرکے پی لیا کریں۔ یہ عمل اکیس روز تک جاری رکھیں۔

ایک کے بعد ایک پریشانی

☆☆☆

سوال: ہمارے حالات کافی عرصے سے ناساز گار تھے جن کی وجہ سے قرض بہت چڑھ گیا تھا۔ آپ سے بالمشافہ ملاقات کرکے وظیفہ لیا تھا۔ اللہ کا شکر ہے کہ دو تین مہینے ہمارا کاروبار بہت اچھا ہوا۔ اچھی آمدنی کی وجہ سے میرا کافی قرض اتر گیا۔ کچھ قرض باقی رہ گئے ہیں کہ اچانک سے ایک ایک کرکے گھر میں بچے بیمار رہنے لگے۔ کاروبار کی طرف سے فکر ابھی پوری طرح ختم نہیں ہوئی تھی کہ گھر میں بیماریوں نے ڈیرہ ڈال دیا۔

میں نے نوٹ کیا ہے کہ کچھ عرصے سے ایسا ہو رہا ہے کہ ایک پریشانی ختم ہوتی ہے تو دوسری سامنے آکھڑی ہوتی ہے۔

ڈاکٹر وقار عظیمی صاحب! برائے کرم اس سلسلے میں رہنمائی اور علاج تجویز فرما دیجئے۔

جواب: گھر میں صفائی کا خیال رکھیں۔ فجر کی نماز کے بعد اکیس مرتبہ سورہ فاتحہ کی تلاوت کیجئے اور سب گھر والوں کا تصور کرکے ان پر دم کردیجئے۔

صبح اور شام اکتالیس اکتالیس مرتبہ سورہ بنی اسرائیل (17) کی آیت 82 میں سے

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ

سات سات مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھ کر پانی یا

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

شہد پر دم کر کے پئیں اور سب گھر والوں کو بھی پلائیں۔

رات سونے سے پہلے ایک مرتبہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○

سات مرتبہ سورہ فلق، سات مرتبہ سورہ الناس، تین مرتبہ آیت الکرسی، تین تین مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرلیں اور سب گھر والوں کا تصور کر کے ان پر دم بھی کردیں اور تین بار دستک دے دیں۔

سب گھر والوں سے کہیں کہ وضو بے وضو کثرت سے

یَا حَفِیْظُ یَا شَافِیْ یَا سَلَامُ

کا ورد کرتے رہیں۔

بہنیں چھوٹے بھائی سے لڑتی ہیں

☆☆☆

سوال: ہمارے تین بچے ہیں۔ دو لڑکیاں اور ایک لڑکا۔ لڑکیاں اپنے اکلوتے بھائی سے ہر وقت لڑتی رہتی ہیں۔ دونوں بہنوں میں بھی آپس میں نااتفاقی رہتی ہے لیکن بھائی کے معاملے میں دونوں ایک ہو جاتی ہیں۔

برائے کرم کوئی وظیفہ بتائیں کہ ان دونوں بیٹیوں کی نااتفاقی ختم ہو اور وہ اپنے چھوٹے بھائی کے ساتھ بھی محبت سے رہیں۔ بیٹیوں کی عمر پندرہ اور بارہ سال ہے۔

جواب: صبح اور شام کے وقت 101 مرتبہ اسم الٰہی یَا حَکِیْمُ گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھ کر پانی پر دم کر کے دونوں بیٹیوں کو پلائیں یا پھر رات سونے سے پہلے 101 مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھ کر دونوں لڑکیوں کے تکیوں پر دم کردیں اور دعا کریں۔ یہ عمل کم از کم چالیس روز تک جاری رکھیں۔

بھائی کی غفلت سے کاروبار تباہ ہو رہا ہے

☆☆☆

سوال: ہم تین بہنیں اور ایک بھائی ہے۔ میں بہن بھائی میں سب سے بڑی ہوں۔ پانچ سال پہلے والد صاحب کا انتقال ہو گیا تھا تو گھر کی ذمہ داری بھائی پر آگئی۔ بھائی نے تین سال تک تو والد صاحب کے کاروبار کو توجہ سے چلایا۔ اس کے بعد سے آہستہ آہستہ اس کی توجہ کاروبار سے کم ہونا شروع ہو گئی۔

اب راتوں کو دیر تک کیبل پر فلمیں دیکھنا اور صبح دیر سے اٹھنا اس نے اپنی عادت بنالی ہے۔ اکثر یہ کہہ کر کام کی چھٹی کرلیتا ہے کہ آج میرا دل کام کرنے کو نہیں چاہ رہا ہے۔ والدہ صاحبہ نے کئی ایک مرتبہ بھائی کو احساس دلانے کی کوشش کی ہے لیکن بھائی پر کوئی اثر نہ ہوا۔

گزشتہ سال دکان کا کافی سامان ختم ہو گیا تو والدہ صاحبہ نے بھائی کو کافی ڈانٹ ڈپٹ کی اور ماموں سے دو لاکھ روپے لے کر دکان میں سامان کی کمی کو پورا کیا۔ چند ماہ تک تو بھائی باقاعدگی سے دکان پر جاتا رہا۔ اب ایک ماہ سے بھائی نے پھر دکان جانا کم کردیا ہے کہ دکان میں سامان نہیں ہے میں دکان جاکر کیا کروں گا۔

بھائی کی غفلت، غیر ذمہ دارانہ رویہ سے کاروبار شدید خسارے کی نظر ہو گیا ہے۔

آپ سے گزارش ہے کہ کوئی وظیفہ بتائیں کہ بھائی میں احساس ذمہ داری پیدا ہو جائے اور وہ اپنے کام پر توجہ دیں۔

جواب: آپ کی والدہ محترمہ رات سونے سے پہلے اکتالیس مرتبہ سورہ احزاب (33) کی آیت 43 گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھ کر

روحانی ڈائجسٹ

SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

اپنے بیٹے کا تصور کر کے دم کر دیں اور اس کے لیے دعا کریں۔ یہ عمل کم از کم چالیس روز یا نوے روز تک جاری رکھیں۔

اپنے بھائی سے کہیں کہ وہ چلتے پھرتے وضو بے وضو کثرت سے اسماء الٰہیہ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ یَا رَزَّاقُ یَاسَلَامُ کا ورد کرتا رہے۔

تعلیم ادھوری نہ رہ جائے

☆☆☆

سوال: میری عمر بیس سال ہے۔ میں بی ایس سی پارٹ ون کر رہی ہوں۔ میرے والد صاحب کلرک ہیں۔ انہوں نے بڑی مشکل سے مجھے پڑھایا ہے۔ میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا چاہتی ہوں جو والد صاحب کی آمدنی سے ناممکن ہے۔

میں چاہتی ہوں کہ مجھے یونیورسٹی سے اسکالرشپ مل جائے تاکہ میں اپنی تعلیم جاری رکھ سکوں۔

جواب: عشاء کی نماز کے بعد اکتالیس مرتبہ سورہ الطلاق کی آیت 2 اور 3 گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھ کر اپنے مقصد کے حصول کے لیے دعا کریں۔ یہ عمل کم از کم چالیس روز تک جاری رکھیں۔

چلتے پھرتے وضو بے وضو کثرت سے اسمائے الٰہیہ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ کا ورد کرتی رہا کریں۔

وزن کم کرنا چاہتی ہوں

☆☆☆

سوال: میری عمر بیس سال ہے۔ میرا قد پانچ فٹ دو انچ ہے۔ میں انٹر کی اسٹوڈنٹ ہوں۔ میرا وزن بیاسی کلو گرام ہے۔ میرا پیٹ باہر نکلا ہوا ہے۔ مجھے بھوک بھی بہت لگتی ہے۔ میں فاسٹ فوڈ اور بیکری کی چیزیں بہت شوق سے کھاتی ہوں۔

جب مجھے پتا چلا کہ میری شادی کے بارے میں گھر والے سوچ رہے ہیں تو میں نے وزن کم کرنے کے لیے کوششیں شروع کر دیں۔

میں نے کئی ایک ٹوٹکے اور کورس کیے جس سے تھوڑا سا فرق محسوس ہوا۔ میں اپنا وزن پچپن کلو گرام کرنا چاہتی ہوں۔

جواب: وزن کم کرنے کے لیے عظیمی لیبارٹریز کی تیار کردہ ہربل ٹیبلٹ مہزلین بہت مفید و موثر مانی جاتی ہے۔

آپ بھی وزن کو کم کرنے، بڑھے ہوئے پیٹ کو کم کرنے کے لیے مہزلین کا استعمال کر سکتی ہیں۔

صبح نہار منہ اور شام کے وقت دو دو گولی مہزلین پانی کے ساتھ لیجیے۔ مہزلین کے اچھے نتائج کے لیے ڈھائی تین ماہ تک کا کورس کرنا مفید ہے۔

کھانوں میں شکر اور شکر آمیز اشیاء مثلاً مٹھائیاں، سوفٹ ڈرنکس، آئسکریم اور خصوصاً چاکلیٹ سے پرہیز کریں۔

شوہر نشہ کرتا ہے

☆☆☆

سوال: میری بیٹی کی دو سال پہلے شادی ہوئی۔ شادی کے چند ہفتوں بعد پتہ چلا کہ اس کا شوہر نشہ کرتا ہے۔ غصہ اور شک کرنا بھی اس کی عادتوں میں شامل ہے۔ شک کی بناء پر وہ کئی مرتبہ میری بیٹی کو ہمارے گھر چھوڑ کر جا چکا ہے۔

جواب: اپنی بیٹی سے کہیں کہ وہ رات سونے سے پہلے 101 مرتبہ سورہ المائدہ کی آیت 90 گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھ کر اپنے شوہر کا تصور کر کے دم کر دیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں۔ یہ عمل کم از کم چالیس روز تک جاری رکھیں۔

Reading Section
SCANNED BY AMIR
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

ناغہ کے دن شمار کرکے بعد میں پورے کرلیں۔

صبح نہار منہ اکیس مرتبہ یا وحودُ گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھ کر پانی پر دم کرکے پلائیں۔ یہ عمل کم از کم اکیس روز تک جاری رکھیں۔

ذہن خالی ہوجاتا ہے

☆☆☆

سوال: میں انٹر کی طالبہ ہوں۔ چند ماہ سے یادداشت میں کمزوری محسوس ہورہی ہے۔ ٹیچر کی بات دیر میں سمجھ آتی ہے۔ اکثر ذہن کورے کاغذ کی طرح محسوس ہوتا ہے۔

جواب: صبح اور شام اکیس اکیس مرتبہ سورۂ قمر کی آیت 17 تین تین مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھ کر ایک پیالی پانی پر دم کرکے پی لیں۔

رات کے وقت پانچ عدد بادام ایک پیالی پانی میں بھگودیں۔ صبح اٹھ کر ان باداموں کے چھلکے اتار کر ان پر اکیس مرتبہ سورہ طٰہٰ (20) آیت نمبر 25 تین تین مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھ کر دم کردیں اور یہ پانچوں بادام خوب اچھی طرح چبا کر کھائیں۔

رحم میں رسولی

☆☆☆

سوال: میری عمر چھبیس سال ہے۔ الٹرا ساؤنڈ رپورٹ میں دونوں Ovaries میں Cyst آئی ہے۔ ڈاکٹری علاج کے ساتھ ساتھ اس نسوانی مرض کے لئے کوئی روحانی علاج بھی کرنا چاہتی ہوں۔ برائے مہربانی میرے لیے محفل مراقبہ میں دعا بھی کروادیجئے۔

جواب: زردے کا رنگ لے کر پانی سے روشنائی بنا کر سفید چکنے کاغذ پر

بحق یا حی یا قیوم

یا باری المصور الارحام

لکھ کر ایک نقش آدھی آدھی پیالی پانی سے دھو کر صبح شام پئیں اور دھلے ہوئے کاغذ کو جلادیں۔

یہی نقش تعویذ بنا کر نیلے کپڑے میں سی کر دائیں بازو یا گلے میں پہن لیں۔

محفل مراقبہ میں دعا کے لیے نام لکھ لیا گیا ہے۔

خواہشات کا سمندر

☆☆☆

سوال: میری خواہشات ختم ہونے کا نام ہی نہیں لیتیں۔ میرے والد میری ہر خواہش پوری کرتے ہیں مگر ایک پوری ہوتے ہی مجھے دوسری کی طلب لگ جاتی ہے۔ میں اس عادت سے نجات چاہتی ہوں۔

جواب: خواہشات اور ضروریات میں بہت فرق ہوتا ہے۔ خواہشات کی زیادتی انسان کو نہ صرف قناعت سے بلکہ شکر اور احسان مندی کے ثمرات سے بھی محروم کردیتی ہے۔

رات سونے سے پہلے 101 مرتبہ اسم الٰہی

یَا شَکُوْرُ

گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرلیں۔ دو ماہ تک یہ عمل جاری رکھیں۔

❄

روحانی فون سروس

گھر بیٹھے فوری مشورہ کے لئے

حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی کی

روحانی فون سروس

کراچی: 021-36688931,021-36685469

اوقات: پیر تا جمعہ شام 5 سے 8 بجے تک

SCANNED BY AMIR
READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY